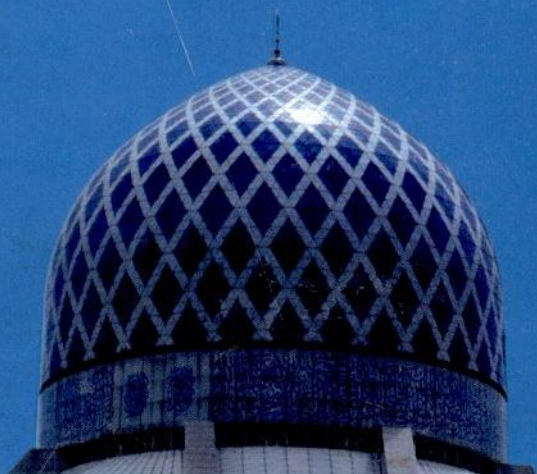


تصحیح و تخریج سے بہترین
إضافة سید جہیر الدین

دُعائے نبوی ﷺ کا نہایت ہی جامع و مستند ترین ذخیرہ

الدُّعَاءُ الْمَسْنُونُ

احادیث مبارکہ کی روشنی میں



تأليف / فضيلة الشيخ
مولانا مفتي محمد اسد صاحب القاسمی رحمہ اللہ

تخریج و نظر ثانی / فضيلة الشيخ
مفتي محمد ساجد مہین

زمزم پبلشرز

عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد سرکار العالمین ﷺ کی
پیاری پیاری اور دل و دماغ کو سکون پہنچانے والی دُعاؤں کا مجموعہ

الدُّعَاءُ الْمُسْنُونُ

انسان کی چوبیس گھنٹے کی زندگی کو رحمتوں، برکتوں اور نورانی بنانے
والی مبارک دُعاؤں پر مشتمل ایک نایاب کتاب جسے پڑھ کر ہر موقع
کی دُعا پڑھنے اور یاد کرنے کا شوق پیدا ہوگا

مؤلفہ

مُؤَلِّفَاتُہُ الْمُفَتِّیِّ مُحَمَّدِ ارْسَادِ صَاحِبِ الْقَاسِمِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِا
اُستاذہ حدیث و افتاء و مدرسہ ریاض العلوم گورینی، جون پور

پسند فرمودہ:

حضرت مُفَتِّیِّ زَیْنِ الدِّینِ سَامِرُیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ
اُستاذہ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

تخریج و نظر ثانی

مُفَتِّیِّ مُحَمَّدِ سَاجِدِ مِیْمَن
فاضل جامعہ عربیہ احسن العلوم، کراچی

زمزم پبلشرز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

”الدعاء المستنون“ کے جملہ حقوق اشاعت و طباعت پاکستان میں مولانا محمد رفیع بن عبدالحجید
زنسوز پبلیشرز کراچی کو حاصل ہیں لہذا اب پاکستان میں کوئی شخص یا ادارہ اس کی طباعت کا مجاز نہیں
بصورت دیگر زنسوز پبلیشرز کو قانونی چارہ جوئی کا مکمل اختیار ہے۔

اس کتاب کا کوئی حصہ بھی زنسوز پبلیشرز کی اجازت کے بغیر کسی بھی ذریعہ بشمول فونو گرافی برقیاتی یا میکانیکی یا کسی اور ذریعے سے
نقل نہیں کیا جاسکتا۔
(زنسوز پبلیشرز کراچی)

ملنے پکڑنے کی پکڑ پتہ

- ❑ مکتبہ بیت العلم، اردو بازار کراچی۔ فون: 32726509
- ❑ دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
- ❑ قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- ❑ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

کتاب کا نام — الدعاء المستنون

تاریخ اشاعت — مئی ۲۰۱۰ء

باہتمام — احکامی زنسوز پبلیشرز

مطبع — احکامی زنسوز پبلیشرز

ناشر — زنسوز پبلیشرز کراچی

❑ Madrasah Arabia Islamia

1 Azaad Avenue P.O Box 9786-1750
Azaadville South Africa
Tel: 00(27)114132786

❑ Azhar Academy Ltd.

54-68 Little Ilford Lane
Manor Park London E12 5QA
Phone: 020-8911-9797

❑ ISLAMIC BOOK CENTRE

119-121 Halliwell Road, Bolton B11 3NE
U.K
Tel/Fax: 01204-389080

شاہ زیب سینئرز و مقدس مسجد، اردو بازار کراچی

فون: 021-32760374

فیکس: 021-32725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: www.zamzampublishers.com

عرضِ ناشر

حضور اکرم ﷺ کا اس امت پر احسان عظیم ہے کہ آپ ﷺ نے قدم قدم پر ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مانگنے کا طریقہ سکھایا، ورنہ ہم وہ لوگ ہیں کہ محتاج تو بے انتہا ہیں لیکن مانگنے کا ڈھنگ نہیں آتا کہ کس طرح مانگا جائے..... اور کیا مانگا جائے.....؟

آنحضرت ﷺ نے ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مانگنے کا طریقہ سکھادیا کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح مانگو۔ صبح سے لے کر شام تک انسان بے شمار اعمال سرانجام دیتا ہے، تقریباً ہر عمل کے وقت جناب رسول اللہ ﷺ نے دعائیں تلقین فرمادی کہ فلاں وقت یہ دعا پڑھو اور فلاں وقت یہ دعا.....

غور اور تدبیر کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ کی ان دعاؤں میں انسانوں کی دنیاوی و اخروی..... انفرادی و اجتماعی..... ظاہری و باطنی..... روحانی و جسمانی..... مثبت منفی..... خوشی و غمی..... غرض بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کوئی ضرورت ایسی نہیں ہے جس کو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو.....

نبی اکرم ﷺ کے انہی اذکار و ادعیہ اور معمولات پر مختلف چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں اور تاقیامت لکھی جاتی رہیں گی، ان ہی میں سے ایک کتاب ”الدعاء المسنون“ مؤلف مولانا مفتی ارشاد القاسمی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے، جو اپنے موضوع پر نہایت ہی جامع اور بہترین کتاب ہے۔

الحمد للہ! ”زمزم پبلشرز“ کو اس کتاب کے چھاپنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، اس سے پہلے اس کتاب کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اب یہ ایڈیشن مزید اضافہ اور خصوصیات کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اور

قارئین کرام اس کو پسند فرمائیں گے۔

”جدید ایڈیشن کی خصوصیات“

① انسانی بساط کی حد تک اغلاط کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، خصوصاً دعاؤں کے اعراب اور الفاظ کی تصحیح پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

② قرآنی آیات اور قرآنی دعاؤں کے مکمل حوالے ذکر کر دیے گئے ہیں (جو کہ سابقہ ایڈیشن میں نہیں تھے)۔

③ احادیث کے اصل مراجع کی طرف رجوع کر کے حدیث کے الفاظ اور اعراب کی تصحیح کی گئی ہے اور ان کی بھی جدید تخریج کر دی گئی ہے۔

④ اردو عبارت اور ترجمہ میں جا بجا اصلاح و ترمیم اور اضافے کر کے اس کی تسہیل و تفہیم کی گئی ہے۔

اس کتاب کی تخریج و تصحیح کی ذمہ داری ”مولوی محمد ساجد میمن سلمہ“ (فاضل و متخصص جامعہ عربیہ احسن العلوم، کراچی) نے سرانجام دی ہے، اللہ پاک ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان دعاؤں کا اہتمام کرنے کی اور ان کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو مؤلف اور ناشر کے حق میں اور تمام معاونین کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

والسلام
طالب دعا
محمد نسیق زمزمی

تقریظ

جامع الفضل والکمال استاذ الاساتذہ

مولانا مفتی سعید احمد صاحب، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلي على رسوله الكريم

اما بعد! حدیث شریف میں ہے کہ دعا ہی عبادت ہے، اس حصر سے دعا کی اہمیت ظاہر کی گئی ہے، جیسے: ”زَيْدٌ عَادِلٌ“ مشہور مثال ہے اس میں یہی مقصود ہے اور ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ“ سے عبادت کا تخلیق کی غرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بس دعا مقصد تخلیق کی تکمیل کا بہترین ذریعہ ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ”مَنْ فُتِّحَ لَهُ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ“ (جس کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا، اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے) یعنی جس کو دعائیں مانگنے کی توفیق مل گئی اس کے لیے رحمت خداوندی وا ہو گئی۔

اسی لیے علمائے کرام اور محدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دعاؤں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے تاکہ امت مسلمہ ان سے فیض یاب ہو اور بارگاہِ صمد میں نیازمندی کا اظہار کرے اور رحمت خداوندی کی سزاوار ہو، اب اسی سلسلہ میں ”جناب مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب زید مجدہم“ نے ”الدعاء المسنون“ کے نام سے ایک نہایت ہی جامع کتاب تیار کی ہے بلاشبہ اس کو گنجینہ دعایا دعاؤں کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے، میں اس کتاب کو بالاستیعاب تو نہیں دیکھ سکا مگر جس قدر دیکھا ہے اس سے اندازہ ہوا کہ ہر بات باحوالہ بیان کی گئی ہے اور یہی بات کتاب کے استناد کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب کو قبول فرمائیں اور امت کو اس سے فیض یاب فرمائیں۔

والسلام

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

حکام دارالعلوم دیوبند

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

مقدمہ

یہ انسان ہر آن، زمان اپنے خالق و مالک وحدہ لا شریک کا محتاج ہے۔ وہ اپنے تمام دینی و دنیاوی ہر قسم کے مسائل کو اپنے رب کریم سے ہی حل کرا سکتا ہے، پریشان کن پیچیدہ مسائل میں جہاں عموماً انسانی کوششیں جواب دے دیتی ہیں، سارے اسباب اور ذرائع منقطع ہو جاتے ہیں وہاں صرف دعاؤں کا ہی ایک آخری سہارا عاجز انسان کے لیے ہوتا ہے۔ امراض و آلام، حوادث و مصائب کے ابتلاء کو اور ہر آئندہ آنے والی مصیبتوں اور پریشان کن امور کو دعاؤں کے ذریعہ ہی ٹال سکتا ہے، اسی لیے یہ ”سلاح مؤمن“ (مؤمن کا خاموش، بے خطر اور کامیاب ہتھیار) ہے جو دین و دنیا کی بھلائی، امن و راحت کے حصول، موجودہ اور آئندہ پریشانیوں کے دفاع کا باعث ہے۔ جسے دعاؤں کی توفیق مل گئی اس کے لیے کامیابی کے راستے ہموار ہو گئے۔

پیش نظر کتاب ”الدعاء المسنون“ جو دراصل شمائل کبریٰ کی ترتیب کی آخری جلد ہے، دعاؤں کے سلسلہ میں آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا وسیع ذخیرہ ہے، بعض مصالح کی بنا پر تکمیل سے پہلے پیش کی جا رہی ہے۔

مؤلف نے نہایت ہی جانفشانی سے سعی بلیغ کی ہے کہ دعا اور اس کے متعلقات کا کوئی مفید گوشہ چھوٹے نہ پائے، موضوع اور عنوان کے تحت جس قدر بھی اصول کے موافق تتبع بلیغ سے روایتیں مل سکی ہیں پیش کر دی گئی ہیں، جس کا اندازہ آپ کو اس کی طویل اجمالی فہرست سے ہو سکتا ہے۔

اس فن پر پائی جانے والی کتابوں میں یہ سب سے زیادہ جامع، وسیع اور ہر پہلو پر حاوی کتاب ہے جو اہل مطالعہ پر مخفی نہیں ہے۔ جس کا اندازہ آپ کو دعاؤں کی وسعت اور مراجع اور حوالوں سے ہو سکتا ہے۔

ترتیب میں احادیث پاک اور اس کے متعلقہ فنون کے ایک وسیع، نایاب و کم یاب ذخیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ موضوع اور منکر سے گریز کرتے ہوئے ضعیف کو بھی جو کہ عندالجمہور باب الفضائل میں معتبر ہے، جیسا کہ علامہ نووی نے الاذکار میں ملحوظ رکھا ہے، لے لیا گیا ہے۔ بیشتر مقام پر سند حدیث کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔ چونکہ ماخذ کا مکمل حوالہ درج ہے جس سے سند حثیت معلوم ہو سکتی ہے اس لیے ہر جگہ اس کا التزام نہیں کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کتابوں اور نسخوں کے اختلاف سے صیغوں میں فرق ہو جاتا ہے اس صورت میں کسی ایک ماخذ کی رعایت کی گئی ہے، جہاں متعدد حوالے اور مراجع ہیں ان میں اول ماخذ کی عبارت میں رعایت کی گئی ہے، حوالے سے ملانے میں اسے مد نظر رکھیں۔ جن بیش بہا ذخیروں سے یہ مواد حاصل کیے گئے ہیں ان کے حوالے بقید جلد و صفحات ذکر کر دیے گئے ہیں۔ ماخذ کی نشاندہی اہل علم حضرات کے لیے ہے تاکہ تحقیق کے لیے ماخذ کی طرف رجوع کر سکیں، اس وجہ سے عموماً اختصار کیا گیا ہے، مثلاً: مجمع سے مجمع الزوائد، فتح سے فتح الباری وغیرہ۔

صحاح ستہ اور حصن کے وہ جلد و صفحات درج ہیں جو ہندی مطبوعات ہیں، چونکہ یہی رائج اور بسہولت دستیاب ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب کے مصری یا بیروتی نسخوں کے حوالے درج ہیں۔ خیال رہے کہ اردو ترجمہ میں عرف اور محاورہ کی رعایت کی گئی ہے بالکل تحت اللفظ ترجمہ جیسا کہ مبتدی کو کرایا جاتا ہے ایسا نہیں کیا گیا ہے۔

مولیٰ کریم کا بے انتہا فضل و کرم کہ درسی مصروفیتوں اور طبیعت کی عدم استواری کے باوجود اس کتاب کی ترتیب و تالیف کی توفیق بخشی۔

اس کے پہلے ایڈیشن میں جو خامیاں اور غلطیاں تھیں نہایت ہی سعی بلیغ اور جان فشانی کے ساتھ ماخذ اور حوالوں سے رجوع کر کے ان کی اصلاح کر دی گئی ہے اور کچھ اضافے بھی ہوئے ہیں۔

خدائے پاک ان تمام حضرات کو اپنی شایان شان جزاء خیر اور اپنی بے پایاں رحمتوں سے نوازے جن کی ہمت افزائی اور تعاون سے ترتیب و طباعت کی سہولت میسر ہوئی۔

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ خامیوں اور کوتاہیوں کو اپنے کرم کے صدقہ درگزر فرما کر قبولیت سے نوازتے ہوئے امت کے ہر طبقہ عوام و خواص کو اس سے مستفید فرمائے۔ رہتی دنیا قیامت تک اس کا سلسلہ عام فرمائے اور عاجز کے لیے باعث رضا و ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

محمد ارشد علی پوری ثم لکھنوی (رحمۃ اللہ علیہ)

استاذ حدیث و تفسیر مدرسہ ریاض العلوم

گور-ہنی، جونپور، یوپی، ہند

صفر المظفر ۱۴۲۰ھ مئی ۱۹۹۹ء

طبع دوم ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۶ء



عرضِ مولف

طبع دوم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

”فَللهُ الحمد والفضل والمِنَّة“ دعاؤں کے موضوع پر نہایت ہی جامع ترین، وسیع و مستند کتاب ”الدعاء المسنون“ کو خواص و عوام نے قبول کیا، ہندوپاک میں اس کی اشاعت ہوئی، امت کے ایک طبقہ اہل فضل و ذوق نے اس سے استفادہ کیا اور دارین کی خوش نصیبی حاصل کی۔

تھوڑی مدت میں ہی اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا، دعاؤں کے شائقین برگزیدہ احباب اس کے طالب رہے، مزید یہ کہ امت میں دعاؤں کا مزاج رہے، طبع دوم کی شدید ضرورت محسوس کی گئی، طبع اول میں تصحیح کی کوتاہی اور دیگر بعض خامیاں رہ گئی تھیں جس کے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اہل فضل و علم نے اس کی جانب توجہ دلائی، جس کے ہم شکر گزار ہیں۔

چنانچہ اس مرتبہ نہایت ہی اہتمام اور سعی بلیغ سے ماخذ سے رجوع کر کے تصحیح کر دی گئی۔ دعاؤں کی مقدار بھی سو کر دی گئی۔ مختلف مقامات پر مزید اضافے بھی کیے گئے۔ امید ہے کہ دعائے نبوی کا یہ ذخیرہ پہلے سے زیادہ امت مسلمہ کے حق میں باعث قبولیت ہو گا اور وہ زندگی کے معمولات میں اسے اپنا کر دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کریں گے۔

ناشر کے حق میں جن کی سعی اور زر کثیر سے طباعت کا مرحلہ آسان ہوا ہے، دعا ہے کہ اللہ پاک ان کے دینی ذوق کو دارین کی خوش نصیبی کا ذریعہ بنائے، جمیع مقاصد کو پورا فرمائے اور اس کے صلے میں اپنی خوشنودی اور جنتِ نعیم کی بیش بہا

دولت سے نوازے۔ ”وہکذا اللہ مؤلف غفرلہ“

ہمیں مسرت ہے کہ اس جدید ایڈیشن کو پاکستان میں ”مولانا محمد رفیق بن عبد المجید“ اپنے مکتبہ زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی سے شائع کر رہے ہیں اور امت میں دعائے نبوی کی ترویج اور اشاعت کی عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ خدائے پاک ان کی خدمت کو قبول فرمائے، دارین کی سعادت اور خوش حالی سے نوازے، مکتبہ کو فروغ اور ترقی عطا فرمائے۔ ہر قسم کے خسارے سے حفاظت فرمائے۔ احیاء سنت، ترویج شریعت میں امتیازی شان حاصل ہو۔ اک عالم میں ان کی مطبوعات کا شیوع ہو۔

براہ کرم کوئی صاحب یا ادارہ اسے شائع کر کے زمزم پبلشرز کو نقصان نہ پہنچائے۔ جزاک اللہ خیراً

والسلام
مؤلف غفرلہ

☆...☆...☆

فہرست مضامین

۳	عرض ناشر
۵	تقریر ناظر
۶	مقدمہ
۹	عرض مؤلف طبع دوم
۴۱	کلام الہی میں دعا کی اہمیت و تاکید
۴۱	دعا کے سلسلے میں حکم خداوندی
۴۲	خدا کی جانب سے قبولیت دعا کا وعدہ
۴۲	دعا سے تکبر کرنے والے کا انجام دوزخ
۴۳	پریشان حال کی دعا اللہ ہی قبول فرماتے ہیں
۴۴	شب آخر میں امید و بیم کے ساتھ دعا
۴۴	نیکی میں سہقت اور امید و خوف کے ساتھ دعا کرنے والے
۴۵	دعا کے فضائل و ترغیب میں آپ ﷺ کے ارشادات
۴۵	دعا کا حکم، دعا عبادت ہے
۴۶	دعا کا حکم اس امت کی خصوصیت
۴۷	دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے
۴۷	دعا عبادت کا مغز ہے
۴۷	دعا نصف عبادت ہے
۴۸	دعا دافع البلاء ہے
۴۸	دعا رحمت کی کنجی ہے
۴۸	دعا افضل عبادت ہے
۴۸	دعا مؤمن کا ہتھیار ہے
۴۸	دعا گمان کے اعتبار سے
۴۹	دعا کرنے والا کبھی برباد نہیں ہوتا
۴۹	دعا کرنے والے پر رحمت کے دروازے کھل گئے
۴۹	دعا نازل اور غیر نازل دونوں مصائب کے لیے نفع بخش ہے

- ۵۰..... بندے کی دعا پر اللہ تعالیٰ کا معاملہ
- ۵۰..... دعا نجات اور فراوانی رزق کا باعث ہے
- ۵۰..... دعا کا چھوڑ دینا گناہ ہے
- ۵۱..... عاجز کون ہے؟
- ۵۱..... تارک دعا پر خدا کی ناراضگی
- ۵۱..... دعا ہی باعث نجات ہے
- ۵۱..... بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ
- ۵۲..... مدد کے دروازے کھلیں گے
- ۵۲..... دعا کی توفیق قبولیت کی علامت ہے
- ۵۲..... دعا عبادت ہے
- ۵۲..... دعا کرنے والے کے ساتھ خدا کی معیت
- ۵۲..... اللہ کو دعا پسند ہے
- ۵۳..... دعا باعث کرم ہے
- ۵۳..... خوشحالی میں دعا کا حکم
- ۵۳..... بااؤں کا دفاع دعا سے کرو
- ۵۳..... دعا کا مقابلہ مصائب سے
- ۵۳..... دعا لشکر خداوندی ہے
- ۵۳..... ہر چیز کی دعا کا حکم
- ۵۳..... مؤمن کی دعا پر فرشتوں کا آمین کہنا
- ۵۵..... نانہانہ دعا
- ۵۵..... تاخیر قبولیت کی حکمت
- ۵۶..... دعا پر اللہ تعالیٰ کا لبیک کہنا
- ۵۶..... اولاً اپنے لیے دعا
- ۵۶..... اپنے لیے دعا کی فضیلت
- ۵۷..... دینی بھائی کی دعا
- ۵۷..... درازی عمر کی دعا
- ۵۸..... فردوس کی دعا
- ۵۸..... دعا کرنے والے پر جنت کے دروازے کھل گئے
- ۵۸..... چھوٹوں کی دعا کا حکم

- ۵۸..... مغفرت سے بہتر کوئی دعا نہیں
- ۵۹..... مہمان سے رخصت ہونے کے وقت دعا کی درخواست
- ۵۹..... ایمان کے بعد غافیت سے بڑھ کر کوئی سوال نہیں
- ۵۹..... داعی کی مدعو سے دعا کی درخواست
- ۶۰..... دعائے برکت کی درخواست
- ۶۰..... تجارت و خرید و فروخت میں برکت کی دعا
- ۶۱..... کسی کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست بھیجنا
- ۶۲..... دوسروں سے دعائے مغفرت کی درخواست
- ۶۳..... ایک زمانہ میں دعا کے علاوہ کسی میں نجات نہیں
- ۶۳..... کثرت سے دعا کرنے والا بابرکت
- ۶۳..... کثرت سے دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے
- ۶۵..... مستجاب مواقع کا بیان
- ۶۵..... ان اوقات کا بیان جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں
- ۶۸..... پانچ مستجاب راتیں
- ۶۸..... مستجاب مواقع احادیث پاک میں
- ۶۸..... شب آخر کی دعا
- ۶۹..... یوم جمعہ
- ۷۰..... شب جمعہ
- ۷۰..... طہارت کی حالت میں سونے پر
- ۷۱..... رات کو جاگنے والے ذکر کی دعا
- ۷۱..... نصف شعبان کی رات
- ۷۲..... فرض نماز کے بعد
- ۷۲..... رمضان المبارک کی دعا
- ۷۲..... افطاری کے وقت
- ۷۲..... روزے دار کی دعا
- ۷۳..... پریشان حال کی دعا
- ۷۳..... مریض کی دعا
- ۷۳..... حاکم عادل کی دعا

۷۴	محسن الیہ کی دعا
۷۴	مسافر کی دعا
۷۴	باپ کی دعا بیٹے کے حق میں
۷۴	ذاکر کی دعا
۷۵	مغرب و عشاء کے درمیان کی دعا
۷۵	تنہا جنگل میں
۷۵	جہاد میں مقابلہ اعداء کے وقت
۷۵	قراءۃ قرآن کے وقت
۷۶	ختم قرآن کے وقت
۷۶	ختم قرآن کے وقت فرشتوں کا آمین کہنا
۷۶	ختم قرآن کے وقت رحمتوں کی بارش
۷۶	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ختم قرآن کا انتظار فرماتے
۷۷	حضرات صحابہ و تابعین کا ختم قرآن پر دعا کے لیے جمع ہونا
۷۸	رقت قلب کے وقت
۷۸	نماز صبح کے بعد
۷۸	بارش کے وقت
۷۹	اذان کے وقت
۷۹	اذان و اقامت کے درمیان
۸۰	روایت کعبہ کے وقت
۸۰	مظلوم کی دعا
۸۱	صالح اولاد کی دعا باپ کے حق میں
۸۱	زمزم پینے کے وقت دعا
۸۱	مرغ کی آواز کے وقت
۸۱	سفر حج و عمرہ کی دعا
۸۲	اجتماعی دعا
۸۲	حالت سجدہ کی دعا
۸۲	امام کے ولا الضالین کے وقت
۸۳	شب جمعہ بوقت سحر
۸۳	مریض کی عیادت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

- ۸۳ میت کے پاس دعا قبول ہوتی ہے
- ۸۴ عیادت کے وقت مریض سے دعا کی درخواست
- ۸۴ بچوں کی دعا مستجاب ہے
- ۸۴ حجاج کرام کی دعا گھر پہنچنے سے قبل
- ۸۵ باوضو سونے والے کی دعا
- ۸۶ سجدہ کی حالت میں دعا باعث قبولیت
- ۸۶ سجدہ میں دعا کے متعلق احکام
- ۸۶ مجلس ذکر کے بعد دعا مقبول
- ۸۸ ذکر کی مجلس میں فرشتوں کا آمین کہنا
- ۸۸ کس کی دعا قبول؟ کون مستجاب الدعوات؟
- ۸۹ مستجاب الدعوات کیسے بنے؟
- ۹۰ شب آخر میں دعا و استغفار کی تاکید
- ۹۰ شب آخر میں دعا کی تاکید
- ۹۱ اذان مغرب کے وقت
- ۹۱ مقامات مقدسہ کے مستجاب مقامات
- ۹۳ آداب دعا کا بیان
- ۹۳ دعا کس طرح مانگے؟
- ۹۳ ہاتھ کندھے تک اٹھائے
- ۹۳ ہاتھ چہرے کے مقابل ہو
- ۹۳ دعا میں ہاتھ چہرے کے مقابل مسنون ہے
- ۹۴ ہاتھ اٹھانا
- ۹۴ دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا
- ۹۵ دعا میں پچنگلی
- ۹۵ دعا میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرے
- ۹۶ دعا جامع ہو
- ۹۷ تین مرتبہ دعا کرنا
- ۹۷ کھڑے ہو کر دعا کرنا
- ۹۷ دعا پر آمین کہنا

- ۹۷..... دعائے خفی کی فضیلت
- ۹۸..... خوب مانگو.....
- ۹۸..... دوسروں سے دعا کی درخواست کرو
- ۹۸..... بہترین دعا
- ۹۹..... والد کی دعا اولاد کے حق میں
- ۹۹..... دعا کا نور
- ۱۰۰..... فضل الہی کا سوال
- ۱۰۰..... امن کا سوال
- ۱۰۰..... علم نافع کا سوال
- ۱۰۰..... گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے
- ۱۰۱..... داعی اولاد اپنے لیے دعا کرے
- ۱۰۱..... امام اپنی دعا میں مقتدیوں کو بھی شریک کرے
- ۱۰۱..... دعا اپنے لیے خاص نہ کرے
- ۱۰۲..... دعا میں الحاح ہو
- ۱۰۲..... صالحین اور نیکوں سے دعا کی درخواست
- ۱۰۲..... بڑوں کا چھونوں سے دعا کی درخواست
- ۱۰۲..... ہر چیز کی دعا اللہ پاک سے کرے
- ۱۰۳..... غیر قبلہ رخ دعا کرنا
- ۱۰۳..... رخ قبلہ دعا کرنا
- ۱۰۴..... دعا میں مسکنت و زاری پسندیدہ
- ۱۰۴..... خوش حالی میں دعا کا حکم
- ۱۰۵..... صبح کی نماز میں اپنی ضرورتوں کے مانگنے کا حکم
- ۱۰۵..... امت کی دعا مغفرت محبوب خدا ہے
- ۱۰۵..... نشر دعا کا حکم
- ۱۰۶..... اعمال صالحہ کے وسیلے سے دعا کرنا
- ۱۰۷..... دعا میں قبلہ رخ ہونا
- ۱۰۸..... ہاتھوں کو ملا کر سینے کے مقابل رکھنا
- ۱۰۹..... ظالم کے لیے بددعا کرنا جائز ہے
- ۱۰۹..... جماعت میں جبراً دعا کرنا اور آمین کہنا

- ۱۱۱ دعا سے قبل وضو
- ۱۱۱ دعا سے قبل نماز
- ۱۱۲ دعا سے قبل کوئی نیک عمل
- ۱۱۳ پریشان کرنے اور اذیت پہنچانے والے ظالم پر بددعا
- ۱۱۵ دعاؤں میں ہاتھوں کا اور انگلیوں کا رخ
- ۱۱۶ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا معیار
- ۱۱۷ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۱۷ کے حوالے سے دعا کے دس آداب بیان کیے ہیں:
- ۱۱۷ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث سے یہ آداب دعا تحریر کیے ہیں:
- ۱۱۸ امام الحدیث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شعب الایمان“ میں
- ۱۱۸ دعا کے درج ذیل چند اہم آداب ذکر کیے ہیں:
- ۱۱۹ صاحب نزل الابرار رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ آداب
- ۱۲۱ دعا کی ابتداء کس طرح کرے؟
- ۱۲۱ دعا کی ابتداء درود شریف سے
- ۱۲۱ دعا میں درود پاک کی اہمیت
- ۱۲۲ دعا کی ابتداء حمد سے
- ۱۲۳ دعا کی مسنون ترتیب
- ۱۲۳ دعا کس پر ختم کرے؟
- ۱۲۳ اسم اعظم کی کچھ تفصیل جن سے دعا مقبول ہوتی ہے
- ۱۲۶ اسم اعظم سے دعا
- ۱۲۸ جن کلمات کے ساتھ دعا رد نہیں ہوتی
- ۱۲۸ یارب کے ساتھ دعا
- ۱۲۹ تکبیر کے ساتھ دعا کرنا
- ۱۲۹ آیت کریمہ کے ساتھ دعا کرنا
- ۱۲۹ یا ذا الجلال و الاکرام
- ۱۳۰ یا ارحم الراحمین
- ۱۳۰ جو دعا رد نہیں ہوتی
- ۱۳۰ اسمائے حسنی کے ساتھ دعا باعث قبولیت ہے

- یا جی یا قوم ۱۳۱
- چند اسم اعظم ۱۳۱
- قبولیت دعا کی چند شرطیں ۱۳۲
- احادیث مبارکہ کی روشنی میں ۱۳۲
- قبولیت دعا کے مراتب اور اس کی مختلف شکلیں ۱۳۵
- قبولیت دعا کی چند علامتیں ۱۳۶
- قبولیت دعا پر کیا پڑھے؟ ۱۳۷
- اگر قبولیت دعا میں تاخیر ہو جائے تو کیا پڑھے؟ ۱۳۷
- ان امور کا بیان جو قبولیت دعا میں مانع ہیں ۱۳۷
- مرتکب حرام کی دعا ۱۳۷
- امر بالمعروف کا ترک، مانع قبولیت ۱۳۸
- غافل کی دعا قبول نہیں ۱۳۸
- قبولیت دعا میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے ۱۳۸
- کون سی دعا قبول نہیں کی جاتی؟ ۱۳۹
- جلد بازی مانع قبولیت ہے ۱۳۹
- ممنوع دعاؤں کا بیان ۱۳۹
- تکلیف و مصائب کی دعا منع ہے ۱۳۹
- موت کی دعا نہ کرے ۱۴۰
- اگر چاہے کے ساتھ دعا نہ کرے ۱۴۰
- کسی پر بددعا نہ کرے ۱۴۰
- کھڑے ہو کر دعا نہ کرے ۱۴۱
- مقفی و مسجع کلمات کا اہتمام ممنوع ہے ۱۴۱
- آخرت کی سزا دنیا میں نہ مانگے ۱۴۱
- آل و اولاد اور مال پر بددعا نہ کرے ۱۴۲
- صبر نہ مانگے ۱۴۲
- بلاء و مصیبت کی دعا ممنوع ہے ۱۴۳
- عادة اللہ کے خلاف دعا نہ مانگے ۱۴۳

۱۴۴ دوسرے کے حق میں بھلائی اور رحمت نہ ہونے کی دعا ممنوع ہے۔

۱۴۴ آخر زمانہ میں عمومی دعا قوم ملت کے حق میں قبول نہ ہوگی۔

۱۴۶ **ستر آں پاک کی چند اہم دعائیں**

۱۴۶ ① دین و دنیا کی جامع دعا

۱۴۶ ② دشمنوں سے نجات اور ان پر فتح و کامیابی کی دعا

۱۴۷ ③ مغفرت اور فتح کی دعا

۱۴۸ ④ قبولیت اعمال کی دعا

۱۴۸ ⑤ جاہلوں سے پناہ کی دعا

۱۴۸ ⑥ استقامت اور طلب رحمت کی دعا

۱۴۹ ⑦ مغفرت اور طلب رحمت کی دعا

۱۴۹ ⑧ برائے اولاد

۱۵۰ ⑨ رفاقت صلحاء کی دعا

۱۵۱ ⑩ ثابت قدمی کی دعا

۱۵۲ ⑪ عمل صالح اور اولاد صالح کی دعا

۱۵۲ ⑫ توفیق عمل صالح اور دخول رحمت کی دعا

۱۵۳ ⑬ صبر اور اسلام پر وفات کی دعا

۱۵۳ ⑭ حکمت اور زمرہ صالحین میں ہونے کی دعا

۱۵۳ ⑮ اسلام پر وفات اور صالحین کی رفاقت کی دعا

۱۵۴ ⑯ بیوی بچوں کے سلسلے میں دعا

۱۵۴ ⑰ ظالموں اور کافروں سے حفاظت کی دعا

۱۵۴ دعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام

۱۵۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

۱۵۶ ⑱ مقصدین پر فتح و غالب آنے کی دعا

۱۵۶ ⑲ بددینوں کے برے انجام سے محفوظ رہنے کی دعا

۱۵۷ ⑳ اپنی فتح اور دشمنوں کی ہلاکت کی دعا

۱۵۷ ㉑ دعائے حضرت شعیب علیہ السلام

۱۵۷ ㉒ عذاب دوزخ سے پناہ کی دعائیں

۱۵۸ ㉓ ہر امور میں اچھائی اور کامیابی کی دعا

- ۱۵۹ ۳۳) پل صراط پر سے با نور و سہولت گزرنے کی دعا
- ۱۵۹ ۳۵) قیامت کی رسوائی سے بچنے کی دعا
- ۱۶۰ ۳۶) مغفرت کی دعا
- ۱۶۱ ۳۷) والدین کی مغفرت کی دعا
- ۱۶۲ ۳۸) وفات شدہ اہل ایمان کے حق میں مغفرت کی دعا
- ۱۶۲ ۳۹) علم و حکمت کی دعا
- ۱۶۳ ۴۰) فقر و حاجت کی دعا
- ۱۶۳ ۴۱) دشمن سے انتقام کی دعا
- ۱۶۳ ۴۲) انشراح صدر اور سہولت امر کی دعا
- ۱۶۳ ۴۳) کسی جگہ اترنے اور قیام کرنے کی دعا
- ۱۶۳ ۴۴) دفع مرض کی دعا
- ۱۶۳ ۴۵) جنات، شیاطین اور ان کے وساوس سے حفاظت کی دعا
- ۱۶۵ ۴۶) جائے قیام پر آنے اور جانے کی دعا
- ۱۶۵ معوذتین کے فضائل و خواص
- ۱۶۶ نظر بد کا علاج
- ۱۶۶ بچھو اور موذی جانور کا علاج
- ۱۶۶ تعویذ لٹکانے کے بجائے معوذتین کا عمل بہتر ہے
- ۱۶۷ معوذتین کا جھاڑ پسندیدہ ہے
- ۱۶۷ کرتب اور جادو کے دفع کے لیے معوذتین
- ۱۶۸ بیدار ہونے کے بعد کی دعاؤں کا بیان
- ۱۷۲ بیت الخلاء سے متعلق دعاؤں کا بیان
- ۱۷۲ جب بیت الخلاء جائے تو کیا پڑھے؟
- ۱۷۳ جب بیت الخلاء سے نکلے تو کیا پڑھے؟
- ۱۷۵ گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا بیان
- ۱۷۶ گھر سے نکلنے وقت کی دعا جو فراخی رزق کا باعث ہے
- ۱۷۷ گھر میں داخل ہونے کی دعائیں
- ۱۷۸ بلا بسم اللہ کہے اگر گھر میں داخل ہو جائے تو

- ۱۷۸ جب غیر آباد گھر میں داخل ہو
- ۱۷۹ جب دوپہر کو گھر آئے تو کیا پڑھے؟
- ۱۷۹ مسجد حباتے وقت کی دعاؤں کا بیان
- ۱۷۹ نماز کے لیے مسجد میں جائے تو کیا پڑھے؟
- ۱۸۰ جب صبح کی نماز کے لیے نکلے تو
- ۱۸۱ جب مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟
- ۱۸۳ جب مسجد کے دروازے پر آئے تو کیا پڑھے؟
- ۱۸۳ مسجد سے جب گمشدہ کا اعلان سنے تو کیا کہے؟
- ۱۸۳ اذان کے وقت کی دعائیں
- ۱۸۳ اذان کا جواب کس طرح دے؟
- ۱۸۳ اذان کا جواب دینے پر جنت میں داخلہ
- ۱۸۳ اذان کے جواب میں شہادت
- ۱۸۳ اذان سننے وقت کیا پڑھے؟
- ۱۸۵ حیعتین کے وقت کیا پڑھے؟
- ۱۸۵ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اثر
- ۱۸۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر
- ۱۸۶ اذان کے بعد کی دعا
- ۱۸۸ اذان کے بعد درود کا حکم
- ۱۸۹ جب مغرب کی اذان ہو تو کیا پڑھے
- ۱۸۹ اقامت کی دعا
- ۱۹۰ صف میں شریک ہونے لگے تو کیا پڑھے
- ۱۹۰ جب نماز کے لیے کھڑا ہونے لگے تو کیا پڑھے
- ۱۹۱ وضو کی دعاؤں کا بیان
- ۱۹۱ جب وضو شروع کرے تو یہ دعا پڑھے
- ۱۹۲ وضو کرتے ہوئے کیا پڑھے؟
- ۱۹۲ اعضاء وضو دھوتے وقت کی دعا
- ۱۹۲ ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

- کلی کرتے وقت کی دعا ۱۹۳
- ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا ۱۹۳
- منہ دھوتے وقت کیا پڑھے؟ ۱۹۴
- ہاتھ دھوتے وقت کیا پڑھے؟ ۱۹۵
- سر کے مسح کے وقت کی دعا ۱۹۶
- کان کے مسح کے وقت ۱۹۶
- گردن کے مسح کے وقت ۱۹۷
- پیر دھوتے وقت ۱۹۷
- جب وضو سے فارغ ہو تو یہ دعا کرے ۱۹۸
- وضو کے بعد درود کی فضیلت ۲۰۰
- اعضائے وضو کی دعا کے متعلق ایک تحقیق ۲۰۱
- غسل اور تیمم کی دعا ۲۰۳
- نماز کے مختلف موقع کی مختلف دعائیں ۲۰۵
- تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں ۲۰۵
- رکوع کی دعائیں ۲۰۷
- قومہ کی دعائیں ۲۰۹
- سجدہ کی دعائیں ۲۰۹
- دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟ ۲۱۱
- سجدہ تلاوت میں کیا پڑھے؟ ۲۱۱
- نماز میں تشہد اور درود کے بعد کی دعائیں ۲۱۲
- منہض نماز کے بعد کے اذکار و وظائف ۲۱۴
- شفاعت واجب ۲۱۵
- استغفار ۲۱۶
- معوذتین ۲۱۶
- تسبیح فاطمی ۲۱۷
- نماز صبح کے بعد کے اذکار و وظائف ۲۱۸
- سورۃ اخلاص ۲۱۸

- ۲۱۹..... امراض جسمانی سے حفاظت
- ۲۱۹..... ۱۴۰ ہزار نیکیاں
- ۲۲۰..... شیطان اور حوادث سے حفاظت
- ۲۲۰..... عصر کے بعد کی بھی یہی فضیلت ہے
- ۲۲۱..... صبح اور مغرب کے بعد جہنم سے خلاصی کے لیے
- ۲۲۱..... مغرب کی سنت کے بعد کیا پڑھے
- ۲۲۲..... فرائض کے بعد سنت سے قبل اذکار و وظائف فقہاء کے نزدیک
- ۲۲۲..... مندرجہ نماز کے بعد کی مسنون دعائیں
- ۲۲۳..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ایک دعا کی تاکید
- ۲۲۸..... نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ پھیر کر کیا پڑھے؟
- ۲۲۸..... نماز کے بعد آیت الکرسی کی فضیلت
- ۲۲۹..... نماز چاشت کے بعد کی دعا
- ۲۲۹..... وتر کے بعد کیا پڑھے؟
- ۲۳۰..... فرض نماز کے بعد دعا کی مقدار
- ۲۳۱..... فرض نماز کے بعد دعاؤں کا ثبوت
- ۲۳۵..... تہجد کے موقع کی دعائیں
- ۲۳۵..... جب تہجد کے لیے اٹھے تو آسمان کی جانب نگاہ کر کے یہ پڑھے
- ۲۳۵..... رات کی نماز میں آپ ﷺ تکبیر کے بعد کیا پڑھتے؟
- ۲۳۷..... نبی کریم ﷺ تہجد کے سلام کے بعد کیا دعا فرماتے
- ۲۳۸..... چاشت کی نماز کے بعد کیا دعا کرے؟
- ۲۳۹..... قنوت نازلہ
- ۲۴۱..... قنوت وتر
- ۲۴۲..... وتر کے سلام کے بعد کیا پڑھے؟
- ۲۴۲..... قنوت وتر کے بعد ایک اور دعا
- ۲۴۳..... وتر کے بعد کیا دعا کرے؟
- ۲۴۴..... صبح و شام کی دعائیں
- ۲۴۵..... جس نے یہ دعا پڑھ لی اس نے دن کا شکر ادا کر لیا

- ۲۴۶ وہ دعائیں جنہیں آپ ﷺ صبح پڑھا کرتے تھے
- ۲۵۱ فتح، نصرت و نور کی دعا
- ۲۵۲ خیر و عافیت کی دعا
- ۲۵۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دعائے صبح
- ۲۵۶ صبح و شام کی دعائیں جن کا حکم یا جن کی فضیلت منقول ہے
- ۲۵۷ وہ دعا جس سے رضائے خداوندی حاصل ہو
- ۲۵۷ آزادیِ جہنم کی دعا
- ۲۵۸ فکر و غم اور قرض سے حفاظت کی دعا
- ۲۵۸ جنت میں داخلہ
- ۲۵۹ شیطان کے نزع سے حفاظت
- ۲۶۰ آفات سے حفاظت
- ۲۶۰ نعمت کا اکمال
- ۲۶۰ رات اور دن کے اعمال کی تلافی صبح و شام کی دعا سے
- ۲۶۱ گناہوں کی معافی
- ۲۶۱ صبح و شام کے درمیان کا کفارہ
- ۲۶۲ دنیا اور آخرت کے امور کی کفایت
- ۲۶۲ نفع اور سلامتی
- ۲۶۳ ستر ہزار ملائکہ کی دعائے رحمت
- ۲۶۳ وظیفہ برائے حفاظت
- ۲۶۳ آسیب و سحر وغیرہ سے حفاظت
- ۲۶۵ دعائے الی درداء ﷺ
- ۲۶۵ ہر قسم کے مصائب، حوادث و ناگہانی آفات سے حفاظت کی دعا
- ۲۶۶ سانپ بچھو وغیرہ سے حفاظت
- ۲۶۷ جمعہ کے صبح کی دعا
- ۲۶۷ جنت میں داخلہ
- ۲۶۸ شہداء کا مرتبہ اور ایک لاکھ نیکیاں
- ۲۶۹ دعائے داؤد علیہ السلام
- ۲۶۹ ہاتھ پکڑ کر جنت میں
- ۲۷۰ دعائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

- ۲۷۰..... دعائے موسیٰ علیہ السلام
- ۲۷۱..... قتل اور دیگر حوادث و آفات عالم سے محفوظ رہنے کی دعا
- ۲۷۲..... ہر تکلیف و پریشانی سے نجات کا وظیفہ
- ۲۷۳..... دعائے عیسیٰ علیہ السلام
- ۲۷۳..... دعائے حضرت خضر و الیاس علیہ السلام
- ۲۷۴..... بہترین رزق
- ۲۷۵..... صبح و شام درود شریف کی فضیلت
- ۲۷۵..... جب سورج نکلے تو کیا پڑھے؟
- ۲۷۶..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دعائے طلوعِ شمس
- ۲۷۷..... غروبِ شمس کے وقت کی دعا
- ۲۷۸..... جب رات ہونے لگے تو کیا پڑھے؟
- ۲۷۸..... صبح صادق کے بعد کیا پڑھے؟
- ۲۷۹..... رات اور دن کی دعائیں
- ۲۷۹..... دعائے عافیت کی تاکید
- ۲۷۹..... عافیت محبوب ترین دعا ہے
- ۲۸۰..... رات و دن کے مشترک اعمالِ مسنون کا بیان
- ۲۸۰..... سورۃ یٰسین کی فضیلت
- ۲۸۰..... قضاے حاجات
- ۲۸۰..... سورۃ اخلاص کی فضیلت اور اس کا وردِ مسنون
- ۲۸۳..... رات کے اعمال و مسنون وظائف
- ۲۸۳..... سورۃ واقعہ کی فضیلت
- ۲۸۳..... رات کا قرآنی وظیفہ
- ۲۸۵..... دن کے اوراد اور دعائیں
- ۲۸۵..... تعوذ
- ۲۸۵..... مستجاب الدعوات
- ۲۸۶..... یومِ جمعہ کے مسنون اعمال
- ۲۸۶..... شبِ جمعہ کے اوراد
- ۲۸۷..... درود پاک

- ۲۸۷..... جمعہ کے دن مسجد میں جاتے وقت کی دعا
- ۲۸۸..... مصائب سے حفاظت
- ۲۸۸..... جمعہ کے دن کا درود
- ۲۸۹..... سورہ کہف
- ۲۹۰..... سوتے وقت کی دعاؤں کا بیان
- ۲۹۰..... سونے کے وقت کی مسنون دعائیں
- ۲۹۸..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دعائے نوم کی تلقین
- ۲۹۹..... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دعائے نوم کی تعلیم
- ۲۹۹..... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دعائے نوم کی تلقین
- ۳۰۰..... جہنم سے خلاصی
- ۳۰۰..... تمام مخلوق کی تعریف
- ۳۰۱..... اچھے خواب کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دعائے نوم
- ۳۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعائے نوم
- ۳۰۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دعائے نوم کی تلقین
- ۳۰۲..... نیند نہ آنے پر یہ دعا پڑھے
- ۳۰۴..... سوتے وقت قرآنی معمولات کا بیان
- ۳۰۴..... سوتے وقت ”آلم سجدہ“ کا پڑھنا مسنون ہے
- ۳۰۴..... حم سجدہ اور سورہ ملک بھی مسنون ہے
- ۳۰۴..... سورہ ملک
- ۳۰۵..... سورہ زمر اور بنی اسرائیل
- ۳۰۶..... مستحبات کی تلاوت
- ۳۰۶..... سورہ آل عمران کی آخری آیتیں
- ۳۰۶..... سورہ کافرون
- ۳۰۷..... معوذتین
- ۳۰۷..... آیت الکرسی
- ۳۰۸..... سوتے وقت قرآن پاک پڑھنے کی فضیلت و فوائد
- ۳۰۸..... تمام شرور سے بچاؤ
- ۳۰۸..... سوتے وقت تلاوت کی فضیلت

- ۳۰۹ سورہ حشر کی آخری آیتیں
- ۳۰۹ شیطان سے حفاظت سورہ بقرہ کی آیتوں سے
- ۳۰۹ سورہ اخلاص سے جنت میں داخلہ
- ۳۱۰ ہر چیز سے حفاظت
- ۳۱۰ سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں
- ۳۱۰ اگر رات میں کوئی وظیفہ یا درد چھوٹ جائے
- ۳۱۴ خواب کے متعلق دعاؤں کا بیان
- ۳۱۲ پسندیدہ خواب دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۱۲ بُرا خواب دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۱۲ ناپسندیدہ خواب کی ایک دعا
- ۳۱۳ بُرے خواب سے بچنے کے لیے کیا دعا پڑھے؟
- ۳۱۳ تعبیر دیتے وقت کیا دعا پڑھے؟
- ۳۱۵ جب رات میں نیند ٹوٹے تو کیا پڑھے؟
- ۳۱۷ جب دوبارہ سوئے تو کیا پڑھے؟
- ۳۱۷ نماز کے بعد جب بستر پر دوبارہ سونے جائے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۳۱۸ جب دائیں بائیں کروٹ لے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۳۱۹ رات میں اٹھے آسمان کی جانب نظر کرے تو یہ پڑھے
- ۳۲۰ جب نیند اچٹ جائے اور نہ آئے تو کیا پڑھے؟
- ۳۲۲ جب نیند میں ڈر جائے، خوفزدہ ہو جائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۲۳ کھانے کی دعاؤں کا بیان
- ۳۲۳ جب کھانا پیش کیا جائے تو کیا پڑھے
- ۳۲۳ جب کھانا شروع کرے تو کیا پڑھے؟
- ۳۲۵ بسم اللہ کے متعلق
- ۳۲۵ یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے
- ۳۲۶ کسی کو کھلانے پر بلائے تو کیا کہے؟
- ۳۲۶ پہلا لقمہ لے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۳۲۶ ہر تیسرے لقمہ پر بسم اللہ
- ۳۲۶ لقمہ کھانے کے بعد کیا پڑھے؟

- ۳۲۷..... اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۲۷..... کھانے کے بعد کی مختلف دعائیں
- ۳۳۱..... جو اس دعا کو پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف
- ۳۳۲..... جس نے یہ دعا پڑھی اس نے گویا شکر ادا کیا
- ۳۳۳..... جب پیٹ بھر جائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۳۳..... جب کھانا وغیرہ اٹھایا جانے لگے تو کیا پڑھے؟
- ۳۳۳..... جب دسترخوان اٹھنے لگے تو کیا پڑھے؟
- ۳۳۳..... جب ہاتھ وغیرہ دھو لے تو کیا پڑھے؟
- ۳۳۵..... کسی دوسرے کے یہاں کھانا کھائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۳۷..... مجذوم یا کسی خطرناک مرض والے کے ساتھ کھانے کی دعا
- ۳۳۷..... کھانے پینے کے ضرر سے محفوظ رہنے کی دعا
- ۳۳۸..... پینے کے متعلق دعائیں
- ۳۳۸..... دودھ پینے کی دعا
- ۳۳۸..... پانی پینے کی دعائیں
- ۳۳۹..... جو پانی سے تنکا وغیرہ دور کر دے تو کیا دعا دے
- ۳۳۹..... پھلوں کی دعاؤں کے سلسلے میں
- ۳۴۱..... کپڑے پہننے کی دعاؤں کا بیان
- ۳۴۱..... جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے
- ۳۴۲..... دھونے کے لیے یا سونے کے لیے جب کپڑے اتارے
- ۳۴۵..... روزے کے متعلق دعاؤں کا بیان
- ۳۴۵..... افطار کے وقت کیا دعا پڑھے؟
- ۳۴۶..... اگر کسی دوسرے کے یہاں افطار کرے تو کیا دعا کرے؟
- ۳۴۷..... جب رمضان آئے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۳۴۷..... شب قدر میں کیا پڑھے؟
- ۳۴۸..... نکاح وغیرہ کے متعلق دعاؤں کا بیان
- ۳۴۸..... کسی کی شادی مبارک ہو تو کیا دعا دے؟

- ۳۴۹..... جب عورت سے پہلی ملاقات ہو (یعنی شب زفاف میں) تو کیا دعا کرے؟
- ۳۴۹..... پہلی ملاقات میں نماز کا عمل
- ۳۵۰..... جماعت سے پہلے کیا پڑھے؟
- ۳۵۰..... انزال کے بعد کی دعا
- ۳۵۱..... بچے کی پیدائش پر کیا کہے؟
- ۳۵۱..... سہولتِ ولادت کے لیے پیدائش کے موقع پر کیا دعا کرے؟
- ۳۵۲..... تحنیک کی دعا
- ۳۵۲..... بچے کی پیدائش پر کیا کہے؟
- ۳۵۳..... پیدائش پر تہنیت اور مبارکبادی
- ۳۵۳..... مبارکبادی دینے والے کو یہ جواب دے
- ۳۵۳..... بچے کا تعویذ
- ۳۵۴..... بچے جب کھینے لگ جائے تو کیا دعا دے؟
- ۳۵۴..... جب بچے بولنے لگ جائے
- ۳۵۵..... جب بچے بالغ ہو جائے تو کیا بتائے؟
- ۳۵۵..... جب اولاد کی شادی کرا دے تو کیا کہے؟
- ۳۵۶..... عقیقہ کی دعا
- ۳۵۶..... مریض اور مریض کے متعلق دعاؤں کا بیان
- ۳۵۶..... کرتب اور سحر کے دفع کی دعا
- ۳۵۷..... سحر، جادو اور کرتب سے حفاظت کا مسنون عمل
- ۳۵۸..... مؤذنین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس)
- ۳۵۹..... جسم میں درد وغیرہ ہو تو کیا پڑھے؟
- ۳۶۰..... کسی جن وغیرہ کے اثر سے بے ہوش ہو تو کیا پڑھے؟
- ۳۶۱..... دردِ زہ کی تکلیف کے موقع پر کیا پڑھے؟
- ۳۶۲..... سانپ، بچھو کا جھاڑ
- ۳۶۳..... سانپ بچھو وغیرہ سے بچنے کی دعا
- ۳۶۳..... پیشاب رک جائے یا پتھری ہو تو یہ دعا پڑھے
- ۳۶۴..... آگ سے جلنے کی دعا
- ۳۶۵..... زخم بھنسی وغیرہ کی دعا

- ۳۶۵ آنکھ آنے کی دعا
- ۳۶۶ بخار کی دعا
- ۳۶۷ نظر کی جھاڑ
- ۳۶۷ ڈاڑھ یا کان میں درد ہو تو
- ۳۶۸ بچوں کے ہر مرض کا تعویذ
- ۳۶۸ مرض سے پریشان ہو تو موت کی دعا نہ کرے بل کہ یہ دعا کرے
- ۳۶۹ وہ دعا جو حالت مرض میں پڑھے، اگر مر جائے تو شہید ہو
- ۳۶۹ بیمار جب غسل کرے تو کیا پڑھے؟
- ۳۷۰ مریض کیا پڑھے کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں؟
- ۳۷۰ مریض پر کیا پڑھ کر دعا کرے؟
- ۳۷۱ آپ ﷺ مریض پر کیا پڑھ کر دعا فرماتے
- ۳۷۲ حالت مرض کی وہ دعا جو دخول جنت کا باعث ہے
- ۳۷۳ مریض سے دعا کی درخواست کرنا سنت ہے
- ۳۷۳ مریض حال پوچھنے پر کیا کہے؟
- ۳۷۴ دعائے شفاء
- ۳۷۴ حضرت جبریل علیہ السلام کی جانب سے دفع مرض کی دعا
- ۳۷۵ مریض کی عیادت کس طرح کرے؟
- ۳۷۵ عیادت کے لیے جائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۷۶ مرض کی تخفیف کے لیے کیا دعا پڑھے؟
- ۳۷۶ بیماری کی حالت میں کیا پڑھتا رہے کہ جہنم سے چھکارا پائے
- ۳۷۷ مریض اپنے اوپر کیا دم کرے؟
- ۳۷۸ مریض کو تسلی دیتے ہوئے کیا کہے؟
- ۳۷۸ مریض کا نام لے کر دعائے صحت
- ۳۷۹ عیادت کرتے وقت کیا دعا دے؟
- ۳۸۰ مریض کی صحت کے لیے کیا دعا کرے؟
- ۳۸۱ انتقال اور جنازہ کے متعلق دعاؤں کا بیان
- ۳۸۱ اپنے احباب اور متعلقین کے موت کی خبر پائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۸۱ جب شوہر یا اولاد کی وفات ہو تو کیا پڑھے؟

- ۳۸۲..... جب کسی ظالم، کافر کے مرنے کی خبر پائے
- ۳۸۲..... کسی مخالف تکلیف دہ شخص کی وفات پر کیا کہے؟
- ۳۸۳..... نزع اور جان کنی کے وقت یسین شریف کا حکم
- ۳۸۳..... موت کی علامت ظاہر ہونے لگے.....
- ۳۸۳..... یا مرض سے پتہ چل جائے تو کیا دعا کرے؟
- ۳۸۴..... کسی کے انتقال کے وقت اس کے پاس کیا دعا پڑھے؟
- ۳۸۴..... تلقین میت
- ۳۸۵..... جب میت کی آنکھیں بند کرے تو کیا پڑھے؟
- ۳۸۵..... جب میت کو قبر میں رکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۸۶..... مٹی ڈالنے وقت کیا پڑھے؟
- ۳۸۶..... جنازہ میں کیا دعا پڑھے؟
- ۳۸۸..... جنازہ گزرتا دیکھتے تو کیا پڑھے؟
- ۳۸۹..... جنازہ کے ساتھ چلتے وقت کیا کہے؟
- ۳۸۹..... دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھے؟
- ۳۹۰..... دفن کے بعد میت کے سر ہانے اور پانچویں کیا پڑھے؟
- ۳۹۰..... جب قبرستان جائے تو کیا پڑھے؟
- ۳۹۲..... تعزیت کے لیے جائے تو کیا کہے؟
- ۳۹۳..... آپ ﷺ کا تعزیتی پیغام
- ۳۹۵..... چاند کے متعلق آپ ﷺ کی دعاؤں کا بیان
- ۳۹۵..... جب رمضان، عید یا دیگر ماہ کا چاند دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۹۶..... شروع ماہ کا چاند دیکھ کر برکت و عافیت کی دعا
- ۳۹۷..... رجب اور شعبان کا چاند دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۹۷..... جب چاند پر نظر پڑے یا دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۹۸..... سال یا مہینہ شروع ہو تو یہ دعا پڑھے.....
- ۳۹۸..... جب سورج یا چاند گرہن ہو.....
- ۳۹۹..... جب تارہ ٹوٹا دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۳۹۹..... بارش کے موقع کی دعائیں
- ۳۹۹..... جب بارش نہ برے تو کیا دعا پڑھے؟

- ۴۰۰ ایک موقع پر آپ ﷺ نے یہ دعا کی
- ۴۰۱ طلبِ باران کی ایک اور دعا
- ۴۰۱ استقاء کی ایک جامع دعا
- ۴۰۲ جب بارش ہو تو کیا پڑھے؟
- ۴۰۳ جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے
- ۴۰۳ اگر بادل کھل جائے اور نہ برے
- ۴۰۳ آندھی، تیز ہوا اور بجلی وغیرہ کی دعائیں
- ۴۰۳ جب آندھی آئے تو کیا پڑھے؟
- ۴۰۴ آندھی کے وقت تکبیر کہنا
- ۴۰۵ جب تیز ہوا چلے
- ۴۰۵ جب شمالی ہوا چلے
- ۴۰۶ جب رات میں خوب ٹھنڈ یا تیز گرم ہوا چلے
- ۴۰۶ گرمی میں:
- ۴۰۶ سردی میں:
- ۴۰۷ جب بادل گرے
- ۴۰۷ بجلی سے حفاظت کی دعا
- ۴۰۹ سفر کی دعاؤں کا بیان
- ۴۰۹ جب ارادہ سفر کرے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۴۱۳ سفر سے قبل نماز
- ۴۱۵ جب کوئی سفر کے لیے جائے تو اسے کیا دعا دے؟
- ۴۱۶ رخصت کرنے کے بعد کیا دعا دے؟
- ۴۱۶ رخصت کے وقت مسافر سے دعا کی درخواست
- ۴۱۷ حاجی کو کیا دعا دے کر رخصت کرے؟
- ۴۱۷ مسافر رخصت ہوتے وقت گھر والوں کو کیا دعا دے؟
- ۴۱۸ رخصت کرنے کی دعا جو خیر کثیر کا باعث ہے
- ۴۱۸ سفر میں جاتے وقت گھر والوں کے لیے خیر و غایت کی دعا
- ۴۱۹ واپسی تک خدا کی تمہائی
- ۴۲۰ جب سواری پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے

- ۴۲۲ سفر حج سے واپس آنے والے کو کیا کہے؟
- ۴۲۳ سفر سے واپس آنے والے کو کیا کہے؟
- ۴۲۴ جب سفر میں رات آجائے تو کیا پڑھے؟
- ۴۲۵ سفر میں صبح کی نماز کے بعد کیا پڑھے؟
- ۴۲۶ جب سفر میں سحر کا وقت ہو جائے
- ۴۲۶ جب گھر میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟
- ۴۲۷ اپنی بستی کی جانب جب واپس آنے لگے
- ۴۲۸ کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھے
- ۴۲۹ جب نیلے یا اونچے مقام پر چڑھے تو یہ دعا پڑھے
- ۴۳۰ جب اپنی بستی میں داخل ہو جائے تو یہ پڑھے
- ۴۳۰ جب کسی بستی یا آبادی میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟
- ۴۳۱ دوران سفر جب کوئی بستی یا آبادی نظر آئے
- ۴۳۱ دوران سفر جب کسی منزل پر قیام کرے
- ۴۳۲ سواری (جانور گاڑی وغیرہ) پریشان کرے تو کیا کہے؟
- ۴۳۳ جب سفر میں کسی دشمن کا خوف ہو
- ۴۳۵ جب سواری یا گاڑی وغیرہ گم ہو جائے
- ۴۳۶ جب کسی ناگہانی حادثہ اور مصیبت میں پھنس جائے
- ۴۳۸ رنج و خوف و دہشت کی دعائیں
- ۴۳۸ دفع رنج و غم کی مختلف دعائیں
- ۴۳۳ غم و رنج سے محفوظ رہنے کی دعا
- ۴۳۴ غم و رنج دور کرنے کا عمل
- ۴۳۴ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک دعا
- ۴۳۴ جب کوئی پریشانی غالب ہو تو کیا پڑھے؟
- ۴۳۵ جب کسی خبر سے خوف و دہشت محسوس ہو
- ۴۳۵ جب کسی مصیبت، پریشانی یا حادثہ میں پھنس جائے
- ۴۳۶ جب کسی دشمن یا کسی قوم سے خوف محسوس کرے
- ۴۳۶ جب کسی سے خوفزدہ ہو
- ۴۳۸ حل مشکلات کا بہترین وظیفہ

- ۴۴۹..... ہر رنج و غم کو دور کرنے کی دعا
- ۴۴۹..... خوشی اور رنج کی خبر کی دعا
- ۴۵۰..... جب کسی شیر یا درندے کا خوف ہو
- ۴۵۱..... کسی حاکم یا ظالم کا خوف ہو تو کیا پڑھے؟
- ۴۵۳..... اگر کسی حاکم، ظالم، جابر دشمن کے حملہ یا اذیت کا خوف ہو
- ۴۵۵..... غم اور رنج سے محفوظ رہنے کی دعا
- ۴۵۵..... ظالم، قاتل و جابر کے ظلم و اذیت سے محفوظ رہنے کی مجرب دعا
- ۴۵۹..... حج و عمرہ کی مسنون و مقبول دعائیں
- ۴۵۹..... حدود حرم میں داخل ہونے کی دعا
- ۴۵۹..... جب حرم مکہ میں داخل ہونے لگے تو یہ پڑھے
- ۴۶۱..... جب مکہ میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟
- ۴۶۲..... جب کعبہ شریف دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۴۶۳..... جب کعبہ شریف پر نظر پڑے
- ۴۶۳..... حجر اسود کے استلام کے وقت کی دعا
- ۴۶۵..... رکن یمانی سے حجر اسود کے درمیان کی دعائیں
- ۴۶۶..... دوران طواف کیا پڑھنا مسنون ہے؟
- ۴۶۷..... رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان طواف کرتے وقت کی دعا
- ۴۶۸..... رمل کرتے وقت کی دعائیں
- ۴۷۰..... نماز طواف کے بعد کی دعائیں
- ۴۷۲..... طواف سے فراغت کے بعد ملتزم پر حضرت آدم علیہ السلام کی دعا
- ۴۷۳..... ملتزم پر پڑھنے کی ایک دعا
- ۴۷۴..... زمزم پینے کی دعا
- ۴۷۵..... زمزم پیتے وقت کیا کہے؟
- ۴۷۵..... حطیم کی دعا
- ۴۷۶..... سعی شروع کرتے وقت کیا دعا پڑھے؟
- ۴۷۷..... مروہ پر کیا پڑھے؟
- ۴۷۷..... صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی دعائیں
- ۴۷۷..... صفا پر چڑھے تو کیا پڑھے؟

- ۴۸۱..... سعی میں بیت اللہ کو دیکھ کر کیا پڑھے؟
- ۴۸۲..... میلین انضرین کے درمیان سعی کرتے وقت کی دعا
- ۴۸۲..... سعی کے درمیان کیا پڑھے؟
- ۴۸۳..... مکہ مکرمہ سے منی جاتے وقت کی دعا
- ۴۸۴..... جب منی سے عرفات جائے تو کیا پڑھے؟
- ۴۸۴..... حجاج کرام کی ایک عام دعا
- ۴۸۵..... یوم عرفہ کی دعائیں
- ۴۹۰..... عرفہ کی چند ماثور دعائیں
- ۴۹۰..... عرفہ کے دن قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھے
- ۴۹۳..... عرفات سے جاتے وقت کی دعا
- ۴۹۴..... عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے
- ۴۹۵..... شب مزدلفہ کی دعا
- ۴۹۸..... مزدلفہ سے منی جاتے وقت کی دعا
- ۴۹۹..... ری جبرہ کی دعا
- ۴۹۹..... جبرہ عقبہ کی ری کے وقت کیا پڑھے؟
- ۵۰۰..... ایام تشریق میں جبرہ کی ری میں کیا پڑھے؟
- ۵۰۱..... حج یا عمرہ میں حلق سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا
- ۵۰۱..... تکبیر
- ۵۰۲..... طواف وداع کے موقع پر ملتزم کی دعا
- ۵۰۴..... مدینہ طیبہ کی دعائیں
- ۵۰۴..... روضہ اطہر نظر آئے تو کیا پڑھے؟
- ۵۰۵..... جب مسجد نبوی میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟
- ۵۰۶..... روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام
- ۵۰۶..... روضہ اقدس پر سلام و درود
- ۵۱۱..... صلوٰۃ و سلام سے فارغ ہو کر قبلہ رخ ہو کر اپنی جگہ یہ دعا پڑھے
- ۵۱۱..... قبر اطہر سے رخصت ہوتے وقت سلام کے بعد یہ پڑھے
- ۵۱۲..... بقیع غرقد، جنت البقیع کا مسنون سلام
- ۵۱۴..... مختلف متفرق دعاؤں کا بیان

- ۵۱۲..... اگر جانور سرکش ہو جائے پریشان کرے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۵۱۳..... جو جانور کی پیٹھ یا موٹر سائیکل وغیرہ پر نہ بیٹھ سکے
- ۵۱۵..... جانور خریدے تو کیا پڑھے؟
- ۵۱۵..... عیدین کے موقع پر کس طرح مبارکباد دے؟
- ۵۱۶..... جب قربانی کرے یا جانور ذبح کرے تو کیا پڑھے؟
- ۵۱۷..... غیر مسلم کو تو کیا دعا دے
- ۵۱۷..... جب دوسرے آئے تو کیا پڑھے؟
- ۵۱۸..... جب کسی حادثہ، نقصان یا موت وغیرہ کی خبر پائے
- ۵۱۹..... مجلس کی دعائیں
- ۵۱۹..... مجلس سے اٹھتے وقت کیا کہے؟
- ۵۱۹..... مجلس میں کیا ذکر کرتا رہے؟
- ۵۱۹..... مجلس کے اختتام میں درود پاک
- ۵۲۰..... مجلس کا اختتام ذکر پر ہو
- ۵۲۰..... قرض ادا کرنے والے کو کیا دعا دے؟
- ۵۲۱..... کوئی معذرت چاہے تو کیا جواب دے؟
- ۵۲۱..... جب کوئی چیز گم ہو جائے تو کیا دعا کرے؟
- ۵۲۲..... رات میں جب آسمان کی جانب دیکھے یا نگاہ پڑے تو کیا پڑھے؟
- ۵۲۳..... جب پانی کے جہاز یا کشتی پر سفر کرے
- ۵۲۴..... کسی چیز کی اچھائی سے نظر لگنے کا اندیشہ ہو تو کیا پڑھے
- ۵۲۴..... جب کوئی معاملہ مشکل میں پڑ جائے
- ۵۲۵..... کسی کا کوئی کام کر دے تو اسے کیا دعا دے؟
- ۵۲۵..... کوئی محبت یا تعلق ظاہر کرے تو کیا کہے
- ۵۲۶..... کوئی شخص اگر کوئی بات بھول جائے یا نہ آئے تو کیا پڑھے؟
- ۵۲۶..... طاعون وغیرہ متعدی مہلک بیماری کے موقع پر کیا پڑھے؟
- ۵۲۶..... جب وحشت محسوس کرے تو کیا پڑھے؟
- ۵۲۷..... جب سانس پھولے تو کیا کہے؟
- ۵۲۷..... جب مرغ یا گدھا دن میں بولے
- ۵۲۷..... جب کوا بولے تو کیا پڑھے؟
- ۵۲۸..... جب رات میں کتا یا گدھا بولے تو کیا پڑھے؟

- ۵۲۸..... جب رات میں مرغ بولے
- ۵۲۸..... جب غصہ آئے تو کیا پڑھے؟
- ۵۲۹..... قسم ٹوٹ جائے تو کیا پڑھے؟
- ۵۲۹..... جب کوئی نعمت یا راحت کی چیز میسر ہو
- ۵۳۰..... جب کوئی اہل و عیال و مال کی قربانی پیش کرے تو کیا کہے؟
- ۵۳۰..... جب کسی کو سخت مبتلائے مرض دیکھے
- ۵۳۱..... جب کہیں آگ لگتی دیکھے تو کیا پڑھے؟
- ۵۳۱..... آنے والے کو از راہ محبت کیا کہے؟
- ۵۳۲..... صدقات، خیرات وصول کرنے والا کیا دعا دے؟
- ۵۳۲..... صدقات خیرات ادا کرنے والا کیا دعا کرے؟
- ۵۳۲..... نامناسب خیالات آئے تو کیا پڑھے؟
- ۵۳۳..... خدا کی توحید اور اس کی ذات کے متعلق وسوسہ آئے تو
- ۵۳۳..... قرض ادا کرتے وقت کیا کہے؟
- ۵۳۳..... جب کوئی بات خلاف مزاج پیش آجائے
- ۵۳۳..... اگر کسی چیز سے بدفالی محسوس ہو تو یہ دعا پڑھے
- ۵۳۳..... جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے
- ۵۳۵..... جب کسی بات یا واقعہ سے تعجب ہو تو کیا کہے؟
- ۵۳۵..... جب کسی سے کوئی چیز دور کرے
- ۵۳۶..... کافر کوئی خدمت کرے یا کوئی بھلائی کرے تو کیا دعا دے؟
- ۵۳۶..... کسی منکر کو دور کرے تو کیا پڑھے؟
- ۵۳۷..... جب کان بجے تو کیا پڑھے؟
- ۵۳۷..... جب پیر سن ہو جائے تو کیا پڑھے؟
- ۵۳۷..... اصحاب سے جدا ہوتے وقت کیا کہے؟
- ۵۳۸..... چھینکے والا کیا کہے؟
- ۵۳۸..... غیر مسلم چھینکے تو کیا دعا دے؟
- ۵۳۹..... خدمت کرنے والے طالب علم یا کسی شخص کو کیا دعا دے؟
- ۵۳۹..... ہدیہ دینے والے کو کیا دعا دے؟
- ۵۳۹..... ملاقات اور ملنے کے وقت کیا کہے؟
- ۵۴۰..... آئینہ دیکھنے کی دعا

- ۵۴۱..... جب بازار میں جائے تو کیا پڑھے؟
- ۵۴۲..... جب بازار کے دروازے پر آئے تو کیا پڑھے؟
- ۵۴۳..... بازار کا وظیفہ
- ۵۴۳..... ادائے قرض کی بعض اہم دعائیں
- ۵۴۶..... سخت قید یا دشمن موذی کے پھندے میں یا ظالم کے ظلم سے پریشان ہو
- ۵۴۹..... جب کوئی کمزور، ضعیف اور اجنبی سمجھ کر ظلم و اذیت پہنچائے
- ۵۵۱..... قاضی، حاکم یا کسی عہدے والے کو کیا دعا دے؟
- ۵۵۱..... تکمیل قرآن پر یہ دعا پڑھے
- ۵۵۲..... دعائے استخارہ
- ۵۵۳..... استخارۃ نکاح
- ۵۵۵..... دعائے حفظ قرآن
- ۵۵۸..... مالی پریشانی اور تشنگدستی کے موقع کی دعائیں
- ۵۶۰..... معاشی سہولت کا ایک عمل
- ۵۶۱..... درود برائے وسعت معاش
- ۵۶۲..... وسعت رزق کے لیے سورۃ فاتحہ اور اخلاص کا عمل
- ۵۶۲..... تشنگدستی کا علاج استغفار کی کثرت
- ۵۶۲..... وسعت رزق کی چند اہم مسنون دعائیں
- ۵۶۳..... دعا الحاجات
- ۵۷۵..... ایک مجرب صلوة الحاجۃ
- ۵۷۷..... دین و دنیا کی اہم ترین جامع دعائیں
- ۵۷۷..... آپ ﷺ کی دین و دنیا کے اعتبار سے
- ۵۷۷..... وہ جامع دعائیں جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں
- ۶۳۱..... استعاذہ کی دعائیں
- ۶۳۱..... دین و دنیا کی برائیوں سے محفوظ رہنے کی دعائیں
- ۶۳۷..... استغفار
- ۶۴۲..... نماز کے بعد استغفار

- ۶۳۳..... صبح کے وقت استغفار
- ۶۳۳..... سوتے وقت استغفار
- ۶۳۴..... سو مرتبہ استغفار
- ۶۳۴..... ۷۰/ مرتبہ استغفار
- ۶۳۵..... تمام ایمان والوں کے استغفار سے مستجاب الدعوات
- ۶۳۵..... غریبوں کے لیے استغفار صدقہ
- ۶۳۵..... تمام اہل ایمان کے برابر نیکی
- ۶۳۶..... صلوة توبہ و استغفار
- ۶۳۶..... حمد الہی کے چند اہم مسنون کلمات
- ۶۵۳..... دعائے عافیت کا حکم اور اس کی اہمیت اور تاکید نیز چند دعائیں
- ۶۵۴..... چند دعائے عافیت
- ۶۵۷..... شکر کی دعائیں
- ۶۵۹..... درود پاک کے چند مخصوص صیغے اور ان کے فضائل
- ۶۵۹..... ”درود مکیال او فی“ یعنی بڑے ترازو والا درود
- ۶۵۹..... درود غنا
- ۶۶۰..... درود جام حوض کوثر
- ۶۶۱..... امام داری رحمہ اللہ کا عمل
- ۶۶۱..... درود ثلانی صدقہ و خیرات
- ۶۶۲..... بہترین درود
- ۶۶۳..... درود برائے دفع جملہ مصائب و پریشانی و قضائے حاجات
- ۶۶۳..... درود پاک کی برکت سے طاعون، ہیضہ وغیرہ بلاؤں سے حفاظت
- ۶۶۵..... وہ درود پاک جس کی وجہ سے نبی پاک ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان جگہ ملی
- ۶۶۵..... وہ درود پاک جس کا ثواب ایک ہزار دن تک
- ۶۶۵..... وہ درود جس کا ثواب ستر فرشتے لکھیں گے
- ۶۶۶..... یوم جمعہ کے بعض اہم درود
- ۶۶۶..... درود شب جمعہ
- ۶۶۷..... سات جمعہ کو سات مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت

- ۶۶۷ جمعہ کے دن عصر کے بعد درود کی فضیلت
- ۶۶۸ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود کی فضیلت
- ۶۶۹ آپ ﷺ کی جانب سے سلام مبارک کا تحفہ
- ۶۶۹ جمعہ کے دن اتنی مرتبہ درود کی فضیلت
- ۶۷۰ جمعہ کے دن ایک ہزار درود کی فضیلت
- ۶۷۰ دنیا میں آزادی جہنم کا پروانہ
- ۶۷۱ درود پاک کے چالیس مسنون و ماثور صیغے
- ۶۸۳ ماخذ اور مراجع



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلام الہی میں دعا کی اہمیت و تاکید

دعا کے سلسلے میں حکم خداوندی

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ﴾^(۱)

”تم اپنے رب سے تضرع ظاہر کرتے ہوئے اور چپکے سے دعا کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں فرماتے جو حد سے نکل جانے والے ہیں۔“

اس آیت میں خداوند قدوس نے نہایت ہی تضرع و تحشع، عاجزی اور ذلت کے ساتھ دعا کا حکم دیا ہے۔ یہی بندہ کا اللہ پاک کے نزدیک قیمتی سرمایہ ہے۔ دعا کے یہ دو اہم آداب ہیں جو آیت اس میں مذکور ہیں: تضرع اور اخفاء۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آہستہ اور پست آواز سے دعا کرنے میں ۷۰ درجہ فضیلت ہے بمقابلہ جہر کے۔^(۲)

احکام القرآن میں جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ آہستہ دعا مانگنا بہ نسبت اظہار کے افضل ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے۔^(۳)

البتہ تعلیمات کہ دعا کرنے کا طریقہ آجائے اور دعائیہ کلمات معلوم ہو جائیں، جہر میں کوئی قباحت نہیں، اسی طرح بعض دیگر موقعوں بھی پر جہر کی اجازت ہے۔

(۱) الاعراف: ۷-۵۵

(۲) مظہری: ۳/۳۶۱

(۳) احکام القرآن: ۳/۲۴

معارف القرآن میں ہے: ”کسی خاص موقع پر خاص دعا پوری جماعت سے کرانا مقصود ہو تو ایسے موقع پر ایک آدمی کسی قدر بلند آواز سے دعا کے الفاظ کہے اور دوسرے آمین کہے، اس میں مضائقہ نہیں۔“^(۱)

خدا کی جانب سے قبولیت دعا کا وعدہ

قبولیت دعا کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾^(۲)

”اور میرے بندے جب آپ (ﷺ) سے میرے متعلق سوال کریں تو آپ میری طرف سے فرما دیجیے کہ میں قریب ہی ہوں، دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرتا ہے، میرا حکم وہ قبول کریں مجھ پر یقین کریں شاید وہ کامیاب ہو جائیں۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دعا سے مت گھبراؤ، اللہ پاک نے ہم پر یہ آیت اتاری ہے: ”أُذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ تو حضرات صحابہ نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کس وقت دعا کریں تو اللہ پاک نے یہ آیت اتاری: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي..... الْخ﴾^(۳) یعنی جب بھی بندے دعا کریں گے ہمیں قریب پائیں گے۔

دعا سے تکبر کرنے والے کا انجام دوزخ

دعا کا حکم اور اس سے تکبر و اعراض کرنے والے کا انجام جہنم ہونے پر ارشاد

(۱) معارف القرآن: ۵۷۸/۳

(۲) البقرہ: ۱۸۶-۲

(۳) مظهری: ۲۰۰/۱

خداوندی:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾^(۱)

”تمہارے رب کا حکم و فرمان ہے، مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے (دعا سے کہ یہ بھی عبادت ہے) تکبر و اعراض کرتے ہیں وہ ذلت و خواری کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔“

مطلب یہ ہے کہ جو شخص دعا اور اللہ پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے دعا سے گریز کرتا ہے، اپنی حاجت کے اقرار اور پیش کرنے کو خلافِ شان سمجھتا ہے جو تکبر اور بے نیازی پر متفرع ہے، ایسے شخص کو خداوند قدوس ذلت و خواری کے ساتھ دوزخ میں ڈالیں گے۔

پریشان حال کی دعا اللہ ہی قبول فرماتے ہیں

مضطر، بے کس و مجبور کی دعا کے قبول ہونے کے متعلق ارشاد الہی ہے:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ الشُّوْءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾^(۲)

”کون ہے جو بے کس و مضطر کی پریشانیوں کو دور کرتا ہے جب وہ (اس سے) دعا کرتا ہے اور تم کو زمین پر خلیفہ (متصرف) بناتا ہے، کیا اس کے ساتھ کوئی

معبود شریک ہے؟ کم ہی لوگ نصیحت قبول کرتے ہیں۔“
 فائدہ: یعنی مضطر و بے کس و بے سہارا لوگوں کی پریشانیوں کو کون دور کرتا ہے، ایسوں کی دعاؤں کو صرف اللہ پاک ہی قبول فرماتے ہیں، وہی حوادث و مصائب کو ان سے دور کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مضطر کی دعا کو خصوصی طور پر خداوند قدوس قبول فرماتے ہیں۔ احادیث میں بھی ایسوں کی دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔

شبِ آخر میں امید و بیم کے ساتھ دعا

شبِ آخر میں امید و خوف کے ساتھ دعا کرنے کی اہمیت پر ارشاد خداوندی ہے:

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾^(۱)

”خواب گاہوں سے ان کے پہلو جدارہتے ہیں، اپنے رب سے امید و خوف کی حالت کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

مطلب یہ ہے کہ تہجد کے موقع پر جو بستروں سے الگ ہو کر نماز اور دعاؤں میں امید و خوف کے ساتھ مشغول رہتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ قابلِ تعریف مقرب بندے ہیں، ہمارے مخصوص بندوں کی یہی شان ہے۔

نیکی میں سبقت اور امید و خوف کے ساتھ دعا کرنے والے نیکی میں آگے بڑھنے اور دعا کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ يَدْعُونََنَا

رَغْبًا وَرَهْبًا وَكَانُوا النَّاسَ شِعِينَ ﴿١﴾

”یقیناً یہ لوگ نیکوں میں آگے بڑھنے والے اور رغبت و خوف کے ساتھ دعا کرنے والے اور عاجزی ظاہر کرنے والے ہیں۔“

دعا کے فضائل و ترغیب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

دعا کا حکم، دعا عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا عبادت ہے“ پھر (اس کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کی:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (۲)

”اور تمہارے رب نے کہا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، ذلت کی حالت میں جہنم میں داخل ہوں گے۔“

”یستکبرون عن عبادتی“ معنی میں ”یستکبرون عن دعائی“ کے ہے۔ اس لیے کہ دعا بھی عبادت کی قسم ہے، بلکہ افضل العبادات ہے۔ دعا خضوع کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور عبادت کا مقصد خضوع اور مسکنت ہے،

(۱) سورہ انبیاء: ۲۱-۹۰

(۲) ابوداؤد: ۲۰۸، ترمذی، الدعاء للطبرانی: ۷۸۷/۲

اس لیے دعا عبادت ہے۔^(۱)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ دعا عظم عبادات ہے۔^(۲)

اس آیت میں جو دعا کے ترک کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، وہ بصورت استکبار ہے، یعنی جو شخص بطور استکبار اپنے آپ کو دعا سے مستغنی سمجھ کر دعا چھوڑ دے یہ علامت کفر کی ہے، اس لیے وعید جہنم کا استحقاق ہوا، ورنہ فی نفسہ عام دعائیں فرض واجب نہیں اور ان کے ترک کرنے پر کوئی گناہ نہیں، البتہ باجماع علماء مستحب اور افضل ہے اور حسب تصریح حدیث موجب برکات ہے۔^(۳)

دعا کا حکم اس امت کی خصوصیت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہماری امت کو تین چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو اس سے قبل صرف نبیوں کو ملی ہیں: (جس میں سے ایک یہ ہے) اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو مبعوث فرماتے تو ان سے فرماتے: تم دعا کرنا میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور اس امت سے خطاب کیا کہ تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔“^(۴)

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے کہ پہلے حضرات انبیاء کو حکم ہوتا تھا کہ تم دعا کرنا میں قبول کروں گا، یہاں اس امت کو حکم ہے کہ دعا کرو میں قبول کروں گا۔

خالد ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس امت کے تعجب خیز (نوازشات) میں سے ہے کہ دعا کا بھی حکم دیا اور قبولیت کا بھی وعدہ فرمایا۔^(۵)

(۱) روح المعانی: ۸۱/۲۴

(۲) فتح الباری: ۹۵/۱۱

(۳) معارف القرآن: ۶۱۱/۷، فتح الباری: ۹۵/۱۱

(۴) الجامع لاحکام القرآن: ۳۲۷/۸

(۵) قرطبی: ۳۲۷/۸

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دعا کرو، دعا تقدیر کو رد کر دیتی ہے۔“ (۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تقدیر نہیں بدل سکتی مگر دعا سے اور عمر میں زیادتی نہیں ہو سکتی مگر نیکی سے۔“ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تقدیر نہیں مل سکتی مگر دعا سے۔“ (۳)

فائدہ: تقدیر معلق دعا سے بدل جاتی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بندہ دعا کرے گا تو یہ حکم اور فیصلہ ہے، شروع سے ہی خدا نے دعا پر معلق رکھ دیا ہے۔ محققین نے اس کا یہی مطلب لکھا ہے۔

دعا عبادت کا مغز ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ”دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (۴)

دعا نصف عبادت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمام نیکی کے اعمال نصف عبادت ہیں اور دعا نصف عبادت ہے، جب اللہ پاک کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل کو دعائیں لگا دیتے ہیں۔“ (۵)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲۹

(۲) الدعاء للطبرانی: ۳۰/۲، ترمذی

(۳) حاکم: ۴۹۳، الدعاء للطبرانی: ۳۱/۲

(۴) ترمذی، ترغیب: ۴۸۲/۲

(۵) مطالب عالیہ: ۲۲۶/۳

دعا دفع البلیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا بلاؤں کو ہٹاتی ہے۔“^(۱)

دعا رحمت کی کنجی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا رحمت کی کنجی ہے، وضو نماز کی کنجی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے۔“^(۲)

دعا فضل عبادت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فضل عبادت دعا ہے۔“^(۳)

دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے، آسمان و زمین کا نور ہے۔“^(۴)

فائدہ: جس طرح ہتھیار سے انسان دفاع کرتا ہے، اسی طرح دعا سے مصائب و حوادث دفع ہوتے ہیں اور آئندہ کے لیے اس سے حفاظت بھی ہوتی ہے۔ یہ ایسا خاموش اور محفوظ ہتھیار ہے کہ دشمن اور مخالف کو پتہ بھی نہیں چلتا اور کام ہو جاتا ہے۔

دعا گمان کے اعتبار سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ

(۱) کنز: ۳۲/۲

(۲) کنز العمال: ۳۹/۲

(۳) حاکم: ۴۹۱/۱، کنز العمال: ۴۰/۲

(۴) حاکم: ۴۹۲/۱، ترغیب: ۴۷۹/۲

فرماتے ہیں: ”میں اپنے بندوں کے گمان کے متعلق ہوں جب وہ دعا کریں۔“ (۱)

دعا کرنے والا کبھی برباد نہیں ہوتا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ”دعا سے عاجز مت ہو، (اسے مت چھوڑو) کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دعا کے ساتھ ہلاک نہیں کیا۔“ (۲)

فائدہ: دعا کرنے والا مصائب و حوادث سے بچا رہتا ہے۔

دعا کرنے والے پر رحمت کے دروازے کھل گئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ”جس پر دعا کے دروازے کھل گئے اس پر رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ سے مانگی ہوئی چیزوں میں عافیت کے سوال سے بہتر کوئی چیز نہیں۔“ (۳)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زیادہ دعائیں کرنا زیادتی رحمت کا باعث ہے۔ جو لوگ دعاؤں میں زیادہ مشغول رہتے ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں۔

دعا نازل اور غیر نازل دونوں مصائب کے لیے نفع بخش ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دعا نازل شدہ مصائب اور غیر نازل شدہ دونوں مصائب کے لیے نفع بخش ہے۔ پس اے اللہ کے بندوں تم پر دعا لازم ہے۔“ (۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تقدیر سے مفر نہیں، لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ دونوں مصائب میں نفع بخش ہے۔ اللہ کے بندوں

(۱) بخاری، مسلم: ۲/۲۴۲

(۲) حاکم: ۱/۴۹۴، ابن حبان، ترغیب: ۲/۴۷۹

(۳) ترمذی، ترغیب: ۲/۴۸۰

(۴) ترمذی: ۲/۱۹۱، حاکم، ترغیب: ۲/۴۸۰

(۱) دعا ضرور کرو۔

فسائدہ: جو مصیبت نازل نہیں ہوئی وہ دعا سے رک سکتی ہے اور جو نازل ہو چکی ہے اس میں صبر یا تخفیف یا ازالہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے، اس لیے دعا کبھی نہ چھوڑے کہ نفع ہی نفع ہے۔

بندے کی دعا پر اللہ تعالیٰ کا معاملہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کریم، حیا کرنے والا ہے۔ جب بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے دونوں ہاتھوں کو خالی نامراد واپس کرنے میں شرم آتی ہے۔^(۲)

فسائدہ: افسوس کہ ہم پھر بھی دعا نہیں کرتے، اس کے کرم پہ قربان کہ وہ بندوں سے شرمائے اور بندہ لحاظ نہ کرے۔

دعا نجات اور فراوانی رزق کا باعث ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دے اور تم پر رزق کی فراوانی کرے، وہ یہ ہے کہ تم شب و روز دعا میں لگے رہو، دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔^(۳)

دعا کا چھوڑ دینا گناہ ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: دعا کا چھوڑنا گناہ ہے۔^(۴)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲/۳۲

(۲) ابوداؤد، ترمذی: ۴۸۱

(۳) ابویعلیٰ، ترغیب: ۲/۴۸۳

(۴) طبرانی، مجمع: ۱۰/۱۴۶

عاجز کون ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔ لوگوں میں عاجز (کمزور) وہ ہے جو دعا نہ کرے۔^(۱)

تارکِ دعا پر خدا کی ناراضگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دعا نہیں کرتا اللہ پاک اس پر غصہ (ناراض) ہوتے ہیں۔^(۲)

دعا ہی باعثِ نجات ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں دعا کے علاوہ کسی سے نجات نہ ہوگی جیسے ڈوبتے کے لیے دعا۔^(۳)

فائدہ: یعنی سارے اسبابِ مادیہ ختم ہو جائیں گے۔ اس وقت دعا ہی ایک سہارا رہے گا۔ چنانچہ آج ہمارے دیار پر یہ بات صادق آتی ہے۔ بہتے مسلمانوں پر دشمنانِ اسلام کی جانب سے اسبابِ مادیہ سے لیس ہو کر حملے ہوتے ہیں، اس وقت دعا کے علاوہ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ایسے موقع پر دعاؤں سے ہی جان مال اور عزت و آبرو کی خدائی غیبی قوت و نصرت سے حفاظت ہوتی ہے۔

بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نیکی اعمال میں نصف عبادت ہے اور نصف دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے قلب کو دعائیں لگا دیتا ہے۔^(۴)

(۱) ابویعلیٰ، مجمع: ۱۴۸/۱

(۲) ابن ابی شیبہ: ۲۰۰/۱۰، حاکم: ۴۹۱/۱

(۳) ابن ابی شیبہ: ۲۰۱/۱۰

(۴) مظالمِ عالیہ: ۲۲۶/۳

مدد کے دروازے کھلیں گے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا کرتے رہو، کیوں کہ جب زیادہ دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا تو کھٹنے کی امید ہوگی۔^(۱)

دعا کی توفیق قبولیت کی علامت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے کی دعا کو قبول کرنا چاہتا ہے تو اسے دعا کی توفیق دیتا ہے۔^(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک کسی کو دعا کی اجازت نہیں دیتا تا وقتیکہ قبولیت کا حکم نہیں ہو جاتا۔^(۳)

دعا عبادت ہے

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دعا عبادت ہے۔“^(۴)

دعا کرنے والے کے ساتھ خدا کی معیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ دعا کرتا ہے۔“^(۵)

اللہ کو دعا پسند ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ

(۱) ابن ابی شیبہ: ۲۰۲/۱۰

(۲) دیلمی، کنز: ۴۲/۲

(۳) الدعاء للطبرانی: ۴۰/۲

(۴) ترمذی: ۱۷۳/۲، ترغیب: ۴/۲

(۵) مسند احمد: ۲۲۸/۱۴، الدعاء للطبرانی: ۱۸

سے اس کا فضل مانگو، اللہ پاک چاہتا ہے بندہ مجھ سے مانگے۔“ (۱)

دعا باعثِ کرم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر دعا سے زیادہ کوئی شئی باعثِ کرم نہیں ہے۔ (۲)

خوشحالی میں دعا کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مصائب و پریشانی کے موقع پر دعا کے قبول ہونے کا خواہشمند ہے اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی میں دعا کرے۔“ (۳)

فائدہ: اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو شخص خوشحالی میں دعا کا التزام کرتا ہے وہ بلاء و مصیبت سے محفوظ رہتا ہے اور جو دعا چھوڑ دیتا ہے وہ بلاء و مصائب کا شکار ہو جاتا ہے۔

بلاؤں کا دفاع دعا سے کرو

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مال کی حفاظت زکوٰۃ سے کرو، بیماریوں کا علاج صدقہ سے کرو، مصائب و حوادث کا دفاع دعاؤں اور تضرع سے کرو۔“ (۴)

فائدہ: مصائب و حوادث سے پہلے دعا کرو تاکہ یہ دعا اس کو دفع کرتی رہے۔

دعا کا مقابلہ مصائب سے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دعا نجات دہی

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲/۲۲

(۲) ترمذی: ۲/۳۷۰

(۳) الدعاء للطبرانی: ۴۵، ترمذی: ۳۸۲

(۴) ترمذی: ۱/۵۲۰

ہے اس مصیبت سے جو اتر چکی ہے اور اس سے بھی جو ابھی اتری اور بلا اترتی ہے تو دعا اس سے جا ملتی ہے، پھر دونوں لڑتی ہیں اور ان کا جھگڑنا قیامت تک چلتا رہے گا۔^(۱)

فائدہ: یعنی جو بلا و مصیبت اترنا چاہتی ہے دعا اسے روکتی ہے اور بلا اس کا مقابلہ کرتی ہے۔ اسی طرح دعا قیامت تک بلا کو روکے رکھتی ہے، اسے اترنے نہیں دیتی۔

دعا لشکر خداوندی ہے

بشیر بن اوس رضی اللہ عنہ سے مرسل منقول ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا لشکر خداوندی میں سے ایک لشکر ہے۔“^(۲)

فائدہ: یعنی جس طرح فوج سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے، اسی طرح سے دعا سے فتح حاصل ہوتی ہے، اسی لیے اسے ہتھیار بھی کہا گیا ہے۔

ہر چیز کی دعا کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر حاجت تم اللہ تعالیٰ سے مانگو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اسے بھی مانگو اور یہاں تک کہ نمک بھی مانگو۔“^(۳)

فائدہ: یعنی معمولی سے معمولی ضروریات بھی ہوں تو اللہ ہی سے مانگو، اس میں کوئی شرم و حیا کی بات نہیں، وہ ہر چھوٹے معمولی اور بڑی چیز کا مالک ہے۔

مؤمن کی دعا پر فرشتوں کا آمین کہنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤمن کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔^(۴)

(۱) مجمع: ۱۰/۱۴۶

(۲) ابن عساکر، تحاف: ۴/۳۰

(۳) بزار، مجمع: ۱۰/۱۵۰

(۴) کنز: ۲/۵۷، مسند احمد

مسئلہ: ان کی آئین سے مؤمن کی دعا قبول ہوگی۔ اس سے مؤمن کی دعا کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، لہذا کوئی شر وغیرہ کی دعا نہ کرے کہ ہلاکت و پریشانی کا باعث ہو۔

غائبانہ دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ آئین کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرے لیے بھی اسی طرح ہو۔^(۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے داماد حضرت صفوان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس ملک شام گیا، ام درداء تو گھر میں موجود تھیں مگر ابو درداء رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہ تھے، وہ کہنے لگیں ہمارے لیے دعا خیر کرنا، کیوں کہ حضور پاک ﷺ فرماتے تھے: ”مسلمان کی وہ دعا جو وہ اپنے بھائی کے لیے غائبانہ کرتا ہے، ضرور قبول ہوتی ہے، ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آئین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے: ”اور تیرے لیے بھی یہ بھلائی ہو۔“^(۲)

تاخیر قبولیت کی حکمت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام بندوں کی ضرورتوں پر مامور ہیں۔ جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے جبریل! اس کی حاجت پوری کرو میں اس کی دعا نہیں سننا چاہتا اور جب کوئی مؤمن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اس کی حاجت رو کے رکھو، میں اس کی پکار پسند کرتا ہوں۔^(۳)

(۱) مجمع: ۱۰/۱۵۲

(۲) الادب المفرد: ۲۹۸

(۳) الدعاء للطبرانی: ۸۷، کنز العمال: ۵۳/۲

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت میں تاخیر ہونا اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی علامت نہیں۔

دعا پر اللہ تعالیٰ کا لبیک کہنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب بندہ کہتا ہے: یا رب یا رب! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لبیک میرے بندے! مانگ، دیا جائے گا۔^(۱)

اولاً اپنے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مروی روایت کرتی ہیں کہ بہترین دعا آدمی کی اپنے حق میں دعا کرنا ہے۔^(۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے دعا شروع کرتے (یعنی اولاً اپنے لیے دعا کرتے) پس ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔^(۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے تو اولاً اپنے لیے دعا فرماتے۔^(۴)

مسئلہ: چنانچہ دعا کی یہی ترتیب ہے کہ اولاً اپنے حق میں مانگے، جیسے: ”رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ“^(۵)

اپنے لیے دعا کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ افضل ترین دعا

(۱) ابن ابی الدنیا، کنز: ۴۰

(۲) الادب المفرد: ۳۳۴

(۳) ابن ابی شیبہ: ۲۲۰

(۴) طبرانی: ۴۰۸/۴، مشکوٰۃ: ۱۹۶/۱

(۵) ابراہیم: ۴۱-۱۴

کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی دعا اپنے لیے۔^(۱)

دینی بھائی کی دعا

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دینی بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے۔^(۲)

فائدہ: یعنی ایک ایمان والا جب دوسرے کے حق میں دعا کرتا ہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

درازی عمر کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے مکان پر ایک دن تشریف لائے اور سب کے لیے (اجتماعی طور پر) دعا فرمائی۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ”آپ اپنے اس چھوٹے خادم کے لیے دعا نہیں فرماتے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَاَطْلَحْ حَيَاتَهُ وَاغْفِرْ لَهُ.

”اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں برکت عطا فرما اور عمر دراز عطا فرما اور اس کی مغفرت فرما۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے میرے لیے (کثرتِ اولاد) دعا کی، ایک سو تین بچوں کو تو میں اپنے ہاتھوں سے دفنا چکا ہوں اور میرے باغ کے پھل سال میں دو مرتبہ کھائے جاتے ہیں اور میری عمر اتنی طویل ہو گئی ہے کہ میں لوگوں کے سامنے شرمندہ ہوتا ہوں اور چوتھی دعا مغفرت کا انتظار ہے۔^(۳)

(۱) مطالب عالیہ ۵۱/۳

(۲) الادب المفرد: ۲۹۸

(۳) الادب المفرد: ۱۹۶

فردوس کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کی دعا مانگو تو فردوس کی دعا مانگو۔^(۱)

فائدہ: جب اللہ پاک سے مانگے خوب اچھی چیز اچھی طرح مانگے، اس لیے کہ اسے دینے میں کوئی نقصان نہیں، نہ وہ بخیل ہے، تو خوب مانگے اور بہتر سے بہتر مانگے، فردوس، جنت کا سب سے عمدہ اور اونچا طبقہ ہے۔

دعا کرنے والے پر جنت کے دروازے کھل گئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس کے لیے دعا کے دروازے کھل گئے اس کے لیے جنت کے دروازے کھل گئے۔^(۲)

چھوٹوں کی دعا کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم دعا کرو تو تمہارے چھوٹے بڑے، اندھے اور صحت مند ہر ایک شریک ہو، نہ معلوم تم میں سے کس کی دعا قبول ہو جائے۔^(۳)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اجتماعی دعا کی بڑی اہمیت ہے۔

مغفرت سے بہتر کوئی دعا نہیں

فضل بن ثور رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خدائے تعالیٰ سے دعا کرنے والوں کے لیے مغفرت سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔^(۴)

(۱) طبرانی: ۲۲۲/۳

(۲) حاکم: ۴۹۸/۱

(۳) مطالب عالیہ: ۲۲۷/۳

(۴) مطالب عالیہ: ۲۳۵

فسائدہ: ظاہر ہے کہ بندہ کے لیے معافی اور نجات سے بڑھ کر اور کیا دولت ہو سکتی ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائے۔

مہمان سے رخصت ہونے کے وقت دعا کی درخواست

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے تو ہم نے (مہمانی میں) بکری ذبح کی تو آپ ﷺ نے (ازراہ مسرت) فرمایا: تم نے میرے نزدیک گوشت کے پسندیدہ ہونے کو محسوس کر لیا (جس کی وجہ سے بکری ذبح کی) جب آپ ﷺ تشریف لے جانے لگے، تو ان کی بیوی نے درخواست کی: اے اللہ کے رسول! میزے اور میرے شوہر کے لیے دعائے رحمت و خیر فرمادیجیے، چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمادی۔^(۱)

فسائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ فراغت طعام پر رخصت کے وقت برکت و خیر کی دعا کی درخواست کی جاسکتی ہے۔ نیز یہ کہ بڑوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔

ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی سوال نہیں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اخلاص (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی سوال نہیں، پس اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔^(۲)

داعی کی مدعو سے دعا کی درخواست

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے والد صاحب کے پاس آپ ﷺ تشریف لائے، کھانا پیش کیا گیا، جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو والد بھی کھڑے ہوئے اور سواری کی لگام پکڑ کر آپ ﷺ سے

(۱) الاحسان ۳/۲۶۵

(۲) ابن حبان مرتب: ۳/۲۳۱

دعا کی درخواست کی، آپ ﷺ نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ^(۱)

فائدہ: ”اس سے معلوم ہوا کہ فراغت پر مدعو (مہمان) سے دعا کی درخواست کی جاسکتی ہے، بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں، سو یہ منع کرنا صحیح نہیں، بلکہ دعا کی درخواست کرنا درست اور بہتر ہے۔“

دعائے برکت کی درخواست

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں چند کھجور لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس میں برکت کی دعا فرما دیجیے، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے اپنے سے ملا لیا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ لو، اسے اپنے توشہ دان میں رکھ لو، جب نکالنے کا ارادہ کرو ہاتھ ڈال کر نکال لو، اسے انڈیلو مت، چنانچہ میں اس سے خوب اللہ کے راستہ میں دیتا رہا اور کھاتا اور کھلاتا رہا اور کبھی اسے اپنی کمر سے جدا نہ کرتا، مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن وہ توشہ دان گم ہو گیا۔^(۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مال میں اور دیگر اشیاء میں برکت کی دعا مشروع ہے۔

تجارت و خرید و فروخت میں برکت کی دعا

حضرت عروہ ابن الجعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی پاک ﷺ نے ایک دینار دیا اور کہا کہ اس سے قربانی کے لیے ایک بکری خرید لو، انہوں نے دو بکریاں

(۱) ابوداؤد: ص ۵۲۴، مسلم: ۱۸۰/۲

(۲) ترمذی: ۲۲۴

خریدی اور ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی، آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار پیش کر دیا۔ آپ ﷺ خوش ہوئے اور ان کے لیے تجارت میں برکت کی دعا کی۔ چنانچہ (آپ ﷺ کی دعا کی وجہ سے) وہ مٹی بھی اٹھاتے تو نفع پاتے۔^(۱)

کسی کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست بھیجنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر پر (امیر بنا کر) اوطاس کی جانب بھیجا تو ابو عامر کے ساتھ ہمیں بھی بھیجا، ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگ گیا، میں نے تیر کو ان کے گھٹنے سے کھینچا، وہ سخت درد میں مبتلا تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بھائی! میرا سلام نبی پاک ﷺ کو پہنچا دینا اور کہہ دینا کہ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ ابو عامر نے مجھے اپنا خلیفہ بنا دیا، تھوڑی دیر کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ میں واپس آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کھجور کی چھال کی بنی چارپائی پر تھے اور اس پر ایسا (ہلکا) بستر تھا کہ آپ کی پیٹھ اور پہلو میں چارپائی کے نشانات نظر آرہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو اپنا اور ابو عامر کا واقعہ بتایا اور میں نے کہا کہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ سے سلام اور دعائے مغفرت کے لیے کہہ دو، چنانچہ آپ ﷺ نے پانی منگایا، وضو فرمایا، پھر ہاتھ اٹھایا اور دعا کی: اے اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔ اور میں آپ ﷺ کے بغل کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا، پھر آپ ﷺ نے یہ دعا کی: اے اللہ! قیامت کے دن اس کو تمام لوگوں پر فائق فرما، میں نے کہا: میرے لیے بھی دعائے مغفرت فرما دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کی مغفرت فرما اور انہیں قیامت میں معزز و مكرم مقام میں داخل فرما۔^(۲)

فسائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعا کا پیغام دوسروں کو بھیجتا مسنون ہے۔

دوسروں سے دعائے مغفرت کی درخواست

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یمن سے جہاد کے لیے آنے والی جماعتوں میں قبیلہ بنی مراد سے ایک شخص اویس نامی آئے گا، اس کے بدن میں برص کا مرض تھا، اس سے وہ شفایاب ہو گیا ہے صرف ایک درہم کے برابر نشانی باقی ہے، اس کی والدہ ہے جس کے ساتھ وہ حسن و سلوک کرتا ہے، اللہ کے یہاں اس کا یہ مرتبہ ہے کہ اگر اللہ پر کسی بات کی قسم کھالے (یعنی یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسا کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم میں اس کو ضرور سچا کر دے، اگر تم سے ہو سکے کہ وہ تمہارے لیے استغفار کرے تو تم ایسا کرنا (یعنی اس سے مغفرت کی دعا کرا لینا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور دعائے مغفرت کرائی۔^(۱)

فسائدہ ①: دوسروں سے دعا کی درخواست سنت ہے (چنانچہ علامہ نووی رحمہ اللہ نے ”اذکار“ میں اس کے استحباب پر باب قائم کیا ہے) خواہ مغفرت کی دعا ہو یا اور کسی مقصد کے لیے ہو۔ جب کوئی سفر حج یا عمرہ کے لیے جائے تو اس سے بھی دعا کی درخواست کرنا سنت ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ پر جانے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا: ”اے بھائی! اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا بھولنا مت“ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ نے ایسا کلمہ فرمایا اس کے بدلہ ساری دنیا مل جائے تو بھی خوشی نہ ہوگی۔^(۲)

فسائدہ ②: اس سے معلوم ہوا کہ خواہ چھوٹا ہو یا بظاہر مرتبہ میں کم ہو اس سے بھی دعا کی درخواست کرنی چاہیے، دوسروں سے دعا کرانے کی ترغیب آئی ہے۔ جس

(۱) مسلم: ۳۴۵

(۲) ترمذی: ۱۹۵/۲، ابوداؤد: ۲۱۰

سے دعا کی درخواست کی جائے وہ انکار نہ کرے بلکہ قبول کر لے کہ ہر صاحب ایمان خواہ گناہ گار ہو، لائق دعا ہے۔

ایک زمانہ میں دعا کے علاوہ کسی میں نجات نہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں دعا کے علاوہ کسی سے نجات نہ ہوگی جیسے ڈوبنے کے وقت۔^(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی خدا کی غیبی نصرت و مدد کے علاوہ بچ ہی نہیں سکتا اور یا ایسی دعا سے (بچ سکتا ہے) جیسے کہ ڈوبنے والا دعا کرتا ہے۔

کثرت سے دعا کرنے والا بابرکت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدائے پاک اسے برکت سے نوازتا ہے جو اپنی ضرورت میں خدا سے دعا کرتا ہے، خواہ اسے دے دیا جائے یا نہ دیا جائے (یعنی آخرت میں ذخیرہ کر دیا جائے)۔^(۲)

کثرت سے دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لیے قریب ہے کہ دروازہ کھول دیا جائے (جو کثرت سے دعا کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے)۔^(۳)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعا کرتا رہے اور کثرت سے کرتا رہے بظاہر قبولیت کے معلوم نہ ہونے پر دعا چھوڑے نہیں، کرتا رہے۔ بسا اوقات دعا قبول ہو جاتی ہے اور ظہور بعد میں ہوتا ہے یا کسی مصلحت کی وجہ سے تاخیر سے قبول ہوتی

(۱) حاکم: ۵۰۷/۱، بیہقی فی الشعب: ۴۰/۲

(۲) بیہقی فی الشعب: ۵۰/۲

(۳) بیہقی فی الشعب: ۵۲/۲

ہے، اس لیے دعا کا معمول رکھے، بہتر یہ ہے کہ اس کتاب کے اخیر میں جو عام دعائیں مذکور ہیں یومیہ اس کا ورد رکھے، یا ”مناجات مقبول یا الحزب الأعظم“ معمولات میں رکھے کہ اس کے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد و برکات ہیں۔



مستجاب مواقع کا بیان

ان اوقات کا بیان جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل اوقات قبولیت دعا کے بیان کیے ہیں جو حدیث پاک سے ثابت ہیں، ان وقتوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں:

- ① شب قدر میں ^(۱)
- ② عرفہ کے دن ^(۲)
- ③ ماہ رمضان میں ^(۳)
- ④ شب جمعہ میں ^(۴)
- ⑤ یوم جمعہ میں ^(۵)
- ⑥ شب آخر میں ^(۶)
- ⑦ سحر کے وقت ^(۷)
- ⑧ بوقت جمعہ امام کے خطبہ کے لیے جانے سے ختم نماز تک ^(۸)
- ⑨ یوم جمعہ نماز سے سلام تک ^(۹)

(۱) ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

(۲) ترمذی عن عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ

(۳) بزار عن عبادہ رضی اللہ عنہ

(۴) ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

(۵) ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

(۶) احمد، ابویعلیٰ

(۷) صحاح ستہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

(۸) مسلم عن ابی موسیٰ

(۹) ترمذی عن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰ یوم جمعہ عصر سے مغرب تک^(۱)

۱۱ جمعہ کا آخری وقت^(۲)

۱۲ جمعہ کے دن طلوع فجر سے غروب آفتاب تک۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل مستجاب مواقع کو ذکر کیا ہے جن میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں، لہذا ان موقعوں پر دعاؤں کا اہتمام کرے تاکہ دعائیں قبول ہوں:

۱ بدھ کے دن ظہر و عصر کے درمیان

۲ جمعہ کے دن زوال سے لے کر غروب تک

۳ تہجد کے وقت

۴ عرفہ کے دن

۵ اذان کے وقت

۶ افطار کے وقت

۷ نزول بارش کے وقت

۸ مسلمانوں کے اجتماع کے موقع پر یعنی جہاں دینی نسبت سے جمع ہوئے ہوں،

مثلاً: تبلیغ و تقریر اور وعظ کے موقعوں پر۔

۹ فرض نمازوں کے بعد

۱۰ مجلس سے اٹھنے کے وقت^(۳)

صاحب نزل الابرار محدث بھوپالی نے درج ذیل مستجاب مواقع کو احادیث پاک سے استناد کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ ان اوقات میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں، لہذا ان اوقات میں دعاؤں کا اہتمام کرے:

(۱) ترمذی عن انس رضي الله عنه

(۲) ابوداؤد عن جابر رضي الله عنه

(۳) شعب الایمان: ۴۶/۲

- ۱ شب قدر
- ۲ عرفہ کے دن
- ۳ ماہ رمضان المبارک
- ۴ یوم جمعہ، شب جمعہ، ساعت جمعہ (جو جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان یا مغرب سے قبل ہے)
- ۵ وسط رات، نصف رات، ثلث اول اور ثلث اخیر میں، آخری شب (رات کے چھٹے حصے میں)
- ۶ اذان کے بعد
- ۷ حی علی الفلاح کے بعد جو اذان کا جواب دے رہا ہو
- ۸ اقامت کے وقت
- ۹ اذان و اقامت کے درمیان
- ۱۰ صف جہاد میں
- ۱۱ معرکہ میں قتال کے وقت
- ۱۲ فرض نماز کے بعد
- ۱۳ سجدہ میں
- ۱۴ تلاوت قرآن کے بعد
- ۱۵ امام کے قول ولا الضالین کے بعد
- ۱۶ زمزم پیتے وقت
- ۱۷ مرغ کے بانگ کے وقت
- ۱۸ مجالس ذکر میں
- ۱۹ میت کی آنکھ بند کرتے وقت
- ۲۰ میت کے پاس جاتے وقت
- ۲۱ بارش کے وقت

۲۲ بدھ کے دن زوال کے وقت

۲۳ سورۃ انعام میں جہاں ایک ساتھ دو مرتبہ لفظ اللہ کا ذکر ہے ان کے مابین۔

۲۴ ایام بیض میں۔^(۱)

یوب ابن ابی تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ”سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ“ کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ایام بیض کی راتیں ہیں کہ چاند کی ۱۳ / ۱۳ / ۱۵ کی راتیں مستجاب ہیں، ان میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔^(۲)

پانچ مستجاب راتیں

”ماثبت بالنسۃ“ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ پانچ راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں: جمعہ کی رات، عیدین کی راتیں، غرہ رجب کی رات (پہلی رات) اور نصف شعبان کی رات۔^(۳)

مستجاب مواقع احادیث پاک میں

شب آخر کی دعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا زیادہ قابل قبول ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب آخر کی دعا۔^(۴)

حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب شب آخر میں ہوتا ہے، پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس گھڑی اللہ کو یاد کر لو۔^(۵)

(۱) نزول الابرار: ۴۴

(۲) التفسیر القرطبی: ۲۶۹/۵

(۳) فضائل رمضان: ۶۳

(۴) ترمذی: ۴۷۰، ترغیب: ۴۸۹/۲

(۵) ابوداؤد، ترمذی: ۴۷۹/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہر رات اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون سے مجھ مانگتا ہے میں اسے دوں، کون مجھ سے مغفرت چاہتا ہے میں اس کی مغفرت کروں۔^(۱)

فائدہ: بعض روایت میں نصف لیل بھی ہے جیسا کہ وارقطنی کی روایت میں ہے۔ چونکہ یہ وقت غفلت اور استغراق نیند کا ہوتا ہے خصوصاً ٹھنڈک کے زمانہ میں، بڑی نیک بختی کی بات ہے جو اس وقت کو غنیمت سمجھے۔ اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے کا مفہوم اس کی رحمت وغیرہ کا نازل ہونا ہے۔^(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعا کو شب آخر تک مؤخر کیوں کیا تھا؟ (جب ان کے صاحبزادوں نے درخواست کی تھی تو انہوں نے کہا تھا: ”سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ“) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لیے مؤخر کیا تھا کہ شب آخر کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

یوم جمعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا کہ جمعہ کے دن ایک وقت ہے، اگر اس وقت کوئی دعا کی جاتی ہے اور وہ خیر کی دعا ہے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔^(۳)

ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے۔^(۴)

فائدہ: اس وقت کی تعیین میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

(۱) بخاری: ۱۰۳، ترمذی: ۵۹/۱

(۲) عمدة القاری: ۲۹۱/۲۲

(۳) مسلم: ۲۸۱/۱، الدعاء للطبرانی: ۱۵۳/۲

(۴) طبرانی: ۱۷۸، الدعاء للطبرانی

پوچھا گیا کہ آپ کے والد صاحب جمعہ کے دن (وقت مستجاب کے متعلق) حضور پاک (ﷺ) سے کچھ روایت کرتے ہیں تو انہوں نے کہا: ہاں! وہ کہتے تھے کہ وہ وقت امام کے خطبہ سے نماز کھڑی ہونے تک ہے۔^(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے کہ اسے عصر کے بعد تلاش کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے کہ عصر سے لے کر غروب شمس تک ہے اور وہ بہت تھوڑا ہے — اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں بھی یہی وقت ہے۔^(۲)

امام نووی نے بھی اسی وقت کو اصوب مانا ہے۔^(۳) جمعہ کے وقت مستجاب اوقات کی تفصیل عاجز کے رسالہ ”جمعہ کی فضیلت، احادیث و آثار کی روشنی میں“ میں دیکھیے۔

شب جمعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی رات اور دن میں ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں، اس میں کوئی ایسا وقت نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ ۶۰۰ جہنم کے قیدیوں کو آزاد نہ کرتے ہوں۔^(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب جمعہ کی رات آتی تو آپ ﷺ فرماتے: یہ روشن اور خوشنما رات ہے۔^(۵)

طہارت کی حالت میں سونے پر

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص بستر پر طہارت کی حالت

(۱) ابن خزیمہ، مسلم: ۲۸۱/۱

(۲) الدعاء للطہرانی: ۱۸۶/۲

(۳) نووی: ۲۸۱/۱

(۴) مجمع الزوائد: ۱۶۸/۲

(۵) مجمع: ۱۶۸/۲

میں ذکر کرتا ہوا جائے یہاں تک کہ نیند آجائے، رات کے کسی حصہ میں کروٹ لیتے ہوئے خدا سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی جو دعا کرتا ہے تو اسے نوازا جاتا ہے۔^(۱)

رات کو جاگنے والے ذاکر کی دعا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص رات میں بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ

پھر کہے: ”رَبِّ اغْفِرْ لِي“ یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، پھر اگر اس نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔^(۲)

نصف شعبان کی رات

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو دن کو روزہ رکھو کہ اللہ پاک غروب شمس کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: کوئی ہے مجھ سے مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں، کوئی ہے رزق چاہنے والا میں اسے رزق دوں، کوئی ہے پریشان حال میں اس کی پریشانی کو دور کروں، یہ سلسلہ اسی طرح فجر تک رہتا ہے۔^(۳)

(۱) مشکوٰۃ: ۱۱۰، ترمذی: ۱۹۱/۲

(۲) ابن ماجہ: ۲۷۶، ترمذی: ۱۷۷/۲

(۳) ابن ماجہ: ۹۹

فرض نماز کے بعد

حضرت عریاض رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جس نے فرض نماز پڑھ لی اس کے لیے قبول دعا کا وقت ہے۔^(۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسے کوئی ضرورت ہو وہ فرض نماز کے بعد دعا کرے۔^(۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سا وقت قبولیت دعا کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب آخر اور فرض نماز کے بعد۔^(۳)

رمضان المبارک کی دعا

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک دن فرمایا: ”رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے، اس میں اللہ پاک تمہیں غنی کر دے گا، رحمتیں نازل فرمائے گا، گناہ معاف فرمائے گا، دعائیں قبول فرمائے گا۔“^(۴)

افطاری کے وقت

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روزہ دار کی دعا افطاری کے وقت رد نہیں کی جاتی۔^(۵)

روزے دار کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تین

(۱) کنز: ۶۱/۲، طبرانی

(۲) کنز: ۶۷/۲، ابن عساکر

(۳) ترمذی: ۴۷۰، کنز: ۷۰

(۴) مجمع: ۱۲۵/۳

(۵) ترغیب: ۸۹/۲

آدمیوں کی دعا قبول کی جاتی ہے: (اس میں سے ایک) روزہ دار کی دعا جب تک وہ روزہ نہ کھول لے (اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتے ہیں)۔^(۱)

پریشان حال کی دعا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک (ﷺ) نے فرمایا: اے سلمان! مصیبت زدہ شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔^(۲)

مریض کی دعا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کی درخواست کرو، اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔^(۳)

طبرانی کی کتاب الدعاء میں ہے کہ جب تم مریض کی عیادت کرو تو اس سے دعا کراؤ کیوں کہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔^(۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: چار دعائیں رو نہیں کی جاتیں: ① حاجی کی دعا جب تک واپس نہ آجائے ② غازی کی دعا جب تک آنہ جائے ③ مریض کی دعا جب تک صحت یاب نہ ہو جائے ④ اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔^(۵)

حاکم عادل کی دعا

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: چار آدمیوں کی

(۱) ترغیب: ۸۹/۲

(۲) دیلمی: ۶۶/۲

(۳) اذکار: ۱۱۹، ابن ماجہ: ۱۰۴

(۴) کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۲، ۳۶

(۵) کنز العمال: ۵۹/۲

دعا قبول کی جاتی ہے: (ان میں سے ایک) امام عادل کی دعا۔^(۱)

محسن الیہ کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس پر احسان کیا گیا ہے اس کی دعا احسان کرنے والے کے حق میں قبول ہوتی ہے۔^(۲)

مسافر کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: ① روزہ دار کی دعا ② مسافر کی دعا ③ مظلوم کی دعا۔^(۳)

فائدہ: مسافر سے دعا کی درخواست مسنون ہے۔ چنانچہ عمرہ کے سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے کہا تھا: مجھے اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔^(۴)

باپ کی دعا بیٹے کے حق میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: ① باپ کی دعا بیٹے کے حق میں ② مسافر کی دعا ③ مظلوم کی دعا۔^(۵)

ذاکر کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک (ﷺ) نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: ① کثرت سے ذکر کرنے والے کی دعا ② مظلوم کی دعا ③ امام عادل کی دعا۔^(۶)

(۱) دیلمی: ۵۹/۲

(۲) دیلمی: ۶۰/۲

(۳) ابن حبان: ۶۱/۲

(۴) ترمذی: ۴۷۷/۲، اذکار: ۳۴۵

(۵) ترمذی: ۱۸۲/۲، احمد، کنز: ۶۱/۲

(۶) ترغیب: ۸۹/۲، کنز: ۶۱/۲، جامع صغیر: ۲۱۴

مغرب و عشاء کے درمیان کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مغرب و عشاء کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔^(۱)

تنہا جنگل میں

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تین موقعوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: ① جنگل میں تنہا کوئی شخص ہو اور نماز پڑھ رہا ہو ② مقابلہ کفار میں کوئی شخص تنہا رہ گیا ہو اور اس کے ساتھی اس سے بھاگ گئے ہوں ③ وہ شخص جو شب آخر میں نماز پڑھ رہا ہو۔^(۲)

جہاد میں مقابلہ اعداء کے وقت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: چار وقتوں میں آسمان (رحمت) کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں: ① جہاد میں دشمنوں سے مقابلہ کے وقت، صف کی حالت میں ② نزولِ بارش کے وقت ③ اقامتِ صلوٰۃ کے وقت ④ دیدارِ کعبہ کے وقت۔^(۳)

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو وقت کی دعا رد نہیں ہوتی: ① گھمسان کی لڑائی کے وقت ② اذان کے وقت۔^(۴)

قراءة قرآن کے وقت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ پانچ وقتوں میں آسمان کے دروازے کھل جاتے

(۱) کنز: ۶۷/۲

(۲) ابن مندہ، کنز: ۶۲/۲

(۳) طبرانی، کنز: ۶۲/۲

(۴) ابن حبان، کنز: ۱۱

ہیں: (ان میں سے ایک) ① قرآن کی تلاوت کے وقت الخ۔^(۱)

فائدہ: تلاوت سے فراغت کے بعد قبولیت کا وقت ہے۔

ختم قرآن کے وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔^(۲)

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن ختم کیا اس کے لیے وقت مستجاب ہے۔^(۳)

ختم قرآن کے وقت فرشتوں کا آمین کہنا

حمید اعرج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جو قرآن پاک ختم کرے اور پھر دعا کرے تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔^(۴)

ختم قرآن کے وقت رحمتوں کی بارش

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرات (صحابہ و تابعین) ختم قرآن کے موقع پر جمع ہوتے تھے (اور دعا فرماتے) اور کہتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔^(۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ختم قرآن کا انتظار فرماتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کے ختم قرآن کا انتظار فرماتے تھے، جب قرآن پاک ختم ہوتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اطلاع دی جاتی وہ تشریف لاتے اور مجلس

(۱) طبرانی اوسط، کنز: ۶۲/۲، تحاف: ۳۳

(۲) ابن عساکر، کنز: ۶۳/۲

(۳) کنز: ۶۱/۲

(۴) اذکار نووی: ۸۷

(۵) ایضاً

ختم میں شریک ہوتے۔^(۱)

حضرات صحابہ و تابعین کا ختم قرآن پر دعا کے لیے جمع ہونا

حکم بن عتبہ رضی اللہ عنہ جو جلیل القدر تابعی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور عبیدہ بن لبابہ رضی اللہ عنہما نے مجھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا کہ ہم ختم قرآن کر رہے ہیں اور ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے..... چنانچہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ختم قرآن کے موقع پر جمع ہوتے اور کہتے کہ اس وقت رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ختم قرآن کا بڑا اہتمام فرماتے، اس دن روزہ رکھتے، شروع دن یا شروع رات میں ختم فرماتے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ختم قرآن کے وقت جمع ہونا اور دعا کرنا مستحب ہے۔^(۲)

فناکدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ختم تراویح کے موقع پر دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس وقت خاص اہتمام کے ساتھ خشوع اور توجہ کے ساتھ دعاؤں میں لگے کہ ختم قرآن کا موقع وہ بھی ماہ مبارک میں بڑی اہمیتوں کا حامل ہے، مگر افسوس کی بات ہے! بسا اوقات ختم قرآن کے موقع پر بے قابو اثر دھام ہو جاتا ہے اور مسجد شور و شغب سے بھر جاتی ہے، شور و غل سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے، دعاؤں کے بجائے لوگ منکرات میں لگ جاتے ہیں۔ سو ایسے موقع پر نہ بھیڑ ہو، نہ بچوں کا اجتماع ہو، نہ شیرینی کا انتظام ہو تا کہ سکون و اطمینان کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن پاک ختم فرماتے تو اپنے بیوی بچوں کو جمع کرتے اور دعا فرماتے۔^(۳)

(۱) ایضاً

(۲) اذکار: ۸۸

(۳) مجمع: ۱۷۲/۷

رقت قلب کے وقت

حضرت ابی ذی النضرؓ سے مرفوعاً نقل ہے کہ رقت قلب کے وقت دعا کو غنیمت سمجھو کہ (وقت) رحمت ہے۔^(۱)

حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل ہے کہ جب تم اپنے دل میں رقت محسوس کرو تو دعا کو غنیمت سمجھو۔^(۲)

نماز صبح کے بعد

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب صبح کی نماز پڑھ لو تو دعا کی طرف بھاگو اور ضروریات (معاش) کو صبح تلاش کرو، اللہ پاک نے ہماری امت میں صبح کے وقت برکت رکھی ہے۔^(۳)

حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نماز صبح (کے موقع) میں ضروریات کا سوال کرو۔^(۴)

بارش کے وقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تین وقتوں میں مؤمن جو دعا کرتا ہے قبول کی جاتی ہے: (ان میں ایک وقت ہے) بارش، جس وقت برے۔

مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلأً منقول ہے کہ وقت مستجاب ۳ اوقات میں تلاش کرو: ① مقابلہ کے وقت (جہاد میں) ② اقامت صلوٰۃ کے وقت ③ بارش کے وقت۔^(۵)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الام میں اسے مرسلأً روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ

(۱) دیلمی، کنز: ۶۶/۲

(۲) دیلمی، کنز: ۶۶/۲

(۳) ابوداؤد، کنز: ۶۱/۲

(۴) کنز: ۶۲/۲

(۵) بیہقی، کنز: ۶۲/۲

میں نے نزولِ باران کے وقت دعا کا قبول ہونا بکثرت علماء سے محفوظ کیا ہے۔^(۱)

اذان کے وقت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔^(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مؤذن جب اذان دیتا ہے تو دعا قبول ہوتی ہے۔^(۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی طبرانی میں منقول ہے کہ بوقت اذان دعا قبول ہوتی ہے۔^(۴)

اذان و اقامت کے درمیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی۔^(۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، دعائیں قبول کی جاتی ہیں، اقامت کے وقت کوئی دُعا رد نہیں کی جاتی۔^(۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اذان و اقامت کے درمیان دعا کرنے کا حکم دیتے تھے۔^(۷)

(۱) حصن: ۶۱

(۲) حاکم: ۶۳/۲

(۳) حاکم: ۶۳/۲

(۴) حاکم: ۶۳/۲

(۵) ابوداؤد: ۷۷، ترمذی: ۱۹۹/۲

(۶) ابن ابی شیبہ: ۲۲۵

(۷) کنز: ۶۳/۲

رویت کعبہ کے وقت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار موقعوں پر دعا قبول ہوتی ہے (ان میں سے ایک) کعبہ کے دیکھنے کے وقت ہے۔^(۱)

مظلوم کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تین دعائیں قبول ہوتی ہیں: (ان میں سے ایک) ① مظلوم کی دعا ہے، ابن ابی شیبہ میں ہے کہ خواہ مظلوم فاجر گناہ گار ہی کیوں نہ ہو اور ابن حبان کی روایت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔^(۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم اگرچہ کافر، فاسق فاجر ہی کیوں نہ ہو ظالم کے حق میں اس کی بددعا قبول ہو جاتی ہے۔

پس کسی پر ظلم کرنا خاص کر کے اہل علم پر، غریب و کمزور پر نہایت ہی ہلاکت کا باعث ہے۔ عموماً عہدہ اور تمول کی وجہ سے ظلم کرتے ہیں پھر بعد میں سزا بھگتتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: ① روزہ دار کی دعا افطار کے وقت ② امام عادل کی دعا ③ مظلوم کی دعا، کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔^(۳)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی دعا سے بچو، اسے بادلوں سے اوپر اٹھا لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میری

(۱) طبرانی، کنز: ۲، بیہقی فی المعرفة، حاشیہ اذکار: ۳۳

(۲) حصن: ۶۶

(۳) ترغیب: ۸۹/۲، ترمذی: ۱۹۹/۲

عزت اور جاہ و جلال کی قسم! میں ضرور مدد کروں گا خواہ دیر سے سہی۔^(۱)

صالح اولاد کی دعا باپ کے حق میں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صالح اولاد کی دعا باپ کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔^(۲)

زمزم پینے کے وقت دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: زمزم جس مقصد سے پیا جائے پورا ہوتا ہے۔^(۳)

فائدہ: اسلاف کا عمل رہا ہے کہ زمزم پینے کے وقت اہم ترین دعائیں کیا کرتے تھے۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ زمزم پیتے وقت مستحب ہے کہ مغفرت یا شفاء امراض کی دعا کی جائے۔^(۴)

مرغ کی آواز کے وقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے فضل کی دعا کرو کہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے (تب ہی تو آواز دی ہے)۔^(۵)

سفر حج و عمرہ کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے خدا کے وفد اور خصوصی مہمان ہیں، یہ دعا کرتے ہیں تو اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اگر مغفرت چاہیں تو اللہ پاک ان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔^(۶)

(۱) ترغیب: ۸۹/۲، مجمع: ۱۵۲/۲

(۲) مسلم، حصن: ۶۶

(۳) اذکار: ۱۷۲

(۴) اذکار: ۱۷۳

(۵) بخاری و مسلم: ۳۵۱/۲، اذکار: ۲۵۴

(۶) ابن ماجہ: ۲۰۸

فناکدہ: اسی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب عمرہ کے لیے جا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بھائی! مجھے اپنی دعا میں نہ بھولنا۔^(۱)

اجتماعی دعا

حبیب ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں جمع ہوتے کچھ لوگ کہ کوئی ان میں سے دعا کرتا ہے اور کوئی ان میں سے آمین کہتا ہے مگر یہ کہ اللہ پاک ان کی دعا کو قبول کرتا ہے۔^(۲)

فناکدہ: ایک ساتھی کی دعا پر دوسرے ساتھی کا آمین کہنا قبولیت کا باعث ہے۔

حالت سجدہ کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے، پس اس وقت خوب دعا کرو۔^(۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا تھا، سو رکوع میں تو تم خوب اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ کی حالت میں خوب دعا کرو۔^(۴)

امام کے ولا الضالین کے وقت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، اللہ پاک تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔^(۵)

(۱) ترمذی: ۱۹۵/۲

(۲) مجمع: ۱۷۰/۲

(۳) مسلم: ۱۹۱/۱، ابوداؤد

(۴) مسلم: ۱۹۱/۱

(۵) مسلم: ۱۷۴/۱

شب جمعہ بوقتِ سحر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قرآن کے بھول جانے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے علی!) جب شب جمعہ ہو اور تم رات کے تہائی حصہ میں اٹھ سکو کہ یہ ملائکہ کی حاضری کا اور دعا کی قبولیت کا وقت ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی درخواست پر اسی وقت استغفار کا وعدہ کیا تھا: ”سوف استغفر لکم... الخ“^(۱)

مریض کی عیادت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم مریض یا میت (مرنے والے) کے پاس جاؤ تو بھلائی کی دعا کرو کہ جو تم کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں گے۔^(۲)

میت کے پاس دعا قبول ہوتی ہے

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کرو:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَاعْقِبْنِي مِنْهُ عَقِبِي حَسَنَةً

”اے اللہ! میری اور ان کی مغفرت فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔“
چنانچہ اللہ پاک نے ان سے بہتر بدل آپ ﷺ کی صورت میں ان کو دیا۔^(۳)

فائدہ: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو دعا کی اے اللہ نے قبول کیا جس کے نتیجے میں نبی

(۱) ترمذی، حاکم: ۳۱۶/۱، ترغیب: ۲/۲۶۰

(۲) ابن ماجہ: ۱۰۴

(۳) ابن ماجہ: ۱۰۴

پاک ﷺ کی زوجیت میں آئیں۔

عیادت کے وقت مریض سے دعا کی درخواست

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے درخواست کرو کہ تمہارے لیے دعا کرے کیوں کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔^(۱)

فائدہ: عیادت کرنے والا مریض سے دعا کی درخواست کرے، یہ سنت ہے اور مریض کی دعا قبول ہوتی ہے۔

بچوں کی دعا مستجاب ہے

حضرت ام حکیم بنت وداع سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری امت کے بچوں کی دعا مقبول ہے جب تک وہ گناہوں کے قریب نہ جائیں۔^(۲)

فائدہ: بچے چونکہ معصوم ہوتے ہیں اس لیے ان کی دعا مقبول ہوتی ہے، مگر ایسا سمجھنا جو خلاف شرع امور سے آلودہ ہو یا اس کا مرتکب ہو اس سے مستثنیٰ ہے، جیسے: عامۃ الناس اہل فسق کے بچے۔

حجاج کرام کی دعا گھر پہنچنے سے قبل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جب تم حجاج سے ملاقات کرو تو سلام کرو اور ان سے مصافحہ کرو اور ان سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کریں، اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو، چونکہ وہ بخشا بخشیا ہے۔^(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حجاج کی مغفرت کر

(۱) ابن ماجہ: ۱۰۴، ۱۴۴۱

(۲) دیلمی: ۲/۲۱۳

(۳) مسند احمد: ۲/۶۹

دی جاتی ہے اور یہ جس کے لیے مغفرت کی دعا کریں گے، اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔^(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفود ہیں، ان کی دعا اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اگر یہ مغفرت چاہتے ہیں تو خدائے پاک ان کی مغفرت فرماتے ہیں۔^(۲)

اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بھی قبولیت دعا کا ذکر ہے۔
مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کرام کے لیے اور ان کے لیے جن کی مغفرت کی وہ دعا کریں، مغفرت کی دعا فرمائی ہے۔^(۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حاجیوں کی شفاعت چار سو آدمیوں کے حق میں قبول کی جائے گی۔^(۴)
فائدہ: خلاصہ یہ ہے کہ حجاج کرام اور زائرین بیت اللہ کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اس لیے ان سے خصوصی اہتمام کے ساتھ دعا کی درخواست کرنی چاہیے اور یہ کہ گھر پہنچنے سے قبل ان سے دعا کرائینی چاہیے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ واپسی کے وقت گھر آنے سے قبل دعا کرائی جائے۔

باوضو سونے والے کی دعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص وضو کی حالت میں بستر پر آئے اور ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ نیند آجائے، پھر وہ رات میں کروٹ لیتے ہوئے جب بھی اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی

(۱) ترغیب: ۱۶۷/۳

(۲) ترغیب: ۱۶۷/۳

(۳) ترغیب: ۱۶۷/۳

(۴) ترغیب: ۱۶۹/۲

بھلائی کا سوال کرے گا تو اللہ پاک اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔^(۱)
 فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ با وضو ذکر کرتے ہوئے سونے کے بعد جب نیند
 ٹوٹے تو بستر ہی پر پڑے پڑے جو دعا مانگی جائے وہ دعا قبول ہوگی کہ یہ حالت اور
 وقت باعث قبولیت ہے۔

سجدہ کی حالت میں دعا باعث قبولیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب
 سے اس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو، پس (بجالتِ سجدہ) خوب
 دعا کیا کرو۔^(۲)

سجدہ میں دعا کے متعلق احکام

سجدہ میں دعا سے مراد نفل نمازوں کے سجدہ میں دعا کرنا ہے۔ تہجد یا ادائین وغیرہ
 کے سجدوں میں عربی زبان میں دعا کی جاسکتی ہے، بہتر یہ ہے کہ احادیث میں وارد
 شدہ دعائیں کرے۔

مستقل الگ سے سجدہ میں دعاؤں کی بھی اجازت ہے، کبھی کبھی کرے اور
 اسے عادت نہ بنائے، اس صورت میں زبان عربی کی بھی قید نہیں۔

فقہائے احناف نے نماز کے بعد سجدہ میں جا کر دعا کو مکروہ لکھا ہے، یہ اس
 وقت ہے جب عادت ہو اور سنت سمجھ کر ہو، کبھی دل میں آیا کر لیا تو مکروہ نہیں۔^(۳)

مجلس ذکر کے بعد دعا مقبول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کی
 ایک جماعت راستوں میں گشت کرتی رہتی ہے اور اہل ذکر کو تلاش کرتی رہتی ہے

(۱) مشکوٰۃ، اذکار: ۷۹

(۲) مسلم: ۱/۱۹۱، مشکوٰۃ: ۸۴

(۳) احسن الفتاویٰ: ۲/۲۶

جب وہ فرشتے کسی ذکر کرنے والی جماعت کو پالیتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں سے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں، جب ذکر کی مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں، تب ان کا رب ان سے پوچھتا ہے باوجودیکہ وہ خوب واقف ہے، میرے بندے کیا کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں: تیری تسبیح، تیری تکبیر، تیری حمد، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں، قسم خدا کی! نہیں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور زیادہ عبادت کرتے، زیادہ بڑائی اور زیادہ تسبیح بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: وہ کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں: جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ وہ فرشتے کہتے ہیں: دیکھی تو نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں اور زیادہ حریص و طالب ہو جاتے اور رغبت بڑھ جاتی، پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ جواب دیتے ہیں: جہنم سے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں قسم خدا کی! انہوں نے نہیں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ جواب دیتے ہیں اور زیادہ بھاگتے اور خوف زدہ ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں تم کو گواہ بناتا ہوں، ان سب کو میں نے معاف کر دیا، ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: اے اللہ! ایک شخص ان میں نہیں تھا، (یعنی ذکر کرنے والوں میں نہیں تھا) کسی ضرورت سے آگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ ایسی (مبارک) جماعت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔^(۱)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی جماعت نہیں جو ذکر کرنے بیٹھی ہو، مگر ملائکہ ان کو سب طرف سے

گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، سکینہ ان پر نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی مجلس میں تفاخر کے طور پر فرماتے ہیں۔^(۱)

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ذکر کی مجلس کے بعد دعا قبول ہوتی ہے، وعظ و بیان جس میں قرآن و حدیث، جنت و جہنم کا ذکر ہو، آخرت کا تذکرہ ہو مجلس ذکر میں داخل ہے، علماء نے مجلس ذکر کے بعد دعا کا قبول ہونا لکھا ہے۔^(۲)

ذکر کی مجلس میں فرشتوں کا آمین کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ کی ایک جماعت گھومتی رہتی ہے، جب ذکر کے حلقہ سے گزرتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتی ہے: بیٹھ جاؤ، جب یہ لوگ دعا کریں گے تو ان کی دعا پر آمین کہو، جب یہ لوگ درود شریف پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ان کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ یہ لوگ جدا ہو جاتے ہیں، پھر ملائکہ ان لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں: بڑے مبارک ہیں یہ لوگ جو مغفور لوٹے ہیں۔^(۳)

کس کی دعا قبول؟ کون مستجاب الدعوات؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے آپ دعا فرمادیجیے کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے سعد! اپنے کھانے (یا کمائی) کو پاک کر لو، مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ قسم خدا کی! جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! آدمی ایک حرام لقمہ پیٹ میں ڈال لیتا ہے تو اس کی وجہ سے چالیس دن تک اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جاتا۔^(۴)

(۱) ابن ماجہ: ۲۶۸، مسلم: ۲/۳۴۵

(۲) سلاح المؤمن: ۱۷۱

(۳) القول البدیع: ۱۱۲

(۴) ترغیب: ۲/۵۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو دور دراز کا مسافر ہو، بال بکھرے ہوئے ہوں، ہاتھ پھیلائے آسمان کی طرف یا رب یا رب پکار رہا ہو، اس کا کھانا حرام، لباس حرام، اس کی پرورش حرام سے ہوئی، اس کی دعا کہاں قبول ہوگی۔^(۱)

فائدہ: دعا کی قبولیت میں پاکیزہ رزق و مشتبہات سے اجتناب کو بہت بڑا دخل ہے، جو شخص جتنا زیادہ محتاط ہو گا، اس کی دعائی ہی زیادہ قبول ہوگی۔

مستجاب الدعوات کیسے بنے؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی دن میں ۷۲ مرتبہ یا ۲۵ مرتبہ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرے گا وہ مستجاب الدعوات لوگوں میں ہو گا اور ان لوگوں میں ہو گا جن کے واسطے سے اہل زمین کو رزق دیا جاتا ہے۔^(۲)

فائدہ: کس قدر مختصر عمل ہے اور کتنی اہم نعمت کا باعث ہے کہ وہ مستجاب الدعوات یعنی ان بابرکت ہستیوں میں داخل ہو جائے گا جن کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں اور ایسے مقرب لوگوں میں شامل ہو جائے گا جن کے طفیل زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

استغفار کی صورت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص مستجاب الدعوات ہونا چاہتا ہو اور چاہتا ہو کہ اس کی پریشانیاں دور ہوں، اسے چاہیے کہ غمزدہ پریشان حال لوگوں کی مدد کیا کرے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ

(۱) مسلم: ۳۲۶/۱، ترمذی، ترغیب: ۵۴۶/۲

(۲) مجمع الزوائد: ۲۱۰/۱۰، جامع الصغیر: ۵۱۳، حصن، طبرانی

غمرزدہ پریشان حال لوگوں کو خوش کر دیا کرے۔^(۱)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ پریشان حال، غمرزدہ، رنجیدہ لوگوں کی خدمت کیا کرے، ان کی پریشانیوں کے دور کرنے میں مدد کرے گا تو وہ مستجاب الدعوات لوگوں میں جو بڑا افضل ترین مقام ہے شامل ہو جائے گا۔ آج ان جیسے اہم اعمال سے لوگ غافل ہیں۔ شرافت اور وقار کے خلاف اس میں سبکی اور عار محسوس کرتے ہیں، عبادت اور ذکر کا شغل تو آسان معلوم ہوتا ہے، حالانکہ خدائے پاک کے نزدیک نوافل سے اس کی زیادہ اہمیت ہے کہ خدائے پاک تو محتاج نہیں مستغنی ہے، بخلاف بندے کے کہ وہ محتاج ہے، اسے مدد کی ضرورت ہے۔

شب آخر میں دعا و استغفار کی تاکید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات جب کہ ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی چاہے اور میں اسے معاف کروں۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر رات جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے کوئی سوال کرے، میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے میں اس کی مغفرت کروں، اسی طرح سلسلہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔^(۲)

شب آخر میں دعا کی تاکید

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

(۱) مسند احمد: ۲۳/۲، مجمع: ۱۳۶/۴، جامع صغیر: ۵۱۱

(۲) بخاری: ۱۰۳/۱

ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: اللہ سے سب سے زیادہ قریب بندہ شب آخر میں ہوتا ہے، اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں ہو جاؤ۔^(۱)

فائدہ: احادیث و قرآن میں شب آخر کی بڑی اہمیت ہے، خدا کے برگزیدہ مقرب بندے اس وقت اللہ کی یاد میں رہتے ہیں، نماز، ذکر، تلاوت کی بڑی تاکید ہے، اگر کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو کم از کم بیٹھ کر ذکر و استغفار ہی کر لے کہ کچھ فضیلت حاصل ہو جائے۔

اذان مغرب کے وقت

حضرت محارب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وہ اذان مغرب کے وقت دعا پسند فرماتے اور کہتے تھے کہ یہ وہ وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔^(۲)

فائدہ: یعنی غروب شمس کے بعد قبولیت دعا کا وقت ہے۔

مقامات مقدسہ کے مستجاب مقامات

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مقامات نقل کیے ہیں، جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں:

- ① طواف میں ② ملتزم کے پاس ③ میزاب کے نیچے ④ کعبہ کے اندر
- ⑤ چاہ زمزم پر ⑥ صفا ⑦ مردہ ⑧ سعی ⑨ مقام ابراہیم کے پیچھے ⑩ عرفات میں
- ⑪ مزدلفہ میں ⑫ منیٰ میں ⑬ جرہ اوّلیٰ ⑭ جرہ وسطیٰ ⑮ جرہ عقبیٰ میں اور رسول پاک ﷺ کے روضہ اطہر کے پاس۔^(۳)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں قبولیت دعا کے مواقع

(۱) ترمذی: ۷۹۷

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: ۴/۴۸۹

(۳) حصن: ۶۵

۱۵/ میں منحصر نہیں ہیں بل کہ رکن یمانی پر، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان، نیز دار ارقم، غار ثور، غار حرا بھی اجابت دعا کے مقامات ہیں۔

محدث بھوپالی نے اماکن مستجاب میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ ان مقامات پر بھی دعا قبول ہوتی ہے:

① حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کے پاس (جیسے فلسطین میں مقام الخلیل، جہاں حضرت ابراہیم و اسحاق اور دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں)

② صلحاء کی قبروں کے پاس بشرطیکہ کسی فاسد اور غلط عقیدے کا حامل نہ ہو اور نہ

خلاف شرع امور کا ارتکاب ہو جس میں کہ آج کل عوام کا ایک طبقہ گرفتار ہے۔^(۱)

(اس لیے یہاں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، ویسے بہتر تو یہ ہے کہ آج کل قبور

صالحین کے پاس دعاؤں سے گریز کرے تاکہ کسی فاسد عقیدے کا اظہار نہ ہو۔)



آدابِ دعا کا بیان

دعا کس طرح مانگے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دعا اندرونی ہتھیلی سے مانگو، جانب پشت سے نہ مانگو۔^(۱)

فائدہ: یعنی دعا کے وقت ہتھیلی کو اپنی جانب رکھے، جیسا کہ رائج ہے۔

ہاتھ کندھے تک اٹھائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: یہ دعا ہے اور دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھایا۔^(۲)

فائدہ: علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری میں کیفیتِ دعایان کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ حضرات صحابہ سے ہاتھ سینے تک اور چہرے تک دونوں طرح اٹھانا منقول ہے، حضرت ابن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما چہرے کے مقابل تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔^(۳)

ہاتھ چہرے کے مقابل ہو

حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ نے شہر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: دعا اس طرح مانگی جائے گی اور اپنا ہاتھ چہرے کے بالمقابل پھیلایا۔^(۴)

دعا میں ہاتھ چہرے کے مقابل مسنون ہے

عمیر مولیٰ ابواللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مقام زور میں احجازیت

(۱) ابن ماجہ: ۲۷۵

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲۰۸/۲

(۳) عمدۃ القاری: ۳۰۰/۲۲

(۴) ابن ابی شیبہ: ۲۸۷/۱۰

کے پاس آپ ﷺ کو دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے مقابل اٹھائے ہوئے دعا کر رہے تھے اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر سے اوپر نہیں تھے۔^(۱)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ چہرے کے مقابل ہونا مسنون ہے اور اس سے اوپر نہ اٹھانا چاہیے۔

ہاتھ اٹھانا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہا: تمہارا رب بڑا ہی حیا دار کریم ہے، جب کوئی ہاتھ اٹھا کر اس سے کوئی دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرنے میں اسے شرم محسوس ہوتی ہے۔^(۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ دعا کرتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بندے سے شرم آتی ہے کہ میں اسے خالی ہاتھ واپس کر دوں۔

دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو اسے چھوڑتے نہیں جب تک دونوں ہاتھوں کو چہرے پر نہ پھیر لیتے۔^(۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو چہرے پر ہاتھ مل لو۔^(۴)

حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ دعا

(۱) ابن حبان: ۱۲۰/۲

(۲) ابن ماجہ: ۲۷۵، ابوداؤد: ۲۷۵

(۳) ترمذی: ۱۷۴/۲

(۴) ابوداؤد، ابن ماجہ: ۲۷۵

فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔^(۱)

دعا میں پختگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! ہماری مغفرت فرما اگر تو چاہے۔ پختگی سے مانگے، اللہ پر کوئی جبر نہیں۔^(۲)

فائدہ: یعنی دعا کو مشیت پر معلق نہ کرے، بلکہ الحاج و زاری کے ساتھ دعا کرے اور طلب کرے، استغناء کی صورت نہ معلوم ہو۔

دعا میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرے

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ

تو انہوں نے (منع کرتے ہوئے) کہا: اے بیٹے! اللہ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو، میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا کہ عنقریب اس امت میں ایسی جماعت ہوگی جو دعا کرنے اور پاکی میں حد سے زیادہ تجاوز کرے گی۔^(۳)

ابو سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا
وَكَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلْسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا
وَكَذَا وَكَذَا

تو انہوں نے کہا: اے بیٹے! میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما

(۱) ابوداؤد: ۲۰۹، بذل المجہود: ۲۴۰۰

(۲) مسلم: ۲/۲۴۲

(۳) ابوداؤد: ۲۰۸، ابن ماجہ: ۲/۲۷۵

رہے تھے: ایک جماعت آئے گی جو دعا کرنے میں حد سے متجاوز ہو جائے گی، خبردار! تم ان میں سے نہ ہونا، اگر تم جنت میں داخل ہو گئے تو اس کی تمام خیر سے نوازے جاؤ گے، اگر جہنم سے بچ گئے تو اس کی تمام برائیوں سے محفوظ رہو گے۔^(۱)

فائدہ: دعائیں حدود سے تجاوز کا یہاں یہ مفہوم ہے کہ شر و خیر کے ہر جزئیات کو نہ لائے بلکہ اصول کو مد نظر رکھے، مثلاً: جہنم سے پناہ مانگے اور اس کے جزئیات، مثلاً: چنگاری، بیڑی، طوق، سانپ، بچھو، دریائے خون، گرم پہاڑ، زقوم کو الگ الگ نہ کہے کہ جہنم میں تو یہ سب آگئے۔ چنانچہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ مِنْ زَقْوُمِهَا وَسَلَّاسِلِهَا وَاعْغَالِهَا وَسَعِيرِهَا“ تو انہوں نے (رد کرتے ہوئے) کہا کہ ہم لوگ عہد نبوت میں اس طرح دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔^(۲)

تجاوز کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ایسی دعا مانگے جو ناممکن ہو، مثلاً: نبوت کی دعا۔ ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حد سے زیادہ چہچہ۔^(۳)

دعا جامع ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعا کو پسند کرتے تھے، غیر جامع کو چھوڑ دیتے تھے۔^(۴)

فائدہ: جامع کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر بہت سے پہلوؤں کا حامل ہو، مثلاً: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا يَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ“ وغیرہ کہ جنت اپنے تمام راحت اور خیر کے پہلوؤں کی حامل ہے۔

(۱) الدعاء للطبرانی: ۵۶/۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۵۷/۲

(۳) بذل المجہود: ۲/۲۲۶، نزول الابرار: ۳۹

(۴) کتاب الدعاء للطبرانی: ۵۰/۲

تین مرتبہ دعا کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ محبوب ترین دعاؤں کو ۳ مرتبہ مکرر کرتے تھے۔^(۱)

کھڑے ہو کر دعا کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دعا کرتے تھے۔^(۲)

فائدہ: دعا کے لیے بیٹھنا ضروری نہیں کھڑے ہو کر بھی دعا کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آسمان کی طرف نگاہ کیے ہوئے کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے۔^(۳)

دعا پر آمین کہنا

ابو المصیح مقرانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ ابو زہیر نمیری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے، وہ رسول پاک ﷺ کے صحابی تھے، کوئی بات پیش کرتے تو بہترین بات بتاتے۔ ہم میں سے کوئی دعا کرتا تو فرماتے: اسے آمین سے ختم کرو، دعائیں آمین ایسی ہے جیسے خط میں مہر۔^(۴)

روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دعا کو آمین پر ختم کیا تو اس نے قبولیت کو واجب کیا۔^(۵)

دعائے خفی کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مخفی دعا جہری دعا پر

(۱) مجمع الزوائد، الدعاء للطبرانی: ۵۳/۲

(۲) ابن ابی شیبہ: ۴۴۴/۱۰

(۳) ابن ابی شیبہ: ۴۸۴/۱۰

(۴) مختصر، الدعاء للطبرانی: ۲۱۸/۲

(۵) الدعاء للطبرانی: ۲۱۸/۲

۷۰/ درجہ فضیلت رکھتی ہے۔^(۱)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعائیں سکون و ظمآنیت اختیار کرو تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو، تم اس سے دعا کر رہے ہو جو (ہر طرح) سننے والا قریب ہے، تمہارے ساتھ ہے۔^(۲)

ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجاہد رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو زور سے دعا مانگتے ہوئے سنا تو کنکری ماری (یعنی اسے منع کیا)۔^(۳)

مسندہ: جہراً دعا کی بھی اجازت ہے۔ تنہا دعا کرنے والے کے لیے مخفی دعا افضل ہے، تعلیماء چہر کی بھی اجازت ہے۔

خوب مانگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم اللہ سے مانگو تو خوب مانگو کہ تم اپنے رب سے مانگ رہے ہو (اور اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں اور نہ دینے سے کم ہوتا ہے)۔^(۴)

دوسروں سے دعا کی درخواست کرو

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب عمرہ کی اجازت لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔^(۵)

بہترین دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعائے عافیت سے

(۱) ابو الشیخ، کنز العمال: ۴۶/۲

(۲) کنز العمال: ۵۱/۲

(۳) ابن ابی شیبہ: ۳۷۷

(۴) ابن حبان، کنز العمال: ۵۰/۲

(۵) ابو داؤد، اذکار: ۳۴۵

بہتر اللہ سے کوئی دعا نہیں۔^(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے چچا عباس! کثرت سے عافیت کی دعا کیا کیجیے۔^(۲)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ عفو و عافیت کی دعا کیا کیجیے، ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی دعا نہیں۔^(۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے کسی نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دین و دنیا کی عفو و عافیت کا سوال کرو۔^(۴)

والد کی دعا اولاد کے حق میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا قبول کی جاتی ہے: ① والد کی دعا بیٹے کے حق میں ② مسافر کی دعا ③ مظلوم کی دعا۔^(۵)

دعا کا نور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گھر سے مسجد کی جانب نبی پاک ﷺ کے ساتھ نکلا، ایک جماعت مسجد میں ہاتھ اٹھائے اللہ تعالیٰ سے دعا میں مشغول تھی، مجھ سے رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ان کے ہاتھوں میں کچھ دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: آپ کیا دیکھتے ہیں ان کے ہاتھوں میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نور، ایک روشنی، میں نے کہا: اللہ سے دعا کیجیے مجھے بھی اللہ دکھا دے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی،

(۱) ابن ابی شیبہ، کنز العمال: ۵۶/۲

(۲) طبرانی، کنز العمال: ۵۶/۲

(۳) کنز العمال: ۴۷/۲

(۴) ابن ماجہ: ۲۷۳

(۵) ترمذی: ۲۸۲، ترغیب: ۴۹۳/۲

پس میں نے اسے دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو ہم بھی اس جماعت میں شریک ہو جائیں۔ پس ہم جلدی سے آپ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے میں شریک ہو گئے۔^(۱)

فائدہ: ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنت ہے، مگر ہر مقام پر نہیں۔ نماز کے بعد اور ان جگہوں میں جہاں کوئی متعین دعا حدیث پاک میں منقول نہیں، سنت ہے۔

فضل الہی کا سوال

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو پسند ہے کہ بندہ اس سے فضل کا سوال کرے۔^(۲)

امن کا سوال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اپنے عیوب کی ستاری اور خوف و ڈر سے امن کا سوال کرو۔^(۳)

علم نافع کا سوال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تم اللہ سے علم نافع کا سوال کرو اور علم غیر نافع سے پناہ مانگو۔^(۴)

گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جب تک

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲۰۶

(۲) ترمذی، کنز العمال: ۴۹/۲

(۳) کنز: ۵۰/۲

(۴) کنز العمال: ۴۹/۲

کہ وہ جلدی نہیں کرے۔^(۱)

داعی اولاً اپنے لیے دعا کرے

حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب دعا کرتے تو اولاً اپنے لیے دعا فرماتے۔^(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ پاک ہم پر رحم فرما اور عاذ کے بھائی پر۔^(۳)

امام اپنی دعائیں مقتدیوں کو بھی شریک کرے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی قوم کی امامت کرے اور دعا اپنے لیے خاص کرے اور قوم کو چھوڑ دے۔^(۴)

فائدہ: دعا صرف اپنے لیے ہی نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی شریک کرے۔

دعا اپنے لیے خاص نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور آپ ﷺ تشریف فرما تھے، اس نے نماز پڑھی پھر دعا کرتے ہوئے یہ کہا:

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ وَ مُحَمَّدًا وَّ لَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا

”اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور کسی پر نہ رحم فرما۔“

آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: ”ارے تو نے اللہ کی نعمت کو تنگ کر دیا۔“^(۵)

(۱) مسلم: ۲/۳۵۲

(۲) ترمذی: ۲/۱۷۶

(۳) ابن ماجہ: ۳۴۵

(۴) ترمذی: ۴۷، ابن ماجہ: ۶۶

(۵) ابوداؤد: ۵۴/۱

فائدہ: یعنی تکبیر فرمائی کہ اللہ کی عام اور وسیع نعمت کو اپنے لیے خاص مت کرو۔

دعائیں الحاح ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ دعائیں الحاح (تضرع و زاری) کو پسند فرماتے ہیں۔^(۱)

صالحین اور نیکوں سے دعا کی درخواست

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے دعا کر دیجیے، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ اجْمَعْ عَلَى الْهُدَى أَمْرَهُمْ^(۲)

”اے اللہ ان کے معاملہ کو ہدایت پر جمع فرما دیجیے۔“

بڑوں کا چھوٹوں سے دعا کی درخواست

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عمرہ کی اجازت لی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔^(۳)

ہر چیز کی دعا اللہ پاک سے کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک ضرورت اللہ سے مانگو، یہاں تک کہ جوتے کا تمہ اور نمک بھی۔^(۴)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۷۹۴/۲

(۲) مجمع الزوائد: ۱۸۵/۱۰

(۳) اذکار: ۳۴۵

(۴) ترمذی، مجمع الزوائد: ۱۵۰/۱۰

فنا کردہ: مطلب یہ ہے کہ معمولی اور قیمتی ہر شے اللہ پاک سے ہی مانگے کہ معمولی شے کے مانگنے میں کوئی بے ادبی نہیں۔

غیر قبلہ رخ دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ بارش کے لیے دعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے دعا کی، چنانچہ آسمان بادل سے پڑ ہو گیا اور بارش ہوئی یہاں تک کہ گھر پہنچنا مشکل ہو گیا اور مسلسل ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ دوسرے جمعہ اسی آدمی نے یا دوسرے آدمی نے درخواست کی کہ دعا کیجیے بارش رک جائے کہ ہم سب ڈوب گئے۔ آپ ﷺ نے (خطبہ دینے ہی کی حالت میں جب کہ آپ کا رخ مشرق کی جانب تھا، دعا کی اور کہا): ”اللَّهُمَّ حَوِّالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا“۔ اے اللہ! بارش ہمارے ارد گرد ہو ہمارے اوپر نہ ہو۔^(۱)

رخ قبلہ دعا کرنا

حضرت طارق بن علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب بیت اللہ تشریف لاتے تو قبلہ رخ ہوتے اور دعا فرماتے۔^(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ عرفات میں تشریف لائے تو قبلہ رخ ہو کر دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔^(۳)

دعا ہر رخ میں جائز ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿إِنَّمَا تُؤَلُّوْا فَنَمُ وَجْهَ اللّٰهِ﴾^(۴) جس رخ رہو خدا کو پناؤ گے، تاہم رخ قبلہ مستحب ہے۔ بسا اوقات آپ ﷺ اس کا خیال رکھتے، جیسا کہ روایت میں ہے۔

(۱) بخاری: ۱۲۹/۱

(۲) مسند احمد مرتب: ۲۶۹/۱۴

(۳) مسلم، مسند احمد: ۲۶۹/۱۴

(۴) البقرة: ۱۱۵-۲

دعا میں مسکنت و زاری پسندیدہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک دعا میں الحاح و زاری کو پسند کرتے ہیں۔^(۱)

فائدہ: یعنی دعا میں خوب تضرع، مسکنت اور اصرار کرے، اپنی شدت احتیاج پیش کرے، محتاجگی کو مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرے۔ جس طرح بچہ کسی چیز کو رو رو کر والدین سے منوالیتا ہے اسی طرح اللہ کے سامنے بھی تضرع اور زاری کا اظہار کر کے اپنی حاجت کو منوائے۔ اللہ پاک کے یہاں تضرع و زاری و مسکنت بہت پسندیدہ ہے۔ چنانچہ ماں بھی اس وقت تک دودھ نہیں پلاتی جب تک کہ بچہ روتا نہیں۔ کسی شاعر نے اس کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے ۔

تا نہ گرید ابر کے خند و حُسن
تا نہ گرید طفل کے جو شد لب

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ سنانے والے کی، نہ دکھانے والے کی، نہ کھیل بنانے والے کی سنتا ہے بلکہ اس کی سنتا ہے جو دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہے۔^(۲)

خوش حالی میں دعا کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ تنگی اور مصائب کے موقع پر اس کی دعا قبول ہو اسے چاہیے کہ خوش حالی اور راحت کے موقع پر خوب دعا کرے۔^(۳)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ خدا

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲۰

(۲) الادب المفرد: ۲۹۱

(۳) الدعاء للطبرانی: ۴۴، ترغیب: ۴۷۸/۲

کو خوش حالی کے موقع پر یاد کرتا ہے تو اللہ پاک تنگی و مصائب کے وقت اس کی اعانت فرماتے ہیں۔^(۱)

فائدہ: خوش حالی اور فراوانی میں مست اور غافل رہنا اور تنگی و مصائب کے موقع پر اللہ پاک کی طرف متوجہ ہونا پسندیدہ نہیں، یہ تو غرض کا بندہ ہوا۔ خوشحالی اور راحت کے موقع پر خدا تعالیٰ سے غافل نہ ہو، ذکر و دعا میں لگا رہے، اس کی وجہ سے تنگی و مصائب کے موقع پر اس کی نصرت زیادہ ہوگی۔

صبح کی نماز میں اپنی ضرورتوں کے مانگنے کا حکم

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورتوں کا سوال صبح کی نماز میں کرو۔^(۲)

فائدہ: یہ وقت مقبول ہوتا ہے اور فرشتے خدا کی جانب سے تقسیم رزق پر مامور ہوتے ہیں، اسی لیے آپ ﷺ رزق کی دعا مانگتے تھے۔

امت کی دعا مغفرت محبوب خدا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دعا: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ أَمَّكَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةً عَامَّةً“ ہے۔^(۳)

کثرت دعا کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے انس! خوب دعا کرو کہ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔^(۴)

فائدہ: اس سے بکثرت مشغول دعا ہونے کی اہمیت معلوم ہوئی۔

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲/۲۰۵

(۲) دیلمی، کنز: ۲/۳۰۵

(۳) دیلمی: ۴/۴۶

(۴) دیلمی، کنز: ۴۸

اعمال صالحہ کے وسیلے سے دعا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تین شخص کہیں سفر میں نکلے، راستے میں بارش ہوگئی۔ (اس سے بچنے کے لیے) کسی غار میں گھس گئے اچانک غار کے دہانے پر ایک چٹان آگری، (جس سے راستہ بند ہو گیا) ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھیوں سے کہا: اپنے اپنے افضل اور بہترین اعمال کے وسیلہ سے جو تم نے کیے ہیں دعا کرو۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرے والدین بوڑھے تھے، میں بکریاں چرانے باہر جاتا پھر واپس آتا تو دودھ دوہتا اور تازہ دودھ والدین کی خدمت میں پیش کرتا، وہ دونوں پیتے، (ان کے پینے کے بعد جو بچ جاتا) اپنے بچوں اور بیوی کو پلاتا۔ ایک رات دیر ہوگئی، جب آیا تو وہ دونوں (والدین) سو چکے تھے۔ میں نے بہتر نہیں سمجھا کہ ان کو بیدار کروں، (ان کے نہ پینے کی وجہ سے بچوں کو بھی نہیں دیا) بچے (بھوک کی وجہ سے) میرے پیر کے پاس رو رہے تھے۔ میں اسی طرح (دودھ لے کر کھڑا) رہا اور وہ دونوں (اسی طرح سوتے) رہے، یہاں تک کہ صبح نمودار ہوگئی۔ اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ اگر میں نے آپ کی رضا کی خاطر ایسا کیا ہے تو اے اللہ! ہم سے یہ مصیبت دور فرما اور غار کا دہانہ کھول دے کہ ہم آسمان دیکھ لیں، چنانچہ کھل گیا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ میں اپنی چچا زاد بہن پر فریفتہ تھا اور میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کہ لوگ عورت سے کرتے ہیں۔ میں نے اس سے ناجائز خواہش (زنا) کا اظہار کیا تو اس نے کہا جب تک سواشر فی نہ دو گے مقصد کو نہ پاسکو گے۔ چنانچہ میں نے کوشش کی اور اپنے مقصد کو حاصل کر لیا۔ جب میں اس کے پیروں کے درمیان آیا تو اس نے کہا: ”خدا اسے ڈرو اور کسی کی ناموس کو ناحق مت ختم کرو۔“ میں کھڑا ہو گیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ اے اللہ! تو جانتا ہے اگر میں نے تیری رضا کی خاطر ایسا کیا تو یہ کھول دے، چنانچہ دو تہائی پتھر ہٹ گیا۔ تیسرے نے کہا:

اے اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ میں نے چند صاع کے عوض ایک مزدور لیا، کام کے اختتام پر جب میں نے اس کو اجرت دی تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے اس اجرت کو کھیتی میں لگا دیا اور اس سے میں نے گائے اور اس کانو کر بھی خرید لیا۔ پھر وہ آیا اور اس نے کہا میرا حق مجھے دو۔ میں نے کہا: جاؤ یہ گائے اور چرواہے لے لو (یہ سب تمہارا ہے) اس نے کہا: کیوں مذاق کرتے ہو؟ میں نے کہا: مذاق نہیں کرتا، وہ سب تمہارا ہی ہے۔ (تمہارے ہی مال سے ہے) چنانچہ وہ سارا کا سارا مال، مویشی لے گیا، اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ اگر میں نے یہ آپ کی رضا کے باعث کیا ہے تو یہ (راستہ) کھول دے۔ چنانچہ چٹان پوری ہٹ گئی اور راستہ کھل گیا (اور وہ غار سے نکل آئے)۔^(۱)

فائدہ: اس سے اعمال صالحہ کے وسیلہ سے دعا کا مانگنا ثابت ہوا، لہذا اگر زندگی کے اچھے، بہترین اور مخلصانہ اعمال ہوں اور ان کے لئے ہونے کا یقین ہو تو اس کے وسیلہ سے دعا کرے باعث قبولیت ہے، جیسا کہ اس واقعہ سے معلوم ہوا۔ اسی وجہ سے بعض محدثین نے اعمال صالحہ کے وسیلہ سے دعا پر باب قائم کیا ہے۔

دعا میں قبلہ رخ ہونا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے مشرکین کو دیکھا وہ ہزار تھے اور آپ کے اصحاب ۳۱۷ (ایک روایت میں زائد بھی ہے) تھے۔ آپ ﷺ قبلہ ہوئے اور ہاتھ پھیلا کر زور سے دعا کرنے لگے۔^(۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو مکھی کی طرح بھینی بھینی آواز آتی، چنانچہ ایک دن وحی نازل ہوئی تو ہم رکے رہے، آپ ﷺ نے رخ قبلہ ہو کر ہاتھ اٹھایا اور دعا فرمائی: ”اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا

(۱) بخاری: ۵/۸

(۲) ابوداؤد: ۱/۲۶۹؛ سلاح: ۱۰۴

(۱) تَنْقُصْنَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ عبد اللہ ذی الجادین کے دن سے فارغ ہوئے تو آپ نے قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی: اے اللہ میں اس سے راضی ہوں آپ بھی اس سے راضی ہو جائیں۔^(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (حجۃ الوداع کے موقع کی) روایت ہے کہ آپ ﷺ مزدلفہ مشعر الحرام تشریف لائے اور رخ قبلہ ہو کر دعا مانگی اور تکبیر و تہلیل بیان کی۔^(۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو اس وادی میں چھوڑا تھا جہاں نہ کوئی انسان تھا اور نہ کوئی درخت وغیرہ تھا تو جب ان کو چھوڑ کر واپس ہوئے تو ثنیہ کے قریب جہاں سے وہ ان کو نظر نہیں آرہے تھے رخ قبلہ ہو کر دعا کی: ”رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ..... الخ۔“^(۴)

فائدہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کوئی خاص دعا کرنی ہو تو قبلہ رخ ہو کر دعا کرنی چاہیے۔

ہاتھوں کو ملا کر سینے کے مقابل رکھنا

احادیث میں وارد ہے کہ حضور پاک ﷺ عرفہ کے دن دونوں ہاتھوں کو ملا کر سینے کے مقابل رکھ کر اس طرح عاجزی کے ساتھ دعا کر رہے تھے جس طرح مسکین کھانا مانگتا ہے۔^(۵)

(۱) حاکم: ۳۹۲/۲، ترمذی

(۲) اصباحہ: ۳۳۹/۲، سلاح: ۱۰۵

(۳) مختصر، ابوداؤد: رقم الحدیث: ۱۹۰۵

(۴) بخاری مختصر: ۱/۴۷۴

(۵) مرقات: ۲/۴۷

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعا میں ہتھیلیوں کو ملا کر رکھے، لیکن فقہائے احناف دونوں ہتھیلیوں کے درمیان معمولی سا فرجہ اور خلا بہتر کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی حدیث یا اثر سے ہی انہوں نے بہتر قرار دیا ہو گا، جیسا کہ طحاوی صفحہ ۱۷۳ اور فتاویٰ شامی و ہندیہ میں ہے۔ تاہم اس سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اہتمام نہیں تھا، ورنہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ضرور اسے بیان کرتے۔

ظالم کے لیے بددعا کرنا جائز ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ اصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ
مِيَّتِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَارِنِي مِنْهُ قَارِي (۱)

”اے اللہ! میری قوت سماع و بصر کی اصلاح فرما اور ان کو میری زندگی تک باقی رکھ، جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما اور تو اس سے انتقام لے کر مجھے دکھا۔“

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ”ادب مفرد“ میں ”دعاء الرجل علی من ظلمہ“ باب باندھ کر اشارہ کیا ہے کہ اگر کوئی کسی پر ظلم و تشدد کرے تو ظالم پر بددعا جائز ہے۔ ”احکام القرآن“ میں جصاص رازی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما ”لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالشُّوْءِ“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے ظالم پر بددعا کا جائز ہونا ہے۔ (۲)

جماعت میں جہر اُدا کرنا اور آمین کہنا

قیس مدنی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت زید بن ثابت

(۱) الادب المفرد: ۱۹۵

(۲) احکام القرآن ۲/۴۱۰

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آکر کسی شے کے بارے میں سوال کیا تو حضرت زید نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ (ادھر) میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور فلاں شخص مسجد میں دعا کر رہے تھے اور خدا کا ذکر کر رہے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے تو ہم چپ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اس کام کو دوبارہ کرو جس میں تم تھے تو حضرت زید نے کہا: میں نے اور میرے ساتھیوں نے ابو ہریرہ سے پہلے دعا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری دعا پر آمین کہنا شروع کیا۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ نے دعا کی اور کہا: ”اے میرے اللہ! میں تجھ سے اسی جیسا سوال کرتا ہوں جو میرے دونوں ساتھیوں نے تجھ سے سوال کیا ہے اور میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نہ بھلایا جاسکے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کلمہ کی وجہ سے یہ دوسی غلام تم دونوں پر سبقت لے گیا۔^(۱)

جامع ابن شداد اپنے کسی رشتہ دار سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا ہے، فرما رہے تھے: تین کلمات ہیں جب میں انہیں کہوں (یعنی دعا کروں) تو تم آمین کہنا: اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوی کر دے، اے میرے اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے، اے میرے اللہ! میں بخیل ہوں، تو مجھے سخی کر دے۔^(۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حبیب بن مسلمۃ الفہری رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا کہ وہ مستجاب الدعوات تھے، وہ ایک لشکر کے امیر ہوئے، سرحد پار کی، جب دشمنوں سے ملاقات کی تو لوگوں سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: جب کوئی جماعت جمع ہوتی ہے اور ان میں سے بعض دعا کرے اور تمام لوگ آمین کہیں تو ضرور خدائے پاک ان کی دعا قبول کرتا ہے۔^(۳)

(۱) حیاة الصحابة، مجمع الزوائد: ۳۶۱/۹

(۲) حیاة الصحابة: ۳۵۶، ابن سعد: ۳/۲۷۵

(۳) مجمع الزوائد: ۱۷۰/۱۰

دعا سے قبل وضو

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میرا سلام اور میرے لیے دعا مغفرت کی درخواست حضور پاک ﷺ سے کر دینا، چنانچہ میں حاضر ہوا تو آپ گھر میں کھجور کی چارپائی پر تشریف فرما تھے، جس کے نشانات جسم پر نمایاں تھے، میں نے ان کا پیغام سلام اور دعا کی درخواست پیش کی۔ تو آپ ﷺ نے پانی منگایا، وضو کیا اور دعا کی کہ اے اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما اور اسے قیامت میں لوگوں میں فائق فرما۔^(۱)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا دعا سے قبل وضو کر لینا بہتر ہے، لیکن وہ دعائیں جو وقتوں کے تابع ہیں، مثلاً: پاخانہ آتے جاتے وقت، بازار آتے جاتے وقت، صبح و شام اور دوپہر کی دعائیں یہ ہر حال میں پڑھی جائیں گی، ان دعاؤں کے لیے وضو ثابت نہیں۔ بخلاف خاص دعاؤں کے کہ ان کے لیے وضو کر لینا اور با وضو ہو کر دعا کرنا بہتر ہے۔

دعا سے قبل نماز

حضرت عبد اللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے پاس ایک دن تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا لوگوں سے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ پاک کی تعریف کرے اور درود پڑھے (اس کے بعد دعا مانگے)۔^(۲)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک نابینا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! دعا کر دیجیے کہ میں بینا ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو برداشت کر لو یہ تمہارے لیے بہتر ہو گا اور اگر چاہو تو دعا کر دوں،

(۱) مختصر مسلم شریف: ۳۰۳/۲

(۲) مختصر أمستدرک حاکم: ۳۲۰/۱

انہوں نے کہا کہ دعا کر دیجیے کہ (بینائی لوٹ آئے) آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور دعا مانگو۔^(۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ ﷺ سے قرآن بھول جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جمعہ کی رات میں ہو سکے تو تہائی رات میں اٹھو، چار رکعت نماز پڑھو، حمد و صلوٰۃ واستغفار کے بعد دعا کرو۔^(۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کوئی خاص دعا ہو تو اس سے قبل دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگے، اسے ”صلوٰۃ الحاجۃ“ کہتے ہیں۔

دعا سے قبل کوئی نیک عمل

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک نابینا نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر اپنی بصارت کے زائل ہونے کی شکایت کی اور کہا کہ دعا کیجیے کہ خدائے پاک صحت و عافیت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: جاؤ وضو کرو، نماز پڑھو اور دعا کرو۔^(۳)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور فرمایا: جسے خدائے پاک یا کسی انسان سے کوئی حاجت و ضرورت وابستہ ہو تو اسے چاہیے کہ خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے۔^(۴)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کوئی خاص یا اہم دعا ہو تو اچھی طرح سنن و مستحبات کی رعایت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھ کر دعا کرے، یہ مسنون طریقہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی آپ ﷺ نے حفظ قرآن کی دعا کے لیے نماز

(۱) حاکم: ۳۱۳/۱

(۲) مختصر، ترمذی، حاکم: ۳۱۶/۱

(۳) مختصر، مستدرک حاکم: ۳۱۳، ابن ماجہ

(۴) مختصر، حاکم: ۱۴۲/۱

پڑھ کر دعا مانگنے کے لیے فرمایا تھا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طریق تھا، چنانچہ حضرت عبد اللہ اپنے والد کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے والد عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے موقع پر (فتنہ سے بچنے کے لیے) رات میں نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی: اے اللہ! ہمیں فتنہ سے بچالے، جیسے کہ آپ اپنے نیک بندوں کو بچاتے ہیں، چنانچہ وہ صرف جنازہ ہی کے لیے نکلے (اور فتنہ سے محفوظ رہے)

پریشان کرنے اور اذیت پہنچانے والے ظالم پر بد دعا
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفار نے ہمارے ساتھ قتال کیا جس کی وجہ سے ہم نماز عصر سے رہ گئے، یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے اللہ! جنہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکا ان کے گھروں کو اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔“ (۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل اور اصحاب قریش نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر اونٹ کی غلیظ اوجھڑی ڈالی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بد دعا کی۔ جب بد دعا کرتے تو ۳ مرتبہ کرتے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ يَا بِيْ جَهْلٍ
وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ

”اے اللہ! آپ کی گرفت اور پکڑ قریش پر اور ابو جہل پر، عتبہ بن ربیعہ وغیرہ پر ہو۔“

امام بخاری رحمہ اللہ نے ”الادب المفرد“ میں باب باندھا ہے: ”ظالم پر بد دعا کرنا“ اس سے اس بات کی وضاحت مقصود ہے کہ ظلم کرنے والے پر بد دعا کرنا

درست ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو ظلم کرے اور ستائے اس پر بددعا جائز ہے، ہاں اگر صبر کرے تو بہتر ہے۔^(۱)

محدث بھوپالی نے ”نزل الابرار“ میں ظالم پر بددعا کے جواز پر لکھا ہے کہ نصوص (کتاب اللہ، سنت اور اسلاف امت کے اقوال) سے اس کا درست ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت کی (جس سے ان کو بڑی اذیت پہنچی) تو انہوں نے بددعا دیتے ہوئے کہا کہ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کی عمر خوب لمبی فرما، اس کی تنگدستی کو زائد فرما اور اس کو آزمائش میں مبتلا فرما۔ چنانچہ شکایت کرنے والے کا یہی حال ہوا۔ اسی طرح عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اروی بنت اوس نے سعید بن زید سے لڑائی کی تو انہوں نے بددعا دیتے ہوئے کہا: تو اندھا ہو، چنانچہ اس وقت تک نہیں مرے جب تک کہ نابینا نہ ہو گئے۔^(۲)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اذیت دے اس کے لیے یہ دعا کرے:

اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اسْتَخْرِجْ حَقِّي اللَّهُمَّ حُلْ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ ظُلْمِي^(۳)

”اے اللہ! ظالم پر میری مدد فرما، اے اللہ! میں عنایت حق کا طالب ہوں، اے اللہ! میرے اور ظالم کے درمیان حائل ہو جائیے۔“

زاہد ان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے گفتگو کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھوٹا کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایسا

(۱) الجامع لاحکام القرآن: ۶/۱

(۲) نزول الابرار: ۳۷۴، ابن ابی الدنيا: ۳۵/۴

(۳) تفسیر القرطبي: ۵/۶، البحر المحیط: ۴/۲۳۸، ابن کثیر: ۴/۳۹

نہیں کہا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم جھٹلاؤ گے تو میں بددعا کروں گا، اس نے کہا: ہاں کر دو بددعا، چنانچہ آپ نے بددعا کی جس کی بناء پر وہ شخص اندھا ہو گیا۔^(۱)

حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کی ایک شخص نے بے ادبی کی اور انہیں جھوٹا کہا، اس پر مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو خدا جلد تجھے ہلاک کرے، چنانچہ وہ شخص اسی وقت مر گیا۔^(۲)

عبدالواحد بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں مالک بن دینار کے پاس بیٹھا تھا اور ہمارے پاس محمد بن واسع اور حبیب ابو محمد بھی تھے۔ ایک شخص آیا اور مالک بن دینار سے تقسیم کے سلسلہ میں سخت گفتگو کی اور کہا: تم نے غلط کیا، اپنے اصحاب اور خادموں کے ساتھ ناحق رعایت کی تاکہ چاہنے والے زیادہ ہو جائیں اور لوگ آپ کی طرف رخ کریں۔ مالک بن دینار رونے لگے اور کہا: میں نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے کہا: آپ نے ایسا ہی کیا ہے، مالک پھر رونے لگے اور کہا: اس نے مجھے ذکر سے غافل کیا، اے اللہ! اس شخص سے مجھے جس طرح چاہے نجات دے، پس وہ شخص فوراً منہ کے بل گرا اور مر گیا۔^(۳)

نافع بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کی باندی نے بیان کیا کہ حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ نے شامی شخص سے اپنی لڑکی کی شادی کی، اس شرط پر کہ وہ اسے شام نہ لے جائے گا۔ اس نے بعد میں لے جانا چاہا تو حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ نے منع کیا، اس نے انکار کر دیا، حضرت سعد نے دعا کی: اے اللہ! اس کے ارادہ کو پورا نہ فرما، چنانچہ وہ شخص راستہ میں مر گیا۔^(۴)

دعاؤں میں ہاتھوں کا اور انگلیوں کا رخ

دعائیں ہاتھوں کو سینے کے مقابل اٹھائے اور ہاتھوں کا رخ آسمان کی جانب اور

(۱) ابن ابی الدنيا: ۳۲

(۲) ابن ابی الدنيا: ۴/۶۷

(۳) ابن ابی الدنيا: ۴/۷۱

(۴) ابن ابی الدنيا: ۴/۳۶

انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔ علامہ شامی ذکر کرتے ہیں:

”فبسط يديه حذاء صدره نحو السماء لانها قبلة الدعاء“^(۱)

”کذا روى عن ابن عباس رضى الله عنهما من فعل النبي صلى الله عليه وسلم. قال الطحطاوي - رحمه الله - الذي في الحصن الحصين وشرحه: ان يرفعهما حذاء منكبيه باسطاً كفيه نحو السماء لانها قبلة الدعاء“^(۲)

”آسمان کی جانب رکھتے ہوئے سینے کی جانب ہاتھ پھیلائے چونکہ دعا کا قبلہ یہی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی پاک ﷺ سے اسی طرح کرنا نقل کیا ہے۔ علامہ طحطاوی نے حصن حصین اور اس کی شرح سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ کندھے کے قریب تک ہاتھ اٹھائے اور رخ آسمان کی جانب رکھے چونکہ قبلہ دعا یہی ہے اور ہاتھ کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب رکھنا بہتر ہے۔“^(۳)

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا معیار

خیال رہے کہ ہر دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مسنون اور مشروع نہیں ہے، بلکہ اس کا ایک معیار اور ضابطہ ہے، وہ یہ ہے:

مطلق دعا کے لیے رفع یدین (دونوں ہاتھوں کو اٹھانا) مستحب ہے۔ مگر جہاں شریعت نے خاص مواقع میں خاص الفاظ کے ساتھ دعا کی تعلیم دی ہے، مثلاً: مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت، سونے کے وقت اور سونے سے اٹھ کر، بیت الخلاء میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت، سوار ہوتے وقت اور بوقت جماع وغیرہ۔ ان مواقع میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا شرعاً ثابت نہیں، کھانے کے بعد اور اذان کے بعد کی دعا بھی اسی قسم میں داخل ہے۔“^(۴)

(۱) شامی: ۷۴/۱

(۲) طحطاوی علی المراقی: ۱۷۳/۱

(۳) احسن الفتاویٰ: ۵۸/۳، کذا فی الطحطاوی علی المراقی

(۴) احسن الفتاویٰ: ۳۶۶/۱

صدیق حسن بھوپالی نے بھی لکھا ہے کہ جو دعائیں کسی وقت و حال کے ساتھ مقید ہوں (جیسے بازار جاتے وقت، مسجد جاتے وقت) اس میں ہاتھ اٹھانا مستحب نہیں۔^(۱)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

کے حوالے سے دعا کے دس آداب بیان کیے ہیں:

- ① متبرک مستجاب اوقات کا خیال رکھے، مثلاً: یوم رمضان، یوم جمعہ ② اچھے احوال میں دعا کرنا، مثلاً: سجدہ کی حالت میں، رقت قلب کے وقت ③ استقبال قبلہ، ہاتھ اٹھانا اور چہرے پر پھیر لینا ④ آواز کو پست کرنا ⑤ وزن و سجع کا تکلف نہ کرنا ⑥ خوف و خشیت کی حالت اختیار کرنا ⑦ یقین و پختگی کے ساتھ دعا کرنا ⑧ دعا میں الحاح و زاری کرنا اور تین مرتبہ کرنا ⑨ دعا کی ابتداء حمد و ثناء اور درود سے کرنا ⑩ احوال باطنی کا ہونا، مثلاً: توبہ کرنا۔

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث سے یہ آداب دعا تحریر کیے ہیں:

- ① داعی کا کھانے پینے اور لباس و کمائی میں حرام امور سے پرہیز کرنا ② اخلاص سے دعا کرنا ③ دعا سے پہلے نیک عمل کرنا ④ دو زانو بیٹھنا ⑤ اول و آخر حمد کرنا ⑥ درود شریف پڑھنا ⑦ دونوں ہاتھ کا پھیلانا ⑧ دونوں ہاتھوں کا اٹھانا ⑨ ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھانا ⑩ دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا ⑪ دعا مانگتے وقت باادب رہنا ⑫ عاجزی کرنا ⑬ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا ⑭ نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانا ⑮ اسمائے ذاتی و صفاتی کا واسطہ دینا ⑯ دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا ⑰ دعا میں گانے کی طرح نہ گانا ⑱ انبیاء علیہم السلام کے وسیلے سے دعا مانگنا ⑲ پاک و صاف ہونا ⑳ وضو کرنا ㉑ قبلہ رخ ہونا ㉒ دعا سے قبل نماز پڑھنا ㉓ اگر امام ہو تو

تہا اپنے لیے دعائے مانگنا (۲۳) عزم و یقین کے ساتھ دعا مانگنا (۲۵) انتہائی رغبت و اشتیاق سے دعا مانگنا (۲۶) حضور قلب کے ساتھ تہہ دل سے دعا کرنا اور اچھی امید رکھنا (۲۷) مکرر مانگنا (۲۸) تین مرتبہ مانگنا (۲۹) دعائیں اصرار اور مبالغہ نہ کرنا (۳۰) گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا (۳۱) ناممکن شئی کی دعائے کرنا (۳۲) حد سے زیادہ تجاوز نہ کرنا (۳۳) رحمتِ خداوندی تنگ نہ کرنا، مثلاً: مجھ پر رحم فرما دوسروں پر رحم نہ فرما (۳۴) اللہ کے نیک بندوں کا واسطہ دینا (۳۵) پست آواز سے دعا مانگنا (۳۶) گناہ کا اعتراف کرنا (۳۷) دعائے ماثورہ مسنونہ کا اہتمام کرنا (۳۸) جامع دعاؤں کو اختیار کرنا (۳۹) اپنی ذات سے دعا کی ابتداء کرنا پھر بھائیوں اور مؤمنین کے لیے دعا کرنا (۴۰) اپنی حاجتیں مانگنا (۴۱) دعا کرنے اور سننے والوں کا آمین کہنا (۴۲) دعا سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا (۴۳) جلد بازی نہ کرنا، یعنی یہ نہ کہنے لگ جائے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

امام الحدیث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شعب الایمان“ میں

دعا کے درج ذیل چند اہم آداب ذکر کیے ہیں:

- ① دعا سے (یعنی سوالیہ دعا سے) قبل توبہ (گناہوں سے معافی، مغفرت وغیرہ) کرے (۲) خوب طلب اور الحاج و زاری سے دعا کرے (غفلت اور غلجٹ کے ساتھ نہ کرے) (۳) راحت اور خوشحالی میں بھی دعا کرتا رہے، صرف پریشانی اور حوادث کے موقع پر ہی اہتمام نہ کرے۔ (۴) خوب پختگی سے مانگے (۵) تین مرتبہ مانگے (۶) جامع ترین دعا مانگے جب تک کوئی خاص انفرادی چیز کی حاجت نہ ہو، مثلاً: تمام امراض سے شفا عطا فرما، اس میں سب آجائیں گے لیکن کسی خاص مرض میں مبتلا ہو، مثلاً: سر کا درد ہو تو کہہ سکتا ہے کہ اے اللہ! سر کے درد کو دور فرما (۷) ابتدا و اختتام درود پر کرے (۸) با وضو دعا کرے (۹) قبلہ رخ ہو کر دعا کرے (۱۰) عموماً نماز کے بعد کرے (۱۱) ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور کندھے تک ہاتھ اٹھائے (۱۲) آواز کو پست رکھے (۱۳) زور سے چلا کر دعا نہ کرے (۱۴) دعا سے فراغت پر چہرے پر ہاتھ

پھیرے (۱۵) قبولیت کا احساس ہو جائے تو الحمد للہ کہے (۱۶) کسی دن دعا سے خالی نہ رہے، رات دن دعا کرتا رہے۔^(۱)

صاحبِ نزل الابرار رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ آداب
صاحبِ نزل الابرار محدث بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کے یہ آداب ذکر کیے ہیں اور
ہر آداب کو حدیث پاک سے مستند کیا ہے۔

دعا کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا قبولیت کا باعث ہے:

- ① دعا کرنے والا حرام و ممنوع چیزیں کھانے پینے سے احتراز کرے (کہ اس کو دعا کے قبول نہ ہونے میں بہت دخل ہے۔)^(۲)
- ② خلوص اور للہیت کے ساتھ دعا مانگے کہ اخلاص مدار ہے قبولیت کا۔^(۳)
- ③ دعا سے قبل کوئی عمل صالح کرنا۔^(۴)
- ④ با وضو مانگنا۔^(۵)
- ⑤ قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا۔^(۶)
- ⑥ نماز کے بعد دعا کرنا۔^(۷)
- ⑦ دعا سے قبل خدائے پاک کی حمد و ثنا کرنا۔^(۸)
- ⑧ درود پاک پڑھنا۔^(۹)

(۱) شعب الایمان: ۴/۶۷

(۲) بحديث ابی ہریرہ فی المسلم

(۳) حاکم

(۴) بحديث الثلاثہ فی الصحاح

(۵) بحديث ابی درداء فی الطبرانی

(۶) بحديث ابی درداء فی الطبرانی

(۷) بحديث ابی درداء فی الطبرانی

(۸) بحديث ابی درداء فی الطبرانی

(۹) بحديث علی فی الطبرانی

- ۹ ہاتھوں کو سینہ یا کندھے تک اٹھانا۔^(۱)
- ۱۰ خشوع و خضوع و مسکنت کے ساتھ مانگنا۔^(۲)
- ۱۱ حضرات انبیاء کرام کا توسل اختیار کرنا۔^(۳)
- ۱۲ صالحین کا توسل اختیار کرنا۔
- ۱۳ سر و جہر کے درمیان مانگنا۔^(۴)
- ۱۴ گناہ کا اعتراف اور توبہ و معافی مانگتے ہوئے دعا کرنا۔^(۵)
- ۱۵ اولاً اپنے لیے پھر تمام لوگوں کے لیے دعا کرنا۔^(۶)
- ۱۶ پختگی سے مانگنا۔^(۷)
- ۱۷ حضور قلب اور امید کے ساتھ مانگنا۔^(۸)
- ۱۸ تکرار کے ساتھ ۳۳ مرتبہ دعا کرنا۔^(۹)
- ۱۹ گناہ اور قطع رحمی کی دعائے کرنا۔^(۱۰)
- ۲۰ محال اور ناممکن امور کے متعلق دعائے کرنا۔^(۱۱)
- ۲۱ دعائیں کسی دوسرے کو محروم نہ کرنا۔^(۱۲)

-
- (۱) مالک بن یسار فی ابی داؤد
 - (۲) ادعوار بکم تضرعا (القرآن)
 - (۳) عثمان بن حنیف فی الترمذی
 - (۴) بحدیث موسیٰ فی الصحاح
 - (۵) بحدیث علی فی المسلم
 - (۶) بحدیث ابن عمر فی الترمذی
 - (۷) بحدیث ابی ہریرہ فی البخاری
 - (۸) بحدیث ابن عمر فی احمد
 - (۹) بحدیث عائشہ فی المسلم
 - (۱۰) بحدیث ابی ہریرہ فی المسلم
 - (۱۱) بحدیث عبداللہ بن مغفل فی ابی داؤد
 - (۱۲) بحدیث ابی ہریرہ فی الصحاح

- ۲۳ تمام ضرورتوں کی دعا کرنا یعنی معمولی چیز کی بھی۔^(۱)
- ۲۴ دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔^(۲)
- ۲۵ دعا کرنے والے اور سننے والے دونوں کا آمین کہنا۔^(۳)
- ۲۶ جلد بازی نہ کرنا۔^(۴)
- ۲۷ اوقات مستجاب کا خیال رکھنا۔
- ۲۸ ذلت و افتقار کے لہجہ سے دعا مانگنا، فصاحت و بلاغت کا زور نہ دکھانا۔^(۵)

دعا کی ابتداء کس طرح کرے؟

دعا کی ابتداء درود شریف سے

فضالہ بن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور یہ دعا کی: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ“ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے جلدی کی، جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جاؤ، اللہ کی تعریف کرو جس کا وہ اہل ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر دعا کرو۔ ایک دوسرا شخص آیا اس نے اللہ کی تعریف کی اور نبی پاک ﷺ پر درود بھیجا، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اے نماز پڑھنے والے! دعا کرو قبول کی جائے گی۔“^(۱)

فائدہ: آداب دعائیں سے ہے کہ اول آخر درود شریف پڑھ کر دعا کرے۔

دعائیں درود پاک کی اہمیت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا کی رہتی ہے جب تک نبی پاک

(۱) بحديث انس في الترمذي

(۲) بحديث مالك بن يسار في ابى داؤد

(۳) ابوداؤد

(۴) بحديث ابى هريره في الصحيح

(۵) نزل الابرار: ۳۹

(۶) ترمذی: ۱۸۶/۲، رقم الحديث: ۳۴۷۶

ﷺ پر درود نہ بھیجے۔^(۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، اس میں سے کچھ اوپر نہیں جاتی جب تک نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔

شیخ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ سے کوئی دعا کرو تو درود شریف پڑھ کر شروع کرو، پھر جو چاہو مانگو اس کے بعد رسول پاک ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کرو۔ اللہ اس سے بالاتر ہے کہ (دونوں طرف اول آخر درود شریف کو سن لے) ان دونوں کے درمیان کو چھوڑ دے۔^(۲)

دعا کی ابتداء حمد سے

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو ابتداء دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا: ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى الْعَلِيِّ الْوَهَّابِ“،^(۳) فائدہ: یعنی اولاً اللہ کی تعریف کرے، اس کے اوصاف حمیدہ اور اس کے اسمائے حسنیٰ ذکر کرے پھر درود شریف پڑھ کر دعائے مانگے، ہر حدیث پر عمل ہو جائے گا اور یہ بھی طریقہ ہے کہ صرف حمد باری ”سبحانک اللہم“ وغیرہ کسی بھی الفاظ تسبیح سے دعا شروع کرے اور درود پر ختم کرے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو حمد و ثناء باری سے شروع کرے، پھر درود شریف پڑھے، اس کے بعد دعا مانگے، یہ طریقہ قبولیت دعا کے قریب ہے۔ چنانچہ فضالہ بن حمید رحمہ اللہ کی حدیث میں آپ ﷺ سے ایک صحابی کو اسی طرح دعا کرنے کا حکم منقول ہے۔^(۴)

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۶۰

(۲) حصن: ۵۰۲

(۳) ابن ابی شیبہ: ۱۰/۲۶۶، حاکم: ۱/۴۹۸

(۴) الدعاء للطبرانی: ۲/۸۲۲

دعا کی مسنون ترتیب

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي“ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اس کی دعا سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے! تو نے جلدی کی، جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو اللہ تعالیٰ ایسی حمد بیان کرو جس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر درود بھیجو، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔

اس کے بعد اور ایک شخص نے نماز پڑھی، اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے! دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی۔^(۱)

فائدہ: اس حدیث پاک میں دعا کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کیا جائے۔ پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے، اس کے بعد دعا کی جائے تو یہ دعا مقبول ہوگی۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ دعا کی ابتداء حمد و ثناء سے کرے، پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگے اسی طرح ختم پر بھی یہی طریقہ اختیار کرے کہ درود شریف اور حمد الہی پر ختم کرے۔^(۲)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کو ذکر اللہ سے شروع کرنا بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ علماء کا اس کے مستحب ہونے پر اجماع ہے کہ دعا کی ابتداء حمد و ثناء سے کرے، پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسی طرح ختم بھی کرے، یعنی درود کے بعد حمد پر ختم کرے۔^(۳)

(۱) ترمذی ۱۸۶/۲، الدعاء للطبرانی ۸۲۲/۲

(۲) اذکار نووی: ۲۴۲

(۳) القول البدیع: ۲۱۲

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”القول البدیع“ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کیا ہے انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کا ارادہ کرے تو ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے جو اس کی شایانِ شان ہے، پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر دعا کرے، یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔^(۱)

دعا کس پر ختم کرے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے دعا کے شروع میں، بیچ میں اور آخر میں یاد کرو (یعنی درود بھیجو)۔“^(۲)

فائدہ: علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس امر کے استحباب پر اجماع ہے کہ دعا کی ابتداء حمد و ثناء الہی اور درود شریف سے کرے، اسی طرح حمد و ثناء اور درود پاک سے دعا کو ختم بھی کرے، اس کی تائید میں بکثرت روایتیں ہیں۔^(۳)

مثلاً اس طرح ختم کرے:

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ^(۴) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اسم اعظم کی کچھ تفصیل جن سے دعا قبول ہوتی ہے

ابن ماجہ اور حاکم میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) القول البدیع: ۲۱۳

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰۰/۱۵۵

(۳) الاذکار: ۹۹

(۴) صافات: ۳۷-۱۰۸ تا ۱۸۲

نے فرمایا: اسم اعظم کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے اور یہ تین سورتوں میں ہے: سورۃ البقرہ، آل عمران اور سورہ طہ میں۔ ① آیۃ الکرسی میں ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ ② اور آل عمران کے شروع میں ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ ③ اور سورہ طہ میں ﴿عِنْدَ الْوُجُوهِ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ﴾ ④

دہلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسم اعظم سورہ حشر کی آخری آیتوں میں ہے۔ ⑤ یعنی ﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ سے آخر تک جو آیتیں ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الحاوی“ میں اسم اعظم کے متعلق جو تفصیل ذکر کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسم اعظم ان کلمات میں ہے:

① ”اللہ“۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، اسی طرح شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

② ”اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“

③ ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“

④ ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“

⑤ ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ“

⑥ ”ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“

⑦ ”لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ“

⑧ ”رَبُّ رَبِّ“

⑨ ”مَالِكُ الْمَلِكِ“

⑩ کلمہ توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)

(۱) حصن: ۷۲، ابن ماجہ: ۲۷۴

(۲) نزول الابرار: ۵۰

① ”اللَّهُمَّ“

ابو امامہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم قرآن کی تین سورتوں میں ہے: سورہ بقرہ، آل عمران اور سورہ طہ میں اور وہ ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے۔^(۱)
اسم اعظم کے متعلق ایک تحقیق یہ بھی ہے کہ اسما حسنیٰ میں سے جن ناموں کے ساتھ بھی اللہ کو حضور و استغراق کے ساتھ یاد کرے کہ غیر اللہ کا خیال نہ رہے تو یہ اسم اعظم ہے۔^(۲)

مجاہد اور مقاتل رحمۃ اللہ علیہما کی رائے یہ ہے کہ اسم اعظم، جس کے ذریعہ آصف بن برخیا نے تخت بلقیس کو ایک آن میں حاضر کیا تھا وہ ”ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ تھا۔

کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ وہ اسم اعظم ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“ تھا۔
زہری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ وہ کلمات یہ تھے: ”إِلَهْنَا وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ
إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔^(۳)

مفسر قرطبی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آصف بن برخیا نے جس اسم اعظم سے دعا کی تھی وہ ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“ تھا۔
ایک قول یہ ہے کہ ان کی زبان پر ”أَهْبَاءُ أَشْرَ أَهْبَاءُ“ تھا۔^(۴)

اسم اعظم سے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الظَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ“ اس کے ذریعہ سے جب دعا کی جاتی ہے تو قبول کی جاتی ہے، جب سوال کیا

(۱) حاکم: ۱/۵۰۵

(۲) الحاوی: ۲/۳۹۷

(۳) مظہری: ۷/۱۱۸

(۴) قرطبی: ۷/۲۰۴

جاتا ہے تو نوازا جاتا ہے، جب رحمت طلب کی جاتی ہے تو رحم سے نوازا جاتا ہے اور جب مصیبت سے چھٹکارا چاہتا ہے تو چھٹکارا ملتا ہے۔^(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں نہیں معلوم اللہ پاک نے ہمیں اسم اعظم سکھا دیا ہے، جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو قبول کی جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا: ہمیں سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو اس کے ذریعہ کوئی دنیاوی دعا کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں کھڑی ہوئی، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَ اَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْكَ
اَلْبِرَّ الرَّحِیْمَ وَ اَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا
عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرْ لِّیْ وَ تَرْحَمْنِیْ

آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ”یہی تو اسم اعظم ہے جس سے تو نے دعا کی۔“^(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام چند کلمات لے کر تشریف لائے اور کہا کہ جب دنیاوی امور میں کوئی مشکل پیش آئے تو پہلے ان کلمات کو پڑھ لیں پھر اپنی ضرورت کا سوال کریں:

یَا بَدِیْعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ یَا صَرِیْحَ الْمُسْتَضْرِحِیْنَ یَا غَیَاثَ

(۱) ابن ماجہ: ۲۷۴، الدعاء للطبرانی

(۲) ابن ماجہ: ۲۷۴، ترمذی: ۴۸۷/۲

الْمُسْتَغِيثِينَ يَا كَاشِفَ السُّوءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا
مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ بِكَ أُنْزِلُ
حَاجَتِي وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا^(۱)

”اے زمین و آسمان کے خالق! اے صاحب جلال و اکرام! اے پکارنے والے
کی پکار سننے والے! اے فریاد کرنے والے کے فریاد رس! اے مصائب کے
دور کرنے والے! اے رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے! اے
پریشان حال کی دعا قبول کرنے والے! اے جہانوں کے معبود! میں اپنی
ضرورت پیش کرتا ہوں، آپ خوب جانتے ہیں، پس ان کو پورا کیجیے۔“
فائدہ: یہ کلمات باعث قبولیت ہیں، دعاؤں کے آغاز میں ان کلمات کو پڑھ کر
دعا کرنی چاہیے۔

جن کلمات کے ساتھ دعا رد نہیں ہوتی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سے معلوم کیا کہ ایسی
دعا بھی ہے جو رد نہیں کی جاتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس طرح کہو: ”أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الْأَعْلَى الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ“^(۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم،
جس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے سورہ آل عمران کی یہ آیت ہے:
﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ..... تَاَسَمَىٰ قَدِيرٌ﴾^(۳)

یارب کے ساتھ دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ ”یا

(۱) ترغیب: ۷۸/۱

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰۶/۱۰

(۳) مجمع الزوائد: ۱۰۹/۱۰

رَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لیک میرے بندے مانگ، دیا جائے گا۔^(۱)

تکبیر کے ساتھ دعا کرنا

معاویہ ابن ابوسفیان کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان کلماتِ ختمہ کے ساتھ دعا کرے گا اللہ پاک ضرور اسے نوازیں گے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.^(۲)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ کیٹا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں ہے۔“

آیتِ کریمہ کے ساتھ دعا کرنا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: مچھلی والے کی دعا جو مچھلی کے پیٹ سے کی، یعنی ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ جو بھی اس کے ساتھ دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔^(۳)

یا ذا الجلال والاکرام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (دعائیں) ”یا ذا

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۵۹

(۲) طبرانی، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۵۶، الدعاء للطبرانی: ۲/۸۳۸

(۳) ترمذی: ۲/۱۸۸، رقم الحدیث: ۳۵۰۵

الجلال والاكرام“ کے ساتھ الحاج کرو۔^(۱)
 فائدہ: یعنی ”ذا الجلال والاكرام“ کے ساتھ مانگو، مثلاً: ”یا ذا الجلال
 والاكرام“ ہمیں فلاں چیز عطا فرما۔

یا ارحم الراحمین

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک نے ایک
 فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، جو (دعا میں) تین مرتبہ ”یا ارحم الراحمین“ کہتا ہے تو
 فرشتہ اس سے کہتا ہے ”اَرَحَمَ الرَّاحِمِیْنَ“ تم پر متوجہ ہے، مانگو۔^(۲)
 فائدہ: ”اَرَحَمَ الرَّاحِمِیْنَ“ سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ بندے پر ہو جاتی
 ہے، اس لیے فرشتہ متوجہ کرتا ہے کہ مانگو اللہ تم پر متوجہ ہے۔ پس ”یا اَرَحَمَ
 الرَّاحِمِیْنَ“ کہہ کر دعا مانگنی چاہیے۔

جو دعا رد نہیں ہوتی

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے
 آپ ﷺ سے پوچھا: کوئی ایسی بھی دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی؟ آپ ﷺ نے
 فرمایا: ہاں! جو اس طرح دعا کرے:

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْلَى الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ۔^(۳)

اسمائے حسنی کے ساتھ دعا باعث قبولیت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو اس
 کے ذریعہ سے دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔^(۴)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۸۲۴/۲، ترمذی: ۱۹۱/۲، کنز العمال: ۴۸/۲، حاکم: ۴۹۹

(۲) حاکم، کنز: ۴۸

(۳) الدعاء للطبرانی: ۸۳۲/۲

(۴) فیض القدیر: ۴۸۳/۲

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے، جو ان اسماء کے ذریعہ دعا کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔^(۱)

علامہ خفی اس کے حاشیہ پر طریقہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں: ان ننانوے اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے تو دعا قبول ہوگی، یا ان کے وسیلہ سے دعا کرے۔^(۲)

یا حی یا قیوم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ دعا میں ”یا حی یا قیوم“ فرماتے۔^(۳)

چند اسم اعظم

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھا، ایک شخص مسجد میں یہ کہہ رہا تھا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْإِلَهِيُّ
الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
أَحَدٌ

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اسم اعظم سے دعا کی۔ جب اسم اعظم سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔^(۴)

(۱) فیض القدیر: ۴۸۳/۲

(۲) فضائل دعاء: ۱۰۷

(۳) الدعاء للطبرانی: ۸۲۳/۲

(۴) ترمذی: ۱۸۵۰، الدعاء للطبرانی: ۸۳۲/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول پاک ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھا، ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، جب وہ تشہد کے لیے بیٹھا تو اس نے یہ پڑھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اسم اعظم سے دعا کی۔ اس کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے اور مانگا جاتا ہے تو دیا جاتا ہے۔^(۱)
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس تشریف لائے جو یہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ

آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسم اعظم سے دعا کی، اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو دعا قبول ہوتی ہے۔^(۲)

قبولیت دعا کی چند شرطیں

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

اللہ پاک بندے کی ہر دعا سنتا ہے، مگر وہی دعا قبول فرماتا ہے جو بندہ کے حق

(۱) ابوداؤد: ۲۱۰، الدعاء للطبرانی: ۸۳۲/۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۸۳۴/۲

میں بہتر اور اس کے نزدیک مصلحت کے موافق ہو، چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

﴿فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ﴾ ^(۱) اگر وہ چاہتا ہے تو دعا قبول کرتے ہوئے مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

۱۔ لہذا دعا کی پہلی شرط مشیت ایزدی ہوئی۔

۲۔ اکل حلال۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں! اللہ پاک ہے، وہ پاک (حلال چیزوں) کو ہی قبول کرتا ہے۔ آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو درواز کی مسافت سفر طے کیے ہوئے ہو، پرگندہ منہ، پرگندہ غبار آلود بال ہو، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے مانگ رہا ہو، اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا بھی حرام، پینا بھی حرام، غذا بھی حرام ہے، کس طرح اس کی دعا قبول ہوگی۔ ^(۲)

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا:

”يَا سَعْدُ، أَطْبِ مَظْعَمَكَ تَسْتَجِبْ دَعْوَتَكَ“ ^(۳) اے سعد! پاکیزہ حلال کھانا کھاؤ دعا قبول ہوگی۔ یہی تقویٰ ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ ^(۴) اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں سے قبول فرماتا ہے۔

۳۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے رہنا:

اس امت پر بھلائی کا حکم اور برائیوں سے روکنے کی اہم ذمہ داری سپرد ہے۔ اس سے غفلت قبولیت دعا میں مانع ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم ضرور بھلائی کا حکم کرتے ہو اور

(۱) انعام: ۶-۷

(۲) مسلم: ۱/۳۲۶

(۳) ترغیب: ۲/۵۴۷

(۴) مائدہ: ۵-۲۷

برائی سے روکتے رہو، ورنہ قریب ہے کہ خدائے پاک تم پر عذاب نازل فرمائے اور تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو۔^(۱)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف نہی عن المنکر سے غفلت ہو تو دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔

۴ قبولیت میں جلد بازی نہ کرنا:

جو دعائیں فوراً قبولیت نہ چاہے، نہ یہ کہے کہ دعائیں مگر قبول نہیں ہوئی۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ عجلت نہیں کرتا اور یوں نہیں کہتا کہ میں نے تو دعا بہت مانگی مگر قبول نہیں ہوئی۔^(۲)

۵ دعائیں کوئی گناہ کی بات نہ ہو:

دعائیں ایسی بات ہو کہ جس کا پورا ہونا گناہ کا باعث ہو تو ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا۔^(۳)

۶ رشتہ توڑنے کی دعا نہ ہو:

ایسی دعا جس سے رشتہ داروں کو تکلیف ہوتی ہو، رشتہ ٹوٹتا ہو، تعلقات خراب ہوتے ہوں، قبول نہیں ہوتی۔ اسی اوپر کی حدیث پاک کا دوسرا ٹکڑا ہے، ... اور جب تک کہ رشتہ ناطہ توڑنے کی دعا نہیں کرتا۔^(۴)

۷ دل کی لگن اور یقین کے ساتھ ہونا:

توجہ اور یقین کے ساتھ دعا کرنا قبولیت کا باعث ہے، اس کے برخلاف غفلت

(۱) ترمذی: ۲۹/۲

(۲) ترمذی: ۱۷۴/۲

(۳) مسلم: ۳۵۲/۲، مختصر

(۴) مسلم: ۳۵۲/۲

اور لا پرواہی عدم قبولیت کا سبب ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم دعا یقین قبولیت کے ساتھ مانگا کرو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لا پرواہ دل کے ساتھ دعا کو قبول نہیں فرماتا۔“^(۱)

قبولیت دعا کے مراتب اور اس کی مختلف شکلیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں:

- ۱ یا تو اس کی دعا (بعینہ) قبول فرمالیتے ہیں۔
 - ۲ یا اس کے برابر کوئی مصیبت (جو آنے والی ہوتی ہے) دور فرمادیتے ہیں۔
 - ۳ یا اس کے بدلہ آخرت میں ذخیرہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔
- یہ سن کر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ”تب تو ہم لوگ خوب دعا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زائد دینے والا ہے (جو تم مانگو گے)۔“^(۲)
- حدیث پاک میں جو شکلیں دعا کی منقول ہیں وہ قبولیت ہی کی شکلیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومن کی دعا رد نہیں کرتے، بلکہ دنیا اور آخرت میں جو بھی اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے عطا فرماتے ہیں۔

قبولیت دعا کے چار مرتبے ہیں:

- ۱ جو دعا کی بعینہ وہی دنیا میں مل جائے۔
- ۲ دعا کے بدلہ آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ ملے۔
- ۳ دعا کے بدلے گناہ معاف کر دیے جائیں۔
- ۴ آنی والی مصیبت ٹال دی جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث جو مسند احمد میں ہے، اس میں یہ تین

(۱) ترمذی: ۱۸۶/۲

(۲) حاکم، مشکوٰۃ: ۱۹۶

شکلیں ہیں:

- ① دعا کا قبول ہو جانا۔
 - ② آخرت میں نیکیوں کا ملنا۔
 - ③ مصائب کا دفاع۔
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جو ترمذی میں ہے، یہ تین شکلیں ہیں:

- ① مراد کامل جانا۔
- ② آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ
- ③ گناہوں کی مغافی۔

اسی وجہ سے منقول ہے کہ انسان جب آخرت میں اپنی نہ قبول ہونے والی دعاؤں کی نیکیوں کو خلاف گمان دیکھے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش! میری کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی اور اس کا ذخیرہ آخرت میں پاتا۔

دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ دینا خدائے پاک کی بڑی مہربانی ہے۔ دنیائے فانی تو کسی نہ کسی طرح دکھ سکھ کے ساتھ گزر رہی جائے گی، آخرت کی ہر چیز باقی رہنے والی ہے۔ وہاں ملی ہوئی دولت یقیناً بہت بڑی دولت ہوگی۔

اس سے معلوم ہوا کہ دعارایگاں نہیں جاتی، دنیا میں نہ ملنے کی صورت میں بھی فائدہ سے خالی نہیں، اس لیے دعا میں کمی نہ کرنی چاہیے۔ خوب مانگے اور یہ نہ کہے کہ قبول نہ ہوئی تو دعا کرنے سے کیا فائدہ۔

قبولیت دعا کی چند علامتیں

محدث بھوپالی نے ذکر کیا ہے کہ قبولیت دعا کی چند علامتیں یہ ہیں:

- ① خشیت و بکا کی کیفیت کا پیدا ہونا۔ ② بدن کے روٹگئے کھڑے ہو جانا۔
- ③ بسا اوقات خشیت و کچکی کا آنا بھی قبولیت کی پہچان ہے۔ نیز دعا کے بعد سکون و اطمینان قلب کا ہونا ④ نشاط باطنی کا پیدا ہونا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شانے پر

ایک بوجھ سانسوس ہوتا ہے ایسے وقت میں توجہ اور تضرع سے دعا کی جانب متوجہ ہو جائے۔^(۱)

خیال رہے کہ یہ علامتیں تجربہ سے متعلق ہیں۔ دلائل کی روشنی میں نہیں کہ دلیل کا مطالبہ کیا جائے۔^(۲)

بعضوں نے بیان کیا کہ دعائیں تضرع و گڑ گڑاہٹ اور انابت الی اللہ اور سکون کے ساتھ دعائیں قلب کا متوجہ ہونا بھی قبولیت کی علامت ہے۔
بعضوں نے بیان کیا کہ دعا کی توفیق کا ہونا ہی قبولیت کی علامت ہے۔

قبولیت دعا پر کیا پڑھے؟

اگر کوئی ایسی کیفیت ہو جس سے دعا کا قبول ہونا منکشف اور معلوم ہو جائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں یہ دعا منقول ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَزَّتْہِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ^(۳)

اگر قبولیت دعا میں تاخیر ہو جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی مرفوع روایت میں ہے کہ قبولیت دعا میں تاخیر معلوم ہو تو ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ“ پڑھے۔^(۴)

ان امور کا بیان جو قبولیت دعا میں مانع ہیں

مرتکب حرام کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں!

(۱) نزل الابراہ: ۵۲

(۲) نزل الابراہ: ۵۲

(۳) نزل الابراہ: ۵۲

(۴) بیہقی فی الاسماء، نزل الابراہ: ۵۲

اللہ پاک ہے، پاک کے علاوہ نہیں قبول کرتا، مؤمنین کو وہی حکم دیا ہے جو پیغمبروں کو حکم دیا ہے کہ اے پیغمبرو! پاکیزہ رزق کھاؤ، نیک عمل کرو، میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو اور فرمایا اے ایمان والوں! جو میں نے پاک رزق دیا ہے وہ کھاؤ، پھر آپ نے ذکر کیا اس آدمی کا جو دور دراز کا سفر کرتا ہے، پر آگندہ بال ہے، آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے اے پروردگار! اے پروردگار! پکار رہا ہے اور اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، حرام سے پرورش ہوئی تو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔^(۱)

امر بالمعروف کا ترک، مانع قبولیت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو ورنہ اللہ عنقریب اپنے پاس سے عذاب بھیجے گا، تم اللہ پاک سے ضرور دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔^(۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے روکنا اہم فریضہ ہے، اس کا ترک اور غفلت دعا کے قبول نہ ہونے کا سبب ہے۔

غافل کی دعا قبول نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو قبولیت کا یقین کر کے سوال کرو، اللہ اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا قلب غافل ہو۔^(۳)

قبولیت دعا میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بندہ ہمیشہ خیر پر رہتا

(۱) مسلم: ۳۲۶/۱، ترمذی: ۱۲۸/۲، کنز العمال: ۵۰/۲

(۲) مشکوٰۃ المصابیح: ۴۳۶

(۳) مسند احمد، مجمع الزوائد: ۱۴۸/۱۰، حاکم: ۹۳/۱

ہے جب تک جلد بازی نہ کرے، پوچھا: جلد بازی کا کیا مطلب؟ آپ ﷺ نے کہا: اپنے رب سے دعا کرے اور پھر کہے کہ اس نے قبول نہیں کیا۔^(۱)

فائدہ: قبولیت کے مختلف مراتب ہیں۔ آخرت میں اس کا صلہ ملنا یا اس کے بدلے کسی دوسری چیز کا ملنا یا مصائب کا دفع ہو جانا، یہ بھی قبولیت ہی کے ذیل میں ہیں۔ پھر یہ کہ وہ حکیم و علیم ہے، تاخیر میں کوئی مصلحت ہوگی۔ جو مانگا ہے فوراً اس کے نہ ملنے پر عدم قبولیت کا فیصلہ مذموم ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے: دعا قبول نہیں ہوتی تو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

کون سی دعا قبول نہیں کی جاتی؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا میں کوئی گناہ نہ ہو اور نہ قطع رحمی ہو تو اللہ پاک تین چیزوں میں سے ایک سے ضرور نوازتے ہیں: یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا آخرت میں ذخیرہ ہو جاتا ہے یا اس جیسی کوئی مصیبت دور کر دی جاتی ہے۔^(۲)

جلد بازی مانع قبولیت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا قبول کی جائے گی جب تک جلدی نہ کرو۔^(۳)

ممنوع دعاؤں کا بیان

تکلیف و مصائب کی دعا منع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنے لیے سوائے خیر کے اور کوئی دعا نہ کرو،

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۴۷، احمد، ابویعلیٰ

(۲) ترغیب: ۱/۲۷۸، احمد

(۳) الدعاء للطبرانی: ۸۴

کہ ملائکہ تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔^(۱)
 فائدہ: یعنی گھبرا کر یا پریشان ہو کر تکلیف و مصیبت کی دعا نہ کرے، اگر قبول ہو گئی تو مصیبت بالائے مصیبت ہوگی، پریشانی پر مصیبت کی دعا پریشانی کا علاج نہیں ہے۔

موت کی دعا نہ کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کی دعا نہ کرو، نہ اس کی تمنا کرو، اگر کوئی (پریشان ہو کر) دعا ہی کرنا چاہے تو یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيٰةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا
 كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ^(۲)

”اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندہ رہنا میرے لیے مفید ہو اور وفات عطا فرما جب کہ وفات میرے لیے نفع بخش ہو۔“

اگر چاہے کے ساتھ دعا نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح دعا کرو: ”اے اللہ! تو اگر چاہے معاف کر دے اور اگر تو چاہے تو رحم فرما، اگر تو چاہے تو رزق دے، بلکہ چنگی اور جزم کے ساتھ مانگے۔“^(۳)
 فائدہ: یعنی کہے کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما۔

کسی پر بد دعا نہ کرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ اپنے اوپر بد دعا

(۱) مسند احمد، کنز العمال: ۵۷/۲

(۲) کنز العمال: ۵۸/۲، بخاری: ۸۴۷/۲، ۹۴۰

(۳) بیہقی، کنز: ۵۸، الدعاء للطبرانی: ۷۵/۲

کرو اور نہ اپنی اولاد پر بددعا کرو، نہ اپنے خادم پر بددعا کرو، نہ اپنے مال پر بددعا کرو (مثلاً: خدا کرے تو برباد ہو جائے، چولہے میں جائے) کسی قبولیت کے اوقات میں نہ پڑ جائے کہ قبول ہو جائے۔^(۱)

کھڑے ہو کر دعائے کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دعا کھڑے ہو کر نہ مانگو جیسا کہ یہود اپنے کنیسوں میں کھڑے ہو کر مانگتے ہیں۔^(۲)
 فائدہ: کبھی اتفاقاً کھڑے ہو کر دعا کر لی تو گنجائش ہے، جیسا کہ ماقبل میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے معلوم ہوا، اکثر یہ اور عادت ممنوع ہے چونکہ یہود کھڑے کھڑے ہی دعا مانگتے ہیں۔

مستفی و مسجع کلمات کا اہتمام ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم (دعا میں) مسجع کلمات سے بچو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب مسجع کلمات نہیں لاتے تھے۔^(۳)

فائدہ: چونکہ اس میں تکلف کرنا پڑتا ہے اور یہ اللہ کو پسند نہیں، تکلف مانع خشوع ہے اگر اتفاقاً کلام مسجع ہو جائے تو ممانعت نہیں۔^(۴)

آخرت کی سزا دنیا میں نہ مانگے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کی عیادت فرمائی جو کمزوری کے باعث مثل چوزے کے ہو گئے تھے اور آواز بھی پست ہو گئی

(۱) ابوداؤد: ۲۱۴، اذکار: ۳۴

(۲) ابن ابی شیبہ: ۳۸۳/۱۰

(۳) ابن ابی شیبہ، الدعاء للطبرانی: ۵۴/۲

(۴) عمدة القاری: ۲۹۸/۲۲

تھی، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم کس چیز کی دعا اور کس چیز کا سوال کرتے رہے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! جو سزا آپ مجھے آخرت میں دیں گے وہ دنیا ہی میں دے دیں۔ آپ ﷺ نے (تعجباً) فرمایا: ”سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تم نے یہ دعا کیوں نہ کی:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

انہوں نے یہ دعا کی اور صحتیاب ہو گئے۔^(۱)

فسائدہ: آخرت کی سزا دنیا میں ہی مل جائے تاکہ آخرت میں آرام رہے، ایسی دعا نہیں کرنی چاہیے بلکہ معافی اور دونوں جگہ کی عافیت کا سوال کرنا چاہیے۔ وہ معاف کر دے گا تو دونوں جگہ راحت ملے گی۔

آل و اولاد اور مال پر بددعا نہ کرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی جان پر، اپنی اولاد پر اور اپنے اموال (جائیداد) پر بددعا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ قبولیت کی گھڑی میں پڑ جائے اور قبول ہو جائے۔“^(۲)

فسائدہ: کسی پر بددعا نہ کرے حتیٰ کہ اپنی جائیداد اموال وغیرہ پر بھی بددعا نہ کرے، مبادا قبول ہو جائے پھر پریشان ہو، یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں اس کا زوال مصیبت اور پریشانی کا باعث ہے۔

صبر نہ مانگے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا

(۱) مسلم شریف: ۲/۴۴۳

(۲) مسلم: ۴۶۱، ابوداؤد: ۲۱۴

کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمیں صبر دے، آپ ﷺ نے فرمایا ”تم نے مصیبت کا سوال کیا، عافیت کا سوال کرو۔“ (۱)

فائدہ: صبر مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ اولاً کوئی تکلیف آئے پھر صبر کرے تو گویا کہ یہ تکلیف کا مانگنا ہوا جو ممنوع ہے۔ ہاں عافیت کا سوال کرے، ہاں اس طرح دعا کرنا درست ہے کہ مصائب پر صبر کی توفیق عطا فرما، یا یہ کہ مصیبت و مشقت میں ہو تو صبر کا سوال کرے، یہ محمود ہے۔ (۲)

بلاء و مصیبت کی دعا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو آپ ﷺ کے پاس تھا، یہ کہا: ”اے اللہ! آپ نے ہمیں مال نہیں دیا کہ میں صدقہ کروں تو کسی بلاء و مصیبت ہی میں گرفتار کر دے کہ (صبر کروں) ثواب پاؤں۔ آپ ﷺ نے کہا: سبحان اللہ! تم کو اس کی کہاں طاقت و ہمت کہ مصیبت کو برداشت کرو، یہ دعا کیوں نہیں کرتے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ (۳)

فائدہ: یہ دعا دنیا اور دین دونوں کے لیے بہترین ہے۔

عادة اللہ کے خلاف دعا نہ مانگے

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دعا میں حد سے تجاوز کریں

(۱) ترمذی، مشکوٰۃ: ۲۱۴

(۲) مرقات

(۳) الادب المفرد: ۲۳۹، ۲۲۷

(۱) گے۔

فائدہ: دعا میں حدود سے تجاوز ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو چیز عادت الہی کے خلاف ہو اسے مانگے، مثلاً: پہاڑ سونے کا ہو جائے، مردہ زندہ کر دے، بڑھاپے کو جوانی سے بدل دے۔^(۲)

دوسرے کے حق میں بھلائی اور رحمت نہ ہونے کی دعا ممنوع ہے

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب (مسجد نبوی) میں آیا اور یہ دعا کی: اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور اپنی رحمت میں ہمارے علاوہ کسی کو شریک نہ فرما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تنبیہ فرماتے ہوئے کہا: تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا، ہلاکت ہو تم پر، افسوس ہے تم پر!^(۳)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایسی دعا جس سے خدا کی رحمت سے دوسرے کو محرومی ہو درست نہیں ہے، البتہ ظالم کے لیے گنجائش ہے۔

آخر زمانہ میں عمومی دعا قوم ملت کے حق میں قبول نہ ہوگی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت (مرفوع) میں ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی عمومی دعا (قوم ملت و ملک کے حق میں) کرے گا تو اللہ پاک فرمائیں گے اپنے لیے ذاتی دعا کرو تو میں قبول کر لوں گا، عمومی دعا کرو گے تو نہیں، کہ ان پر میرا غصہ اور غضب ہے۔^(۴)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں اگر قوم و ملت اور ملک اور تمام مسلمان

(۱) مسند احمد مرتب: ۲۷۶

(۲) الفتح الربانی: ۲۷۶/۱۴

(۳) ابن ماجہ: ۵۳۰، ترمذی: ۳۸۰

(۴) کتاب الزہد: ۳۸۴

کے حق میں خیر وغیرہ کی دعا کی جائے گی تو قبول نہ ہوگی، چونکہ عامتہ الناس اور امت مسلمہ کا اکثری طبقہ فاسق و فاجر اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا جس کی بناء پر خدا تعالیٰ کی ان پر ناراضگی اور غصہ ہو گا اور ظاہر ہے جس سے خدا ناراض ہوتا ہے اس کی مانگ کو وہ پورا نہیں کرتا۔ آپ ﷺ کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ امت کے حق میں فلاح و بہبود کی دعا قبول نہیں ہو رہی ہے چونکہ تمام امت نے گناہوں سے اللہ کو ناراض کر رکھا ہے۔ ہاں! نیک لوگوں کی انفرادی اور ذاتی دعا قبول ہوگی اور ایسی دعا قبول ہو رہی ہے۔ بڑے سبق اور عبرت کی بات ہے!!



قرآن پاک کی چند اہم دعائیں

ان میں بیشتر وہ دعائیں ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہیں، بعض وہ دعائیں جن کے مانگنے کی خود خدائے پاک نے تعلیم دی ہے کہ تم اس طرح دعائیں کرو، یہ دعائیں مستجاب ہیں، حسب ضرورت ان دعاؤں کا ورد رکھیں کہ یہ دعائیں بارگاہ خدا میں مقبول ہیں۔

① دین و دنیا کی جامع دعا

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بہترین بھلائیوں سے نوازیے اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچائیے۔“
مسئلہ: بہت ہی جامع دعا ہے ہمیشہ اس کا اہتمام رکھے، آپ ﷺ بکثرت ان الفاظ سے دعا فرماتے۔

② دشمنوں سے نجات اور ان پر فتح و کامیابی کی دعا

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ^(۲)

”اے ہمارے رب! ہمیں صبر سے نوازیے اور ہمارے قدموں کو جمائے

(۱) البقرة: ۲۰۱-۲

(۲) البقرة: ۲۵۰-۲

رکھیے اور کافروں پر ہمیں غالب فرمائیے۔“
یہ دعا حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے، جو آپ نے لشکرِ جالوت پر غلبہ و فتح کے لیے کی تھی۔

فائدہ: دشمنانِ اسلام پر غلبہ اور فتح کے لیے اس کا اہتمام رکھے۔

(۳) مغفرت اور فتح کی دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ^(۱)

”پروردگار! ہماری پکڑ نہ فرما، اگر ہم بھولیں یا چوک جائیں، اے ہمارے رب! نہ رکھیے ہمارے اوپر بھاری بوجھ جیسا کہ آپ نے رکھا تھا ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب! ہم سے نہ اٹھوایے وہ بوجھ جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے، ہم سے درگزر کیجیے اور ہم کو بخش دیجیے۔ ہم پر رحم فرمائیے، آپ ہمارے آقا ہیں، کافروں پر ہمیں غالب فرمائیے۔“

فائدہ: احادیث میں ان آیتوں کو خزانہ عرش کہا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے تاکید کی ہے کہ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ۔^(۲)

(۱) البقرة: ۲-۲۸۶

(۲) مشکوٰۃ: ۱۸۹

④ قبولیتِ اعمال کی دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہم سے (ہمارے اعمال) قبول فرمائیے۔ آپ سننے والے، جاننے والے ہیں۔“

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے جو انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی قبولیت کے لیے کی تھی۔

⑤ جاہلوں سے پناہ کی دعا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ^(۲)

”اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں ہو جاؤں۔“
مسند: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔

⑥ استقامت اور طلبِ رحمت کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ^(۳)

”اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج (گمراہ) نہ فرمائیے، اس کے بعد کہ

(۱) البقرة: ۲-۱۲۷

(۲) البقرة: ۲-۶۷

(۳) آل عمران: ۳-۸۹

آپ ہمیں ہدایت دے چکیں، ہمیں اپنی جانب سے رحمت بخشے، یقیناً آپ بہت دینے والے ہیں، اے ہمارے رب! یقیناً آپ ہمیں ایک دن جمع فرمائیں گے جس میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

④ مغفرت اور طلب رحمت کی دعا

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاعْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ
الْغَافِرِينَ^(۱)

”آپ ہمارے مولیٰ ہیں ہماری مغفرت فرمائیے اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ بہترین مغفرت فرمانے والے ہیں۔“

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ
الرَّاحِمِينَ^(۲)

”اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، ہماری مغفرت فرمادیجیے اور رحم فرمائیے، آپ بہترین رحم فرمانے والے ہیں۔“

⑧ برائے اولاد

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ
الدُّعَاءِ^(۳)

”اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے صالح اولاد عطا فرما، یقیناً آپ دعا کے سننے والے ہیں۔“

(۱) الاعراف: ۷-۱۵۵

(۲) المؤمنون: ۹-۱۰۹

(۳) آل عمران: ۳-۳۸

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ^(۱)

”اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑیے، آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔“

یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام نے مانگی تھی جس پر حضرت یحییٰ علیہ السلام سے نوازے گئے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ^(۲)

”اے رب ہمیں نیک اولاد عطا فرما۔“

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے، جس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام عطا ہوئے۔
فائدہ: اولاد نہ ہو تو اس دعا کا اہتمام رکھے، اس سے صالح اولاد جو ایک عظیم وسیع نعمت ہے، ملتی ہے۔

⑨ رفاقت صلحاء کی دعا

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أُنزِلَتْ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ^(۳)

”اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لائے اور رسول کی اتباع کی، ہمیں شاہدین کی جماعت میں شامل فرما۔“
فائدہ: شاہدین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے انبیاء اور کتابوں کی تصدیق کی۔^(۴)

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أُنزِلَتْ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ... وَ نَطْمَعُ أَنْ

(۱) الانبیاء: ۲۱-۸۹

(۲) الصفات: ۳۷-۱۰۰

(۳) آل عمران: ۳-۵۳

(۴) القرطبی: ۲/۲۵۹

يَدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، ہمیں نیکیوں میں لکھ لیجیے ہم خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں اے ہمارے رب صالح لوگوں میں شامل فرمائیے۔“

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا
بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ^(۲)

”اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے والے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر، سو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور دور کر دے ہم سے ہماری برائیاں اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ۔“

⑩ ثابت قدمی کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَاسْرِافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ
أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ^(۳)

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے اور ہمارے کام میں جو زیادتی ہو گئی ہے اور ہمارے قدم کو جما دیجیے اور کافروں پر ہمیں غالب کیجیے۔“

فائدہ: اسلام اور اعمال صالحہ پر ثابت قدمی کے لیے اس دعا کا معمول رکھے۔

(۱) المائدہ: ۵-۸۴، ۸۳

(۲) آل عمران: ۳-۱۹۳

(۳) آل عمران: ۳-۱۴۷

⑪ عمل صالح اور اولاد صالح کی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ
عَلَى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَ اَصْلِحْ لِي فِي
ذُرِّيَّتِي اِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَىكَ وَ اِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ^(۱)

”اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کروں جو
آپ نے میرے اور میرے والدین پر کی ہیں اور ایسے عمل کی توفیق مرحمت
فرمائیں جس سے آپ خوش ہو جائیں اور میری اولاد کو میرے لیے درست فرما
دیجیے اور میں توبہ کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔“

⑫ توفیق عمل صالح اور دخول رحمت کی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ
عَلَى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَ ادْخِلْنِي
بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ^(۲)

”اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کروں جو
آپ نے میرے اور میرے والدین پر کی ہیں اور یہ کہ ایسے عمل کی توفیق
مرحمت فرمائیں جس سے آپ خوش ہو جائیں اور اپنی رحمت سے نیک بندوں میں
شامل فرمائیں۔“

(۱) احقاف: ۴۶-۱۰

(۲) النمل: ۲۷-۱۹

۱۳) صبر اور اسلام پر وفات کی دعا

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں اسلام پر وفات عطا فرما۔“

فائدہ: اسلام و ایمان پر وفات کے لیے اس دعا کا اہتمام کرے۔

۱۴) حکمت اور زمرہ صالحین میں ہونے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي
لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ
النَّعِيمِ^(۲)

”اے میرے پروردگار! مجھ کو حکمت عطا فرما اور (مراتب قرب میں) مجھ کو (اعلیٰ درجہ کے) نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر دے۔“

۱۵) اسلام پر وفات اور صالحین کی رفاقت کی دعا

فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ تَوَقَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ^(۳)

”اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! آپ ہی دنیا اور آخرت میں ہمارے

(۱) اعراف: ۷-۱۲۶

(۲) شعراء: ۲۶-۸۳ تا ۸۵

(۳) یوسف: ۱۲-۱۰۱

آقاہیں ہمیں وفات دیجیے اسلام کی حالت میں اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل کیجیے۔“

رَبَّنَا فَاعْفُ رْلَنَا ذُنُوبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ تَوَفَّنَا
مَعَ الْآبَرَارِ ۝^(۱)

”اے ہمارے رب! گناہوں کو معاف کیجیے اور گناہوں کو مٹا دیجیے اور نیکوں کے ساتھ وفات دیجیے۔“

⑫ بیوی بچوں کے سلسلے میں دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَ
اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝^(۲)

”اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور متقیوں کا ہمیں امام بنا۔“

⑬ ظالموں اور کافروں سے حفاظت کی دعا

دعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝^(۳)

”اے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔“

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

(۱) آل عمران: ۱۹۳-۲۰

(۲) فرقان: ۲۵-۷۴

(۳) القصص: ۲۸-۲۱

الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ^(۱)

”اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا، اے ہمارے رب! ہم پر ظالم قوم کا زور نہ آزما، اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما۔“
مکہ مکرمہ کے کمزور لوگوں نے ظالموں سے نجات کی یہ دعا کی تھی، جو قبول کی گئی:

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا^(۲)

”اے ہمارے رب! ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ہم پر ظلم کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور کوئی مددگار بنا۔“

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ^(۳)

”اے رب! ہمیں ظالم قوموں میں نہ بنائیے۔“

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ^(۴)

”اے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کیجیے۔“

فسائدہ: دشمنانِ اسلام کی جانب سے جب مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہو اس وقت ان دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

(۱) یونس: ۱۰-۸۵، ۸۶

(۲) نساء: ۷۵-۷۴

(۳) مؤمنون: ۲۳-۹۴

(۴) اعراف: ۷-۴۷

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کا تختہ مشق نہ بنا، اے ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما، آپ غالب حکمت والے ہیں۔“

فائدہ: دشمنان اسلام کی جانب سے جب اذیتوں کا سلسلہ ہو تو اس وقت یہ دعا بہت مجرب ہے۔

⑱ مفسدین پر فتح وغالب آنے کی دعا

حضرت لوط علیہ السلام نے مفسدوں پر فتح وغلبہ کے لیے یہ دعا مانگی تھی:

رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ^(۲)

”اے ہمارے رب! مجھے مفسدین قوم پر غالب فرما۔“

⑲ بد دینوں کے برے انجام سے محفوظ رہنے کی دعا

یہ دعا حضرت لوط علیہ السلام کی ہے جو اپنی بد دین قوم سے نجات پانے کے لیے مانگی تھی:

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ^(۳)

”اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو نجات دیجیے اس سے جو یہ کر رہے ہیں۔“

(۱) متحفة: ۶۰-۵

(۲) عنکبوت: ۲۹-۳۰

(۳) شعراء: ۲۶-۱۶۹

۲۰) اپنی فتح اور دشمنوں کی ہلاکت کی دعا

دعائے حضرت نوح علیہ السلام:

فَاَفْتَحْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَ نَجِّنِي وَ مَنْ مَعِيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ^(۱)

”میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فتح فرما، مجھے اور جو میرے ساتھ ایمان والے
ہیں، نجات عطا فرما۔“

۲۱) دعائے حضرت شعیب علیہ السلام

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ
خَيْرُ الْفَاتِحِينَ^(۲)

”اے ہمارے رب! ہمارے اور قوم کے درمیان حق فیصلہ کھول دیجیے آپ
بہترین کھولنے والے ہیں۔“

۲۲) عذاب دوزخ سے پناہ کی دعائیں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ^(۳)

”اے میرے رب! آپ نے یہ دنیا بیکار نہیں پیدا کی، آپ پاک ہیں ہمیں
عذاب دوزخ سے بچائیے۔“

(۱) شعراء: ۲۶-۱۱۸

(۲) اعراف: ۷-۸۹

(۳) آل عمران: ۳-۱۹۱

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ^(۱)

”اے اللہ! یقیناً جسے آپ نے جہنم میں داخل کیا پس اسے آپ نے رسوا کیا اور ظالمین کا کوئی مددگار نہیں۔“

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا^(۲)

”اے میرے رب! ہم سے عذاب دوزخ دور کر دیجیے۔ یقیناً اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔“

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ^(۳)

”اے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچائیے۔“

سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ^(۴)

”پاک ہیں آپ، بس ہمیں عذاب دوزخ سے بچائیے۔“

③ ہر امور میں اچھائی اور کامیابی کی دعا

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ هَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا

(۱) آل عمران: ۳۰-۱۹۲

(۲) فرقان: ۲۵۰-۶۵

(۳) آل عمران: ۲-۱۶

(۴) آل عمران: ۲-۱۹۱

رَشْدًا^(۱)

”اے ہمارے رب! اپنی جانب سے ہمیں رحمت سے نوازیے اور ہمارے کاموں میں اچھائی پیدا کر دیجیے۔“

فائدہ: دینی اور دنیاوی کام کی درستگی کے لیے یہ دعا اہتمام سے کرے۔ یہ دعا اصحابِ کہف نے مانگی تھی۔

(۳۴) پل صراط پر سے بانور و بسہولت گزرنے کی دعا

رَبَّنَا اَتِمِّمْ لَنَا نُورَنَا وَ اَغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۲)

”اے ہمارے رب! ہمارے نور کو مکمل کر دیجیے اور ہماری مغفرت کیجیے۔ یقیناً آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔“

(۳۵) قیامت کی رسوائی سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا وَ اَتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْبِعَاذَةَ^(۳)

”اے ہمارے رب! اور ہم کو دیجیے جو آپ نے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کے واسطے سے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ فرما، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔“

(۱) کہف: ۱۸-۱۰

(۲) تحریم: ۶۶-۸

(۳) آل عمران: ۳-۱۹۴

② مغفرت کی دعا

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي^(۱)

”اے پروردگار! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مجھے بخش دیجیے۔“

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ^(۲)

”اے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر آپ ہمیں معاف نہ کریں گے
اور رحم نہ فرمائیں گے تو ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔“

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ
الْعَافِرِينَ^(۳)

”آپ ہی ہمارے آقا ہیں ہمیں معاف کر دیجیے اور رحم فرمائیے۔ آپ بہترین
معاف کرنے والے ہیں۔“

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ^(۴)

”اے رب! ہمیں معاف کیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ بہترین رحم فرمانے
والے ہیں۔“

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

(۱) القصص: ۲۸-۱۶

(۲) الاعراف: ۷-۲۳

(۳) الاعراف: ۷-۱۵۵

(۴) مؤمنون: ۲۳-۱۱۸

الْزَّاحِمِينَ^(۱)

”اے رب! ہم ایمان لائے، ہمیں معاف کر دیجیے اور رحم فرمائیے آپ بہترین رحم فرمانے والے ہیں۔“

وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ^(۲)

”اے رب! ہماری مغفرت فرمادیجیے۔ یقیناً آپ غالب حکمت والے ہیں۔“

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ^(۳)

”ہم نے سن لیا اور اطاعت کی، اے رب! ہماری مغفرت کیجیے اور آپ ہی کی طرف ٹھکانہ ہے۔“

فائدہ: گناہوں کی معافی اور مغفرت کے لیے ان دعاؤں کا معمول رکھے۔

② والدین کی مغفرت کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
الْحِسَابُ^(۴)

”اے رب! میری، میرے والدین کی، تمام اہل ایمان کی جس دن حساب کی پیشی ہوگی مغفرت فرمادیجیے۔“

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا^(۵)

(۱) مؤمنون: ۲۲-۱۰۹

(۲) ممتحنة: ۶۰-۵

(۳) البقرة: ۲-۲۸۰

(۴) ابراہیم: ۱۴-۴۱

(۵) بنی اسرائیل: ۱۷-۲۴

”اے رب! ہمارے والدین پر رحم فرمائیے، جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں ہماری پرورش کی۔“

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ^(۱)

”اے ہمارے رب! میری اور میرے والدین کی اور جو ہمارے زمرہ میں ایمان کے ساتھ داخل ہیں اور تمام مؤمن مرد و عورتوں کی مغفرت فرمادیجیے۔“
فائدہ: یہ دعائیں والدین اور عام مؤمنین کی بھلائی کے لیے ہیں۔

۲۸) وفات شدہ اہل ایمان کے حق میں مغفرت کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ
رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ^(۲)

”اے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان کی حالت میں گزر چکے ہیں مغفرت فرمادیجیے اور ایمان والوں کی بابت ہمارے دلوں میں کینہ نہ پیدا کیجیے اے ہمارے رب! آپ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔“

۲۹) علم و حکمت کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَالْحَقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ^(۳)

(۱) نوح: ۷۱-۲۸

(۲) حشر: ۵۹-۱۰

(۳) شعراء: ۲۶-۸۳

”اے رب! مجھے حکمت سے نوازیے اور مجھے صالحین کی جماعت میں شامل فرمائیے۔“

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا^(۱)

”اے رب! میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔“
فائدہ: علم و حکمت کے لیے ان دعاؤں کا پابندی سے معمول رکھے۔

③۰ فقر و حاجت کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ^(۲)

”اے رب! جو بھی آپ مجھے دیں گے میں اس کا ضرورت مند ہوں۔“
فائدہ: فقر و حاجت طعام کے وقت اس دعا کا اہتمام کرے۔

③۱ دشمن سے انتقام کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ^(۳)

”اے میرے رب! میں مغلوب ہوں آپ میرا انتقام لیجیے (یا میری نصرت فرمائیے)۔“

③۲ انشراح صدر اور سہولت امر کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے تبلیغ فرعون سے قبل مانگی تھی:

رَبِّ اَشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ^(۴)

(۱) طہ: ۲۰-۱۱۴

(۲) القصص: ۲۸-۲۴

(۳) قمر: ۵۴-۱۰

(۴) طہ: ۲۰-۲۶

”اے رب! میرا سینہ کشادہ فرما اور میرا کام (دعوت و تبلیغ) آسان فرما۔“
 فائدہ: علمی امور اور دینی ذمہ داری کی تیسیر و سہولت کے لیے اس دعا کا اہتمام کرے۔

③ کسی جگہ اترنے اور قیام کرنے کی دعا

یہ نوح علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے ختم طوفان کے بعد کشتی کے پہاڑ سے لگنے اور اس سے اترتے وقت مانگی تھی:

رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ (۱)

”اے رب! مجھے برکتوں کے ساتھ اتاریے اور آپ بہترین اتارنے والے ہیں۔“

فائدہ: جائے قیام پر آنے کے وقت اس دعا کا اہتمام رکھے۔

④ دفع مرض کی دعا

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے بیماری سے صحت کے لیے کی تھی:

اِنِّیْ مَسْنِيْ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (۲)

”بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے آپ تمام رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔“

فائدہ: ہر قسم کے مہلک و غیر مہلک امراض سے چھٹکارا پانے کے لیے اس کا ورد رکھے۔

⑤ جنات، شیاطین اور ان کے وساوس سے حفاظت کی دعا

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَاَعُوْذُبِكَ

(۱) مؤمنون: ۲۳-۲۹

(۲) انبیاء: ۲۱-۸۳

رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونَ^(۱)

”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے اور پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔“

فائدہ: یہ دعا جنات، آسیب اور بد نظری سے بچوں کی حفاظت کے لیے ہے۔

﴿۳۶﴾ جائے قیام پر آنے اور جانے کی دعا

آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے وقت یہ دعا پڑھی تھی:

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ
وَّاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا^(۲)

”اے رب! مجھے داخل کرے حسن خوبی کے ساتھ اور نکالے مجھے حسن خوبی کے ساتھ اور میرے لیے اپنے پاس سے مددگار مقرر کر دیجیے۔“

فائدہ: آمد و رفت کے موقع پر اس دعا کا پڑھنا باعث برکت ہے گھر سے باہر جاتے اور آتے وقت اس کا معمول رکھے۔

معوذتین کے فضائل و خواص

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ اور معوذتین (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس) صبح شام ۳۳۳ مرتبہ پڑھ لو، ہر شر سے محفوظ رہو گے۔^(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی تھیلیوں کو جمع فرما کر ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ اور معوذتین پڑھتے

(۱) مؤمنون: ۲۳-۹۷، ۹۸

(۲) الاسراء: ۱۷-۸۰

(۳) ابوداؤد: ۴/۶۹۳

پھر ہاتھ پر دم فرما کر تمام جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا پھیر لیتے۔ اولاً سر اور چہرے پر اور جسم کے اگلے حصہ پر کرتے اس طرح تین مرتبہ فرماتے۔^(۱)

نظر بد کا علاج

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان کی نظر سے پناہ مانگتے تھے۔ جب سورہ فلق اور سورہ ناس کا نزول ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار فرمایا، باقی کو چھوڑ دیا۔^(۲)

فائدہ: انسان اور جنات کی بد نظری اور اس قسم کی باتوں میں، مثلاً: جنات کا اثر معلوم ہو، یا بچے بچیاں اس سے ڈر گئے ہوں یا اس قسم کا شبہ ہو تو ان دونوں سورتوں کا پڑھنا اور دم کرنا نفع بخش ہے۔

بچھو اور موذی جانور کا علاج

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھونے ڈس لیا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، جب فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خدا کی لعنت بچھوپر، نمازی، غیر نمازی کسی کو نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگایا، آپ ہاتھ پھیرتے جاتے تھے اور قل یا ایہا الکافرون اور معوذتین پڑھتے جاتے تھے۔“^(۳)

فائدہ: بچھو اور دیگر ڈسنے والے جانوروں کا یہ جھاڑ اور مجرب علاج ہے۔

تعویذ لٹکانے کے بجائے معوذتین کا عمل بہتر ہے

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کسی عورت کی گردن میں تعویذ بندھا دیکھا تو آپ نے ہاتھ بڑھا کر اسے توڑ دیا اور فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

(۱) بخاری: ۷۵۰، ترمذی: ۱۷۷/۲، ابن ماجہ

(۲) ترمذی: ۲۶/۲، ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۵۱۱

(۳) بزار، مجمع: ۱۱۴/۵

الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“، پانی پر پڑھو اور سر اور چہرے پر پانی کا چھینٹا مارو، انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔^(۱)
فائدہ: تعویذوں کا گلے میں لٹکانا کوئی اچھی اور بہتر بات نہیں، بہتر یہ ہے کہ معوذتین پڑھے، پانی پر دم کرے، دم کردہ پانی پیے یا سر چہرے وغیرہ پر چھینٹے مارے، یہ زیادہ مؤثر ہے۔

معوذتین کا جھاڑ پسندیدہ ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دس چیزوں کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ معوذتین کے علاوہ کسی اور پھونک اور جھاڑ کو پسند نہیں فرماتے تھے۔^(۲)

فائدہ: کسی مریض یا بچے وغیرہ پر اسی کو پڑھ کر دم کرنا پسند تھا۔
 حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں یہ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ نے ان کو معوذتین پڑھ کر دم کر دیا۔^(۳)

کرتب اور جادو کے دفع کے لیے معوذتین

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود کے ایک شخص (لبید بن عاصم) نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا جس کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام معوذتین لے کر تشریف لائے اور فرمایا: یہود نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور یہ جادو (کا عمل) فلاں کنویں میں کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا، وہ (جس کے ذریعہ جادو کیا گیا تھا) لے آئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: معوذتین کی آیتوں کو پڑھتے جائیں گرہیں کھلتی جائیں گی۔ چنانچہ آپ ﷺ ایک ایک آیت

(۱) طبرانی، مجمع الزوائد: ۱۱۵

(۲) نسائی: ۲۷۸/۲

(۳) ابن سعد، درمنثور: ۶۸۵/۸

پڑھتے تھے، گرہیں کھلتی جاتی تھیں، یہاں تک کہ آپ اچھے ہو گئے، گویا کہ کسی بندھن سے کھول دیے گئے۔^(۱)

فائدہ: جادو اور کرب کے ازالہ کے لیے یہ دونوں سورتیں بہت مفید ہیں۔ صبح و شام سوتے وقت پڑھ کر دم کرنے کا معمول بنالیا جائے۔ پانی میں دم کر کے یا لکھ کر پانی سے دھو کر پلایا جائے یا اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈال دیا جائے۔

اسی طرح حاسدین کے حسد، موزی کی ایذاء سے بچنے کے لیے ان دونوں سورتوں کا ورد نافع ہے۔

غرض یہ کہ ہر بیماری، نظر، انسان و جن، خوف و ڈر، جادو و کرب، حسد، ایذاء سے حفاظت کے لیے اس کا ورد اور عمل مسنون اور مجرب ہے، اس کے علاوہ خلاف سنت و شرع تعویذ و جھاڑ وغیرہ میں نہ پڑے، بلکہ یہ مسنون و مشروع طریقہ اختیار کرے۔ (سنت کے مطابق جھاڑ پھونک و دعا کے لیے عاجز کی کتاب ”الحرز المسنون“ دیکھیے۔)

بیدار ہونے کے بعد کی دعاؤں کا بیان

① حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ
النُّشُوْرُ.^(۲)

”تعریف اس کی جس نے موت (نیند) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف آنا ہے۔“

(۱) درمنثور: ۱۸۷/۸

(۲) ابوداؤد: ۶۸۸

۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیدار ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِي وَ
اٰذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ ^(۱)

”تعریف اللہ کی جس نے ہمارے جسم میں عافیت دی، ہماری روح واپس فرمائی اور اپنی یاد کی توفیق دی۔“

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَ الْيَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي بَعَثَنِيْ سَالِمًا سَوِيًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

”تعریف اس کی جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا، تعریف اس کی جس نے صبح و سالم اٹھایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی مردوں کو زندہ کرے گا، وہ ہر شئی پر قدرت رکھتا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندہ نے سچ کہا۔ ^(۲)

۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَ لَمْ يُمِثَّهَا فِيْ مَنَامِهَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ

(۱) عمل اليوم نسائی: ۸۶۶، ترمذی: ۱۷۷/۲، ابن سنی: ۱۴، رقم الحدیث: ۹

(۲) ابن سنی: ۱۶، رقم: ۱۳

تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أُمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ
إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ
أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَرُؤُوفٌ رَّحِيمٌ^(۱)

”تعریف اس خدا کی جس نے ہماری جان واپس کی اور نیند میں موت نہ دی،
تعریف اس خدا کی جس نے آسمان و زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے، اگر
گر جائے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں، یقیناً وہ بردبار اور معاف کرنے والا ہے،
تعریف اس خدا کی جس نے آسمان کو روک رکھا ہے کہ زمین پر گرے، (ہاں)
مگر اس کی اجازت سے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام لوگوں پر رحم کرنے والا مہربان
ہے۔“

۵ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے
کوئی نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيْنَا أَرْوَاحَنَا بَعْدَ إِذْ كُنَّا
أَمْوَاتًا^(۲)

”تعریف خدا کی جس نے ہماری روح کو ہم پر واپس کیا اور اس کے بعد کہ ہم
مردہ تھے۔“

۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیدار ہوتے تو یہ دعا
پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي

(۱) حاکم، حصن حصین: ۱۵۳، ابن حبان، ج ۱۲، رقم ۵۵۳۳، بسند صحیح

(۲) طبرانی، مجمع: ۱۲۵/۱۰، بسند صحیح

وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ (۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، پاک ہیں آپ، اے اللہ! میں استغفار کرتا ہوں اپنے گناہوں سے، سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کا، اے اللہ! میرے علم میں زیادتی عطا فرمائیے اور ہدایت کے بعد میرے دل کو گم نہ فرمائیے، اپنی جانب سے رحمت کی بخشش عطا فرمائیے، یقیناً آپ خوب بخشنے والے ہیں۔“

② حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ

”پاک ہے وہ اللہ جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔“
تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا اور پھر اس وقت یہ دعا پڑھ لے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي يَوْمَ تَبْعَثُنِي مِنْ قَبْرِي اللَّهُمَّ
قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (۲)

”اے اللہ! میرے گناہ اس دن معاف فرما جس دن مجھے قبر سے اٹھائے گا،
اے اللہ! مجھے قیامت کے دن عذاب سے بچا۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۵۴/۲، عمل اليوم نسائی: ۸۶۵، ابن حبان مرتب: ۵۵۳۱/۱۲،

ابوداؤد: ۶۹۰/۲، حاکم: ۵۴۰/۱، بسند صحیح وافقہ الذہبی

(۲) مکارم اخلاق خرائطی: ۹۱۳/۲

۸ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے جنا ہو:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَا نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِيْهَا إِنَّ رَبِّيْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۱)

”تعریف اس خدا کی جس نے مجھے نیند کے بعد بیدار کیا، میرا رب ہر شئی پر قادر ہے۔“

بیت الخلاء سے متعلق دعاؤں کا بیان

جب بیت الخلاء جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ^(۲)

”اے اللہ! میں گندگی اور گندی چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں (اس میں ناپاک جن و شیاطین بھی شامل ہیں)۔“

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان جگہوں میں شیاطین رہتے ہیں، جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“ پڑھ لے۔^(۳)

عدی بن عمارہ کے واسطے سے جو روایت ہے اس میں بسم اللہ بھی شروع میں ہے۔ اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں بھی:

(۱) مکارم الخرائطی: ۹۱۴

(۲) بخاری: ۲۶/۱، ترمذی: ۳/۱

(۳) ابوداؤد: ۲/۲، الدعاء للطبرانی: ۹۶۳/۲

”بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَ
الْخَبَائِثِ“ ہے ^(۱)

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں گندی اور گندی اشیاء سے پناہ مانگتا ہوں۔“
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء
تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ
الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ^(۲)

”اے اللہ میں ناپاک اشیاء، گندی چیزوں اور خباثت میں ڈالنے والے مردود
شیطان سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:
”ان مقامات (بیت الخلاء) میں شیاطین رہتے ہیں، لہذا جب تم بیت الخلاء میں داخل
ہو تو ”بسم اللہ“ کہہ لو۔“ ^(۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
انسان کے ستر اور جنات کی نگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء
میں جائے اور بیٹھنے لگے تو بسم اللہ پڑھے۔ ^(۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل
ہوتے تو یا ذا الجلال پڑھتے۔ ^(۵)

(۱) ۴۵۳/۱۰

(۲) اذکار: ۲۱، الدعاء للطبرانی: ۲/۹۶۶، بسند ضعیف، ابن سنی: ۱۷، رقم: ۱۸

(۳) ابن سنی: ۱۷، رقم: ۲۰، ابن ماجہ: ۲۹۷، بسند صحیح

(۴) ابن ماجہ، ابن سنی: ۱۸، رقم: ۲۱، الدعاء للطبرانی: ۹۶۶

(۵) ابن سنی: ۱۷، رقم: ۱۹

جب بیت الخلاء سے نکلے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْحَزْنَ وَالْأَذَى
وَعَافَانِي^(۱)

”تعریف اس اللہ کی جس نے دور کیا مجھ سے غم اور تکلیف وہ چیزوں کو اور مجھے عافیت بخشی۔“

بعض روایت میں ”الحزن“ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب بھی بیت الخلاء سے نکلتے تو ”غفرانک“ پڑھتے۔^(۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذَقَنِي لَذَّتَهُ وَأَبْقَى فِي قُوَّتِهِ وَأَذْهَبَ
عَنِّي إِذَاكَ^(۳)

”تعریف اس اللہ کی جس نے اس (کھانے) کی لذت سے آشنا کرایا، مجھ میں اس کی قوت کو باقی رکھا اور اس کی تکلیف کو مجھ سے دور کیا۔“

حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو پاخانہ سے نکلے تو یہ پڑھے:

(۱) الدعاء للطبرانی: ۳۷۲، ابن سنی: ۱۸، رقم: ۲۲، بسند حسن

(۲) ترمذی: ۷، ابن سنی: ۱۸، رقم: ۲۳، بسند حسن غریب

(۳) الدعاء للطبرانی: ۹۶۷، اذکار: ۲۲، ابن سنی: ۱۹، رقم: ۲۵، بسند حسن غریب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِيْنِي وَ أَمْسَكَ عَنِّي
مَا يَنْفَعُنِي ^(۱)

”تعریف اس اللہ کی جس نے مجھ سے میری تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور اس چیز کو روک رکھا جو میرے لیے مناسب تھی۔“

گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا بیان

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہے کہ آپ ﷺ جب گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَ اَوْ نُظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ
عَلَيْنَا ^(۲)

”اللہ کے نام سے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میرے قدم (تیرے راستے سے) ڈگر گائیں یا ڈگر گائے جائیں اور اس سے کہ ہم (کسی پر) ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم (کسی کے ساتھ) نادانی (بد تمیزی) کریں یا ہمارے ساتھ نادانی (بد تمیزی) کی جائے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھے گا، اس سے کہا جائے گا کہ تم نے کافی کیا، حفاظت کیے گئے اور شیطان اس سے دور رہے گا:

(۱) الدعاء للطبرانی: ۹۶۸، بسند ضعیف

(۲) ابن سنی: ۶۹، رقم: ۱۷۶، ترمذی: ۱۸۱، بسند حسن صحیح

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ^(۱)

”اللہ کے نام سے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نہ کسی کو طاقت نہ قوت سوائے اللہ کے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ التَّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ^(۲)

”اللہ کے نام سے بھروسہ تو اللہ پر ہی ہے، نہ کسی کو طاقت نہ قوت سوائے اللہ کے۔“

گھر سے نکلتے وقت کی دعا جو فراخی رزق کا باعث ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہیں کیا مانع اس بات سے ہے کہ جب تم پر معاشی تنگی ہو تو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَمَالِي وَدِينِي اللَّهُمَّ رَظِّبْنِي بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أَحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ^(۳)

”اللہ کے نام سے اپنے نفس پر، اپنے مال پر، اپنے دین پر، اے اللہ! مجھے اپنے

(۱) ابن سنی: ۶۹، رقم: ۱۷۸، ترمذی: ۱۸۱، الدعاء للطبرانی: ۴۰۷، بسند حسن صحیح

(۲) الدعاء للطبرانی: ۴۰۶، ابن سنی: ۶۹، رقم: ۱۷۷، حاکم: ۵۱۹/۱، بسند حسن

(۳) الدعاء للطبرانی: ۹۸۶، بسند ضعیف

فیصلہ سے راضی فرما اور جو مقدر فرمائیں اس میں برکت عطا فرمایاں تک کہ میں مؤخر میں جلد بازی اور جلد بازی میں تاخیر نہ چاہوں۔“

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی جو مسلمان اپنے گھر سے سفر یا اور کسی ارادے سے نکلے اور نکلنے وقت یہ دعا پڑھے تو اسے بھلائی سے نوازا جائے گا:

أَمَنْتُ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ^(۱)

”اللہ پر ایمان لایا، اللہ ہی کو مضبوط پکڑا، اللہ پر بھروسہ کیا، نہ کوئی طاقت نہ کوئی قوت سوائے اللہ کے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب اپنے گھر کے دروازے سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے کر دیے جاتے ہیں، جب وہ بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ہدایت دیے گئے، جب وہ کہتا ہے: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ تو فرشتے کہتے ہیں: حفاظت کیے گئے اور جب کہتا ہے ”توکل علی اللہ“ تو فرشتے کہتے ہیں: کفایت کیے گئے۔ ^(۲)

گھر میں داخل ہونے کی دعائیں

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے اور اہل خانہ کو سلام کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِیْ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ
اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلٰی اللّٰهِ رَبِّنَا

(۱) ترغیب: ۴۶۸/۲، بسند ثقافت

(۲) ابن ماجہ: ۲۷۷/۲

تَوَكَّلْنَا (۱)

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے اچھے داخلہ کا، اچھی طرح نکلنے کا، اللہ کے نام سے داخل ہوا میں، اللہ کے نام سے نکلا میں، اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا میں نے۔“

بلا بسم اللہ کہے اگر گھر میں داخل ہو جائے تو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے (یعنی بسم اللہ پڑھ لیتا ہے) اسی طرح کھانے پر بھی بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: یہاں نہ قیام کی گنجائش ہے نہ کھانے کی۔^(۲)
اگر بغیر بسم اللہ کہے گھر میں آئے گا تو شیطان بھی گھر میں آجائے گا اور کھانا بھی کھائے گا، جس سے کھانے کی برکت جاتی رہے گی۔

جب غیر آباد گھر میں داخل ہو

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب تم غیر آباد گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھو:

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (۳)

امام مالک رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب کسی ایسے گھر میں داخل ہو جہاں کوئی نہ ہو تو یہ کہنا مستحب ہے:

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (۴)

(۱) ابوداؤد: ۶۹۵، اذکار: ۱۹، بسند حسن

(۲) مسلم: ۱۷۲، مختصر: اذکار: ۲۰، ابن ماجہ: ۲۷۷

(۳) الادب المفرد: ۱۰۵۵

(۴) موطا: اذکار: ۲۰، بسند منقطع

”سلامتی ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“

جب دوپہر کو گھر آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول پاک ﷺ دوپہر میں گھر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ
أَسْأَلُكَ أَنْ تُجَيِّرَنِي مِنَ النَّارِ (۱)

”تمام تعریف اللہ کے لیے جس نے کفایت کی اور پناہ دی، تعریف اللہ کی جس نے کھلایا پلایا، تعریف اس کی جس نے احسان کیا اور خوب بہتر کیا۔ سوال کرتا ہوں میں آپ سے کہ جہنم سے پناہ دیجیے۔“

مسجد جاتے وقت کی دعاؤں کا بیان

نماز کے لیے مسجد میں جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ
مَخْرَجِي هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً

(۱) ابن سنی: ۶۳، رقم: ۱۵۸، اذکار: ۲۰، بسند ضعیف

وَلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ إِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ
أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ. ^(۱)

”اللہ کے نام سے ایمان لایا اللہ پر، بھروسہ کیا اللہ پر، نہیں کوئی طاقت و قوت سوائے اللہ کے، اے اللہ! اس حق کے طفیل جو سالکین کا آپ پر ہے اور نکلنے کے واسطے سے، نہ تکبر، نہ سرکشی، نہ ریا کاری نہ دکھاوے کے لیے نکلا ہوں، تیری رضا کے لیے نکلا ہوں تیرے غضب سے بچنے کے لیے، سوال ہے جہنم سے پناہ کا اور جنت میں داخلہ کا۔“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے نکلتے تو یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَوْجَهَ مَنْ
تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَنْجَحْ مَنْ سَاَلَكَ وَطَلَبَ اِلَيْكَ يَا اَللّٰهُ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ. ^(۲)

”اے اللہ! مقرب بندوں میں زیادہ مقرب، متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ اور سالکین اور طالبین میں سب سے زیادہ کامیاب بنا دے۔
اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!“

جب صبح کی نماز کے لیے نکلے تو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے نکلے تو یہ دعا پڑھ رہے تھے:

(۱) ابن سنی: ۳۹، رقم: ۸۴، اذکار: ۲۵ بسند ضعیف

(۲) الدعاء للطبرانی: ۹۹۱/۲

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُورًا وَاجْعَلْ
فِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ
خَلْفِيْ نُورًا وَ مِنْ اَمَامِيْ نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُورًا وَ
مِنْ تَحْتِيْ نُورًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُورًا^(۱)

”اے اللہ! میرے دل، میری زبان، میری سماعت اور میری بصارت کو منور
فرما۔ اے اللہ! میرے پیچھے آگے، اوپر نیچے نور عطا فرما، اے اللہ! مجھے نور سے
نواز۔“

جب مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب مسجد میں
داخل ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

اور جب نکلو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔“

حضرت ابو حمید سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ جب مسجد میں داخل
ہوتے تو یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ سَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ

(۱) مسلم: ۱/۲۶۱، الاذکار: ۲۵

(۲) مسلم: ۱/۲۴۸، ابوداؤد: ۶۷

رِزْقِكَ (۱)

”اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور رزق کے دروازے کو ہم پر آسان فرما۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو مجھ پر سلام بھیجے پھر یہ کہے:

اللَّهُمَّ اَعْصِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۲)

”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔“

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللَّهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

”اللہ کے نام سے، درود و سلام اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔“
اور جب نکلتے تو کہتے:

بِسْمِ اللَّهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (۳)

”اللہ کے نام سے، درود و سلام اللہ کے رسول پر، اے اللہ! گناہ معاف فرما اور فضل کے دروازے ہم پر کھول دے۔“

(۱) نزل الابرار: ۷۲، ابو عوانہ

(۲) الدعاء للطبرانی: ۹۹۴

(۳) نزل الابرار: ۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے اور یہ دعا پڑھے تو شیطان کہتا ہے اس پر ہمارا کام نہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ^(۱)

”اللہ کے نام سے، اللہ پر بھروسہ کیا میں نے، کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے اللہ کے۔“

جب مسجد کے دروازے پر آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر آنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایسے چل پڑتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں، جب مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو اور یہ دعا پڑھ لے تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَ جُنُوْدِهٖ^(۲)

”اے اللہ! میں شیطان اور اس کے لشکر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

مسجد سے جب گمشدہ کا اعلان سنے تو کیا کہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مسجد میں کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے پاؤ تو کہو:

لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ^(۳)

(۱) الدعاء للطہرانی: ۹۹۴/۲، بسند ضعیف

(۲) ابن سنی: ۶۲، رقم: ۱۰۵۰، اذکار: ۷۳، بسند ضعیف

(۳) اذکار: ۲۷، ترمذی: رقم الحدیث: ۱۳۲۱

”خدا تجھے واپس نہ کرے۔“

اذان کے وقت کی دعائیں

اذان کا جواب کس طرح دے؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جو مؤذن نے کہا۔^(۱)

اذان کا جواب دینے پر جنت میں داخلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے اذان دی، جب وہ فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انہیں الفاظ کو یقین کے ساتھ لوٹائے گا جنت میں داخل ہو گا۔^(۲)

اذان کے جواب میں شہادت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو کلمہ شہادت ادا کرتے اور فرماتے میں بھی ہوں، میں بھی (یعنی میں بھی شہادت دیتا ہوں)۔^(۳)

اذان سنتے وقت کیا پڑھے؟

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اذان سنے اور یہ کہے:

وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ

(۱) ترمذی: ۲۹/۱، ترغیب: ۱۸۳/۱، بخاری: ۸۶/۱، مسلم، اذکار: ۳۰۔

(۲) نسائی: ۱۰۹، ابن ماجہ، ترغیب: ۱۸۶/۱۔

(۳) ترغیب: ۱۸۶/۱۔

مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا^(۱)

تو خدائے پاک اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

حِیَعَلَتَیْنِ کے وقت کیا پڑھے؟

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کے مثل کلمات لوٹاتے
اور جب وہ ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ کہتے۔^(۲)

معاویہ ابن سفیان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”حی علی
الفلاح“ پر ”اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ“ پڑھتے۔ یعنی، اے اللہ! مجھے کامیاب
لوگوں میں بنا دے۔^(۳)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اثر

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ پڑھتے:

مَرْحَبًا بِالْقَائِلِیْنَ عَدَلًا وَبِالصَّلٰوةِ مَرْحَبًا وَ
أَهْلًا^(۴)

”مبارک ہو حق کہنے والے، خوش آمدید اور مبارک ہو نماز۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے:

(۱) مسلم: ۱۶۷، ترمذی، ترغیب: ۱/۱۸۵، ابن ابی شیبہ

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۰۰۲/۲، ابن سنی: ۴۱، رقم: ۹۰، طحاوی: ۸۶/۱، مسلم، نسائی

(۳) ابن سنی: ۴۲، رقم: ۹۱، فی اسنادہ مقال، اذکار: ۳۲

(۴) مطالب عالیہ: ۶۷/۱، الدعاء للطبرانی: ۱۰۱۱/۲، بسند ضعیف

وَأَنَا أَشْهَدُ بِهَا مَعَ كُلِّ شَاهِدٍ وَآتَحْمِلُهَا عَنْ كُلِّ
جَاحِدٍ^(۱)

”میں بھی گواہی دیتا ہوں ہر گواہ کے ساتھ اور ہر منکر کے لیے اسے پیش کرتا ہوں۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی مطالب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اذان سنے اور یہ دعا پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعُوَّةِ السَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ
اَبِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ^(۲)

”اے اللہ! دعائے تام اور نماز قائم کے رب! عطا فرمائیے محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا مقام اور انہیں مقام محمود عطا فرمائیے جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے۔“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلٰیْنَ
دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُصْطَفٰیْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمَقْرَبٰیْنَ

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۰۱۲/۲، مطالب عالیہ: ۶۷/۱، برجال ثقات

(۲) بخاری: ۸۶/۱، مشکوٰۃ: ۶۵

ذِکْرُهُ (۱)

”اے اللہ! آپ محمد ﷺ کو مقام وسیلہ سے نوازیے اور مقام علیین میں درجہ عطا فرمائیے، منتخب لوگوں میں ان کی محبت پیدا فرمائیے اور مقررین میں ان کا ذکر فرمائیے۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اذان کے بعد یہ دعا پڑھے اس کی دعا مقبول ہوگی:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَامَّةِ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَرْضْ عَنَّا رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهُ (۲)

”اے اللہ! دعائے تام اور نماز قائم کے رب! رحمت نازل کیجیے محمد ﷺ پر اور راضی ہو جائیے ہم سب سے اس طرح کہ اس کے بعد ناراض نہ ہوں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مرفوع میں یہ دعا منقول ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَبْلَغُهُ الدَّرَجَةِ وَالْوَسِيْلَةَ
عِنْدَكَ وَاَجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۳)

”میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی نہیں معبود سوائے آپ کے، آپ کی کتابیں کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں، انہیں مقام وسیلہ اور بلند درجہ مرحمت فرمائیے اور ان کی شفاعت سے ہمیں قیامت کے دن نوازیے۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۰۰۰، طحاوی: ۱۱۰، حدیث غریب

(۲) ترغیب: ۱، ابن سنی: ۴۳، رقم: ۹۵

(۳) عمدة القاری: ۲۸۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب اذان سنتے تو یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَهَذِهِ الصَّلٰوةُ
الْقَائِمَةُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآتِهِ سُوْالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۱)

”اے اللہ! اس دعائے تام اور نماز قائم کے رب! رحمت نازل کیجیے محمد ﷺ پر اور ان کی مراد قیامت کے دن پوری کیجیے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے سنو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَ اَتِمِّمْ عَلَيْنَا
نِعْمَتَكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ (۲)

”اے اللہ! ہمارے دلوں کی بندش کو اپنی یاد سے کھول دیجیے، اپنے فضل سے اپنی نعمت ہم پر مکمل کیجیے اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں بنائیے۔“

اذان کے بعد درود کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو مؤذن ہی کی طرح کہو اور مجھ پر درود بھیجو، جو ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ (۳)

(۱) ترغیب: ۱/۱۸۷، ابن سنی: ۴۶، رقم: ۱۰۴، بسند فیہ مقال

(۲) ابن سنی: ۴۴، رقم: ۹۹

(۳) ابن سنی: ۴۲، رقم: ۹۲، ابوداؤد: ۷۷

جب مغرب کی اذان ہو تو کیا پڑھے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان ہو تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بِاسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَادْبَارِ نَهَارِكَ وَاصْوَاتِ
دُعَاتِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ (۱)

”اے اللہ! رات کا آنا، دن کا گزرنا اور تیرے داعی کی آواز اور تیری نماز کی آمد ہے، میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے کہ مجھے مغرب کی نماز کے وقت رسول پاک ﷺ نے یہ دعا سکھائی تھی کہ اسے پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَادْبَارُ نَهَارِكَ وَ
اصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاعْفِرْ لِيْ (۲)

”اے اللہ! یہ رات کی آمد، دن کا گزرنا اور تیرے داعی کی آواز ہے، بس مجھے معاف فرما۔“

اقامت کی دعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا اصحاب نبی پاک ﷺ سے ثابت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی جب ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ پر پہنچے تو نبی پاک ﷺ نے ”اَقَامَهَا اللّٰهُ وَادَامَهَا“ فرمایا، باقی تمام کلمات اذان کی طرح دہرائے۔ (۳)

فائدہ: اقامت میں تمام کلمات اسی طرح دہرائے جس طرح سنے، صرف

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۰۰۱/۲، حدیث غریب

(۲) اذکار: ۷۳، ابوداؤد: ۷۸، الدعاء للطبرانی: ۱۰۰۱/۲، براہِ مجہول

(۳) ابوداؤد: ۷۸، ابن سنی: ۴۶، رقم: ۱۰۳

”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ پر یہ دعا پڑھے، اقامت کے بعد دعا شروع نہیں ہے۔

صف میں شریک ہونے لگے تو کیا پڑھے

اللَّهُمَّ آتِنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ^(۱)

”اے اللہ! اپنے نیک صالح بندوں کو جو دیتا ہے ان میں سے سب سے بہتر سے مجھے نواز دے۔“

جب نماز کے لیے کھڑا ہونے لگے تو کیا پڑھے

ام رافع رضی اللہ عنہما نے حضور پاک ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کوئی نیک کام بتا دیجیے جس کا ثواب اللہ پاک ہمیں عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو دس مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ دس بار ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ دس بار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ دس بار ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ اور دس بار ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ کہہ لیا کرو۔^(۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَهَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ^(۳)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے، اس کے وسوسے سے، اس کے کبر سے اور اس کے سحر سے۔“

(۱) حاکم: ۲۰۷/۱، عمل الیوم، للنسائی: ۱۸۰، اذکار: ۳۳، حدیث حسن

(۲) ابن سنی: ۴۷، رقم: ۱۰۶، حاکم: ۲۵۵، اذکار: ۳۴، بسند صحیح

(۳) ابن ماجہ: ۵۸، حاکم: ۲۰۷/۱، بسند صحیح

وضو کی دعاؤں کا بیان

جب وضو شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہتے ہوئے وضو کرو۔^(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرو تو پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا سَلَامٌ^(۲)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ^(۳)

”شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ و برتر کے نام سے اور اللہ کی تعریف دین اسلام پر۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے علی! جب وضو کیا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضْوءِ وَ تَمَامَ

الصَّلٰوةِ وَ تَمَامَ رِضْوَانِكَ وَ تَمَامَ مَغْفِرَتِكَ^(۴)

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے وضو کی تمامیت،

نماز کی تمامیت، آپ کی خوشنودی کی تمامیت اور مغفرت تامہ کا۔“

(۱) ابن خزیمہ: ۱۴۴، ابن سنی: ۱۹، رقم: ۲۷، نسائی: ۲۵، بسند ضعیف

(۲) فردوس دیلمی، تحف السادة: ۳۵۳/۲

(۳) اماني الاحبار شرح معاني الآثار: ۱۱۹/۱

(۴) مطالب عالیہ: ۲۵/۱

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ہر عضو کے دھونے کے وقت بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑھے اور ہر عضو کے دھونے کے بعد نبی پاک ﷺ پر درود شریف پڑھے۔^(۱)

وضو کرتے ہوئے کیا پڑھے؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے، میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.^(۲)

”اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے گھر میں وسعت فرما، میرے رزق میں برکت عطا فرما۔“

اعضاء وضو دھوتے وقت کی دعا

ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْيُسْنَ وَالْبَرَكَهَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَهَ.^(۳)

”اے اللہ! میں آپ سے برکت کا سوال کرتا ہوں، بدفالی اور ہلاکت سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(۱) شامی: ۸۶/۱

(۲) عمل اليوم للنسائی: ۸۰، بسند صحیح

(۳) احیاء، قوت القلوب، عوارف المعارف: ۴۴۵

کلی کرتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ ذِكْرِكَ. ^(۱)

یا

اللَّهُمَّ أَسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَسَا لَا أَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا. ^(۲)

”اے اللہ! اپنے نبی محمد ﷺ کے حوض سے مجھے سیراب فرما ایسی سیرابی کہ اس کے بعد پیاس نہ لگے۔“

یا

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. ^(۳)

”اے اللہ! ہماری مدد فرما تلاوتِ قرآن پر، اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر۔“
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں مرفوعاً یہ دعا ہے:

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ ذِكْرِكَ. ^(۴)

”اے اللہ! ہماری مدد فرما اپنے ذکر کی تلاوت پر۔“

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے:

(۱) قوت القلوب، عوارف، اتحاف السادة: ۳۵۵/۲

(۲) کتاب الاذکار: ۲۴

(۳) شامی: ۸۶/۱، طحطاوی علی الدر: ۷۵/۱

(۴) مسند فردوس، اتحاف السادة: ۳۵۵/۲

اللَّهُمَّ لَقِّنِي حُجَّتِي وَلَا تَحْرِمْ مِنِّي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (۱)

”اے اللہ! مجھے حجت کی تلقین فرما اور جنت کی خوشبو سے محروم نہ فرما۔“

یا

اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْ مِنِّي رَائِحَةَ نَعِيمِكَ وَجَنَاتِكَ (۲)

”یا اللہ! اپنی نعمتوں اور جنت کی خوشبو سے محروم نہ فرما۔“

یا

اللَّهُمَّ أَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرَحِّنِي رَائِحَةَ
النَّارِ (۳)

”اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا فرما اور جہنم کی خوشبو سے بچا۔“

منہ دھوتے وقت کیا پڑھے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی:

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ الْوُجُوهُ (۴)

”اے اللہ! میرے چہرے کو روشن فرما جس دن چہرے روشن ہوں گے۔“

یا

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وُجُوهُ وَ تَسْوَدُّ
وُجُوهُ (۵)

(۱) ابن حبان فی تاریخہ، اتحاف: ۳۵۶/۲

(۲) کتاب الاذکار، نووی: ۲۴

(۳) شامی: ۸۶/۱، طحطاوی علی الدرر: ۷۵/۱

(۴) اتحاف السادة: ۳۵۹/۲

(۵) کتاب الاذکار: ۲۴، شامی: ۸۶/۱

”اے اللہ! میرے چہرے کو روشن فرما جس دن چہرے سیاہ اور سفید ہوں گے۔“

ہاتھ دھوتے وقت کیا پڑھے؟

① جب دایاں ہاتھ دھوئے: حدیث علی رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
حَاسِبُنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا^(۱)

”اے اللہ! مجھے قیامت کے دن نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دے اور آسان حساب فرما۔“

جب بائیں ہاتھ دھوئے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا وَّرَاءَ ظَهْرِيْ^(۲)

② دائیں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَ حَاسِبُنِيْ حِسَابًا
يَّسِيْرًا

اور بائیں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ
ظَهْرِيْ^(۳)

”اے اللہ! دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ عطا فرما اور آسان حساب فرما، اے اللہ!

(۱) فردوس، التحاف: ۳۶۱/۲

(۲) اذکار: ۲۴

(۳) شامی: ۸۶/۱، طحطاوی علی الدر: ۷۵/۱

بائیں ہاتھ اور پیٹھ پیچھے نامہ اعمال نہ عطا فرما۔“

سر کے مسح کے وقت کی دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ دعا وارد ہے:

اَللّٰهُمَّ تَغَشَّنِيْ بِرَحْمَتِكَ (۱)

”اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمیں ڈھانک لے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح ہے:

اَللّٰهُمَّ تَغَشَّنَا بِرَحْمَتِكَ وَجَنَّبْنَا عَذَابَكَ (۲)

”اے اللہ! اپنی رحمت میں ڈھانک لے اور اپنے عذاب سے بچالے۔“

علامہ نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں یہ لکھا ہے:

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشْرِيْ عَلَي النَّارِ وَ اَظْلِنِيْ
تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ (۳)

”اے اللہ! ہمارے بال اور کھال پر عذابِ جہنم حرام فرما اور اس دن عرش کا سایہ عطا فرما جس دن کوئی سایہ تیرے سایہ کے علاوہ نہ ہو گا۔“

کان کے مسح کے وقت

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ
فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ (۴)

”اے اللہ! مجھے ان میں سے بنا لیجیے جو آپ کی بات سنتے ہیں، پس اچھی بات کی

(۱) اتحاف: ۲/۳۶۳

(۲) اتحاف: ۲/۳۶۳

(۳) اذکار: ۲۴

(۴) احیاء، اذکار: ۲۴، شامی: ۱/۴۶، طحطاوی: ۱/۷۰

اتباع کرتے ہیں۔“

گردن کے مسح کے وقت

حدیث علی و انس رضی اللہ عنہما میں یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ فَاتِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ^(۱)

”اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد فرما اور اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں
طوق اور زنجیروں سے۔“

یا

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ^(۲)

پیر دھوتے وقت

بواسطہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ
الْاَقْدَامُ^(۳)

”اے اللہ! پل صراط پر میرے قدم مضبوط رکھ جس دن قدم پھسلیں گے۔“

وائیں پیر دھوتے وقت یہ دعا:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ

(۱) فردوس، تحاف: ۳۶۵/۲

(۲) طحطاوی علی الدر: ۷۵، شامی: ۸۶/۱

(۳) تحاف: ۳۶۷/۲، طحطاوی علی الدر

الْأَقْدَامِ (۱)

”اے اللہ! میرے پیر پل صراط پر جمائے رکھنا جس دن پیر لڑکھڑا جائیں گے۔“

بائیں پیر دھوتے وقت یہ دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَ
تِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ (۲)

”اے اللہ! میرے گناہ کو مغفرت شدہ، محنت کو لائق شکر اور تجارت کو بے گھائلے کے بنا۔“

یا صرف یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ (۳)

”اے اللہ! میرے قدم کو مضبوطی سے پل صراط پر جمائے رکھنا۔“

جب وضو سے فارغ ہو تو یہ دعا کرے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھی طرح وضو کرے (یعنی سنن فرائض و مستحبات اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے) پھر آسمان کی جانب نگاہ کر کے یہ دعا پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

(۱) شامی: ۸۶/۱

(۲) شامی: ۸۶/۱، طحطاوی علی الدر: ۷۵/۱

(۳) اذکار نووی: ۲۴

”میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے کیا اللہ کے، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“
اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے بھی وہ چاہے داخل ہو جائے۔^(۱)
ترمذی میں اس کے بعد منقول ہے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.^(۲)

”اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنادیجیے۔“
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اچھی طرح وضو کرے پھر فراغت پر یہ دعا پڑھے تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.^(۳)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو کیتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! مجھے کر دیجیے توبہ کرنے والوں میں اور بنادیجیے پاکیزہ لوگوں میں۔“
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے نقل کیا ہے: جو وضو کرے اور یہ دعا پڑھے تو اسے ایک کاغذ میں مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے پھر اسے قیامت تک کوئی نہیں کھول سکتا:

(۱) ابن سنی: ۲۱، رقم: ۳۱، ابوداؤد: ۲۳/۱

(۲) ترمذی: ۱۸/۱، ابن سنی: ۲۱، رقم: ۳۱

(۳) مجمع الزوائد: ۲۴۴/۱، ابن سنی: ۲۱، رقم: ۳۱، بسند ضعیف

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ^(۱)

”پاک ہیں اے اللہ آپ، آپ کی تعریف، گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی
معبود نہیں، آپ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔“

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو
سے فارغ ہونے پر تین مرتبہ یہ پڑھے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تو اٹھنے سے
پہلے اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جائیں گے گویا اس کی ماں نے آج ہی جنا ہو۔^(۲)

ابن حجر مبشی رحمہ اللہ نے ”شرح العباب“ میں سند حسن کے ساتھ یہ روایت ذکر
کی ہے کہ جو شخص وضو کرے بسم اللہ پڑھتے ہوئے، پھر ہر عضو کے دھونے کے
وقت ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ“ پڑھے، پھر وضو سے فارغ ہونے پر ”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ
اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“ پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے
کھل جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے وہ جائے، پھر فوراً دو رکعت نماز (تحتیہ
الوضو) پڑھے اور حضور قلب کے ساتھ پوری کرے تو اس کے گناہ اس طرح
معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی جنا ہو۔

ابن علان مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے ہر عضو کے دھوتے
وقت کلمہ شہادت مذکور کا پڑھنا مستحب ثابت ہوتا ہے۔^(۳)

وضو کے بعد درود کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو

(۱) ابن سنی: ۲۱، رقم: ۳۰، الدعاء للطبرانی: ۹۷۵/۲، بسند حسن

(۲) ابن سنی: ۲۰، رقم: ۲۹، بسند ضعیف، الفتوحات الربانیة: ۲۲/۲

(۳) الفتوحات الربانیة: ۳۰/۲

سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پھر مجھ پر درود شریف پڑھے تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔^(۱)

اعضائے وضو کی دعا کے متعلق ایک تحقیق

اعضائے وضو کے دھونے کے وقت کی جو دعائیں نقل کی گئی ہیں وہ احادیث سے ثابت نہیں ہیں، بیشتر ان میں سے فقہاء کرام اور صوفیاء کبار سے منقول و ماثور ہیں۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاذکار میں لکھتے ہیں:

اما الدعاء على الاعضاء فلم يجزى فيه شيء عن النبي صلى الله عليه وسلم يستحب فيه دعوات جاءت عن السلف.^(۲)

اسی طرح حافظ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ”تخفیف الجبر“ میں ذکر کیا ہے۔

”اتحاف السادة المتقين“ میں علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اما الدعاء على الاعضاء الوضوء فلم يجزى فيه شيء عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال في الروضة: لا اصل له.^(۳)

اس کے برخلاف فقہاء کرام اس کا ثبوت کسی نہ کسی درجہ میں بلکہ درجہ حسن میں تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ”الدر المختار“ لکھتے ہیں:

والدعاء الوارد عند كل عضو و قد رواه ابن حبان و غير عنه عليه السلام من طرق، قال محقق الشافعية الرملی: فيعمل به في فضائل

(۱) ابوالشیخ، القول البدیع: ۱۶۶، جلاء الافہام: ۲۳۷

(۲) کتاب الاذکار: ۲۴

(۳) اتحاف السادة: ۳۵۲/۲

الاعمال وان انكره النووى.

”من طرق“ کی تشریح میں علامہ شامی رحمۃ اللہ رد المحتار میں لکھتے ہیں:

ای یقوی بعضها بعضاً فارتقى الى مرتبة الحسن. (۱)

لیکن علامہ شامی رحمۃ اللہ کو خود اس کے حسن ہونے پر اعتماد نہیں کیونکہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ضعف کا سبب سوئے حفظ یا ارسال یا تدلیس ہے یا فسق و کذب ہے، لہذا علامہ شامی کی عبارت سے بھی اس کا ثبوت مستفاد نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح شارح احیاء علامہ زبیدی رحمۃ اللہ بھی اس کے ثبوت کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ لا اصل لہ پر لکھتے ہیں:

وقد تعقبه صاحب المهمات فقال: ليس كذلك بل روى من طرق،

منها: عن انس رضى الله عنه... رواه ابن حبان في تاريخه. (۲)

لیکن محض اس عبارت (روی من طرق) سے اس کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے راوی کی معرفت نہ ہو، اگر سند واہ اور روای متروک ہو تو طرق سے حسن کا ثبوت نہیں ہو گا، خود ابن حبان کا صنیع بھی یہی ظاہر کر رہا ہے کہ ناقابل استناد ہے، انہوں نے تاریخ ضعیف میں کیوں نقل کیا، صحیح میں کیوں نہیں ذکر کیا، پھر اس کے متابعات اور شواہد کہاں؟..... نہ ہی دیگر طرق کی وضاحت، رہی بات ابن عساکر کا امالیہ میں، مستغفری کا دعوات میں، دیلمی کا مسند فردوس میں لانا اس کے واہی ہونے کی تلافی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے تلخیص میں اس پر بسط سے کلام کیا ہے جو اصول حدیث کے اعتبار سے ایک زبردست گرفت ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

عن علي من طرق ضعيفة جدا اوردها المستغفرى في الدعوات و

ابن عساكر في اماليه..... واسناده من لا يعرف.

(۱) رد المختار: ۱/۲۷۲، رشیدیہ کوئٹہ

(۲) ص ۳۵۲

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہے، اس کے متعلق لکھتے ہیں:

رواہ ابن حبان فی الضعفاء حدیث انس نحو هذا و فیہ عباد بن صہیب و هو متروک.

تیسری حدیث جسے مراد بن عازب سے مستغفری نے نقل کیا ہے اس کے متعلق کہا ہے: اسنادہ واہ۔ اس سلسلے میں نہایت محققانہ بحث علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”طحاوی علی المرقا ۱/۱۰۰“ میں کی ہے جو ابن امیر الحاج کے حوالہ سے ہے:

قال ابن امیر الحاج: سئل شیخنا حافظ عصرہ شہاب الدین ابن حجر العسقلانی عن الاحادیث التی ذكرت فی مقدمة ابی لیث فی ادعية الاعضاء، فاجاب: بانها ضعيفة و لم یثبت منها شیء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا من قوله، و لا من فعله، و طرقها کلها لا تخلو من متهم بوضع.

پھر قول فیصل لکھتے ہیں:

و نسبة هذه الادعية الى السلف الصالح اولی من نسبتها الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم^(۱)

لہذا علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ تعدد طرق سے حسن ہو جائے گا سو حسن نہیں ہو سکتا چونکہ راوی متہم اور ناقابل اعتبار ہے ضعف کی تلافی تو ہو سکتی ہے مگر راوی کے اتہام اور متروک کی تلافی نہیں ہو سکتی، لہذا اصحاب احیاء کی بھی کوشش ناقابل قبول، یہی وجہ ہے کہ ان دعاؤں کو کسی بھی محقق محدث نے ذکر نہیں کیا ہے، البتہ بعض فقہاء اور صوفیاء نے ذکر کیا ہے، مثلاً: صاحب قوت القلوب علامہ مکی، صاحب احیاء امام غزالی، صاحب عوارف شیخ شہاب الدین، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض محققین علماء نے بھی ان دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ محدث زرکشی

رحمۃ اللہ علیہ نے تخریج احادیث شرح کبیر میں اور محلی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح منہاج میں، شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے شرح روض میں اور ابن مزید رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عباب میں ذکر کیا ہے۔

اور جن حضرات نے تحقیق کرتے ہوئے ان دعاؤں کو لا اصل لہ کہا ہے ان پر رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ طرق صحیح کے متعلق تو کہا جاسکتا ہے مگر طرق ضعیف کے متعلق لا اصل لہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ دعائیں بطریق ضعیف ثابت ہیں اور فضائل کے باب میں اس کی گنجائش ہے۔ (اس کے برخلاف) بعض حضرات کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دعائیں ضعف شدید کے ساتھ مروی ہیں اور فضائل کے باب میں ضعیف پر تو عمل کیا جاسکتا ہے مگر ضعف شدید کی صورت میں ان پر نہیں عمل کیا جاسکتا۔

محقق ابن علان المکی نے لکھا ہے کہ من جہۃ السنۃ یہ دعائیں ثابت نہیں ہیں۔^(۱)

صحیح یہی ہے کہ اصول حدیث و روایت کے اعتبار سے یہ دعائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں مگر ان کے پڑھنے میں کوئی ممانعت نہیں بلکہ ثواب ہی کی امید ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

غسل اور تیمم کی دعا

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ غسل کی ابتداء اور فراغت کی وہی دعائیں ہیں جو ابتداء وضو اور فراغت وضو کی دعائیں ہیں۔ لہذا غسل کے شروع میں وضو کی ابتداء کی دعائیں اور فراغت پر اختتام وضو کی مذکورہ دعائیں پڑھے۔ اسی طرح تیمم کی بھی وہی دعائیں ہیں جو وضو کی ہیں۔

نماز کے مختلف موقع کی مختلف دعائیں

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر یہ پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

”اے اللہ! آپ پاک ہیں، تیری ہی تعریف ہے، بابرکت ہے تیرا نام، بلند ہے تیری بزرگی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ (۱)

مسئلہ: فرائض اور سنن مؤکدہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد یہ پڑھے اور رات میں تہجد کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد اس کے علاوہ آپ ﷺ نے جو اور دعائیں پڑھی ہیں وہ پڑھے، یہ دعائیں تہجد کے ذیل میں مذکور ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے (یعنی تہجد کی نماز میں):

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِنِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ^(۱)

”میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کیا جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، میری نماز، میرا حج، میری زندگی، میری موت اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں، اے اللہ! تیرے لیے بادشاہت ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا رب ہے میں تیرا غلام ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، اپنے جرم کا اقرار کرتا ہوں، پس میرے سب گناہوں کو معاف فرما، تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا، مجھے ہدایت عطا فرما، اس کی برائی سے ہمیں باز رکھیے۔ اچھے اخلاق کی، اس کی اچھائی کی تیرے سوا کوئی رہنمائی نہیں

کر سکتا، اس کی برائی سے کوئی باز نہیں رکھ سکتا سوائے آپ کے، حاضر ہوں، حاضر ہوں، ساری بھلائی آپ کی طرف ہے، آپ کی طرف کوئی برائی نہیں، میں تیرے ساتھ تیری طرف ہوں، بابرکت ہے بلند ہے، توبہ کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہا کرتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرے باپ آپ پر فدا! آپ تکبیر و قراءت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ تَقْنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تُنَقِّي الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ^(۱)

”اے اللہ! میری اور میری خطا کے درمیان ایسا بعد عطا فرما جیسا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسا پاک فرما جیسا کپڑے کو میل سے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو دے۔“

خیال رہے کہ احناف کے یہاں فرائض میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء، تعوذ اور بسملہ کے بعد سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کوئی دعائے پڑھے، البتہ نوافل میں اس کی گنجائش ہے۔ چنانچہ السعایہ میں مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دعائیں نوافل میں پڑھے۔

رکوع کی دعائیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو یہ

دعا پڑھتے:

(۱) نسائی: ۱۴۲، بخاری: ۱/۱۰۳، ابوداؤد

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعْتُ
لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَهَيْجَتِيْ وَعَظِيْمِيْ وَعَصِيْبِيْ^(۱)

”اے اللہ! تیرے لیے رکوع، تیرے پر ایمان، تیرے لیے اسلام، میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈیاں، پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رکوع و سجود میں بکثرت یہ دعا فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ^(۲)

”اے اللہ! پاک ہے تو تیرے ہی لیے تعریف، اے اللہ! ہمیں معاف فرما۔“
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ^(۳)

”پاک ہے، پاکیزہ ہے، ملائکہ اور روح کے رب ہیں۔“
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں تھا آپ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ^(۴)

”پاک ہے میرا بلند و بالا رب۔“
رکوع میں اسی تسبیح کا ۳ مرتبہ یا ۵ مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔

(۱) مسلم: ۱/۲۶۳، اذکار: ۴۲

(۲) مسلم: ۱/۱۹۲، ابوداؤد: ۱۲۸

(۳) ایضاً، ابوداؤد: ۱۲۷، طحاوی: ۱۳۸

(۴) ابوداؤد: ۱۲۷

قومہ کی دعائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے، جب کھڑے ہو جاتے تو ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہتے۔^(۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ”سَمِعَ اللَّهُ لَيْنَ حَمْدَهُ“ فرماتے تو یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اَهْلِ الثَّنَاءِ وَالْبُحْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.^(۲)

”اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے (اتنی تعریف) جو آسمان بھر دے، زمین بھر دے، پھر جسے آپ بھرنا چاہیں آسمان و زمین کے بعد، تعریف اور بزرگی کا تو ہی مستحق ہے جو بندہ کہے، ہم سب تیرے غلام ہیں جو تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو منع کر دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے قہر سے دولت مند کو اس کی دولت کچھ نفع نہیں دیتی۔“

سجدہ کی دعائیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ پڑھا کرتے

تھے:

سُبْحَانَ رَبِّيَ اِلَّا عَلٰی

(۱) بخاری: ۱۰۹/۱

(۲) ابوداؤد: ۱۲۳، مسلم: ۱۹۰

یہی تسبیح سجدہ میں ۱۳ مرتبہ یا ۱۵ مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةَ وَجِلِّهِ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَ
عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ^(۱)

”اے اللہ! میرے تمام گناہ چھوٹے بڑے، اول آخر اور ظاہر و مخفی سب معاف فرما۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو نماز کے مقام پر حالت سجدہ میں یہ پڑھتے دیکھا:

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ
عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ
أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ^(۲)

”میں آپ کے غصہ سے رضا کے مقابلہ میں پناہ چاہتا ہوں، معافی کے مقابلہ میں آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں، آپ ہی سے پناہ چاہتا ہوں، آپ کی مکمل تعریف نہیں کر سکتا، جیسا کہ آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِي لِلذِّبْنِ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

(۱) مسلم: ۹۱

(۲) ابوداؤد: ۱۲۸

تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ^(۱)

”اے اللہ! تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے اسلام قبول کیا، میرے چہرے اسی کے لیے جھکا جس نے پیدا کیا، صورت بنائی، کان اور آنکھ سے نوازا، بابرکت ہے اللہ، بہترین پیدا کرنے والا ہے۔“

دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي^(۲)

”اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان ”رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي“ فرماتے۔^(۳)

سجدہ تلاوت میں کیا پڑھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سجدہ تلاوت میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وَزْرًا

(۱) مسلم: ۲۶۳/۱

(۲) ابوداؤد: ۱۲۳، حاکم: ۲۷۱، الدعاء للطبرانی: ۱۰۷۵

(۳) ابن ماجہ: ۲۸۶/۱، مسند احمد

وَأَجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا
مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ^(۱)

”اے اللہ! اس کا ثواب اپنے پاس سے لکھ دے، گناہوں کا بوجھ دور کر دے، اے میرے واسطے اپنے پاس ذخیرہ مقرر کر دے اور ایسا قبول فرما جیسا کہ اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا۔“

نماز میں تشہد اور درود کے بعد کی دعائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ
الْمَغْرَمِ^(۲)

”اے اللہ! میں عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں، مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں، موت و حیات کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ و قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور پاک ﷺ سے درخواست کی کہ کوئی دعا بتا دیجیے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ

(۱) ترمذی: ۱/۱۲۸، نزول الابرار، بسند حسن

(۲) بخاری: ۱/۱۱۵

الدُّنُوبِ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَ
ارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ^(۱)

”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا کوئی معاف کرنے والا تیرے
سوا نہیں، اپنی طرف سے معاف فرمادیجیے اور رحم فرمادیجیے، آپ غفور رحیم ہیں۔“
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے
کھڑے ہوتے تو سلام اور تشہد کے درمیان یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ^(۲)

”اے اللہ! ہمارے پچھلے اگلے گناہ معاف فرما، جو ظاہر آگئے یا چھپ کر گئے،
حد سے زیادہ گزرتے ہوئے کیے، معاف فرما اور وہ جسے آپ ہم سے زیادہ
جانتے ہیں، آپ ہی اول و آخر ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

فائدہ: خیال رہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد سے جو دعائیں تشہد و سلام سے قبل کی
ذکر کی گئیں ہیں احناف کے یہاں یہ دعائیں فرائض میں نہیں پڑھی جائیں گی بلکہ نوافل
اور رات کی نماز میں پڑھی جائیں گی۔ اسی وجہ سے محدثین نے صلوٰۃ اللیل کے موقع
پر بیان کی ہیں چنانچہ امام مسلم نے اس قسم کی دعاؤں کو صلوٰۃ اللیل کے ذیل میں بیان
کیا ہے۔ نوافل میں ان دعاؤں میں سے کسی دعا کو یا باری باری تمام دعاؤں کو پڑھ لیا
کرے تاکہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل کا ثواب عظیم پائے۔^(۳)

(۱) بخاری: ۱/۱۱۵

(۲) مسلم: ۱/۲۶۳، اذکار

(۳) کذا فی کتب فقہ، شامی: ۱/۴۸۸

فرض نماز کے بعد کے اذکار و وظائف

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد یہ پڑھے گا وہ بھرپور ثواب پائے گا:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ^(۱)

”پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے ان امور سے جو یہ کفار کہتے ہیں سلامتی ہو رسولوں پر، قابل تعریف ہے اللہ جو دنیا کا پالنے والا ہے۔“
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نماز کے بعد سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ.^(۲)

”کوئی معبود نہیں سوائے یکتا خدا کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے حکومت، اسی کے لیے تعریف وہ ہر شے پر قادر، اے اللہ! جسے آپ دیں کوئی روکنے والا نہیں اور جسے نہ دینا چاہیں اسے کوئی دے نہیں سکتا، آپ کی گرفت اور پکڑ سے کسی مالدار کو مال فائدہ نہیں دے سکتا۔“

(۱) ترغیب: ۴۵۴/۲، نزل: ۱۰۱

(۲) بخاری: ۱۱۷، ابوداؤد: ۲۱

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ
الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ
الدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے یکتا خدا کے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی حکومت اور تعریف کے لائق وہ ہر شئی پر قادر، کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے اللہ کے، کوئی قابل عبادت نہیں سوائے اللہ کے، ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی کا انعام، اسی کا فضل، اسی کے لیے اچھی تعریف۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اسی کے دین کو خالص اختیار کرتے ہوئے اگرچہ کافر اسے پسند نہ کریں۔“

شفاعت واجب

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو فرض نماز کے بعد پڑھے گا قیامت کے دن اس پر میری شفاعت لازم ہو جائے گی:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةَ وَ اجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفِيْنَ
مَحَبَّتَهُ وَ فِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَ فِي الْمَقَرِّبِيْنَ دَارَةً ^(۲)

(۱) ابوداؤد: ۲۱۱، اذکار: ۱۰۰، مسلم: ۲۱۸/۱

(۲) مجمع: جلد: ۱۰/۱۱۲، ابن سنی: ۵۴، رقم: ۱۳۱

”اے اللہ! محمد ﷺ کو وسیلہ سے نواز، برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت قائم فرما، تمام عالم میں بلند مرتبہ بنا، مقررین میں انہیں جگہ عطا فرما۔“

استغفار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو ۳ مرتبہ استغفار پڑھتے پھر ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ پڑھتے۔

ولید راوی نے حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کون سا استغفار؟ انہوں نے کہا: ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ (۱)

موعودتین

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد موعودتین پڑھا کروں اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ موعودات پڑھا کریں، پس مناسب ہے کہ ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھا کرے۔ (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو باتیں ایسی ہیں جس کو اختیار کرنے والا جنت میں داخل ہو گا اور وہ دونوں سہل ہیں اور ان پر عمل کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا، دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا، دس مرتبہ الحمد للہ کہنا، اس طرح پانچوں نماز میں اس کی تعداد ڈیڑھ سو ہو جائے گی۔ راوی نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسے ہاتھوں پر شمار کرتے ہوئے پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زبان پر ایک سو پچاس ہوئے اور ترازو میں ان کا وزن ایک ہزار ہو۔ (۳)

(۱) مسلم: ۱/۲۱۸، ابو داؤد: ۲۱۲، ترمذی، نزل: ۹۸

(۲) ابو داؤد: ۲۱۳، اذکار نووی: ۱۰۱

(۳) ترمذی: ۱۷۸/۲، نزل الابرار: ۹۹، اذکار: ۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سبحان اللہ ۱۰۰ مرتبہ اللہ اکبر، ۱۰۰ مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا کرے، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ سے زائد ہی کیوں نہ ہوں۔^(۱)

فائدہ: نسائی کی روایت میں صبح کی نماز کے بعد کا ذکر ہے اور اس میں اللہ اکبر کا ذکر نہیں ہے۔^(۲)

تسبیح فاطمی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، یہ ۹۹ ہوئے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ یہ مل کر سو ہوئے پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔^(۳)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: مالدار لوگ تو بہت ثواب لوٹ گئے، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، وہ بھی روزہ رکھتے ہیں، ان کے پاس مال ہے وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں، ہم لوگوں کے پاس مال نہیں ہے کہ صدقہ خیرات کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر! میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں جس کے پڑھنے سے تم ان لوگوں پر فائق ہو جاؤ گے اور وہ تمہاری برابری نہ کر سکیں گے ہاں مگر جو اسی جیسا عمل کرے گا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول (ضرور بتائیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز سے قراغت پر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور آخر میں

(۱) نسائی، نزول الابرار: ۹۹

(۲) نسائی، ۱/۱۹۹

(۳) ترغیب: ۴۵۱/۲، مسلم

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھو تو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔^(۱)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد چند ایسے اذکار ہیں جن کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا نامراد نہیں ہوگا، ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ، ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ۔^(۲)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ۱۰۰ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ، ۱۰۰ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ، ۱۰۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھ لیا کرو، یہ سولگام شدہ گھوڑوں کو اللہ کے راستہ میں دینے سے اور سوا دونوں کی قربانی سے اور سوغلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔^(۳)

نمازِ صبح کے بعد کے اذکار و وظائف

سورۃ اخلاص

حضرت ابو عبد الرحمن سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۃ اخلاص (قل هو الله الخ) پڑھ لیا کرے گا اس کے لیے جنت میں محل بنایا جائے گا۔^(۴)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد گفتگو سے قبل ۱۰۰ مرتبہ قل هو الله احد پڑھے گا پس وہ جیسے ہی قل هو الله شروع کرے گا اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔^(۵)

(۱) ترمذی، ترغیب، ۴۵۱/۲

(۲) ترغیب، ۴۵۰/۲

(۳) کنز العمال، ۱۲۶/۲

(۴) کنز العمال، ۹۹۰/۲

(۵) ابن سنی، ۵۹، رقم: ۱۴۳، طبرانی، کنز: ۹۶/۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے بعد ۷۰ مرتبہ یہ پڑھے گا وہ ۷۰ بلاؤں سے محفوظ رہے گا:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا حِيلَةَ وَلَا اِحْتِيَالَ وَلَا مَنَجَاءَ وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ^(۱)

”اللہ کے علاوہ نہ کوئی طاقت و قوت، نہ کوئی حیلہ نہ چارہ، اللہ کے علاوہ نہ کوئی جائے نجات نہ جائے پناہ۔“

امراض جسمانی سے حفاظت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت قبیصہ سے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ پڑھ لیا کرو، اندھے پن، جذام اور برص سے محفوظ رہو گے، پھر یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ^(۲)

”اے اللہ! اپنی جانب سے ہدایت فرما، اپنے فضل کو مجھ پر بہا، اپنی رحمت مجھ پر پھیلا، اپنی برکتوں کو مجھ پر نازل فرما۔“

۴۰ ہزار نیکیاں

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھے گا وہ چالیس ہزار نیکیاں پائے گا:

(۱) کنز العمال: ۱۴۴/۲، الدعاء للطبرانی: ۱۱۰۰/۲

(۲) کنز العمال: ۱۴۵/۲، مجمع الزوائد: ۱۱۱/۱۰، طبرانی: ۱۳۶، ترغیب: ۱۰۴/۱

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا
وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ^(۱)

”میں گواہ ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ایسا معبود جو تنہا ہے، بے نیاز ہے، نہ بیوی بنایا، نہ اولاد، نہ اس کا کوئی سا جی ہے۔“

شیطان اور حوادث سے حفاظت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گفتگو سے قبل دس مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجے بلند ہوں گے، دس غلام کی آزادی کا ثواب پائے گا، شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی، مکروہات سے بچا رہے گا اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا (وہ دعا یہ ہے):

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۲)

عصر کے بعد کی بھی یہی فضیلت ہے

اسی کلمہ کے متعلق حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد پیر پھیلانے سے پہلے اسے ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لے، تمام اہل زمین پر عمل کے اعتبار سے افضل ہوگا، ہاں مگر یہ کہ جو یہی عمل کرے۔^(۳)

(۱) ابن سنی: ۵۶، رقم: ۱۳۵، کنز العمال: ۱۴۴/۲

(۲) ابوداؤد: ۶۹۲، الدعاء للطبرانی: ۱۱۲۳/۲، ابن سنی: ۵۸، رقم: ۱۴۰

(۳) ابن سنی: ۵۸، رقم: ۱۴۲، مجمع الزوائد: ۱۰۸/۱۰

حضرت ابووداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ہر مرتبہ کا ثواب خاندانِ اسماعیلی کے غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جو بارہ ہزار کا ہو تا ہے۔^(۱)

متعدد احادیث میں اس کلمہ کی فجر اور مغرب کے بعد پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔

صبح اور مغرب کے بعد جہنم سے خلاصی کے لیے
حضرت ابو حارث تمیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چپکے سے بتایا کہ جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ۷۰ مرتبہ پڑھو:

اللَّهُمَّ اجِرْنِي مِنَ النَّارِ

اس کے بعد اگر تم اسی دن وفات پا جاؤ گے تو خدائے پاک آزادیِ جہنم کا خلاصی نامہ مرحمت فرمائے گا۔ اسی طرح جب تم صبح کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ۷۰ مرتبہ یہ کہو اگر انتقال کر گئے تو آزادیِ جہنم کا پروانہ تمہارے لیے لکھ دیا جائے گا۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چپکے سے بتایا تھا، اسی لیے دعا وہ خاص احباب کو بتایا کرتے تھے۔^(۲)

مسند احمد میں یہ ہے کہ کسی سے بات کرنے سے قبل یہ دعا پڑھو۔

مغرب کی سنت کے بعد کیا پڑھے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد جب گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت (سنت مغرب کی) ادا فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ^(۳)

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰۸/۱

(۲) ابو داؤد: ۶۹۳، ابن سنی: ۵۷، رقم: ۱۳۹

(۳) ابن سنی، نزول الابرار: ۱۱۹

”اے دلوں کے لٹنے پلٹنے والے! ہمارے دل کو دین پر جمادے۔“

فرائض کے بعد سنت سے قبل اذکار و وظائف فقہاء کے نزدیک فرائض کے بعد سنتوں سے قبل وظائف و اذکار مسنونہ کا پڑھنا مشروع ہے۔ علامہ حصکفی رحمۃ اللہ صاحب ”الدر المختار“ لکھتے ہیں:

”لا بأس بالفصل بالأوراد واختاره الكمال، ويستحب أن يستغفر ثلاثاً ويقرأ آية الكرسي والمعوذات ويسبح ويحمد ويكبر ثلاثاً وثلاثين ويهتد تمام المائة“^(۱)

”سنتوں سے قبل اوراد میں کوئی حرج نہیں، فقیہ کمال نے اسی کو مختار مانا ہے، مستحب ہے کہ (فرض سے فارغ ہونے کے بعد) ۳ مرتبہ استغفار، آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس، تسبیح فاطمی اور سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھے۔“

صاحب نور الایضاح نے بھی ان اوراد مذکورہ کے متعلق شمس الائمہ حلوائی رحمۃ اللہ کا قول لکھا ہے: ”لا بأس بقراءة الأوراد بين الفريضة والسنة“^(۲)

فرض نماز کے بعد کی مسنون دعائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ سلام پھیرتے تو یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ^(۳)

(۱) شامی مصری: ۵۳۰

(۲) نور الایضاح: ۸۲

(۳) ابوداؤد: ۲۱۲، مسلم: ۱/۲۱۸، مشکوٰۃ: ۸۸، بسند صحیح

”اے اللہ! آپ سلام ہیں، آپ کی جانب سے سلامتی ہے، اے جلال و اکرام والے! بڑے بابرکت ہیں آپ۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (۱)

”اے اللہ! ہمارے اگلے پچھلے گناہ اور چھپے و ظاہر، میری فضول خرچی اور جس کے آپ ہم سے زیادہ جاننے والے ہیں سب کو معاف فرمادے، آپ ہی اول و آخر ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔“

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ایک دعا کی تاکید

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور پاک ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اے معاذ! واللہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر خدا کی قسم، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد اس دعا کو نہ چھوڑنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ (۲)

”اے اللہ میری مدد فرمائیے اپنے ذکر و شکر اور اپنی اچھی عبادت پر۔“

(۱) ابوداؤد: ۲۱۳

(۲) ابوداؤد: ۲۱۳، نسائی، ترمذی، ۴۵۴، بسند صحیح

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ
الْبَاسِ فَاِنَّ مِنْ تُخْزِئِهِ يَوْمَ الْبَاسِ فَقَدْ اُخْزِيْتَهُ (۱)

”اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوا نہ فرما، خوف کے دن رسوا نہ فرما، جس کی آپ نے قیامت میں رسوائی کی حقیقت میں وہ رسوا ہوا۔“
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز کبھی نہ پڑھائی مگر ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ یُّخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ یُّزِیْ دِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ
یُّلْهِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ كُلِّ غَنًی یُّطْغِیْنِیْ (۲)

”اے اللہ! میں ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے رسوا کر دے، ہر ایسے
ساتھی سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے گرا دے، ہر ایسی امید سے پناہ مانگتا ہوں جو
مجھے کھیل میں ڈال دے، ہر ایسی غریبی سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے (آپ کی یاد
سے) بھلا دے، ہر ایسی مالداری سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے سرکشی میں ڈال
دے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے بیچ میں
میری جگہ (نماز میں) ہوتی تھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۰۹، ابن سنی: ۵۳، رقم: ۱۲۷، برجال ثقات

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۱۰، ابن سنی: ۵۱، رقم: ۱۱۹، بسند ضعیف

فراغت نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ وَ خَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ
وَ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ الْقَالَةِ (۱)

”اے اللہ! میری آخری عمر کو بہتر بنا اور اعمال کی انتہا کو بہتر بنا اور اس دن کو بہتر بنا جس دن آپ سے ملاقات ہو۔“

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرائض و نوافل کے بعد جب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سنی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ خَطَايَايَ كُلَّهَا اللَّهُمَّ انْغِشْنِي
وَ اجْبُرْنِي وَ اهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَ الْإِحْلَاقِ فَإِنَّهُ
لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَ لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ (۲)

”اے اللہ! میرے تمام گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما، اے اللہ! مجھے چھپا لے، اے اللہ! مجھے گناہ سے بچا، اعمال صالح اور اخلاق کی رہنمائی فرما، کوئی نیکی کی رہنمائی اور برائی سے نہیں پھیر سکتا سوائے آپ کے۔“

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ
أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَ

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۱۰، ابن سنی: ۵۱، رقم: ۱۲۰، اذکار: ۶۰، بسند ضعیف

(۲) اذکار: ص ۶۰، مجمع الزوائد: ۱۱۱، ابن سنی: ۵۰، رقم: ۱۱۵، بسند جید

رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ دِينِي وَ أَهْلِي فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اِسْمَعْ وَ
اسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُورُ
السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ حَسْبِيَ اَللّٰهُ وَ نِعْمَ
الْوَكِيلُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ (۱)

”اے اللہ! آپ ہمارے رب ہیں اور ہر شے کے رب ہیں، میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! آپ ہمارے رب ہیں
اور ہر شے کے رب ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے بھائی ہیں۔ اے
اللہ! آپ ہمارے رب ہیں اور ہر شے کے رب ہیں، اے اللہ! آپ مجھے مخلص
بنادیکھیے اپنے لیے اور میرے اہل کو دنیا اور آخرت میں۔ اے جلال اور اکرام
والے! سن لیجیے اور میری دعا کو قبول فرمالیجیے، اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، اے
اللہ! آپ ہی زمین و آسمان کے نور ہیں، اللہ بڑا ہے کافی ہے مجھے اللہ اور بہترین
کار ساز ہے، اللہ بڑا ہے، بڑا ہے۔“

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی اکثر و
بیشتر دعا کیا ہوتی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اکثر آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے
(نماز کے بعد):

اَللّٰهُمَّ اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ
قِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲)

”اے اللہ! ہمیں دنیا کی خوبیوں اور آخرت کی خوبیوں سے نوازیے اور نار دوزخ

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۰۱/۲، بسند لیس فیہ مقال

(۲) ابوداؤد: ۲۱۳، بخاری: ۹۴۵

سے بچائیے۔“

یہ دعا جامع ہے، دین و دنیا دونوں کی خوبیوں کا سوال ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (۱)

”اے اللہ! میں کفر، غربت اور عذابِ قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔“

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی میں نے آپ ﷺ

کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَ وَعَمْدِي اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا صَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَضُرُّ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. (۲)

”اے اللہ! جو غلطی سے اور جان بوجھ کر گناہ ہوئے ہوں ان کو معاف فرما اور

اچھے اعمال و اخلاق کی رہنمائی فرما، کہ اچھے کی رہنمائی اور برے سے باز رکھنا

آپ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ

ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي. (۳)

(۱) الاذکار: ۶۱

(۲) بزار، نزہۃ الاہرار: ۱۰۰، بسند جید

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۰۹۶، ابن سنی: ۲۸، بسند صحیح

”اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما، وسیع گھر عطا فرما، میرے رزق میں برکت عطا فرما۔“

نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ پھیر کر کیا پڑھے؟
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں ہاتھ کو سر پر رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ
أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ. ^(۱)

”اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمن رحیم ہے، اے اللہ! مجھ سے غم اور رنج دور کیجیے۔“

نماز کے بعد آیت الکرسی کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے گا اس کے لیے جنت میں داخلہ سے روکنے والی چیز صرف موت ہوگی (یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا)۔ ^(۲)

حضرت عبد اللہ بن حسن کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا وہ دوسری نماز کے آنے تک خدا کی حفاظت میں رہے گا۔ ^(۳)

خیال رہے کہ آیت الکرسی حفظ و دفاع کے لیے تمام آیتوں میں ممتاز ہے۔ حوادث، مصاب، امراض و آلام سے حفاظت کے لیے بنیاد اور اساس ہے۔ اس کا ورد ہر قسم کی حفاظت کے لیے تریاق ہے۔

(۱) جامع صغیر، الدعاء للطبرانی: ۱۰۹۶، بسند ضعیف، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۱۰

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۱۰۴، عمل اليوم للنسائی: ۱۸۲، بسند صحیح

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۱۰۳، مجمع الزوائد: ۲/۵۱

نماز چاشت کے بعد کی دعا

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی اور سو مرتبہ یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ^(۱)

”اے اللہ! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔“

وتر کے بعد کیا پڑھے؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے فارغ ہوتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے۔ ^(۲)

حضرت عبد الرحمن بن ابی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب سلام پھیرتے تو ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ ۳ مرتبہ پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے۔ ^(۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ
تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ اعْظِمْ

(۱) عمل اليوم للنسائي: ۱۸۶، بسند صحيح

(۲) ابوداؤد: ۲۰۲

(۳) مشكوة: ۱۱۲، نسائي

لِي نُورًا^(۱)

”اے اللہ! میری آنکھ میں نور، پیچھے نور، نیچے نور، اوپر نور، دائیں نور، عطا فرمائیے اور مجھے نور اعظم سے نوازیے۔“

فرض نماز کے بعد دعا کی مقدار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ۳۳ مرتبہ استغفار پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ^(۲)

”اے اللہ! آپ سلام ہیں، آپ ہی سے سلامتی ہے، بابرکت ہیں اے جلال و اکرام والے!“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس دعا کی مقدار بیٹھتے (پھر سنت پڑھنے لگ جاتے):

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ^(۳)

اس سے معلوم ہوا کہ جن فرض نمازوں کے بعد سنت ہو اس کے بعد دعا بہت ہی مختصر مانگے، سنت یہ ہے کہ صرف ”اللهم انت السلام ... الخ“ پر اکتفا کرے۔ مزید اور دعائیں نہ کرے کہ خلاف سنت رضائے الہی کا راستہ نہیں ہے۔ ہاں جن نمازوں کے بعد سنت نہ ہو اس میں طویل دعا کرے۔ درمختار میں ہے: نماز

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۴۵، بسند حسن

(۲) ابن ماجہ: ۶۶، ترمذی: ۶۶، بسند صحیح

(۳) مسلم: ۲۱۸/۱، نسائی، ابن ماجہ: ۶۶، ترمذی: ۶۶، بسند صحیح

کے بعد ”اللهم انت السلام“ کے مقدار دعا مانگے اس سے زائد تاخیر خلاف سنت ہے۔^(۱)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ”الحجۃ“ کے حوالہ سے ہے کہ ظہر، مغرب و عشاء کے بعد طویل دعائیں نہ مانگے۔^(۲)

اسی طرح طحاوی علی المراقی میں ہے:

کل صلوة بعدها سنة يكره القعود بعدها و الدعاء، بل يشتغل بالسنة كي لا يفصل بين السنة و المكتوبة.

و عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقعد مقدار ما يقول: اللهم انت السلام الخ، كما تقدم، فلا يزيد عليه او على قدره.^(۳)

خیال رہے کہ اس دعائے سلام میں بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اضافہ کرتے ہوئے ”اليك يرجع السلام حيناً ربنا بالسلام“ پڑھتے ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات میں لکھا ہے کہ اس کی اصل نہیں ہے۔ قصہ گو و اعظین کا گھڑا ہوا ہے، لہذا حدیث پاک سے زائد ہرگز نہ پڑھنا چاہیے۔^(۴)

فرض نماز کے بعد دعاؤں کا ثبوت

ان تمام روایتوں سے یہ بات نہایت ہی وضاحت اور صراحت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ فرض نماز کے بعد دعاؤں کا مانگنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب طریقہ تھا۔ اس باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولی اور فعلی دونوں روایتیں منقول ہیں، محدثین حضرات نے اس پر باب باندھا ہے، چنانچہ سنن ابوداؤد میں صفحہ ۲۱۱ پر باب باندھا ہے:

(۱) شامی: ۵۳۰/۱

(۲) ہندیہ: ۷۷/۱

(۳) طحاوی علی المراقی: ۱۸۲

(۴) حاشیہ مشکوٰۃ: ۸۸/۱

”ما يقول الرجل اذا سلم“ اور پھر دعائیں بیان کی ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنن ترمذی ۱۹۶/۲ پر نماز کی دعا پر باب قائم کیا ہے۔

محدث کبیر علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں ”الاذکار بعد الصلوٰۃ“ پر باب قائم کیا ہے اور باب کے اخیر میں فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو خدا کی حمد و ثناء کرو، پھر درود شریف پڑھو پھر جو چاہو دعا مانگو۔^(۱)

محدث ہند صدیق حسن بھوپالی نے نزل الابرار میں باب الاذکار بعد الصلوٰۃ ذکر کر کے اس کے مسنون اور مشروع ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔^(۲) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حجتہ اللہ البالغہ میں اسے مسنون ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ ان اذکار کو سنت موکدہ سے پہلے ادا کرے۔

محدث بھوپالی نے لکھا ہے:

اجمع العلماء علی استحباب الذكر بعد الصلوٰۃ۔^(۳)

اسی طرح علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار میں لکھا ہے:

اجمع العلماء علی استحباب الذكر بعد الصلوٰۃ و جاءت فيه احادیث كثيرة۔^(۴)

علماء نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر جس میں دعا بھی ہو جیسا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار کی طرح دعاؤں کو بھی ذکر کیا ہے اور اس باب میں بہت سی احادیث ہیں۔ چنانچہ صحاح ستہ خصوصاً مسلم اور ابوداؤد میں بکثرت نماز کے بعد کی قید کے ساتھ صریح روایتیں ہیں، جن سے فرائض کے بعد دعا کا صراحتہ ثبوت ہے، فرائض کے بعد دعا و اذکار کے قائل ائمہ اربعہ ہیں، شوافع کے یہاں بھی ہے چنانچہ ان کی

(۱) اذکار نووی: ۱۰۲

(۲) نزل الابرار: ۹۷

(۳) نزل الابرار: ۹۷

(۴) الاذکار: ۹۹

مشہور کتاب فقہ ”فتح المعین“ میں ہے:

يسن ذكر و دعاء سرا عقبها، اي: الصلوة، اي: يسن الاسرار بهما لمنفرد و مأموم. ^(۱)

حنبلہ بھی دعا بعد الصلوة کے قائل ہیں، ”شرح الاقناع“ میں ہے:

يسن ذكر الله و الدعاء و الاستغفار عقب الصلوة المكتوبة.

اسی طرح مالکیہ بھی قائل ہیں:

وقد اكثر الناس في هذه المسئلة اعني دعاء الامام عقب الصلوة، ^(۲)

معلوم ہوا کہ صرف احناف ہی دعا کے قائل نہیں بلکہ ائمہ اربعہ اس کے قائل

ہیں۔

اسی وجہ سے احناف فرائض کے بعد دعا کے قائل ہیں۔ چنانچہ نور الایضاح میں

ہے:

لاباس بقراءة الأوراد بين الفريضة والسنن. ^(۳)

حاشیہ کو کتب میں ہے:

و ليغتنم الدعاء بعد المكتوبة و قبل السنة على ما روي عن البقالي

من انه قال: الافضل ان يشتغل بالدعاء ثم بالسنة. ^(۴)

خیال رہے کہ دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا بھی ثابت ہے۔ اسود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد

سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز فجر پڑھی، سلام سے

فارغ ہوئے تو ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ ^(۵)

اس سے معلوم ہوا کہ نمازوں کے بعد دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا مسنون ہے، ہاتھ

(۱) احسن الفتاویٰ: ۶۵/۳

(۲) ۶۵/۳

(۳) نور الایضاح: ۸۲

(۴) المساعي المشكورة: ۳۷

(۵) اعلاء السنن: ۱۶۴/۳

اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: یہ دعا ہے اور دونوں ہاتھوں کو کاندھے تک اٹھایا۔^(۱)

عمیر مولیٰ ابواللحم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مقام زورہ میں آپ ﷺ کو دعا کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اپنے چہرے کی طرف ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے کہ دونوں ہاتھ سر سے اوپر نہیں تھے۔^(۲)

حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ دعا فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔^(۳)

ان تمام روایتوں اور اقوال کا خلاصہ یہ نکلا کہ فرض نمازوں کے بعد دعاؤں کا مانگنا ثابت ہے، آپ ﷺ سے قولاً فعلاً دونوں قسم کی روایتیں موجود ہیں۔ ائمہ اربعہ بھی اس کے قائل ہیں اور اسی پر امت کا شروع سے اب تک تعامل بھی ہے اور یہ دعا ہاتھ اٹھا کر اور بغیر ہاتھ اٹھائے دونوں طرح ثابت اور درست ہے۔ لہذا فرض نمازوں کے بعد جو دعا ہوتی ہے وہ بلاشبہ مشروع اور سنت ہے، اس کا انکار نادانی اور جہالت ہے۔

اس مسئلہ پر نہایت مفصل کلام شیخ محمد علی بن شیخ محمد حسین مکی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ”مسلك السادات الى سبيل الدعوات“ میں کیا ہے، جس میں انہوں نے بسط سے احادیث اور ائمہ اربعہ کے اقوال کو جمع کیا ہے، ”امداد الفتاویٰ“ جلد اول کے آخر میں یہ رسالہ ملحق کر دیا گیا ہے تفصیل کے لیے اس رسالہ کی جانب رجوع کیجیے۔ مزید عاجز کی کتاب ”سنت کے مطابق نماز پڑھیے“ میں دیکھیے۔

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲۰۸/۲

(۲) ابن حبان، احسان: ۲۰۹

(۳) ابوداؤد: ۲۰۹

تہجد کے موقع کی دعائیں

جب تہجد کے لیے اٹھے تو آسمان کی جانب نگاہ کر کے یہ پڑھے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ ثلث
رات کے آخر میں اٹھے، آسمان کی جانب نگاہ کی اور ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ سَ لَايَاتٍ لِّلَّوَالِي الْأَلْبَابِ﴾ تک پڑھا۔ (یہ سورہ آل عمران کا آخری
رکوع ہے)۔^(۱)

فائدہ: تہجد کے وقت جب اٹھے تو حسب موقع آسمان کی جانب نگاہ کر کے ﴿إِنَّ
فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ﴾ سے آخر سورہ تک پڑھ لے۔

سنن نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سونے کے بعد جب بیدار
ہوئے تو آسمان کی جانب نگاہ فرما کر ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سَ إِنَّكَ لَا
تُخَلِّفُ الْوَعْدَ﴾ تک پڑھا (یہ بھی سورہ آل عمران کا آخری رکوع ہے)۔^(۲)

رات کی نماز میں آپ ﷺ تکبیر کے بعد کیا پڑھتے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب رات کی نماز میں
کھڑے ہوتے تو نماز کی ابتداء (تکبیر تحریمہ کے بعد) میں یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ فَاطِرَ
السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ

(۱) مشکوٰۃ: ۱۰۶، بخاری: ۲/۶۵۱

(۲) مشکوٰۃ: ۱۰۷

تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ^(۱)

”اے جبریل میکائیل و اسرافیل کے رب! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! حاضر اور غائب کے جاننے والے! اختلافی امور میں آپ ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے ہیں، اپنے حکم سے اختلاف میں حق کی رہنمائی کیجیے۔ آپ جسے چاہتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ
لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ
فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ حَقٌّ وَ
لِقَاءُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اَمَنْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبَتُ وَ
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ وَ
اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ
وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ^(۲)

”اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف، تو ہی آسمان و زمین کا نور ہے، تیرے ہی لیے تعریف، آسمان و زمین اور اس کے درمیان کے رب۔ آپ حق، آپ کا قول حق،

(۱) نسائی، ابوداؤد: ۲۴۲، مسلم: ۲۶۲/۱

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۱۴۹

وعدہ حق، ملنا حق، جہنم، قیامت حق، اے اللہ! آپ ہی کے لیے اسلام لایا، آپ پر ایمان لایا۔ آپ ہی کی طرف رجوع، آپ ہی پر بھروسہ، آپ ہی سے خصومت، آپ ہی سے فیصلہ، آپ ہی کی طرف ٹھکانہ، اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، چھپے ظاہر گناہ معاف فرما آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

نبی کرم ﷺ تہجد کے سلام کے بعد کیا دعا فرماتے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے (تہجد کی نماز سے) سلام پھیرا تو یہ دعا پڑھنے لگے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ
نُورًا وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَ مِنْ خَلْفِيْ نُورًا وَ عَنْ
يَمِيْنِيْ نُورًا وَ عَنْ شِمَالِيْ نُورًا وَ مِنْ فَوْقِيْ نُورًا وَ مِنْ
تَحْتِيْ نُورًا وَ اَعْظُمْ لِيْ نُورًا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (۱)

”اے اللہ! میرے دل میں نور، میرے کان میں نور، میری آنکھ میں نور، میرے سامنے نور، میرے پیچھے نور، دائیں نور، بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور اور خوب زیادہ نور عطا فرما دے اے دو جہاں کے رب!“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: رات میں کون سی دعائیں مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مانگو دعا قبول کی جائے گی پھر آپ ﷺ نے فرمایا (یہ دعا پڑھو):
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِيْمَانًا لَا یَزِیْدُکَ وَ نَعِيْمًا لَا یَنْقُدُ وَ
مُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِیْ اَعْلٰی
دَرَجَۃِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ (۲)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۵۳/۲

(۲) نسائی عمل الیوم: ۸۶۹

”اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس میں ارتداد نہ ہو اور ایسی نعمت جو ختم نہ ہو اور اپنے نبی پاک ﷺ کی اعلیٰ ترین جنت، جنت الخلد میں مرافقت مانگتا ہوں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ تہجد سے فارغ ہوئے اور یہ دعا پڑھی (یہ ایک طویل دعا کا ابتدائی ٹکڑا ہے، پوری دعا ”ترمذی“ میں ہے وہاں دیکھیے):

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ،
وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَ تَلْمُ بِهَا شَعَثِيْ وَ تُصْلِحُ بِهَا
غَائِبِيْ، وَ تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَ تُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَ
تُلْهِمْنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَ تَرُدُّ بِهَا الْفِتْنِيْ وَ تَعْصِمْنِيْ بِهَا
مِنْ كُلِّ سُوءٍ... الخ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل کی رہنمائی کرے، میرے معاملہ کو ثابت رکھے، میری پرآگندگی کو دور کرے، میرے غائب کو درست رکھے، جو موجود ہو اس میں ترقی دے، میرے عمل کو پاکیزہ کرے، بھلائی کی رہنمائی کرے، میری الفت کو واپس لائے اور ہر برائی سے ہمیں بچائے... الخ۔“

چاشت کی نماز کے بعد کیا دعا کرے؟

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نماز چاشت کے بعد یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اَصَالُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (۱)

”اے اللہ! میں آپ ہی سے طلب اور دفاع اور آپ کے واسطے قتال کرتا ہوں۔“

قنوتِ نازلہ

جب مسلمانوں پر اعدائے اسلام کی جانب سے جانی و مالی نقصان ہونے لگے اور فساد کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کے درپے ہو جائیں، جان و مال پر حملہ ہونے لگے تو ایسے موقع پر فجر کی نماز میں قومہ (سمع اللہ لمن حمدہ) کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر بددعا (قنوتِ نازلہ) پڑھتے تو رکوع کے بعد پڑھتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رعل اور ذکوان پر بددعا کی (قنوتِ نازلہ پڑھی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک عصیہ اور ذکوان پر بددعا فرماتے رہے (یعنی قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے) پھر جب ان پر غالب آگئے تو قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سکھائے کہ میں ان کو وتر میں پڑھا کروں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فَيَمِّنْ هَدِيَّتْ وَ عَافِنِيْ فَيَمِّنْ عَافِيَّتْ
وَتَوَلَّنِيْ فَيَمِّنْ تَوَلِّيَّتْ وَ بَارِكْ لِيْ فَيَمَّا اَعْطَيْتْ وَ قِنِيْ
شَرَّ مَا قَضَيْتْ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا

يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ (۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رکوع کے بعد یہ دعائوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ
 الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ اَلْفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ
 اَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَ اَنْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَ
 عَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ اَلْعَنِ الْكُفْرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنِ
 سَبِيْلِكَ وَ يُكْذِبُوْنَ رُسْلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ
 اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلِزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَ
 اَنْزِلْ بِهِمْ بِاَسْكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ
 الْمَجْرِمِيْنَ (۲)

”اے اللہ! ہماری اور تمام مؤمن مرد و عورت، مسلمان مرد و عورت کی مغفرت فرما، ان کے دلوں کے درمیان الفت پیدا فرما، ان کے درمیان صلاح فرما، اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کو غالب فرما اور ان کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستہ سے روکتے ہیں، رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، تیرے اولیاء کو قتل کرتے ہیں، اے اللہ! ان کے درمیان اختلاف فرما دے، ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسی پکڑ نازل فرما جس سے یہ مجرم قوم بچ نہ سکے۔“

محدث طبرانی نے کتاب الدعاء میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً

(۱) نسائی: ۲۵۲/۱، الدعاء للطبرانی: ۱۱۳۷/۲

(۲) بیہقی فی السنن: ۲۱۰/۲

”اللهم انا نستعينك... الخ“ کے بعد یہ نقل کیا ہے:

اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِينَ
الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَ يَمْحَدُونَ آيَاتِكَ وَ
يُكَذِّبُونَ رُسْلَكَ وَ يَتَعَدُّونَ حُدُودَكَ وَ يَدْعُونَ
مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ
عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عَلُوًّا كَبِيرًا^(۱)

”اے اللہ! اہل کتاب اور مشرک کافروں پر عذاب نازل کیجیے جنہوں نے آپ کے راستے سے روکا، آپ کی آیتوں کا انکار کیا، رسولوں کو جھٹلایا، آپ کی حدود کو پامال کیا، آپ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کی، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ بابرکت اور بلند بالا ہیں ان چیزوں سے جو یہ ظالم کہتے ہیں۔“

قنوت وتر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ یہ قنوت پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِي عَلَيْكَ
الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ
مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّي وَ نَسْجُدُ
وَ إِلَيْكَ نَسْعِي وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ نَخْشَى
عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

یہ قنوت وتر مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عمر فاروق، عبد اللہ بن مسعود،

حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔^(۱)

”اے اللہ! ہم آپ سے مدد اور آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور خیر پر آپ کی تعریف کرتے ہیں، آپ کا شکر کرتے ہیں، آپ کی ناشکری نہیں کرتے، آپ کے نافرمان کو چھوڑتے ہیں اور علیحدگی اختیار کرتے ہیں، اے اللہ! آپ کی ہی عبادت کرتے ہیں، آپ ہی کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور آپ کی طرف دوڑتے ہیں اور مستعد رہتے ہیں، آپ کی رحمت سے امید اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقیناً آپ کا عذاب کفار کو ہو گا۔“

وتر کے سلام کے بعد کیا پڑھے؟

عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ وتر میں ”سبح اسم ربك الاعلى، قل يا ايها الكافرون“ اور ”قل هو الله احد“ پڑھا کرتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ۳ مرتبہ پڑھتے اور تیسرے کو بلند آواز سے پڑھتے (یعنی قدوس کو کھینچتے)۔^(۲)

قنوت وتر کے بعد ایک اور دعا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول پاک ﷺ نے اس بات کی تعلیم دی کہ میں وتر کے قنوت میں یہ پڑھا کروں:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَاعْفِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ
وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي
شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا

(۱) طحاوی: ۲۸۸/۱

(۲) نسائی: ۲۵۲، مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۸۷/۱۰

يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ (۱)

”اے اللہ! جس کو آپ نے ہدایت سے نوازا ہے اس کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے اور جس کو عافیت دی ہے اس کے ساتھ مجھے بھی عافیت دے اور جن کے کارساز بنے ہیں ان کے ساتھ میرے بھی کارساز بن جائیے اور جو دیا ہے اس میں برکت عطا فرمائیے اور جو فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے بچائیے کہ آپ ہی فیصلہ کرنے والے ہیں، آپ کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہے، جس کا آپ والی ہوں گے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا، جس کے آپ دشمن ہوں گے وہ عزت نہیں پاسکتا، اے رب! آپ ہی برکت والے اور بلند مرتبہ والے ہیں۔“

فائدہ: دعائے قنوت ”اللھم انا نستعینک“ کے ختم کے بعد اس دعاء حسن کو بھی شامل کر لینا مسنون اور بہتر ہے، فقہاء کرام نے بھی اسے ذکر کیا ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ نے دعائے قنوت کے بعد اسے ملا لینا بہتر قرار دیا ہے۔ (۲)

وتر کے بعد کیا دعا کرے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ وتر کے آخر میں (فارغ ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ
مِنْ عُقُوبَتِكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً
عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ (۳)

(۱) نسائی: ۲۵۲/۱۱، الدعاء للطبرانی: ۱۱۳۸/۲

(۲) شامی: ۶/۲

(۳) نسائی: ۲۵۲/۱، الدعاء للطبرانی: ۱۱۴۵/۲، بلوغ الامانی: ۳۰۶/۱۴

”اے اللہ! میں آپ کی رضا کے وسیلہ ناراضگی سے، آپ کی معافی کے واسطے آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں، آپ ہی سے آپ کی (معصیتوں سے) پناہ مانگتا ہوں، آپ کی تعریف نہیں کر سکتا جیسی تعریف آپ نے خود کی ہے۔“
علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے وتر کے بعد اس دعا کو بھی ذکر کیا ہے۔

صبح و شام کی دعائیں

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کو یہ دعا پڑھ لے اگر اسی دن مر جائے تو شہید ہو، اگر اسی رات مر جائے تو شہید مرے، ابن سنی، ابو داؤد اور بخاری میں ہے کہ جنت میں داخل ہو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ
وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (۱)

”اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا غلام ہوں اور حتی الوسع آپ کے عہد و وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے کیے ہوئے کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، آپ کی نعمت کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں اور ہر گناہ کا معترف ہوں، آپ مجھے بخش دیں کہ آپ کے سوا کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا۔“

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ دعائیں بتادیں کہ صبح و شام اسے پڑھا

(۱) ابن سنی: ۲۵، رقم: ۴۳، ترمذی: ۱۷۵/۲، بخاری: ۹۳۳/۲

کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ وَ شِرْكِهٖ. ^(۱)

”اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے پالنے والے اور اس کے مالک، گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا، اپنے نفس اور شیطان مردود اور اس کے شرک کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

جس نے یہ دعا پڑھ لی اس نے دن کا شکر ادا کر لیا
حضرت عبد اللہ بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے
صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لی اس نے گویا کہ دن کا شکر ادا کر دیا:

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ
الشُّكْرُ. ^(۲)

”اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے یا آپ کی مخلوق میں سے کسی کو ملی وہ آپ کی ہی طرف سے ہے، آپ یکتا و یگانہ ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ کے ہی لیے حمد اور آپ کے ہی لیے شکر ہے۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۹۲۴، ابوداؤد: ۶۹۱، ترمذی، ابن سنی، بسند صحیح: ۲۶، رقم: ۴۵

(۲) ابوداؤد: ۶۹۲، ابن سنی: ۲۴، رقم: ۴۱

حضرت بکیر بن الاخض سے مرسل مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام یہ دعا پڑھ لے اس سے اس دن یارات کی نعمتوں کا سوال نہ ہوگا، اس نے گویا کہ نعمتوں کا شکر ادا کر دیا:

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ اَنَّهُمَا مَا اَصْبَحْتُ بِنَا مِنْ
عَافِيَةٍ وَ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَ حَدَاكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ (۱)

”اے اللہ! میں نے صبح کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ جن عافیتوں اور نعمتوں کے ساتھ صبح کی وہ سب آپ کی طرف سے تھیں، آپ تنہا ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ کے ہی لیے تعریف ہے۔“

اور شام کو ”اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ“ کی جگہ ”اَللّٰهُمَّ اَمْسَيْتُ“ کہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰ وَ بِكَ
نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ (۲)

”اے اللہ! آپ ہی کے ساتھ ہم نے صبح و شام کی، آپ ہی کے حکم سے زندہ، آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور آپ ہی کی طرف جانا ہے۔“

وہ دعائیں جنہیں آپ ﷺ صبح پڑھا کرتے تھے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے

(۱) کنز العمال ۸۱۶۹/۲

(۲) ابن سنی ۲۲، رقم: ۳۴، ابوداؤد: ۶۹۱، ترمذی: ۱۷۵/۲، بسند حسن

جانے تک یہ دعا پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ نے اسے چھوڑا نہیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَ
دُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ
رُوعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَ
عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَ مِنْ فَوْقِي وَ أَعُوذُ بِكَ
بِعَظَمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي. ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اپنی دنیا و دین میں، اہل و مال میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہوں کو چھپا اور خوف سے مامون فرما، اے اللہ! سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں آپ کی عظمت کا واسطہ دے کر پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے اچک لیا جاؤں۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبح و شام کے موقع پر آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَجَاءَةِ الْخَيْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
فَجَاءَةِ الشَّرِّ. ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے اچانک بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں اور اچانک برائیوں کے آنے سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(۱) ابوداؤد: ۶۹۲، ابن ماجہ، اذکار: ۶۶، الدعاء للطبرانی: ۹۳۳/۲، بسند صحیح

(۲) ابن سنی: ۲۳، رقم: ۳۹، مجمع الزوائد: ۱۱۵/۱۰، بسند حسن

مسندہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کو نہیں معلوم کہ اچانک صبح و شام اسے کیا پیش آجائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَ بِكَ أَمْسَيْنَا وَ بِكَ حَيَاتُنَا
وَمَوْتُنَا وَ إِلَيْكَ النُّشُورُ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الَّتَامَّاتِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَ الْهَامَّةِ وَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللَّهِ الَّتَامَّةِ مِنْ شَرِّ عِقَابِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ.

اور شام کو ”نشور“ کی جگہ ”المصیر“ پڑھتے۔^(۱)

”اے اللہ! ہم نے تیری مدد سے صبح و شام کی اور تیرے ہی حکم سے جینا اور مرنا ہے اور تیری ہی طرف اٹھ کر آنا ہے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ سے، ہر زہریلے جانور اور ایذا دینے والے کی برائی سے، پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ سے اس کے عذاب کی برائی اور بندے کی برائی سے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

أَصْبَحْتُ يَا رَبِّ أَشْهَدُكَ وَ أَشْهَدُ مَلَائِكَتَكَ وَ
أَنْبِيَائَكَ وَ رُسُلَكَ وَ جَمِيعَ خَلْقِكَ عَلَى شَهَادَتِي عَلَى
نَفْسِي أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَ حُدُوكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ

وَأُوْمِنْ بِكَ وَاتَّوَكَّلْ عَلَيْكَ (۱)

”اے رب! میں نے صبح کی، آپ کو گواہ بناتا ہوں، آپ کے ملائکہ کو، آپ کے پیغمبروں کو، آپ کے رسولوں کو اور آپ کی پوری مخلوق کو اپنی گواہی پر گواہ بناتا ہوں اور نفس پر کہ میں گواہی دیتا ہوں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ کیلئے ہیں، کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں، ایمان لاتا ہوں اور آپ پر بھروسہ کرتا ہوں۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

أَصْبَحْنَا وَاصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (۲)

”ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے صبح کی اللہ کے لیے، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو بلند و برتر ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف اٹھ کر آنا ہے۔“

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ جب صبح یا شام ہوتی تو یہ فرماتے، (اسی دعا کے صبح و شام پڑھنے کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق الذی وفی کہا گیا):

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ
تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ

(۱) ابن سنی: ۲۸، رقم: ۵۲، مجمع الزوائد: ۱۱۹/۱۰، بسند حسن

(۲) الأدب المفرد: ۶۰۴، ابن سنی: ۳۹، رقم: ۸۲، بسند حسن

الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ^(۱)

”اللہ کی پاکی جب کہ صبح ہو اور جب کہ شام ہو، اسی کے لیے تعریف ہے، زمین میں، آسمان میں اور شام کو اور دوپہر کو، زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے، اسی طرح تم کو بھی نکالا جائے گا۔“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرِ مَا بَعْدَهُ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَ سُوءِ الْكِبَرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ^(۲)

”ہم نے اور اللہ کے ملک نے اللہ کے لیے صبح کی، تعریف اللہ کے لیے، نہیں کوئی معبود اس کے سوا، معبود کیلئے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے اس دن کی بھلائی کا اور اس کے بعد کی بھلائی کا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس دن کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، برے بڑھاپے سے، عذاب جہنم سے اور عذاب

(۱) ابن سنی: ۳۷، رقم: ۷۸، ابوداؤد: ۶۹۲

(۲) ابن سنی: ۲۳، رقم: ۳۷، الدعاء للطبرانی: ۹۲۷/۲

قبر سے۔“

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے:

أَصْبَحْتُ وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ وَ الْكِبْرِيَاءُ وَ الْعِظَمَةُ وَ
الْخَلْقُ وَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ مَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ وَ حُدَّةُ
لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا
وَ اَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَ آخِرَهُ نَجَاحًا اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا
وَ الْآخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ^(۱)

”میں نے صبح کی اور ملک نے، بڑائی نے، عظمت نے، مخلوق نے اور شب و روز کی گردش نے صبح کی اور ہر اس چیز نے جو سکونت پذیر ہیں ان دونوں میں، خدائے واحد کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! دن کے اول حصہ کو صلاح، درمیان کو فلاح اور آخر کو کامیاب بنا، آپ سے سوال کرتا ہوں دنیا اور آخرت کی بھلائی کا اے ارحم الراحمین!“

فتح، نصرت و نور کی دعا

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو:

أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْیَوْمِ فَتَحَهُ وَ نَصَرَهُ وَ نُوْرَهُ وَ
بَرَکَّتَهُ وَ هِدَاةً وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَ شَرِّ مَا

(۱) بَعْدَهُ.

”ہم نے اور پوری دنیا نے صبح کی اس اللہ کے لیے جو جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے اس دن کی بھلائی کا، فتح، نصرت، نور، برکت اور ہدایت کا اور اس دن اور اس دن کے بعد کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسی طرح شام میں بھی کہے۔

خیر و عافیت کی دعا

عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا: اے والد! میں آپ کو ہر شام و صبح ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھتے سنتا ہوں، انہوں نے کہا: میں نے یہ دعا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا اس لیے مجھے بھی یہ پسند ہے:

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ
عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. (۲)

”اے اللہ! مجھے عافیت بدنی عطا فرما، اے اللہ! میری قوت سماع میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری قوت بصارت میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے کفر اور فقر سے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے، کوئی نہیں معبود سوائے آپ کے۔“

حضرت عبد الرحمن ابن ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو نبی پاک

(۱) ابوداؤد: ۲/۶۸۴

(۲) اذکار: ۶۷، ابوداؤد: ۶۹۴

ﷺ یہ دعا پڑھتے:

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِحْلَاصِ وَ
دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةَ أَبِيْنَا
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ^(۱)

”میں نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے
دین پر اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر جو راہ صواب پر اور مسلمان تھے
اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔“

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ صبح و شام یہ دعا پڑھتے

تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَأَحَقُّ مَنْ عُبدَ وَأَنْصَرُ
مَنْ ابْتُغِيَ وَارْأَفُ مَنْ مَلَكَ وَأَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَ
أَوْسَعُ مَنْ أُعْطِيَ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْفَرْدُ
لَا نِدَّ لَكَ تَهْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ لَنْ
تُطَاعَ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصَى إِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ
فَتَشْكُرُ وَتُعْصَى فَتَغْفِرُ أَقْرَبُ شَهِيدٍ وَأَدْنَى حَفِيزٍ
حُلَّتْ دُونَ الثُّغُورِ وَأَخَذَتْ بِالتَّوَاصِي وَكَتَبَتْ
الْأَثَارَ وَنَسَخَتْ الْأَجَالَ الْقُلُوبُ لَكَ مَفْضِيَّةٌ وَ

السِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً الْحَلَالُ مَا أَحَلَّكَ وَالْحَرَامُ
مَا حَرَّمْتَ وَالِدَيْنِ مَا شَرَعْتَ وَالْأَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَ
الْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَأَنْتَ اللَّهُ الرَّؤُفُ
الرَّحِيمُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ
السَّائِلِينَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْبِلَنِي فِي هَذِهِ الْغَدَاةِ أَوْ فِي
هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَأَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ^(۱)

”اے اللہ! جن کی یاد کی جاتی ہے آپ ان میں سب سے زیادہ مستحق ہیں، جن کی عبادت کی جاتی ہے آپ ان میں سب سے زیادہ عبادت کے حق دار ہیں، جن سے مدد مانگی جاتی ہے آپ ان میں سب سے بڑھ کر مدد کرنے والے ہیں، جو مالک کہلاتے ہیں آپ ان میں سب سے بڑھ کر نرمی کرنے والے ہیں اور جن سے مانگا جاتا ہے آپ ان میں سب سے زیادہ سخی ہیں، دینے والوں میں سب سے زیادہ وسعت والے ہیں، اے اللہ! آپ ہی بادشاہ ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ کی کتابیں ہیں، آپ کا کوئی نہیں، آپ ذات کے سوا جو چیز بھی ہے ختم ہونے والی ہے، آپ کے حکم کے بغیر آپ فرماں برداری نہیں کی جاسکتی اور آپ کے علم کے بغیر نافرمانی نہیں ہو سکتی، آپ کی اطاعت کی جائے تو آپ خوش ہوتے ہیں، نافرمانی کی جائے، تو آپ بخش دیتے ہیں، ہر حاضر سے نزدیک تر ہیں، ہر شئی سے زیادہ قریب ہیں، آپ حائل ہوئے جانوں اور برائی کی خواہشات کے درمیان، پکڑ رکھا ہے آپ نے پیشانیوں کے بال کو، لکھ دیا ہے آپ نے لوگوں کے علموں کو، لکھ دی ہے آپ نے لوگوں کی عمریں، مخلوق کے دل

آپ کے لیے کشادہ ہیں، راز آپ کے نزدیک ظاہر ہیں، حلال وہ ہے جو آپ نے حلال کیا ہے، حرام وہ ہے جو آپ نے حرام کیا ہے، مذہب وہ ہے جو آپ نے مشروع کیا ہے، حکم وہی ہے جو آپ نے فیصلہ کیا ہے، مخلوق ساری آپ کی مخلوق ہے، بندے سارے آپ کے بندے ہیں، آپ اللہ ہیں، شفیق اور مہربان ہیں۔ آپ کی ذات کے نور کے وسیلہ سے جس سے آسمان و زمین روشن ہو گئے اور اس وسیلہ حق سے جو آپ سے ہے، سالکین کے وسیلہ سے جو آپ نے رکھا ہے قبول فرمالیجیے مجھے اس صبح میں یا اس شام میں اور یہ کہ جہنم سے بچا دیجیے اپنی قدرت سے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دعائے صبح

عبداللہ بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ

دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَعْظَمِ عِبَادِكَ نَصِيْبًا فِيْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِيْهِ فِي الْغَدَاةِ مِنْ نُّوْرِ تَهْدِيْ بِهٖ وَ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَ رِزْقٍ تَبْسُطُهُ وَ ضَرٍّ تَكْشِفُهُ وَ بَلَاءٍ تَرْفَعُهُ وَ فِتْنَةٍ تَصْرِفُهَا وَ سُوءٍ تَدْفَعُهُ (۱)

”اے اللہ! مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ خیر کا حصہ پانے والا بنا جس خیر کو آپ صبح تقسیم فرماتے ہیں، اس نور سے جس سے ہدایت ہو اور اس رحمت سے جو عام ہو، وہ رزق جو وسیع ہو اور مصیبت جو دور ہو جائے، وہ بلائیں جو دفع ہو جائیں اور فتنے ہٹ جائیں، برائیاں دفع ہو جائیں۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم شام کو یہ دعا

پڑھتے تھے:

أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ
اللَّیْلَةِ وَ خَيْرِ مَا قَبْلَهَا وَ خَيْرِ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ
عَذَابِ فِي الدُّنْیَا وَ عَذَابِ فِي الْقَبْرِ^(۱)

اسی طرح صبح میں، البتہ پھر ”امسینا و امسی“ کے بجائے ”اصبحنا و
اصبح...“ ہو گا۔

”ہم نے اور پوری دنیا نے اللہ کے واسطے شام کی، تمام تعریف اللہ ہی کے لیے،
کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے
لیے بادشاہت، اسی کے لیے تعریف، وہ ہر شئی پر قادر ہے، اے اللہ! میں سوال
کرتا ہوں اس رات کی بھلائی کا اور اس سے پہلے کی بھلائی کا اور اس کے بعد کی
بھلائی کا، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، سخت بڑھاپے سے، بزدلی
سے، بخل سے اور دنیا کی تکلیفوں سے اور قبر کے عذاب سے۔“

صبح و شام کی دعائیں جن کا حکم یا جن کی فضیلت منقول ہے
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص
اس دعا کو تین مرتبہ صبح و شام پڑھ لیا کرے اسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ
لَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ^(۱)

”شروع اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی، وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

وہ دعا جس سے رضائے خداوندی حاصل ہو

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شام کو یہ دعا پڑھے وہ اللہ کی خوشنودی کا مستحق ہو جاتا ہے:

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا^(۲)

”خوش ہوں میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین، و مذہب مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر۔“

آزادی جہنم کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو صبح و شام یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے گا تو اس کا ایک ربع اور دو مرتبہ پڑھے گا تو نصف، تین مرتبہ پڑھے گا تو تین چوتھائی اور چار مرتبہ پڑھے گا تو کل جہنم سے آزاد ہو جائے گا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ

مَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ^(۳)

(۱) ترمذی: ۱۴۷/۲، ابوداؤد: ۶۹۴، اذکار: ۶۵، بحیث حسن

(۲) ابن ماجہ: ۳۷۸۰، حاکم: ۵۱۸، اذکار: ۶۵، الدعاء للطبرانی: ۳۰۱، بسند صحیح

(۳) ابوداؤد: ۶۹۱/۲، اذکار: ۶۶، بسند جید

”اے اللہ! میں نے صبح کی، گواہ بناتا ہوں میں آپ کو، گواہ بناتا ہوں حاملین عرش کو اور آپ کے فرشتوں کو اور تمام مخلوق کو کہ آپ اللہ ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں۔“

فکر و غم اور قرض سے حفاظت کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو قبیلہ انصار کے ایک شخص ابو امامہ کو مسجد میں بیٹھے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیا بات ہے، نماز کے وقت کے علاوہ میں تمہیں مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: قرض و فکر نے ہمیں گرفتار کر رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ تم اسے پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم و قرض کو دور کر دے، انہوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: جب صبح یا شام ہو تو یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ کی غم و فکر سے پناہ مانگتا ہوں، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور قرضہ کے غلبہ اور لوگوں کے ظلم و جبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا، اللہ پاک نے ہمارے غم کو دور اور قرضہ کو ادا کر دیا۔

جنت میں داخلہ

عبد اللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: جو شخص صبح شام یہ دعا پڑھے پھر وہ مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا:

رَبِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تَوَكَّلْتُ عَلٰی
اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا
لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ
اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا^(۱)

”میرے رب وہ اللہ ہیں جن کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بلند عظمت والے
ہیں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کے رب ہیں، جو چاہتے ہیں وہی
ہوتا ہے، جو نہیں چاہتے نہیں ہوتا، میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر
ہیں اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیر لے ہوئے ہے۔“

ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ دعا اس طرح ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَ
مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا^(۲)

شیطان کے نرغہ سے حفاظت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو صبح کے
وقت یہ پڑھے گا شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ^(۳)

(۱) ابن سنی: ۲۴، رقم: ۴۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲/۶۹۲

(۳) ابن سنی: ۲۷، رقم: ۴۹

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے جو سننے والا اور جاننے والا مردود شیطان سے۔“

آفات سے حفاظت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ سے شکایت کی کہ اسے بڑے آفات و مصائب آتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب صبح ہو تو یہ پڑھو مصائب نہیں آئیں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ (۱)

”اللہ کے نام سے اپنے نفس اور اہل اور مال پر۔“
چنانچہ اس نے عمل کیا، اس کی پریشانیاں زائل ہو گئیں۔

نعمت کا اکمال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو صبح ۳ مرتبہ یہ کہے گا سو اس پر اللہ پاک کا حق و کرم ہے کہ اس پر اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے (یعنی خوب نوازے):

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَ عَافِیَةٍ وَ سِتْرٍ
فَاَتِمِّمْ عَلَیْ نِعْمَتِكَ وَ عَافِیَّتِكَ وَ سِتْرِكَ فِی الدُّنْیَا وَ
الْآخِرَةِ (۲)

”اے اللہ! میں نے صبح کی آپ کی نعمتوں اور عافیت میں اور پردہ پوشی میں، بس اپنی نعمتوں کو، پردہ پوشی اور عافیت کو دنیا اور آخرت میں مجھ پر مکمل کیجیے۔“

رات اور دن کے اعمال کی تلافی صبح و شام کی دعا سے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے یہ دعا صبح پڑھ لی، اس کے دن

(۱) ابن سنی: ۲۸، رقم: ۵۱

(۲) ابن سنی: ۲۹، رقم: ۵۵

کے فوت شدہ (وظائف وغیرہ) کی تلافی ہو جائے گی اور جس نے شام کو پڑھ لی اس کے رات کے فوت شدہ (وظائف وغیرہ) کی تلافی ہو جائے گی:

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ وَ لَهُ
الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ عَشِيًّا وَ حِينَ
تُظْهِرُونَ^(۱)

”پس اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تم صبح کرو اور جس وقت تم شام کرو، اسی کے لیے تعریف ہے زمین میں اور آسمان میں اور صبح اور جس وقت تم ظہر کرو۔“

گناہوں کی معافی

حضرت ابان مہاربی رضی اللہ عنہ جو وفد ابی القیس میں تھے ان سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ دعا صبح پڑھے گا اس کے شام تک کے گناہ اور جو شام کو پڑھے گا اس کے صبح تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّيَ اللَّهُ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ^(۲)

”تعریف ہے اللہ کے لیے جو اللہ میرا رب ہے، میں شریک نہیں کرتا ہوں اس کے ساتھ کسی کو، گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔“

صبح و شام کے درمیان کا کفارہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب صبح ہو یا شام ہو تو اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لو، درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا:

(۱) ابن سنی: ۲۹، رقم: ۵۶، ابوداؤد: ۶۹۲

(۲) کنز العمال: ۱۶۳/۲، ابن سنی: ۳۱، رقم: ۵۹، بسند ضعیف

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَصْبَحْتُ وَ اَصْبَحَ
اَلْمَلِكُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ^(۱)

”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں نے صبح
کی اور تمام مخلوق نے صبح کی اللہ کے لیے، نہیں اس کا کوئی شریک۔“

دنیا اور آخرت کے امور کی کفایت

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو صبح یا شام اس دعا کو ۷۰ مرتبہ پڑھ
لے گا اللہ پاک اس کے دنیا اور آخرت کے اہم امور میں کافی یعنی نگہبان ہو جائے گا
(ابوداؤد کے مصری نسخہ میں یہ روایت ہے):

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ^(۲)

”کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے، اس پر بھروسہ کرتا ہوں،
وہ بزرگ ترین عرش کا مالک ہے۔“

نفع اور سلامتی

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ہم لوگوں کو جب
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں روانہ کیا تو حکم دیا کہ ہم لوگ اس آیت کو صبح و شام
پڑھا کریں:

اَفْحَسِبْتُمْ اَمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَ اَنْكُمْ اِلَيْنَا لَا
تَرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعَالٰی اللّٰهُ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

(۱) ابن سنی: ۳۳، رقم: ۶۶

(۲) ابوداؤد: ۵۸۱، ابن سنی: ۳۵، رقم: ۷۱، برجال ثقات

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا
بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَاثِمًا حِسَابَهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الْكَافِرُونَ وَ قُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ أَنْتَ
خَيْرُ الرَّاحِمِينَ^(۱)

”سو کیا تم خیال رکھتے ہو ہم نے تم کو بیکار بنایا اور تم ہمارے پاس پھر کرنے آؤ
گے، بلند و بالا ہے اللہ جو برحق بادشاہ ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اس کے،
بزرگ عرش کا رب ہے، جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت
کرے جس کی کوئی دلیل نہ ہو، اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، یقیناً
کافروں کو کامیابی نہ ہوگی آپ کہیے اے میرے رب! مغفرت کیجیے، رحم کیجیے،
آپ بہترین رحم کرنے والے ہیں۔“

ستر ہزار ملائکہ کی دعائے رحمت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص
صبح یا شام کو تین مرتبہ:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اور سورہ حشر کی آخری تین آیت پڑھے گا (وہ آیتیں یہ ہیں):

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ

الْمُتَكَبِّرِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

۴۰/ ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کریں گے، یہاں تک کہ شام ہو

جائے، اسی طرح شام کو (یعنی صبح تک) اور اسی دن انتقال ہو جائے تو شہید ہو گا۔^(۱)

وظیفہ برائے حفاظت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص آیت
الکرسی اور سورہ مؤمن کی (ابتدائی) آیتیں الیہ المصیر تک، شام کو پڑھے گا تو
صبح تک اور صبح کو پڑھے گا تو شام تک محفوظ رہے گا۔^(۲)

آسیب و سحر وغیرہ سے حفاظت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے
اس دعا کو تین مرتبہ صبح اور اسی طرح شام کو پڑھ لیا تو صبح سے شام، شام سے صبح تک
شیطان، کاہن اور جادوگر کے ضرر سے محفوظ رہو گے:

أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلُّهُ لِلَّهِ أَعُوذُ
بِاللَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا
بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ
شَرِّكَهِ^(۳)

(۱) دارمی: ۴۵۸/۲، مسند احمد: ۹۳۴/۵، ترمذی، ابن سنی: ۳۸، رقم: ۸۰، حدیث غریب

(۲) ترمذی: ۱۱۱/۲، ابن سنی: ۳۷، رقم: ۱۶

(۳) الدعاء للطبرانی: ۹۵۴، ابن سنی: ۳۳، رقم: ۶۷، مجمع الزوائد: ۱۹/۱۰، فیہ راوی

”ہم نے شام کی ہے اور پوری سلطنت نے شام کی اللہ کے لیے، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، میں پناہ لیتا ہوں اللہ سے جس نے آسمان کو روکے رکھا کہ وہ زمین پر گرے، مگر اس کی اجازت سے، مخلوق کی برائی سے اور جو پھیلی ہے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: جو اسے پڑھ لے گا وہ جادو، کرب، شیطان اور حاسد کی برائی سے محفوظ رہے گا۔

دعائے ابی درداء رضی اللہ عنہ

ہر قسم کے مصائب، حوادث و ناگہانی آفات سے حفاظت کی دعا حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ کا مکان جل گیا، انہوں نے کہا: نہیں جلا، پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی کہا کہ آپ کا مکان جل گیا، انہوں نے کہا: نہیں جلا، پھر تیسرا شخص آیا اس نے کہا: آگ کی لپٹیں تو اٹھی تھیں، مگر جب آپ کے گھر کی طرف آئیں تو بجھ گئیں، انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ اللہ پاک ایسا نہ کرے گا، اس آدمی نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ تمہاری کون سی بات پر تعجب کریں۔

آپ کو کیسے معلوم تھا کہ اللہ پاک ایسا نہیں کرے گا؟ (نہیں جلائے گا) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کلمات کی وجہ سے جن کے متعلق میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا کہ جو اسے صبح پڑھ لے گا شام تک اور جو شام کو پڑھ لے گا اسے صبح تک کوئی آفت نہیں پہنچے گی (اور میں نے اسے پڑھ لیا تھا):

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
أَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ
يَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عِلْمًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ
 دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ
 مُسْتَقِيمٍ^(۱)

”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، آپ ہی پر
 بھروسہ کرتا ہوں، آپ عرشِ عظیم کے رب ہیں، جو چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے، جو
 نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا۔ کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے اللہ کے، ہم جانتے
 ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر شے
 کا احاطہ کیا ہے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کی برائی اور
 ہر زمین پر چلنے والے کی برائی سے جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے۔“

سانپ بچھو وغیرہ سے حفاظت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت
 اقدس میں آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں ساری رات نہ سو سکا، آپ ﷺ
 نے پوچھا: کس وجہ سے؟ اس نے کہا: اس وجہ سے کہ رات بچھونے کاٹ لیا تھا۔
 آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے صبح کو یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے تو کوئی چیز تم کو ضرر
 نہیں پہنچا سکتی تھی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ^(۲)

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلماتِ تامہ سے مخلوق کی برائیوں سے۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۹۵۴/۲، ابن سنی: ۳۰، رقم: ۵۷، مجمع الزوائد، اتحاف

(۲) ابوداؤد: ۵۴۴، مؤطا: ۵۶۲، عمل الیوم للنسائی

جمعہ کے صبح کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے قبل یہ دعائیں (۳) مرتبہ پڑھے گا اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی معاف ہو جائیں گے:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
اتُّوبُ إِلَيْهِ^(۱)

”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔“

فائدہ: جاننا چاہیے کہ استغفار کے بہت فوائد ہیں، اہم ترین فوائد میں معاش کی برکت، غنا کا حصول اور مصائب کا دفاع ہے۔

جنت میں داخلہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ دعا صبح کو تین مرتبہ پڑھی اور مر گیا تو جنت میں داخل ہو گا، اسی طرح یہ دعا شام کو پڑھ لے اور اسی رات مر جائے تو جنت میں داخل ہو گا:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِينِي أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَ
وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّئِ عَمَلِي وَ
أَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي الَّتِي لَا يَغْفِرُهَا إِلَّا أَنْتَ^(۲)

(۱) مجمع الزوائد: ۱۶۸/۲، ابن سنی: ۳۹، رقم: ۸۳، بسند حسن

(۲) مجمع الزوائد: ۱۱۴/۱۰، الدعاء للطبرانی: ۹۳۶/۲، بسند ضعیف

”اے اللہ! آپ کے لیے تعریف ہے، اے میرے رب! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ کا بندہ ہوں، میں ایمان لایا آپ پر، اپنے مذہب میں اخلاص کے ساتھ، میں نے صبح کی آپ کے عہد اور وعدے پر جتنی استطاعت ہو سکی، میں آپ سے توبہ کرتا ہوں اپنی بد عملی سے، گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جسے کوئی نہ معاف کرے گا سوائے آپ کے۔“

(اس دعا کے متعلق) آپ ﷺ اس طرح قسم کھا کر فرماتے کہ اس طرح دوسری دعاؤں کے لیے نہیں فرماتے۔

”قسم خدا کی! جس بندے نے بھی اسے تین مرتبہ کہا اور اسی دن مر گیا وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔ اسی طرح شام میں تین مرتبہ کہا اور اسی رات مر گیا جنت میں داخل ہو گا۔“

خیال رہے کہ شام کو ”أَصْبَحْتُ“ کی جگہ ”أَمْسَيْتُ“ پڑھے۔

شہداء کا مرتبہ اور ایک لاکھ نیکیاں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر انتقال ہو جائے تو اس کی روح کو سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں آزاد چھوڑ دیا جائے گا جہاں چاہے پھرے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِّعَظَمَتِهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِّعِزَّتِهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَخْضَعَ
كُلُّ شَيْءٍ لِّمُلْكِهِ^(۱)

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے سامنے ساری چیزیں

جھکی ہیں اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کی عزت کے سامنے ساری چیزیں ذلیل ہیں اور اللہ کے لیے ساری تعریف جس کی حکومت اور سلطنت کے سامنے سب جھکے ہیں۔“

دعائے داؤد علیہ السلام

حضرت کعب بنی النضرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام ہر صبح و شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَعْصِنِيْ فِيْ هَذَا
الْيَوْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ وَ
اجْعَلْنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ (۱)

”اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے، آج کے دن کی ہر مصیبت سے مجھے بچا لے جو آسمان سے اتری ہیں اور مجھے ہر خیر میں داخل فرما جو آسمان سے اتر رہی ہیں۔“

ہاتھ پکڑ کر جنت میں

حضرت منیر رضی اللہ عنہ ایک افریقی صحابی ہیں، یہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے، میں اس کا ذمہ دار ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (۲)

”میں خوش ہوں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر، محمد ﷺ کو نبی مان کر۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۹۵۸/۲ بسند حسن

(۲) مجمع الزوائد: ۱۱۶/۲. طبرانی بسند حسن

دعائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! تمہیں کس چیز نے میری ایک وصیت کے سننے سے روکا، تم یہ دعا کہو جب صبح و شام ہو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ
كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ^(۱)

”اے زندہ اور باقی رہنے والے! آپ سے فریاد کرتا ہوں، میرا تمام حال درست فرمادیجیے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ فرمائیے۔“

دعائے موسیٰ علیہ السلام

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم سے ایک حدیث نہ بیان کروں جو میں نے نبی پاک ﷺ سے متعدد مرتبہ سنی ہے، اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے متعدد مرتبہ سنی، اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بار بار سنی ہے، میں نے کہا: ہاں (ضرور بیان کریں)! انہوں نے کہا: صبح و شام جو شخص اسے پڑھے گا کوئی دعا نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائیں گے۔ راوی (سمرہ) نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، میں نے کہا: تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی پاک ﷺ سے ملاقات کی، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے متعدد مرتبہ سنی ہے، انہوں نے کہا ہاں، (سنائیے) میں نے حدیث (مذکور بیان کی) انہوں نے کہا: قسم خدا کی! میرے ماں باپ قربان جائیں اللہ کے رسول پر! یہ وہ کلمات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے، وہ روزانہ سات مرتبہ اسے پڑھتے تھے،

کوئی سوال نہیں کرتے مگر یہ کہ اللہ پاک اسے پورا کرتا (دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَ اَنْتَ تُطْعِمُنِيْ
وَ اَنْتَ تُسْقِيْنِيْ وَ اَنْتَ تُمَيِّتُنِيْ وَ اَنْتَ تُحْيِيْنِيْ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی نے مجھے پیدا کیا آپ ہی مجھے ہدایت دیتے ہیں، آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں آپ ہی مجھے سیراب کرتے ہیں آپ ہی مجھے موت دیں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے۔“

قتل اور دیگر حوادث و آفاتِ عالم سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی پاک ﷺ نے ایک دعا سکھائی اور فرمایا کہ بوا سے صبح پڑھ لے گا اس پر کسی کا اختیار نہ چلے گا (یعنی باذن اللہ کوئی جسمانی و مالی نقصان نہ پہنچا سکے گا):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ أَذًى بِسْمِ اللّٰهِ
الْكَافِي بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِي بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ
اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّيِّعُ
الْعَلِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِي وَ دِيْنِي بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى
أَهْلِيْ وَ مَالِيْ بِاسْمِ اللّٰهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَعْطَانِيَهُ رَبِّيْ
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِمَّا أَخَافُ وَ
أَحْذَرُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ

ثَنَاءُكَ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَشَيْطَانٍ
مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ قُضَاةِ السُّوءِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ
أَخِذُ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ^(۱)

ہر تکلیف و پریشانی سے نجات کا وظیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آیت
الکرسی اور سورہ الفاتحہ اور یہ آیت:

حَمِّ تَنْزِيلِ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ
الدَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْمَصِيرِ

”حم، نازل شدہ ہے کتاب اس اللہ کی جانب سے جو غالب علم والا ہے، گناہ
بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا، سخت گرفت کرنے والا بڑی قوت والا ہے،
نہیں کوئی معبود اس کے سوا، اس کی طرف ٹھکانہ ہے۔“

پڑھ لے، شام تک وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور سے محفوظ رہے گا اور جو
شام کو پڑھ لیا کرے گا صبح تک محفوظ رہے گا۔^(۲)

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام
۳/۳ مرتبہ ”قل هو اللہ احد..... الخ قل اعوذ برب الفلق..... الخ“ اور
”قل اعوذ برب الناس..... الخ“ پڑھ لیا کرو اس سے تمام بلاؤں اور مصائب

(۱) مستطرف: ۲/۲۸۰

(۲) دارمی: ۲/۴۴۸

سے حفاظت ہوگی۔^(۱)

دعائے عیسیٰ علیہ السلام

حضرت جعفر بن برقان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ مَا اَرْجُوْ. وَلَا
اَسْتَطِیْعُ عَنْهَا دَفْعَ مَا اَكْرَهُ وَ اَصْبَحَ الْخَيْرَ بَیْدٍ
غَیْرِیْ وَ اَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا بِمَا كَسَبْتُ فَلَا فَقِیْرَ
اَفْقَرَمِنِّیْ فَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْیَا اَكْبَرَ هَمِّیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَا یَرْحَمُنِیْ^(۲)

”اے اللہ! میں نے صبح کی، میں طاقت نہیں رکھتا تکلیف دہ امور کے دفع کرنے پر اور نہ حسب خواہش نفع پر اختیار رکھتا ہوں، معاملہ غیر کے ہاتھ میں ہے اور میں اپنے اعمال میں مجبوس ہوں، کوئی فقیر مجھ سے زیادہ محتاج نہیں، دینی اعتبار سے مصیبت میں مبتلا نہ فرما اور دنیا کو زیادہ باعث فکر نہ بنا اور رحم نہ کرنے والے کو مجھ پر مسلط نہ فرما۔“

دعائے حضرت خضر والیاس علیہما السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو صبح و شام پڑھ لے گا وہ جلنے، ڈوبنے اور عطاء عزہ اللہ نے کہا: شیطان، ظالم، سانپ، بچھو کے ضرر سے محفوظ رہے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا یَسُوْقُ الْخَیْرَ اِلَّا اللّٰهُ، بِسْمِ

(۱) ابوداؤد: ۶۹۳، ترمذی، نسائی، ابن سنی: ۳۹، رقم: ۸۱

(۲) ابن ابی شیبہ: ۲۷۹/۱۰

اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يَصْرِفُ الشُّوءَ إِلَّا اللَّهُ، بِسْمِ اللَّهِ
مَا شَاءَ اللَّهُ مَا كَانَ مِنْ تَعْمَةٍ فَمِنْ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ مَا
شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ^(۱)

”اللہ کے نام سے جو وہ چاہے، بھلائی نہیں آتی مگر اللہ کی طرف سے، اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، برائی نہیں ہٹ سکتی مگر اللہ کی طرف سے، اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، ساری نعمتیں اللہ کی جانب سے ہیں، اللہ کے نام سے جو وہ چاہے، کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے اللہ کے۔

”ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہر سال حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں اور ان کلمات کو پڑھتے ہوئے جدا ہوتے ہیں۔

بہترین رزق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح میں یہ دعا پڑھ لے تو اس دن بہترین رزق سے نوازا جائے گا اور برائیوں سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو اس رات بہترین رزق سے نوازا جائے گا اور برائیوں سے محفوظ رہے گا:

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

”وہی ہو گا جو اللہ چاہے، نہ کوئی طاقت نہ قوت سوائے اللہ کے، میں گواہی دیتا ہوں اللہ پاک ہر شے پر قادر ہے۔“^(۲)

(۱) شرح احیاء العلوم: ۴/۳۷۹

(۲) ابن سنی: ۲۹، رقم: ۵۳، کنز العمال: ۱۰۶/۲

صبح و شام درود شریف کی فضیلت

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح و شام دس مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھ لیا کرے گا وہ قیامت کے دن میری شفاعت کو پائے گا۔^(۱)

جب سورج نکلے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج طلوع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَتَهُ وَ جَاءَ
بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلِعِهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ
بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ وَ شَهِدْتَ بِهٖ مَلَائِكَتِكَ
وَ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَ جَمِیْعُ خَلْقِكَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اُكْتُبُ
شَہَادَتِيْ بَعْدَ شَہَادَةِ مَلَائِكَتِكَ وَ اُوْلِي الْعِلْمِ وَ مَنْ
لَّمْ يَشْهَدْ بِمِثْلِ مَا شَهِدْتُ بِهٖ فَاُكْتُبُ شَہَادَتِيْ
مَكَانَ شَہَادَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ
السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَ اَنْ تُعْطِيَنَا

رَغْبَتَنَا وَ أَنْ تُغْنِيَنَا عَنْمَنْ أَغْنَيْتَهُ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ
 اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَ
 أَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَ أَصْلِحْ لِي آخِرَتِي
 الَّتِي إِلَيْهَا مُنْقَلَبِي^(۱)

”تمام تعریف خدا کے لیے جس نے آج عافیت کے دین میں داخل کیا اور سورج کو اپنے مطلع سے نکالا، اے اللہ! میں نے صبح کی میں آپ کو گواہ بناتا ہوں جس کی گواہی دی ہے میں نے اپنے نفس پر اور فرشتے نے گواہی دی اور حاملین عرش نے اور تمام مخلوق نے کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ قائم ہیں انصاف کے ساتھ، کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، آپ غالب حکمت والے ہیں اور میری شہادت لکھ لیجیے فرشتوں اور اہل علم کی شہادت کے بعد اور جو مجھ جیسی شہادت نہ دے جو میں نے شہادت دی ہے تو اس کی جگہ میری شہادت لکھ لیجیے، اے اللہ! آپ سلام ہیں، آپ کی جانب سے سلامتی ہے، آپ ہی کی طرف سلامتی ہے، سوال کرتا ہوں آپ سے اے جلال و اکرام والے! کہ آپ ہماری دعا کو قبول فرما لیجیے اور اپنی رغبت سے ہمیں نوازیے اور یہ کہ ہم کو مستغنی بنا دیجیے جس کو آپ نے ہم سے مستغنی رکھا ہے، اپنی مخلوق میں، اے اللہ! میرے دین کو درست کر دیجیے جس میں میرے ہر کام کی حفاظت ہے، میری دنیا سنوار دیجیے جس میں ہمیں رہنا ہے اور میری آخرت سنوار دیجیے جہاں میرا ٹھکانہ ہے۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دعائے طلوع شمس

۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی باندی سے کہا کہ جب طلوع شمس ہو جائے

(۱) ابن سنی: ۶۰، رقم: ۱۴۷، اذکار: ۷۱، الدعاء للطبرانی: ۹۴۱/۲، بسند ضعیف

تو مجھے بتانا، چنانچہ باندی نے طلوع شمس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لَنَا هَذَا الْيَوْمَ وَآقَالَنا فِيهِ
عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ (۱)

”تعریف اس کی جس نے ہمیں یہ دن بخشا اور ہماری لغزشوں کو معاف کیا اور
عذاب نار کی سزا نہ دی۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت جو مسلم میں ہے، اس میں آپ
رضی اللہ عنہ سے یہ دعا پڑھنا منقول ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آقَالَنا يَوْمَنَا هَذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا
بِذُنُوبِنَا (۲)

”تعریف اس کی جس نے آج ہمیں معاف کر دیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ
سے ہمیں ہلاک نہ کیا۔“

غروب شمس کے وقت کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ
میں مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھوں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا اِقْبَالٌ لِّیْلِكَ وَ اِدْبَارٌ نِّهَارِكَ وَ
اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي (۳)

”اے اللہ! یہ رات کے آنے کا وقت اور دن کے رخصت ہونے کا وقت اور

(۱) ابن سنی: ۶۰، رقم: ۱۴۸، مجمع الزوائد: ۱۸، برجال صحاح

(۲) مسلم: ۲۷۴/۱

(۳) ابوداؤد: ۷۹، الدعاء للطبرانی: ۱۰۰۱/۲

تیرے داعی کی آواز ہے، بس مجھے بخش دے۔“

جب رات ہونے لگے تو کیا پڑھے؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رات ہونے لگتی تو یہ دعا پڑھتی:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ السَّبِيلَ الْاَقْوَمَ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما اور سیدھے راستہ کی رہنمائی فرما۔“

صبح صادق کے بعد کیا پڑھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں بیدار ہوئے وضو کے بعد ان فی خلق السماوات آخر تک پڑھی، پھر لمبی دو رکعت نماز پڑھی پھر سو گئے پھر چھ رکعت نماز پڑھی، ۳ رکعت وتر پڑھی، اذان ہوئی تو یہ پڑھنے لگے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ
خَلْفِيْ نُوْرًا وَ مِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَ
مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا^(۲)

”اے اللہ! میرے دل میں اور میری زبان میں نور کر دیجیے اور میرے کان میں نور کر دیجیے اور میری آنکھ میں نور کر دیجیے، میرے نیچے نور کر دیجیے میرے آگے نور کر دیجیے، میرے اوپر نور کر دیجیے اور میرے نیچے نور کر دیجیے اور مجھے نور بخش دیجیے۔“

(۱) ابن ابی شیبہ: ۲۲۷/۱۰، الدعاء للطبرانی: ۱۰۰۱/۲

(۲) مسلم: ۲۶۱/۱

رات اور دن کی دعائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اس دعا کی ترغیب دی تھی کہ رات اور دن میں پڑھ لیا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةَ اِيْمَانٍ وَّ اِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ
وَّ نَجَاحًا یَّتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَّ رَحْمَةً مِّنْكَ وَّ عَافِیَةً وَّ
مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَّ رِضْوَانًا۔^(۱)

”اے اللہ میں آپ سے ایمان کی حالت میں تندرستی چاہتا ہوں، اخلاق و عبادت میں ایمان کا طالب ہوں، ایسی نجات کا طالب ہوں جس کے بعد کامیابی ہو اور آپ کی رحمت کا محتاج ہوں اور آپ سے عافیت کا، مغفرت کا، رضامندی کا خواستگار ہوں۔“

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ صبح سے شام تک کیا دعا پڑھوں (یعنی ان اوقات میں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔“^(۲)

دعائے عافیت کی تاکید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے چچا! زیادہ عافیت کی دعا کیا کریں۔“^(۳)

عافیت محبوب ترین دعا ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۷۴، برجال ثقات

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۷۵، برجال ثقات

(۳) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۷۵

”اللہ کے نزدیک محبوب ترین دعاؤں میں یہ دعا ہے جسے بندہ مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمَعَاْفَاةَ وَ الْعَاْفِیَّةَ فِی الدُّنْیَا وَ
الْآخِرَةِ (۱)

”اے اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں معافی کا اور عافیت کا دنیا اور آخرت میں۔“

رات و دن کے مشترک اعمالِ مسنون کا بیان سورہ یٰسین کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورہ یٰسین رات اور دن میں اللہ پاک کی رضا کے لیے پڑھے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرما دے گا۔ (۲)

قضائے حاجات

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو دن کے شروع میں یٰسین شریف پڑھے گا اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوں گی۔ (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے صبح کو سورہ یٰسین پڑھی، اس کے کاموں میں شام تک سہولت ہوگی اور جس نے شروع رات میں پڑھی اس کے رات کے امور میں صبح تک سہولت ہوگی۔ (۴)

سورہ اخلاص کی فضیلت اور اس کا وردِ مسنون

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے

(۱) مجمع الزوائد: ۱۷۵/۱۰

(۲) طبرانی، ابن سنی: ۲۲۴، رقم: ۶۷۹ بسند صحیح

(۳) دارمی: ۴۵۷

(۴) دارمی: ۴۵۷/۲

ہوئے سنا کہ جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت دن رات میں دو سو بار ”قل هو اللہ احد“ پڑھے تو اللہ پاک اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دے گا۔ ترمذی کی روایت میں یہ ہے کہ قرضہ کو چھوڑ کر سارے گناہ معاف کر دے۔ گاہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ بغداد میں روایت کیا ہے کہ جو شخص ”قل هو اللہ احد“ دو سو مرتبہ پڑھے گا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے (یعنی ایک مرتبہ پڑھنے پر ایک سال کے گناہ معاف)۔^(۱)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مجھے یہ دعا بتائی اور حکم دیا کہ ہر گھر کے افراد صبح کو یہ پڑھا کریں:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي
يَدَيْكَ وَ مِنْكَ وَ بِكَ وَ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ
قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ
فَمَشَيْتُكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مَا شِئْتُ كَانَ وَ مَا لَمْ
تَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَ اللَّهُ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى
مَنْ صَلَّيْتُ وَ مَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ
أَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ تَوْفَنِي مُسْلِمًا وَ الْحَقْنِي
بِالصَّالِحِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَدْرِ وَ بَرْدَ
الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَ شَوْقًا

إِلَى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ
 أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أُعْتَدَى أَوْ يُعْتَدَى
 عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيئَةً مُحِيطَةً أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا لَا
 تَغْفِرُهُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ إِنِّي أَعْهَدُ
 إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ
 شَهِيدًا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا
 شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَ
 أَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ
 آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسِي تَكَلَّمْتَ إِلَى صَیِّعَةٍ وَ
 عَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ فَإِنِّي لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ
 فَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ
 عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ (۱)

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں اور میں مستعد ہوں
 آپ کی فرمانبرداری کے لیے، بھلائی آپ کے قبضہ میں ہے اور وہ سب آپ کے

ہی لیے ہے، اے اللہ! جو کچھ بات میں نے منہ سے نکالی یا کوئی قسم کھائی یا کوئی منت مانی تو ان سب پر آپ کا ارادہ مقدم ہے، جو آپ نے چاہا ہو گیا، جو نہ چاہا نہ ہوا، نہ کسی کو کوئی قوت نہ طاقت سوائے اللہ کے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو دعا میں نے کی ہو تو یہ دعا اس کو لگے جس کو آپ نے دعا کا مستحق سمجھا ہو اور جس پر میں نے لعنت کی ہو سو اسی پر لعنت ہو جس کو آپ قابل لعنت سمجھیں۔ آپ ہی دنیا اور آخرت کے کارساز ہیں، اسلام کی حالت میں وفات دیجیے اور صالحین کے ساتھ شامل فرمائیے۔ اے اللہ! میں آپ سے تقدیر پر راضی رہنے کا، موت کے بعد خوشگوار زندگی کا اور آپ کے رخ کی طرف نظر کی لذت کا اور آپ کی ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں کہ کسی ضرر پہنچانے والے کے ضرر اور گمراہ کرنے والے کے فتنے سے محفوظ رہوں، اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں کہ ظالم بنوں یا مظلوم ہوں، میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے، یا اکارت کرنے والے گناہ کو کماؤں، یا ایسا گناہ کروں جسے آپ معاف نہ فرمائیں۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! غیب و حاضر کے جاننے والے! جلال و اکرام کے مالک! اس دنیا کی زندگی میں آپ سے عہد و پیمان کرتا ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں اور آپ کی گواہی کافی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ تنہا ہے، آپ کا شریک نہیں، آپ کے لیے بادشاہت ہے آپ کے لیے ہی تعریف ہے اور آپ ہر شئی پر قادر ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے، آپ کی ملاقات حق ہے اور قیامت آکر رہے گی، اس میں کوئی شک نہیں اور آپ قبروں میں مدفون لوگوں کو اٹھائیں گے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اگر آپ نے میرے نفس کو دنیاوی جائیداد اور گناہوں کے حوالہ کیا تو مجھے اعتماد نہیں کہ (بچ جاؤں) مگر آپ کی رحمت سے، پس میرے گناہوں کو معاف فرمائیے، آپ کے سوا کوئی

گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، میری توبہ قبول فرما کہ آپ ہی توبہ قبول کرنے والے ہیں۔“

مجم طبرانی کے نسخہ میں ”ضبیعة“ کے بجائے ”ضعف“ ہے جس کا ترجمہ کمزوری اور ضعف ہے۔

رات کے اعمال و مسنون وظائف

سورہ واقعہ کی فضیلت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا کہ جو شخص ہر رات سورہ الواقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ (غربت) کی نوبت نہ آئے گی۔ چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ ہر رات اس سورت کو پڑھا کریں۔^(۱)

رات کا قرآنی وظیفہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: رات میں جو شخص چالیس آیتیں پڑھ لے گا، وہ غافلین میں شمار نہ ہو گا۔ جو سو آیتیں پڑھ لے گا وہ قانتین میں شمار ہو گا۔ جو دو سو آیتیں پڑھ لے گا قرآن اس سے محابہ (اس کے خلاف حجت) نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیتیں پڑھ لے گا اس کے لیے ایک قطار ثواب لکھا جائے گا۔^(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر پڑھا کرتے تھے۔^(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہر رات سورہ آل عمران کی

(۱) مشکوٰۃ: ۱۸۹، ابن سنی: ۲۲۵، رقم: ۶۸۵

(۲) ابن سنی: ۲۲۳، رقم: ۶۷۷، بسند ضعیف

(۳) حاکم: ۲/۴۳۴، ابن سنی: ۲۲۴، رقم: ۶۸۳

آخری دس آیتیں پڑھتے تھے۔^(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ ﷺ ہر رات سورۃ الم سجدہ پڑھتے تھے۔^(۲)

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو مُبْتَحات کی تلاوت فرماتے تھے۔^(۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل نے مجھے حکم دیا جب تک سورۃ حم سجدہ اور سورۃ تبارک الذی نہ پڑھ لوں، نہ سوؤں۔^(۴)

دن کے اور اد اور دعائیں

تعوذ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو دن میں دس مرتبہ استعاذہ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھتا ہے تو اللہ پاک ایک فرشتہ متعین کر دیتے ہیں جو اس کو شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔^(۵)

مستجاب الدعوات

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ مؤمن مرد اور عورتوں کے لیے ۲۵ یا ۲۷ مرتبہ مغفرت کی دعا کرے گا تو وہ ان مستجاب الدعوات لوگوں میں سے ہو گا جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔^(۶)

(۱) ابن سنی: ۲۲۷، رقم: ۶۹۳

(۲) سیرۃ ابن ہشام: ۳۹۵/۷

(۳) ابوداؤد: ۶۸۹

(۴) درمنثور: ۲۲۳/۷

(۵) مجمع الزوائد: ۱۴۲/۱۰، ترمذی: ۱۱۱/۲، برجال ثقات

(۶) حصن: ۱۲۷، طبرانی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اگر آپ چاہیں کہ رات اور دن کی عبادت کا حق ادا فرمائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ عِلَيْكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيْعَتِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
لَا اَجْرَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ ^(۱)

”اے اللہ! آپ کی خوب تعریف ہے دوام کے ساتھ، آپ کی خوب تعریف ہے جس کی کوئی انتہاء نہیں سوائے آپ کے علم کے، آپ کی خوب تعریف ہے جس کی آپ کی مشیت کے علاوہ انتہاء نہیں، آپ کی خوب تعریف ہے کہ اس کے کہنے والے کو سوائے آپ کی خوشنودی کے کوئی اجر نہیں۔“

یوم جمعہ کے مسنون اعمال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن صبح کی نماز سے قبل تین مرتبہ یہ استغفار پڑھے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کے برابر کیوں نہ ہو معاف ہو جائیں گے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ
اَتُوْبُ اِلَيْهِ ^(۲)

شب جمعہ کے اوراد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”حم

(۱) کنز العمال: ۶۳۵/۲، بیہقی

(۲) اذکار نووی: ۷۱، بسند ضعیف

الدخان، شب جمعہ میں پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
 ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص شب جمعہ میں اس سورت کو پڑھے
 گاستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔
 ایک روایت میں ہے کہ جو ”سورہ دخان“ شب جمعہ یا یوم جمعہ میں پڑھے گا
 اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔
 ایک روایت میں ہے کہ جو سورہ یسین شب جمعہ میں پڑھے گا اس کی مغفرت
 کر دی جائے گی۔^(۱)

درود پاک

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کی
 روشن رات میں اور روشن دن میں کثرت سے درود پڑھا کرو۔
 ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر کثرت سے
 درود پڑھا کرو، جو ایسا کرے گا میں قیامت کے دن شہادت دوں گا اور شفاعت
 کروں گا۔^(۲)

جمعہ کے دن مسجد میں جاتے وقت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جب جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
 داخل ہوتے تو مسجد کے دروازے پر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ
 تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَاَلَكَ وَرَغِبَ اِلَيْكَ.^(۳)

”اے اللہ! اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا

(۱) ترغیب: ۵۱۴/۱

(۲) القول البدیع: ۱۸۶

(۳) اذکار: ص ۱۴۴، ابن سنی: ۱۳۱، رقم: ۳۷۶

اور اپنے مقربین میں سب سے زیادہ تقرب والا بنا دیجیے اور سالکین اور راغبین میں مجھے سب سے افضل بنا دیجیے۔“

مصائب سے حفاظت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے بعد ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اسے مصائب اور برائیوں سے محفوظ رکھے گا۔ ایک روایت میں اس کے ساتھ سورہ فاتحہ بھی ہے۔^(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے بعد ایک سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھے گا اس کے ایک لاکھ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہو جائیں گے۔^(۲)

جمعہ کے دن کا درود

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجو، جو ایک درود بھیجے گا خدا نے پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔^(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اسی (۸۰) مرتبہ درود پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو جمعہ کے دن عصر کے بعد اسی جگہ بیٹھے یہ درود اسی (۸۰) بار پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) سال

(۱) ابن سنی: ۱۳۲، رقم: ۳۷۷، بسند ضعیف

(۲) ابن سنی: ۱۳۲، رقم: ۳۷۹

(۳) القول البدیع: ۱۱۰

کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا^(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے گا اسے اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک کہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے۔^(۲)

مزید تفصیل عاجز کے رسالہ ”زاد الابرار“ میں دیکھیے، جو درود پاک پر نہایت ہی جامع ترین رسالہ ہے۔

سورہ کہف

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شب جمعہ کو سورہ کہف پڑھے گا اس کے اور بیت اللہ کے درمیان ایک نور قائم کر دیا جائے گا۔^(۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا اس کے لیے اس کے قدم سے آسمان تک نور ہو گا، جو قیامت کے دن روشن ہو گا اور دو جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ جو سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھے گا اس پر دجال کا تسلط نہ ہو گا (وہ دجال کے قتنہ سے محفوظ رہے گا)۔^(۴)

(۱) القول البدیع: ۱۸۸

(۲) الترغیب: ۵۰۱/۲

(۳) ترغیب: ۵۱۲/۱

(۴) ترغیب: ۵۱۳/۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سورہ کہف کے شروع کی دس آیتیں محفوظ رکھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔^(۱)
علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ سورہ کہف کا اول اور آخر دونوں کے متعلق احادیث میں ہے کہ ان کا پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا اور علماء کرام جمعہ کے دن سورہ کہف کا پڑھنا سنت قرار دیتے ہیں۔^(۲)

لہذا جمعہ کے دن خود بھی اور اہل و عیال کو بھی اس کی تاکید کریں کہ ضرور پڑھیں تاکہ ان کی بھی عادت ہو اور وہ بھی ان فضائل کے حاصل کرنے والے ہوں۔

جمعہ کے دن مسنون اعمال میں سلوۃ التبیح کا پڑھنا بھی ہے، جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تاکید فرمائی تھی۔^(۳)

سوتے وقت کی دعاؤں کا بیان

سونے کے وقت کی مسنون دعائیں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بستر پر آؤ تو وضو کرو، دائیں کروٹ لیٹو اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَسَلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ
وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاؤَ
لَا مَنَجِيْ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ

(۱) بیہقی فی الشعب: ۷۳/۲

(۲) روح المعانی: ۲۰۰/۱۵

(۳) ترمذی: ۱۰۹

اَنْزَلْتُ وَبِعَبِيكَ الَّذِي اَرْسَلْتُ (۱)

”اے خدا! میں نے اپنا رخ آپ کی طرف کیا، اپنا کام آپ کے حوالہ کیا، اپنی پیٹھ آپ کی طرف کی آپ کی رغبت اور آپ کے خوف سے، آپ کے سوا نہ کوئی ٹھکانہ نہ جائے پناہ، آپ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور اس نبی پر جسے آپ نے بھیجا۔“

اگر تمہارا انتقال ہو گیا تو فطرت اسلام پر ہو گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں یہ دعا اس طرح ہے:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ
وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً
وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ
اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِعَبِيْكَ الَّذِيْ
اَرْسَلْتَ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بستر پر آئے تو اپنے بستر کے اندرونی اطراف کو جھاڑ لے، نہ معلوم کہ اس میں کیا ہے، پھر یہ دعا پڑھے:

يَا سَمِيكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكَتْ
نَفْسِيْ فَاَرْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلَتْهَا فَاَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ
بِهَ الصَّالِحِيْنَ (۳)

(۱) بخاری: ۹۳۴/۲

(۲) ایضاً

(۳) بخاری: ۹۳۵/۲

”آپ کے نام سے اے میرے رب اپنے پہلو کو رکھا اور آپ کے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر میری روح کو روک لیں تو رحم فرمائیں، اگر چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت فرمائیں جس طرح کہ نیکوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيِيْ وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ^(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے یہ دعا نقل فرماتے ہیں۔ ابو صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ جب ہم سونے جائیں تو یہ دعائیں کروٹ پر سوتے ہوئے پڑھیں:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَ
مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ
فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَ
أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ^(۲)

”اے اللہ! زمین و آسمان کے رب اور عرش عظیم کے رب اور ہمارے رب اور

(۱) مسلم: ۲/۳۴۸

(۲) مسلم: ۲/۳۴۸

ہر شے کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات و انجیل و فرقان کو نازل کرنے والے! میں ہر چیز سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس کی پیشانی آپ کی گرفت میں ہے۔ اے اللہ! آپ ہی اول ہیں آپ سے پہلے کچھ نہیں، آپ ہی آخر ہیں آپ کے بعد کچھ نہیں، آپ ظاہر ہیں آپ کے اوپر کچھ نہیں، آپ ہی باطن ہیں آپ کے علاوہ کچھ نہیں، ہمارے قرضہ کو ادا فرما اور ہمیں غنی بنا۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى ^(۱)

”اے اللہ! آپ کے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ^(۲)

”اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا دے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے کہا: جب سونے جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَ أَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَ
مَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ إِنْ أَمَتَّهَا فَاعْفِرْ لَهَا
اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ

”اے اللہ! آپ نے میری جان کو پیدا کیا آپ ہی اس کو وفات دینے والے

(۱) بخاری: ۹۳۴، عمل اليوم للنسائی: ۷۴۷

(۲) عمل اليوم للنسائی: ۷۵۸

ہیں، آپ ہی کے قبضے میں اس کی موت و حیات ہے، اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی حفاظت کریں اور اگر موت دیں تو اس کی مغفرت فرمائیں، اے اللہ! آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی پاک ﷺ سے یہ دعائی (۱)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ كَفَانَا وَ اَوَانَا،
فَكَمْ مِّنْ لَاْ كَافٍ لَّهٗ وَ لَا مُوَوِّىْ (۲)

”تعریف اس اللہ کی جس نے کھلایا پلایا، کفایت کی اور ٹھکانا دیا، کتنے ایسے ہیں جن کی کوئی کفایت نہیں اور ٹھکانا نہیں۔“

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ کو سر کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ يَا تَبْعَثُ
عِبَادَكَ (۳)

”اے اللہ! ہمیں بچائیے اپنے عذاب سے جس دن جمع کریں گے آپ اپنے بندوں کو، یا اٹھائیں گے آپ بندوں کو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ آرام فرمانے کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

(۱) مسلم: ۲/۳۴۸

(۲) مسلم: ۲/۳۴۹

(۳) ترمذی: ۲/۱۷۷

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَحْهِكَ الْكَرِیْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ
 مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِذٌ بِنَاصِیَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ
 الْمَغْرَمَ وَالْبَاسُ ثُمَّ اَللّٰهُمَّ لَا یُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ
 وَعُدُّكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَ
 بِحَمْدِكَ (۱)

”اے اللہ! میں آپ کی کریم ذات اور کلماتِ تامہ کے وسیلے سے پناہ چاہتا ہوں
 کہ ہر اس برائی سے جو آپ کے قبضہ میں ہے، اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
 قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! آپ کا لشکر شکست نہیں پاسکتا۔ آپ کا وعدہ
 خلاف نہیں ہو سکتا، آپ کے قہر سے کسی دولت مند کو دولت فائدہ نہیں دے
 سکتی، آپ پاک ہیں، آپ کے لیے تعریف ہے۔“
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سونے کے لیے لیٹتے تو یہ دعا
 پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِیْ (۲)

”اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ کہ تو میرا رب ہے، اپنے پہلو کو رکھتا ہوں بس
 ہماری خطا کو معاف فرما۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ جب
 سونے تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِیْ وَ اَخْسِ شَیْطَانِیْ وَ فُكِّ رِهَانِیْ

(۱) ابوداؤد: ۶۸۸، ابن سنی: ۲۳۳، رقم: ۷۱۸

(۲) ابن سنی: ۲۳۳، رقم: ۷۱۹

وَتَقَلِّ مِيزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدَى الْأَعْلَى^(۱)

”اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، میرے شیطان کو ذلیل و رسوا فرما، مجھے آزاد فرما (جہنم سے) میرے ترازو کو وزنی فرما اور مجھے طبقہ اعلیٰ میں شامل فرما۔“
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب بستر پر (سونے کے لیے) تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَاطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَ
الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ
اللَّهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ
شَيْءٍ وَمَلِيكَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ^(۲)

”تعریف اللہ کی جس نے کفایت کی اور پناہ دی، مجھے کھلایا پلایا، جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب کیا اور جس نے مجھے دیا اور خوب دیا، اے اللہ! پس تعریف تیرے لیے ہے ہر حال میں، اے اللہ! آپ ہر شے کے رب اور ہر ایک شے کے مالک ہیں، میں عذاب و دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔“
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہ روایت کی ہے کہ جو بستر پر جائے وہ یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ رَبَّنَا وَرَبِّ
كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَ

(۱) ابوداؤد: ۶۸۹، ابن سنی: ۲۳۴، رقم: ۷۲۱

(۲) ابن حبان: ۲۳۵۷، ابن سنی: ۲۳۵، رقم: ۷۲۸

أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَ
اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ. ^(۱)

”اے اللہ! آسمان کے رب، زمین کے رب، ہمارے رب، ہر شے کے رب! آپ ہی کے قبضہ میں ہر شے کی پیشانی، آپ ہی اول آپ سے پہلے کچھ نہیں، آپ ہی آخر آپ کے بعد کچھ نہیں، آپ ہی باطن آپ کے علاوہ کچھ نہیں، ہمیں فقر سے غنی بنا دیجیے، ہمارا قرض ادا کر دیجیے۔“
حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سونے جائے تو یہ دعا پڑھے:

أَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ وَعُدَّ اللّٰهُ حَقًّا وَ
صَدَقَ الْمُرْسَلُونَ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ هَذَا
اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقَ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ. ^(۲)

”ایمان لایا میں اللہ پر، انکار کیا میں نے شیطان کا، اللہ کا وعدہ حق ہے، نبیوں نے اس کی تصدیق کی، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رات کے آنے والے سے مگر یہ کہ رات کو بھلائی سے آئے، یعنی (رحمت الہی)“
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَ ادْعِنِيْ اَمَانَتِيْ وَ
اقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ. ^(۳)

(۱) حاکم: ۵۴۶/۱، کنز العمال: ۲۴۸/۱۹

(۲) مجمع الزوائد: ۱۲۴/۱۰

(۳) الادب المفرد: ۱۲۰۹، الدعاء للطبرانی: ۲۶۵

”اے اللہ! مجھے رزق عطا فرمائیے، میرے گناہوں کو چھپائیے، مجھے میری امانت سپرد فرمائیے، میرے قرض کو ادا فرمائیے۔“

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دعائے نوم کی تلقین

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مجھے دعا سکھائی اور فرمایا: جب سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِي سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰى حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ كَفٰى
مَا شَاءَ اللّٰهُ قَضٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ
مُلْجَاً وَ لَا وِرَاءَ اللّٰهِ مُلْتَجَاً تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىْ وَ
رَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلَى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَ لَمْ
يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِىٌّ مِّنَ الدُّلّٰلِ
وَ كِبْرَةٌ تَكْبِيْرًا.

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو کافی ہے، پاک خدا کی جو بلند وبالا ہے، کافی ہے مجھے اللہ، جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، سنتا ہے اس کی جو اس سے دعا کرے، نہ اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ، نہ اس کے علاوہ کوئی حفاظت کی جگہ، بھروسہ کیا اللہ پر جو میر اور تمہارا رب ہے، کوئی مخلوق نہیں مگر اس کی پیشانی اللہ کے قبضہ میں ہے، ہمارے رب کا راستہ سیدھا ہے، تعریف اللہ کی جس نے کوئی لڑکا اختیار نہ کیا اور اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں اور نہ ذلت کے وقت کوئی مددگار، اس کی خوب بڑائی بیان کرو۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی اسے سوتے وقت پڑھے پھر شیطان

اور ضرر رساں سانپ بچھو کیڑوں کے درمیان سو جائے تو اسے نقصان نہ ہو گا۔^(۱)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دعائے نوم کی تعلیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ سے کہا کہ ایسی دعا بتا دیجیے جسے میں صبح و شام پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم صبح یا شام کرو، یا سونے جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَ
مَلِيْكُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شَرِّكَهٖ۔^(۲)

”اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! ہر شے کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دعائے نوم کی تلقین

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب آپ بستر پر جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِکَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَ طَهَّرْتُ قَلْبِیْ وَ طَيَّبْتُ
کَسْبِیْ وَ اغْفِرْ ذَنْبِیْ۔^(۳)

”اے اللہ! آپ کے ہی نام سے میں نے پہلو رکھا، میرا قلب پاک فرمادیں، میری

(۱) درمنثور: ۲۰۸/۴، ابن سنی: ۲۳۹، رقم: ۷۴۰

(۲) ابن سنی: ۲۳۶، رقم: ۷۲۹، ابوداؤد: ۶۹۱

(۳) ابن سنی: ۲۳۲، رقم: ۷۱۴

کمائی پاک کر دیں اور میرے گناہ کو معاف فرمادیں۔“

جہنم سے خلاصی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو صبح یا شام ایک مرتبہ پڑھے گا اس کا ایک ربع، دو مرتبہ پڑھے گا اس کا نصف، تین مرتبہ پڑھے گا اس کا تین چوتھائی اور جو چار مرتبہ پڑھے گا وہ مکمل جہنم سے خلاصی پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُكَ وَاَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ (۱)

”اے اللہ! میں نے صبح کی اس حال میں کہ آپ کو گواہ بناتا ہوں اور حاملین عرش کو اور آپ کے فرشتوں کو اور تمام مخلوق کو اس بات پر کہ یقیناً آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ کی کتابیں، آپ کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں۔“

تمام مخلوق کی تعریف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بستر پر سونے آئے اور یہ دعا پڑھے تو اس نے گویا تمام مخلوق کی تعریف کو شامل کر لیا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاَوَانِیْ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْ فَاَفْضَلَ

عَلَىٰ وَ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُنَجِّنِي مِنَ النَّارِ^(۱)

”تعریف اس اللہ کی جس نے میری حفاظت کی اور ٹھکانا دیا، تعریف اس اللہ کی جس نے احسان کیا اور خوب کیا، سوال کرتا ہوں آپ کی عزت کے وسیلہ سے کہ مجھے عذابِ دوزخ سے نجات دیجیے۔“

اچھے خواب کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دعائے نوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب سونے کا ارادہ فرماتیں تو یہ دعا پڑھتیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رُؤْیَا صَالِحَةٍ صَادِقَةٍ غَیْرِ کَاذِبَةٍ
نَافِعَةٍ غَیْرِ ضَارَّةٍ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے اچھے سچے خواب کا جو جھوٹا نہ ہو، نفع بخش ہو، نقصان دہ نہ ہو سوال کرتی ہوں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعائے نوم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ^(۳)

”اللہ کے نام سے اللہ کے راستہ میں اور ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دعائے نوم کی تلقین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے وقت یہ دعا

پڑھتے تھے:

(۱) ابن سنی: ۲۳۴، رقم: ۷۲۵

(۲) اذکار: ۷۹

(۳) عمل الیوم للنسائی: ۴۵۵

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ
 الشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَ اِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ اَنْ مُحَمَّدًا
 عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ وَ الْبَلَايِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ شَرِّهِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ
 اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ اِثْمًا اَوْ اَجْرُهُ اِلٰی مُسْلِمٍ^(۱)

”اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! غیب و حاضر کے جاننے والے! ہر شے کے پالنے والے اور ہر شے کے معبود! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ یکتا ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں اور فرشتے گواہ ہیں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں شیطان سے اور اس کے شرک سے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان کے ذمہ لگاؤں۔“

حضرت ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ اسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سکھاتے تھے اور خود بھی سونے کے وقت پڑھتے تھے۔

نیند نہ آنے پر یہ دعا پڑھے

حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: (جب کہ انہوں نے بے خوابی کی شکایت کی تھی) جب بستر پر سونے جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَخْلَقْتَ وَ رَبَّ
 الْاَرْضِ ذٰیْنِ وَ مَا اَقْلَقْتَ وَ رَبَّ الشَّیْطٰنِ وَ مَا اَضَلَّتْ

كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ
عَلَى أَحَدٍ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَائُكَ وَ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. ^(۱)

”اے اللہ! ساتوں آسمان کے رب اور جو اس کے سایہ تلے ہے! اور زمینوں کے رب اور جو اس نے اٹھا رکھا ہے! اور شیاطین کے رب جو اس نے گمراہ کیا ہے! اپنی تمام مخلوق کی برائی سے پناہ دینے والے ہو جائیے کہ کوئی مجھ پر حملہ کرے یا مجھ پر زیادتی کرے، آپ کی پناہ لینے والا غالب ہے، آپ کی تعریف بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی قابلِ عبادت نہیں سوائے آپ کے۔“

☆...☆☆

سوتے وقت قرآنی معمولات کا بیان

سوتے وقت ”الم سجدہ“ کا پڑھنا مسنون ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک کہ ”سورۃ الم سجدہ اور سورۃ ملک“ نہ پڑھ لیتے۔^(۱)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہر رات ”الم سجدہ“ پڑھتے۔^(۲)

حم سجدہ اور سورۃ ملک بھی مسنون ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس وقت تک نہ سوؤں جب تک کہ ”حم سجدہ اور تبارک الذی“ نہ پڑھ لوں۔^(۳)

سورۃ ملک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف میں ایک سورۃ ایسی ہے جو تیس (۳۰) آیتوں والی ہے، وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کروادیتی ہے، وہ سورۃ تبارک الذی ہے۔^(۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سورۃ ملک عذاب

(۱) ترمذی: ۱۷۸/۲

(۲) مسند ابویعلیٰ، سیرۃ الشامی: ۳۹۵/۷

(۳) بیہقی فی شعب الایمان، درمنثور: ۲۳۳/۷، کنز العمال: ۲۳۹/۱۹

(۴) مشکوٰۃ: ۱۸۷

قبر سے روکنے والی سورت قرار دیا ہے۔^(۱)

بیہقی نے دلائل النبوة میں ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے (سورہ ملک کو) عذابِ قبر سے روکنے والی فرمایا ہے۔^(۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ عہدِ نبوی میں اسے مانعہ (عذابِ قبر سے روکنے والی) کہا جاتا تھا۔^(۳)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، عذابِ قبر کے فرشتے اس کے سرہانے آئے تو کہا کہ اسے عذاب دینے کا کوئی راستہ نہیں کہ یہ سورہ ملک پڑھتا تھا۔

خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے اور کہتی ہے: اے اللہ! اگر میں آپ کی کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول کرئیے، ورنہ مجھے اپنی کتاب سے نکال دیجیے۔^(۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بعض صحابہ نے ایک جگہ خیمہ لگایا، ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے، اچانک خیمہ لگانے والوں نے اس جگہ سے کسی کو سورہ تباک الذی پڑھتے سنا، آپ ﷺ سے آکر عرض کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سورت خدا کے عذاب سے روکنے والی اور نجات دینے والی ہے۔^(۵)

سورہ زمر اور بنی اسرائیل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بنی پاک ﷺ جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے، سوتے نہیں تھے۔^(۶)

(۱) مشکوٰۃ: ۱۸۷۔

(۲) درمنثور: ۲۳۱/۷۔

(۳) مجمع الزوائد: ۱۳۱/۱۰۔

(۴) دارمی: ۴۵۵/۲۔

(۵) مشکوٰۃ: ۱۸۸۔

(۶) ابن سنی: ۲۲۴، رقم: ۶۸۳، اذکار نبوی: ۷۷، ترمذی: ۱۷۸/۲۔

مُسَبِّحات کی تلاوت

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک سوتے نہ تھے جب تک مُسَبِّحات کی تلاوت نہ فرمالیتے تھے کہ اس میں ایک آیت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔^(۱)

مُسَبِّحات ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کی ابتداء تسبیح سے ہو، مثلاً: سَبِّحْ، یا يُسَبِّحْ، سے ہو، وہ یہ سورتیں ہیں: ① سورۃ حدید ② سورۃ حشر ③ سورۃ صف ④ سورۃ جمعہ ⑤ سورۃ تغابن ⑥ سورۃ اعلیٰ۔ اور آیت سے مراد سورۃ حشر کی آخری آیت ہے۔

سورۃ آل عمران کی آخری آیتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھتے تھے۔^(۲) یعنی ”إِنَّ فِي خَلْقِ السَّلَٰوَاتِ“ سے آخر سورت تک۔

سورۃ کافرون

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ کافرون پڑھتے۔^(۳)

نوفل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر رات سورۃ کافرون پڑھ کر سوؤ، شرک سے براءت ہوگی۔^(۴)

(۱) ابوداؤد: ۶۸۹، ترمذی: ۱۷۸، الاذکار للنووی: ۷۷

(۲) ابن سنی: ۲۲۷، رقم: ۶۹۳

(۳) مجمع الزوائد: ۱۲۱/۱۰

(۴) ابوداؤد: ۶۸۹، فتح الباری: ۱۲۵، ترمذی: ۱۷۷/۲

معوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملا لیتے اور ”قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الداس“ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے، پھر جہاں تک ہاتھ جاتا وہاں تک پھیر لیتے، اولاً سر اور چہرے سے شروع فرماتے پھر جسم کے اگلے حصہ پر، تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔^(۱)

فائدہ: سوتے وقت کا یہ عمل مسنون بڑی افادیت رکھتا ہے، بلاءِ سماوی اور ارضی کا دافع ہے۔ آسیب، سحر، کرب، خوف و دہشت، وساوسِ شیطانیہ اور ڈراؤنے خواب کے ازالہ کے لیے نفع بخش ہے، خصوصاً ایسے مواقع میں جہاں آسیب و سحر، کرب، خوف و دہشت کا اندیشہ ہو اور اسی طرح جسے آسیب و سحر کی شکایت ہو ان دونوں سورتوں کا معمول اس کے حملہ کو روکتا ہے اور اس کی طاقت و قوت کو ختم کرتا ہے۔

آیت الکرسی

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلایہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہہ رہے تھے کہ ایک خبیث جن آپ کی ایذا کے درپے (یعنی آپ کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے)، جب آپ بستر پر تشریف لائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیں۔^(۲)

آیت الکرسی کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھدار مسلمان آیت الکرسی پڑھے بغیر سو جائے۔^(۳)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی تو اس کی

(۱) بخاری: ۹۳۵، ابوداؤد: ۶۸۹، ترمذی: ۳۴۲

(۲) کنز العمال: ۲۳۶/۱۹

(۳) اذکار: ۸۰

حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے پاس نہیں آتا اور جو بستر پر لیٹ کر اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہمسایہ اور ارد گرد کے کئی گھروں کی حفاظت فرماتا ہے۔^(۱)

فائدہ: سوتے وقت آیت الکرسی کا ورد شیاطین کے وسوس، حملے اور جمع آسیب وغیرہ سے حفاظت کا نہایت ہی مضبوط حصار ہے، عورتوں اور بچوں کو شیاطین بسا اوقات پریشان کرتے ہیں، ان کی حفاظت کے لیے آیت الکرسی عودتین کے ساتھ نہایت ہی مضبوط و مجرب دفاع ہے۔ جن بچوں اور عورتوں پر آسیب یا جن کا اثر ہو، یا گھر میں اثر ہو تو اسے پڑھ کر جسم پر دم کر لینا یا دستک دینا یا زور سے پڑھ لینا بہت مفید اور نفع بخش ہے۔

سوتے وقت قرآن پاک پڑھنے کی فضیلت و فوائد

تمام شرور سے بچاؤ

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کی سورتوں میں سے کوئی سورت سوتے وقت پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو اس کا محافظ اور نگہبان بنا دے گا جو اس کی حفاظت کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اٹھ جائے۔^(۲)

سوتے وقت تلاوت کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات میں چالیس آیتوں کی تلاوت کرے گا وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور جو ایک سو آیتوں کو پڑھے گا وہ قانتین (عبادت گزار) لکھا جائے گا، جو دو سو آیتیں پڑھے گا قرآن اس سے محابہ نہ کرے گا (اس کے خلاف حجت پیش نہ کرے گا) اور جو پانچ سو

(۱) حاشیہ حصن حصین (اردو): ۱۳۹

(۲) کتاب الدعاء للطبرانی: ۲۷۵، فتح: ۱۲۵/۱۱

آیتیں پڑھے گا اس کے لیے اجر کا ایک ڈھیر لکھا جائے گا۔^(۱)
 مستدرک حاکم کی روایت میں ہے کہ جو دس آیتیں (کسی بھی مقام سے)
 پڑھے گا غافلین میں نہ لکھا جائے گا۔^(۲)

سورہ حشر کی آخری آیتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو وصیت کی کہ جب وہ بستر پر جائے تو سورہ حشر کی آخری آیتیں پڑھے، اگر موت آگئی تو شہید ہو گا، یا آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت سے ہو گا۔^(۳)

شیطان سے حفاظت سورہ بقرہ کی آیتوں سے

شعبی رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو سورہ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا تین دن تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں شروع سورہ بقرہ کی، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور آخر کی تین آیتیں جن کی ابتدا ”لله ما فی السموات و الارض“ سے ہے۔^(۴)

ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منقول ہے کہ جو ان آیتوں کو سوتے وقت پڑھے گا، قرآن پاک نہ بھولے گا۔^(۵)

سورہ اخلاص سے جنت میں داخلہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سونے کا ارادہ

(۱) ابن سنی: ۲۲۳، رقم: ۶۷۷

(۲) ابن سنی: ۲۳۰، رقم: ۷۰۷

(۳) ابن سنی: ۲۳۴، رقم: ۷۲۳

(۴) دارمی: ۴۴۸

(۵) دارمی: ۴۴۹

کرے، دائیں کروٹ سو جائے اور سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: اے میرے بندے! دائیں کروٹ یعنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔^(۱)

دیلی کی ایک روایت میں ہے کہ انسان و جنات ہر ایک کی برائی سے حفاظت ہو جائے گی۔^(۲)

ہر چیز سے حفاظت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب تم نے اپنے پہلو کو بستر پر رکھ لیا اور سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھ لی تو موت کے علاوہ ہر شے سے مامون ہو گئے۔^(۳)

سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں کسی عقل مند کے متعلق یہ گمان نہیں کرتا کہ وہ سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے بغیر سو جائے۔^(۴)

سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں ”آمن الرسول“ سے آخر سورت تک ہیں، ان کے بڑے فضائل و فوائد ہیں۔

اسی طرح معوذتین کی بھی فضیلتیں اور فوائد ہیں۔ بُرے خواب اور شیاطین کے وساوس اور ان کی اذیتوں سے حفاظت رہتی ہے۔

اگر رات میں کوئی وظیفہ یا ورد چھوٹ جائے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کا رات کا وظیفہ یا کچھ پڑھنا (نماز تہجد وغیرہ) رہ جائے تو وہ صبح اور ظہر کے درمیان پڑھ

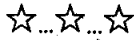
(۱) ترمذی: ۱۱۷/۲، کنز العمال: ۲۳۹/۱۹

(۲) بزار، حصن: ۱۴۷

(۳) کنز العمال: ۲۴۱/۱۹، اتقان: ۲۰۹/۲

(۴) اذکار: ۸۰

لے تو اس نے گویا رات میں ہی پڑھ لیا ہے۔^(۱)
 رات میں نماز تہجد یا اور کوئی وظیفہ یاد دہند یا کسی وجہ سے نہ پڑھ سکا تو دن کے
 اول وقت میں اسے پڑھ لے تاکہ نافع کی بے برکتی سے محفوظ رہے۔



خواب کے متعلق دعاؤں کا بیان

پسندیدہ خواب دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، پس الحمد للہ کہے اور اسے ذکر کرے، یعنی نیک ساتھی سے۔^(۱)

بُرا خواب دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور تین بار استعاذہ یعنی ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھے۔^(۲)

ناپسندیدہ خواب کی ایک دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار بائیں جانب تھکا کر دے اور پھر یہ دعا پڑھے تو کچھ نقصان نہ ہوگا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَ سَيِّئَاتِ
الْاَحْلَامِ۔^(۳)

”اے اللہ! میں شیطان کی حرکتوں سے اور بُرے خوابوں سے آپ کی پناہ چاہتا

(۱) بخاری: ۱۰۳۴/۲

(۲) اذکار: ۸۳، مسلم: ۲۴۱/۲

(۳) ابن سنی: ۲۵۱، رقم: ۷۷۵

ہوں۔“

ابن علان رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اذکار میں خواب کے متعلق ایک دعا نقل کی ہے جو برے خواب کے دفاع اور اچھے خواب کے حصول کا ذریعہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سَيِّئِ الْاَحْلَامِ وَ اَسْتَجِیْرُكَ
مِنْ تَلَاعِبِ الشَّیْطَانِ فِی الْیَقْظَةِ وَ الْمَنَامِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رُؤْیَا صَادِقَةً نَّافِعَةً صَالِحَةً حَافِظَةً غَیْرَ
مَنْسِیَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَحَبُّ ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے برے خواب سے پناہ مانگتا ہوں اور نیند اور بیداری کی حالت میں شیطان کے کھیلنے سے پناہ ڈھونڈتا ہوں، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں اس خواب کا جو اچھے، سچے، نفع بخش ہوں، حافظہ میں محفوظ ہوں بھولیں نہیں، اے اللہ! مجھے نیند میں پسندیدہ خواب دکھا۔“

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دعا منقول ہے کہ جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ناپسندیدہ خواب دیکھتے تو یہ پڑھتے:

اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِکَةُ اللّٰهِ وَ رُسُلُهٗ مِنْ شَرِّ
رُؤْیَا هٰذِهِ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ فِیْهَا مَا اَکْرَهُ فِیْ دِیْنِیْ وَ
دُنْیَایَ ^(۲)

”میں خواب کی تکلیف دہ باتوں سے جن کا تعلق دین و دنیا سے ہو پناہ مانگتا ہوں، جیسے ملائکہ خدا اور رسول نے پناہ مانگی ہے۔“

(۱) الفتوحات الربانیة: ۱۹۲/۳

(۲) فتح الباری: ۳۱۲/۱۲

بُـرے خواب سے بچنے کے لیے کیا دعا پڑھے؟
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب سونے کا ارادہ کرتیں تو یہ دعا پڑھ لیتیں:
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَوْیَا صَالِحَةً صَادِقَةً غَیْرَ کَاذِبَةٍ
 نَافِعَةٍ غَیْرَ ضَارَّةٍ (۱)

”اے اللہ! میں آپ سے اچھے خواب کا جو سچا ہو، جھوٹا نہ ہو، نفع بخش ہو، نقصان دہ نہ ہو سوال کرتی ہوں۔“

تعبیر دیتے وقت کیا دعا پڑھے؟
 حضرت ضحاک جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر کہ کس
 نے خواب دیکھا: تو میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:
 خَیْرٌ تَلَقَّاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَیْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّلْاَعْدَائِنَا وَ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (۲)

”تم کو بھلائی حاصل ہو، برائی سے محفوظ رہو، بھلائی ہمارے لیے ہے، برائی
 دشمنوں کے لیے، تعریف اللہ کی جو جہانوں کا پالنے والا ہے۔“
 امام نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک روایت میں تعبیر دینے والے کے
 لیے خواب دیکھنے والے کے حق میں یہ دعا منقول ہے:

خَیْرًا رَّأَيْتَ وَخَیْرًا یَّکُوْنُ (۳)

”اچھا دیکھا، اچھا ہو۔“

(۱) ابن سنی: ۲۴۲، رقم: ۷۴۸، اذکار نووی: ۷۹

(۲) سبل الہدیٰ: ۴۱۱، ابن سنی: ۲۵۲، رقم: ۷۷۷

(۳) اذکار: ۸۳

فناکدہ: خواب دیکھنے والے کو یہ دعا دے تاکہ اس کے حق میں خیر ہو۔

جب رات میں نیند ٹوٹے تو کیا پڑھے؟

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے، پھر مغفرت کی کوئی دعا مانگے یا اور دعا کرے تو قبول ہوتی ہے اور وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول کی جاتی ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے خدائے واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف، وہ ہر شے پر قادر ہے، پاک ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بڑا ہے، نہ کسی کو قوت اور طاقت سوائے اللہ کے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِدَنِّي
وَ أَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَ لَا تَزِغْ قَلْبِي
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ

الْوَهَّابُ (۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، پاک ہیں آپ اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں، آپ سے رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! علم میں زیادتی عطا فرما، ہدایت کے بعد میرے قلب کو کج مت فرما، اپنی جانب سے رحمت عطا فرما، یقیناً آپ بخشنے والے ہیں۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں بیدار ہوتے تو تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے۔ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ (۳)

”کوئی لائق عبادت نہیں سوائے اس خدا کے جو واحد، قہار، زمین و آسمان اور اس کے درمیان کے رب ہیں، جو غالب بخشنے والے ہیں۔“

ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے کے قریب سے گزرتا تھا، میں رات کے کسی حصہ میں الحمد للہ رب العالمین اور رات کے کسی حصہ میں سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے)۔ (۴)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ (دوبارہ نیند نہ آتی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربی

(۱) تقریب، ابن حبان، ۲۴۱، الدعاء للطبرانی، ۱۱۵۳/۲، ابوداؤد: ۶۹۰

(۲) الدعاء للطبرانی: ۷۶۵

(۳) حاکم: ۵۴۰/۱، الدعاء للطبرانی، ۷۶۴

(۴) الادب المفرد: ۱۲۱۸، الدعاء للطبرانی، ۷۶۹، بسند حسن

پڑھتے رہتے یہاں تک کہ مجھے نیند آجاتی تو میں نہ سنتا۔^(۱)
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب رات میں بیدار ہو جاتے تو یہ دعا فرماتے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ وَأَهْدِلِ لِسَبِيلِ الْأَقْوَمِ^(۲)

”اے میرے رب! میری مغفرت فرمائیے اور سیدھا راستہ دکھائیے۔“

جب دوبارہ سوئے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات میں بستر سے اٹھے (مثلاً قضاے حاجت کے لیے یا وضو نماز وغیرہ سے فارغ ہو) پھر بستر پر آئے تو اپنے بستر کے اندرونی حصہ کو جھاڑے، اسے نہیں معلوم کہ اس نے اس میں کیا چھوڑا ہے، پھر لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْقَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ
نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ
بِهِ الصَّالِحِينَ^(۳)

”آپ کے نام سے اے اللہ میں نے اپنے پہلو کو رکھا اور آپ کی ہی مدد سے اٹھایا، اگر آپ میری روح کو روک لیں تو اس پر رحم فرمائیے، اگر بھیج دیں تو اس طرح حفاظت فرمائیے جس طرح نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔“

نماز کے بعد جب بستر پر دوبارہ سونے جائے تو کیا دعا پڑھے؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات آپ ﷺ کے پاس رہا، آپ

(۱) مجمع الزوائد، الدعاء للطبرانی: ۷۷۴/۲

(۲) مسند احمد: ۳۱۶/۲، کنز العمال: ۶۹/۷

(۳) بخاری: ۹۳۵

ﷺ تہجد سے فارغ ہونے کے بعد بستر پر تشریف لے گئے تو یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِمُعَاْفَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَللّٰهُمَّ لَا
اَسْتَطِیْعُ ثَنَاءً عَلَیْكَ وَاَوْ حَرَصْتُ وَلٰكِنْ اَثْنٰی
عَلَیْكَ کَمَا اَثْنٰیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ (۱)

”اے اللہ! آپ کی سزا سے میں آپ کی معافی کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی سے آپ کی رضا کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اور آپ سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! کما حقہ آپ کی تعریف کی طاقت نہیں رکھتے، خواہ خوب مبالغہ ہی کیوں نہ کروں، ہاں آپ کی تعریف اس طرح کرتا ہوں جس طرح آپ نے خود اپنی تعریف کی۔“

جب دائیں بائیں کروٹ لے تو کیا دعا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بستر پر سوئے یا زمین پر پھر رات میں دائیں بائیں کروٹ لے پھر یہ دعا پڑھے تو اللہ پاک ملائکہ سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو اس وقت بھی مجھے نہیں بھولا، تم گواہ رہو میں نے رحم کیا اور میں نے اس کی مغفرت کر دی (دعا یہ ہے):

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. لَهُ
الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲)

(۱) ابن سنی: ۲۵۰، رقم: ۷۷۱

(۲) ابن سنی: ۲۴۶، رقم: ۷۶۰

”میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلے ہیں ان کا شریک نہیں، انہی کے لیے بادشاہت، انہی کے لیے تمام تعریف ہے، زندہ کرتے ہیں، مارتے ہیں، وہ ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں نہیں موت آئے گی، انہی کے قبضہ میں بھلائی ہے، وہ ہر شے پر قادر ہیں۔“

رات میں اٹھے آسمان کی جانب نظر کرے تو یہ پڑھے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد آپ ﷺ (بیدار ہوئے) باہر تشریف لائے، آسمان کی جانب نگاہ کی اور اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَآئِرَ سُوْرَتٍ تَكْـ

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ آسمان کی جانب نظر کرتے تو یہ پڑھتے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ وَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ تَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْبِعَادِ ①

جب نیند اچٹ جائے اور نہ آئے تو کیا پڑھے؟
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی نیند اچٹ جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے کلمات نہ بتادوں جب تم ان کو پڑھ لو تو نیند آجائے:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَتْ وَرَبَّ
الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلَتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ
كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ
أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ. ^(۱)

”اے اللہ! آپ رب ہیں ساتوں آسمان کے اور جو ان کے سایہ میں ہے اور
زمینوں کے رب جو اس نے اٹھایا ہے، رب ہیں شیطانوں کے اور ان کے جن
کو اس نے گمراہ کیا، اپنی تمام مخلوق کی برائیوں سے مجھ کو بچائیے کہ ان میں
سے کوئی مجھ پر حملہ کرے یا ظلم و سرکشی کرے، غالب ہیں آپ کی پناہ چاہنے
والے اور بابرکت ہے آپ کا نام۔“

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی یہی روایت سنن ترمذی: ۱۹۱/۲ میں اس طرح ہے:

وَمَا أَضَلَّتْ كَعْدَ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ
جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَأَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ
جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ. ^(۲)

”اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ دینے والے کہ کوئی مجھ پر حملہ کرے، یا ظلم و

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۶

(۲) اذکار: ۸۲، بسند ضعیف

تشدد کرے، غالب ہے آپ کی پناہ لینے والے، بلند ہے آپ کی تعریف، نہیں کوئی معبود آپ کے سوا، نہیں کوئی معبود مگر صرف آپ۔“

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رات میں نیند نہ آنے (اچٹ جانے) کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ غَارِبِ النُّجُومِ وَ هَدَايِ الْعُيُونِ وَ اَنْتَ حَيُّ
قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
اَهْدِنِيْ لَيْلِيْ وَ اَنْمِ عَيْنِيْ (۱)

”اے اللہ! ستارے بھی چھپ گئے، آنکھیں بھی سکون پاگئیں اور آپ زندہ قائم ہیں؛ نہ آپ کو اونگھ آتی ہے، نہ نیند، اے زندہ قائم رہنے والے! میری رات کو آرام دے دے، آنکھوں میں نیند عطا فرما دے۔“

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خوابی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ مِنْ شَرِّ
عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ (۲)

”میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ آئے۔“

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں نیند اچٹنے کی شکایت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمودہ یہ دعا منقول ہے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ عِقَابِهِ وَ

(۱) اذکار، ابن سنی: ۲۴۴، رقم: ۷۵۴، بسند ضعیف

(۲) ابن سنی: ۲۴۴، رقم: ۷۵۵، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۳، بسند صحیح

شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَ أَنْ
يَحْضُرُونَ^(۱)

”اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ آپ کے غضب اور آپ کے بندے کی برائی، شیطان کے وسوسوں سے اور شیاطین کے آنے سے پناہ مانگتا ہوں۔“

جب نیند میں ڈر جائے، خوفزدہ ہو جائے تو کیا پڑھے؟
حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوف و ہراس کے وقت یہ دعا سکھاتے تھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَ
مِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَ أَنْ يَحْضُرُونَ^(۲)

”میں اللہ کے کلمات تامہ سے پناہ چاہتا ہوں، اس کے غضب سے، اس کے بندہ کی برائی سے، شیاطین کے وسوسوں سے اور شیاطین کے حاضر ہونے سے۔“

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نیند میں ڈر جاتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی تعلیم فرمائی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَ
لَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ مَا يَخْرُجُ
فِيهَا وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ
مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ فِتَنِ النَّهَارِ وَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰۰/۱۲۳، برجال صحیح

(۲) ابوداؤد: ۵۴۳، اذکار: ۸۲، بسند حسن

اللَّيْلِ وَالتَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ^(۱)

”میں اللہ کے کلمات تادمہ سے پناہ چاہتا ہوں، جس سے کوئی نیک اور فاجر تجاوز نہیں کر سکتا اور اس کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان میں چڑھتی ہے اور اس کی برائی سے جو زمین میں پھیلی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے اور فتنہ شب و روز کی برائی سے اور شب و روز کے حادثہ کی برائی سے، ہاں مگر جو بھلائی لے کر آئے، اے رحم کرنے والے!“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُرودِ وحشت کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پڑھو:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ^(۲)

”اس کی پاکی جس کی بادشاہت پاک ہے، جو فرشتوں اور روح کا رب ہے۔“



(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۶

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۸

کھانے کی دعاؤں کا بیان

جب کھانا پیش کیا جائے تو کیا پڑھے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کھانا پیش کیا جاتا تو نبی پاک ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ
بِسْمِ اللّٰهِ^(۱)

”اے اللہ! جو نوازا ہے آپ نے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا، اللہ کے نام سے شروع ہے۔“

جب کھانا شروع کرے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھانے پر ہاتھ لگاؤ (یعنی شروع کرو) تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ^(۲)

”شروع ہے اللہ کے نام سے اور اس کی برکت سے۔“

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! تم کھاؤ تو کہو بسم اللہ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔^(۳)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۸۸۸/۲

(۲) تفسیر مظہری: ۳۳۶/۱، حاکم، حصن: ۲۵۵

(۳) الدعاء للطبرانی: ۸۸۶/۲، بخاری: ۸۱۰/۲، مسلم: ۱۷۲/۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اللہ کا نام لو۔^(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کھانے پر اللہ کا نام لو۔^(۲)
مسند احمد میں آپ ﷺ کے ایک خادم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو آپ بسم اللہ پڑھتے (اور کھانا شروع فرمادیتے)۔^(۳)

بسم اللہ کے متعلق

شروع میں صرف بسم اللہ پڑھ لینا بھی کافی ہے اور ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھ لینا بہتر ہے، علامہ نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ افضل ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے اور بسم اللہ سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔^(۴)
علامہ زرقانی رحمہ اللہ شارح مواہب نے لکھا ہے کہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ^(۵)

”اے اللہ! جو آپ نے ہمیں نوازا ہے اس میں برکت عطا فرما، آپ بہترین رزق دینے والے ہیں اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔“

یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ

(۱) ابوداؤد: ۵۲۹، ترمذی

(۲) بخاری: ۸۱۰

(۳) سبل الہدی: ۱۷۰/۷، جدید

(۴) شرح مواہب: ۳۴۸/۴، شرح مسلم: ۱۷۱/۲

(۵) شرح مواہب: ۳۴۸/۴

کھانا کھلائے تو یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ (۱)

”اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور اس سے بہتر کھانے سے نواز۔“

کسی کو کھلانے پر بلائے تو کیا کہے؟

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب آجاؤ، بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور قریب سے کھاؤ۔ (۲)

پہلا لقمہ لے تو کیا دعا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا لقمہ لیتے تو ”يَا وَاسِعَ الْغَفْرِ“ ”اے وسیع مغفرت والے“ کہتے۔ (۳)

ہر تیسرے لقمہ پر بسم اللہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا رہے ہیں اور ہر تیسرے لقمہ پر بسم اللہ پڑھ رہے ہیں۔ (۴)

لقمہ کھانے کے بعد کیا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھائے تو الحمد للہ کہے اور ایک گھونٹ پانی

(۱) ترمذی: ۱۸۳/۲، ابوداؤد: ۵۲۴

(۲) ترمذی: ۷، ابن سنی: ۱۵۷، رقم: ۴۶۴، بخاری: ۸۱۰/۲

(۳) سیرت الشامی: ۲۶۱/۷

(۴) سبل الہدی: ۱۷۰/۷، جدید

پے تو الحمد للہ کہے۔^(۱)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہر لقمہ پر الحمد للہ کہنا خوشنودی رب کا اور مزید ثواب کا باعث ہے۔

اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے پھر درمیان میں یاد آجائے تو یہ دعا پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ۔^(۲)

کھانے کے بعد کی مختلف دعائیں

نبی کریم ﷺ سے کھانے کے بعد متعدد دعائیں منقول ہیں، ان منقولہ دعاؤں میں سے کسی ایک کا پڑھ لینا بھی ادائے سنت کے لیے کافی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تمام دعاؤں کو مختلف موقعوں پر پڑھ لے تاکہ تمام دعاؤں کا ثواب مل جائے جو باعث اجر عظیم ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھانے سے فراغت کے بعد نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔^(۳)

”تعریف اس خداوند قدوس کی جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔“

(۱) مسلم: ۳۵۲/۲، زاد المعاد: ۲۵/۲

(۲) شرح مسلم: ۲۷۱/۲، ابوداؤد، ترمذی: ۷/۲، حاکم: ۱۰۸/۴، ابن سنی: ۱۵۶، رقم: ۴۶۱

(۳) ابن سنی: ۱۵۸، رقم: ۴۶۵، ابن ماجہ: ۲۳۶، ترمذی: ۱۸۴/۲، ابوداؤد: ۵۳۹، شمائل

نوٹ: بعض کتابوں میں یہاں ”من المسلمین“ ہے سو ”من“ صحیح نہیں ہے، کسی بھی مستند روایت میں نہیں ہے۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی وَ سَوَّغَهُ وَ جَعَلَ لَهُ
خٰجِرًا^(۱)

”اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا پلایا حلق سے اترنا آسان کیا اور نکلنے کا راستہ بنایا۔“

حضرت حارث ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام کے کھانے سے فراغت پر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَ اَسْقَيْتَ وَ اَشْبَعْتَ وَ
اَرْوَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَ لَا مُوَدَّعٍ وَ لَا
مُسْتَغْنٰی عَنْهُ^(۲)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے تعریف ہے آپ نے کھلایا پلایا، آسودہ کیا، سیراب کیا، بس آپ کے ہی لیے تعریف ہے جس میں نہ ناشکری کی گئی نہ چھوڑی گئی اور نہ (اے رب) بے پروا ہی برتی گئی۔“

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا وَ هَدَاَنَا وَ الَّذِیْ اَشْبَعَنَا

(۱) الدعاء للطبرانی، ۸۹۷/۲، ابوداؤد: ۵۳۸

(۲) ابن سنی: ۱۶۴، رقم: ۴۸۸، مجمع الزوائد: ۳۲/۵، بسند ضعیف

وَأَرْوَانَا وَكُلَّ الْإِحْسَانِ أَتَانَا^(۱)

”تعریف اس اللہ کی جس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت سے نوازا، جس نے پیٹ بھر کھانا کھلایا، سیراب کیا اور ہر قسم کے احسانات کی بخشش کی۔“
ایک دوسری روایت میں اس سے مختصر ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَكُلَّ بِلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا^(۲)

”تمام تعریف اس اللہ کی جس نے ہم پر احسان کیا، پس ہدایت سے نوازا، ہر عمدہ قابل آزمائش چیزوں سے آزمایا (یعنی نعمتوں کو نواز کر کہ شکر کرتا ہے یا نہیں)۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَاشْبَعَنَا وَارْوَانَا وَ كَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِنْ مَكْفُوفٍ لَا كَافٍ لَهُ وَلَا مَأْوَى وَمَصِيرُهُ إِلَى النَّارِ^(۳)

”تعریف اس اللہ کی جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور پیٹ بھر، سیراب کیا، کفایت کی نعمتوں سے نوازا اور ہمیں ٹھکانہ دیا، کتنے محروم ایسے ہیں کہ اس کی کوئی کفایت کرنے والا نہیں، نہ اس کا کوئی ٹھکانا ہے اور اس کا ٹھکانا اور جگہ جہنم ہے۔“

(۱) ابن سنی: ۱۵۸، رقم: ۴۶۷، بسند ضعیف

(۲) الدعاء للطبرانی: ۸۹۵

(۳) الدعاء للطبرانی: ۸۹۴/۲، بسند ضعیف

حضرت عبدالرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جنہوں نے آٹھ سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بسم اللہ اور جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَ اَسْقَيْتَ وَ اَغْنَيْتَ وَ اَقْنَيْتَ وَ
هَدَيْتَ وَ اَحْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا اَعْطَيْتَ ^(۱)

”اے اللہ! آپ نے کھلایا، پلایا، غنی بنایا، چیزوں سے نوازا، ہدایت دی، حیات بخشی، آپ کے ہی لیے تعریف ہے اس پر جو آپ نے عطا کیا۔“
حضرت مسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
كَفَانَا وَ اَوَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْعَمَ عَلَيْنَا وَ اَفْضَلَ
نَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تُجَيِّرَنَا مِنَ النَّارِ ^(۲)

”حمد اس ذات پاک کی جس نے ہمیں کھلایا پلایا، تعریف اس کی جس نے ہماری کفایت کی اور ٹھکانا دیا، تعریف اس کی جس نے ہم پر انعام کیا اور فضل کیا۔ ہم آپ کی رحمت کے طفیل سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنم سے بچا۔“
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فراغت طعام پر یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَ اَرَوَيْتَ فَهَيِّئْ لَنَا وَ رَزَقْنَا

(۱) ابن سنی، ۱۵۸، رقم: ۴۶۶، بسند حسن، مسند احمد: ۴/۶۲، الاذکار: ۲۰۲

(۲) بزار: ۲۳۸/۳، مجمع الزوائد: ۵/۳۲

فَاكْثُرْتَ وَاطْبَتْ فِرْدُنَا^(۱)

”اے اللہ! آپ نے پیٹ بھرا، سیراب کیا، پس اسے خوشگوار بنا اور آپ نے ہمیں رزق دیا، خوب دیا، اچھا دیا، پس اس میں اور زیادتی فرما۔“
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَابْدِلْنَا خَيْرًا مِنّْهُ^(۲)

”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرمائیے اور اس سے بہتر بدل عطا فرمائیے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت میں یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاطْعِمْنَا خَيْرًا مِنّْهُ^(۳)

”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرمائیے اور ہمیں اس سے بہتر کھلائیے۔“

جو اس دعا کو پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانے سے فراغت پر یہ دعا پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّْيْ وَلَا قُوَّةٍ^(۴)

(۱) اتحاف: ۲۲۷/۵

(۲) کنز العمال: ۱۷۴/۱۹

(۳) حصن: ۲۵۸، کنز العمال: ۱۸۴/۱۹

(۴) الدعاء للطبرانی: ۲/۹۰۰، ترمذی: ۱۸۴/۲، ابوداؤد: ۵۵۸

”تعریف اس اللہ کی جس اللہ نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بلا قوت و طاقت کے مجھے بخشا۔“

جس نے یہ دعا پڑھی اس نے گویا شکر ادا کیا
سعید بن ابولہلال رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فراغتِ طعام پر یہ دعا کی، اس نے کھانے کا شکریہ ادا کیا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي فَأَشْبَعَنِي وَ سَقَانِي فَأَرَوَانِي
بِلَا حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ ^(۱)

”تمام تعریف اس خدا کی جس نے مجھے کھلایا، آسودہ کیا، پلایا اور سیراب کیا بلا میری قوت و طاقت کے۔“

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
كَفَانَا وَ آوَانَا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا وَ أَفْضَلَ
نَسْأَلُهُ بِرَحْمَتِهِ أَنْ يُجِيرَنَا مِنَ النَّارِ قُرْبَ غَيْرِ مَكْفِيٍّ
لَا يَجِدُ مُنْقَلَبًا وَلَا مَأْوَى ^(۲)

”تمام تعریف اس ذاتِ پاک کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، تعریف اس ذات کی جس نے ہماری کفایت کی اور ٹھکانہ دیا اور تمام تعریف اس ذاتِ پاک کے لیے جس نے ہمارے اوپر انعام اور فضل فرمایا، ہم اس سے اس کی رحمت

(۱) ابن سنی: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰

(۲) سیرۃ الشامی: ۱۷۹/۷

کے طفیل سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنم سے نجات عطا فرما، پس بہت سے محروم ہیں جو نہ کوئی جگہ اور نہ کوئی ٹھکانہ پاتے ہیں (یعنی تنگ دست لوگ)۔“

جب پیٹ بھر جائے تو کیا پڑھے؟

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھائے اور پیٹ بھر جائے اور پیے اور سیراب ہو جائے پھر یہ دعا پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي فَأَشْبَعَنِي وَ سَقَانِي
فَأَرْوَانِي^(۱)

”تعریف اس کی جس نے مجھے کھلایا پس پیٹ بھر گیا، پلایا پس سیراب ہو گیا۔“

تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج جنا ہو۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جب پیٹ بھر جاتا تو

یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفُورٍ
وَلَا مُودَّعٍ^(۲)

”تمام تعریف اللہ کے لیے، ایسی تعریف جو بہت ہو، پاکیزہ ہو، بابرکت ہو، نہ ناشکری کی گئی، نہ چھوڑی گئی۔“

جب کھانا وغیرہ اٹھایا جانے لگے تو کیا پڑھے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے

سامنے کھانا رکھا جاتا ہے، ابھی اٹھایا بھی نہیں جاتا کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(۱) ابن سنی: ۱۶۰، رقم: ۴۷۴، مجمع الزوائد: ۳۲/۵

(۲) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۲۸۳

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ ایسے کہ) جب کھانا رکھا جاتا ہے تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھتا ہے اور جب کھانا اٹھایا جاتا ہے تو الحمد للہ کثیراً پڑھتا ہے۔^(۱)

جب دسترخوان اٹھنے لگے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب دسترخوان اٹھنے لگتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَ
لَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَعْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔^(۲)

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، بابرکت ہو، نہ اس پر کفایت کی گئی ہو، نہ اسے چھوڑا گیا ہو، نہ اس سے بے پرواہی کی گئی ہو، اے پروردگار ہمارے!“

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ دعا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا، وَ اَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَ لَا
مَكْفُوْرٍ۔^(۳)

”تعریف اللہ کے لیے جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، نہ اس پر کفایت، نہ انکار، نہ ناشکری۔“

جب ہاتھ وغیرہ دھولے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو قبا کے ایک انصاری

(۱) ابن سنی: ۱۶۳، رقم: ۴۸۴

(۲) ابن سنی: ۱۶۳، رقم: ۴۸۵، ترمذی: ۳۴۵۶، ابوداؤد: ۵۳۸، بخاری: ۸۲۰/۲

(۳) بخاری: ۸۲۰/۲

صحابی نے کھانے کی دعوت دی، چنانچہ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے جب کھانا کھا لیا اور دونوں ہاتھوں کو دھو لیا تب یہ دعا پڑھی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنْ عَلَيْنَا فَهَذَا أَنَا
وَأَطْعَمَنَا وَأَسْقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي غَيْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّي وَلَا مُكَافِي وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا
مُسْتَعْنَى عَنْهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ
وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَى مِنَ الْعُرَى وَهُدَى مِنَ
الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقَهُ تَفْضِيلًا. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ^(۱)

”تعریف اس اللہ کی جو کھلاتے ہیں اور خود نہیں کھاتے، ہم پر احسان کیا کہ ہدایت سے نوازا، کھلایا پلایا اور ہر قسم کی نعمتوں سے بخشا، سب تعریف اللہ کی، جس کو نہ چھوڑا جائے کہ میرے رب ہیں، نہ ان سے کفایت کی گئی، نہ ان کی ناشکری کی گئی، نہ ان سے بیزاری کی گئی، تعریف اس اللہ کی جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، ننگے بدن کو کپڑا پہنایا، گمراہی سے ہدایت بخشی، اندھے پن سے بینا بنایا، بہت سے لوگوں کے مقابلہ میں فضیلت بخشی، تعریف ان کی جو جہانوں کے رب ہیں۔“

کسی دوسرے کے یہاں کھانا کھائے تو کیا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں آنحضرت

ﷺ نے روٹی اور زیتون نوش فرمایا تو یہ دعا پڑھی:

(۱) ابن سنی، ۱۱: ۱۱۱، نسائی فی اليوم والیلة: ۳۰۱، سبل الہدی: ۱۷۹/۷

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمْ الْآبَرَارُ وَ
صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ (۱)

”روزے دار تمہارے پاس افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں، فرشتے تم پر دعا مغفرت کرتے رہیں۔“

حضرت عبداللہ بن بشر سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے، والد نے آپ کی خدمت میں کھانا اور ملیدہ، ستوا اور کھجور پیش کیا پھر پانی پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے پانی پیا۔
راوی نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور نوش فرما رہے تھے اور اس کی گٹھلی کو وسطیٰ اور سبابہ (دونوں کو ملا کر) اس کی پشت کی جانب رکھ کر پھینک رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ
ارْحَمْهُمْ (۲)

”اے اللہ! جس چیز سے آپ نے ان کو نوازا ہے اس میں برکت عطا فرمائیے، ان کی مغفرت فرمائیے اور ان پر رحم فرمائیے۔“
حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعوت کے موقع پر) یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِيْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِيْ (۳)

”اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اسے کھلایے جس نے مجھے پلایا اسے پلایئے۔“

(۱) ابوداؤد: ۵۳۸، ابن سنی: ۱۶۲، رقم: ۴۸۳

(۲) ابن سنی: ۱۶۱، رقم: ۴۷۷، مسلم: ۱۸۰/۲

(۳) مسلم: ۱۸۴/۲

مجذوم یا کسی خطرناک مرض والے کے ساتھ کھانے کی دعا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو اپنے ساتھ برتن میں شریک طعام کیا اور یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَّةً بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ (۱)

”اللہ کے نام سے اسی پر اعتماد کرتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔“
فائدہ: اگر کسی ایسے مریض کے ساتھ جس کا مرض متعدی اور خطرناک ہو کھانے کی ضرورت پڑ جائے تو یہ دعا پڑھ لے، انشاء اللہ کوئی ضرر نہ ہو گا، تاہم اس سے احتیاط کرنا بھی درست اور جائز ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم سے علیحدہ رہنے کا حکم بھی دیا ہے، اگر طبیعت کمزور ہو تو احتیاط بہتر ہے۔

کھانے پینے کے ضرر سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ یا پانی پیو تو یہ دعا پڑھ لو تو تم کو کوئی ضرر و نقصان نہ ہو گا اگرچہ اس میں زہر ہی کیوں نہ ہو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اِسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ (۲)

”اللہ کے نام سے، ان اللہ کے نام سے جن کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی، اے زندہ اور قائم رہنے والے!“
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کھانے پر یہ دعا پڑھ لے تو اسے کسی قسم کا ضرر نہ ہو گا:

(۱) ابن ماجہ: ۲۵۳، ترمذی: ۴/۲

(۲) کنز العمال: ۱۸۱/۱۹

بِسْمِ اللَّهِ خَيْرَ الْأَسْمَاءِ فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ لَا
يُضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ أَلَلَّهُمْ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَهً وَعَافِيَةً وَ
شِفَاءً^(۱)

”اللہ کے نام سے شروع ہے جن کا نام زمین و آسمان میں بہترین ہے، ان کے
نام سے کسی بیماری کا ضرر نہیں، اے اللہ! اس میں برکت و عافیت اور شفاء عطا
فرمائیے۔“

پینے کے متعلق دعائیں

دودھ پینے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جسے خدا
دودھ پلائے تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ^(۲)

”اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرمائیے اور زیادہ عطا فرمائیے۔“

پانی پینے کی دعائیں

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ برتن سے پانی پیتے
تو تین سانس میں پیتے اور ہر مرتبہ الحمد للہ کہتے اور آخر میں شکر ادا کرتے۔^(۳)
حضرت نوفل بن معاویہ دولی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ آخر میں الحمد

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۴۴/۱۰

(۲) ترمذی: ۱۸۳/۲، ابن ماجہ: ۲۳۸

(۳) ابن سنی: ۱۶۰، رقم: ۴۷۲

(۱) اللہ کہتے۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب پانی پیتے تو یہ دعا فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْ مِلْحًا
اُجَا جًا يَذُّوْنَنَا (۲)

”تعریف اللہ پاک کی جس نے اپنی رحمت سے شیریں پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔“

جو پانی سے تنکا وغیرہ دور کر دے تو کیا دعا دے

حضرت عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پانی مانگا، میں پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا، اس میں بال معلوم ہوا تو میں نے اسے نکال دیا، آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا دی:

اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ

”اے اللہ! اس کو حُسن و جمال عطا فرمائیں۔“

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کو ۹۳ سال کی عمر میں دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے۔ (۳)

یہ حضور اقدس ﷺ کی دعا کا اثر تھا۔

پھلوں کی دعاؤں کے سلسلے میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں

(۱) ابن سنی: ۱۶۰، رقم: ۴۷۳

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲/۸۹۹

(۳) ابن سنی: ۱۶۱، رقم: ۴۷۸

حضرات صحابہ کرام پھل پیش کرتے اور آپ ﷺ اسے لیتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَ
بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا (۱)

”اے اللہ! ہمارے پھل میں برکت عطا فرمائیے، ہمارے شہر میں برکت عطا فرمائیے، ہمارے صاع میں برکت عطا فرمائیے اور ہمارے مُد میں برکت عطا فرمائیے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ کے پاس پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ اسے دونوں آنکھوں پر رکھتے، پھر یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ كَمَا اطْعَمْتَنَا اَوَّلَهُ فَاطْعِمْنَا آخِرَهُ (۲)

”اے اللہ! جیسا کہ آپ نے اس کی ابتداء میں کھلایا اسی طرح آخر میں بھی کھلایئے۔“

پھر گھر کے کسی چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب موسم کا پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ آنکھوں سے لگاتے، ہونٹوں پر رکھتے پھر یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ اَرِنَا آخِرَهُ (۳)

”اے اللہ! جس طرح موسم کا پہلا دکھلایا (کھلایا) اسی طرح آخر کا بھی کھلایئے۔“

پھر پاس میں سے کسی بچے کو دے دیتے۔

(۱) مختصر آ، ابن سنی: ۱۰۳، رقم: ۲۸۰

(۲) مجمع الزوائد: ۳۸/۵

(۳) سبل الہدی: ۲۰۴/۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدِّنَا وَ
فِي صَاعِنَا بَرَكَهً مَّعَ بَرَكَهٖ ^(۱)

”اے اللہ! ہمارے شہر میں، پھلوں میں، ہمارے مد اور صاع (وزن و پیمائش) میں برکت عطا فرمائیے اور خوب برکت پر برکت عطا فرمائیے۔“

کیڑے پہننے کی دعاؤں کا بیان

جب نیا کیڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نیا کیڑا

پہنے اور یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيْهِ مِنْ
غَيْرِ حَوْلٍ مِّمَّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ^(۲)

”تمام تعریف ہے اس ذات گرامی کی جس نے مجھے یہ کیڑا پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے نوازا۔“

تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا لباس زیب تن

فرماتے تو اس کا نام لیتے، مثلاً: کرتہ یا تہبند یا عمامہ پھر یہ دعا پڑھتے:

(۱) مسلم: ۱/۴۴۲

(۲) ترغیب: ۹۳، ابن سنی: ۱۰۰، رقم: ۲۷۲، ابوداؤد: ۵۵۸

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ
وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ
لَهُ (۱)

”اے اللہ! آپ کے ہی واسطے تعریف ہے کہ آپ نے مجھے پہنایا، میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی کا اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی کا۔“

نام لینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے یہ قمیص دی یا یہ کرتا دیا۔ (۲)
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب کوئی کپڑا زیب تن فرماتے تو جو ہوتا، مثلاً: قمیص، عمامہ، لنگی، تو نام لے کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهُ (۳)

”اے اللہ! آپ سے میں اس کی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِئِیْ بِهِ عَوْرَتِیْ وَاتَّجَمَّلُ

(۱) ابوداؤد: ۵۵۸، ابن سنی: ۱۰۰، رقم: ۲۷۱، آداب بیہقی: ۳۶۳، ترمذی: ۳۰۶/۱

(۲) ابن سنی: ۱۶، رقم: ۱۴

(۳) ابن سنی: ۱۶، رقم: ۱۴، نزول الابرار: ۳۸۸

بِهِ فِي حَيَاتِي

”تمام تعریف اللہ کے لیے جنہوں نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی کی زینت اس سے حاصل کرتا ہوں۔“

پھر کہا: میں نے رسول پاک ﷺ کو سنا، فرما رہے تھے: جو نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے، پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا۔^(۱)

حضرت ابو نقرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نیا کپڑا پہنتے تو ان کو یہ دعائی جاتی:

تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللَّهُ^(۲)

”تم پرانا کرو، خدائے پاک نیا دے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم کا ایک کپڑا خریدا اسے پہنا اور یہ دعا پڑھی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ، وَأُوَارِئُ بِهِ عَوْرَتِي^(۳)

”تعریف اس اللہ کی جس نے عمدہ لباس مجھے بخشا، جس سے لوگوں میں آراستگی حاصل کرتا ہوں اور اس سے ستر پوشی کرتا ہوں۔“

پھر کہا کہ میں نے یہ دعا آپ ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ آپ

ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ایک کپڑا دیکھا تو پوچھا: دھلا ہوا ہے یا نیا؟

(۱) ترمذی، حاکم، ترمذی، ۹۳/۳، ابن ماجہ: ۲۵۴

(۲) ابوداؤد: ۵۵۸

(۳) الدعاء للطبرانی: ۹۷۸/۲، مشکوٰۃ: ۳۷۷

انہوں نے کہا: دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ دعا دی:

اَلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ جَمِيْدًا وَمُتْ شَهِِيْدًا وَ
يَرْزُقْكَ اللهُ تَعَالٰى قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ^(۱)

”نیا کپڑا پہنو، خوش گوار زندگی نصیب ہو، شہادت کی موت ہو، خدا تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک سے نوازے۔“

ابن ماجہ کی روایت میں ”شہیداً“ تک ہی ہے۔ مجمع الزوائد میں مسند احمد اور طبرانی سے بسند صحیح یہ اضافہ منقول ہے۔

حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کپڑے لے کر تشریف لائے جس میں کالی دھاری کا یا نقش کا ایک عمدہ چھوٹا کپڑا بھی تھا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا، اپنے دست مبارک سے پہنایا اور یہ دعا دی:

اَبْلِيْ، اَخْلِقِيْ^(۲)

”اے پہنو بوسیدہ کرو۔“ (یعنی اتنے دن استعمال کرو کہ بوسیدہ ہوئے۔)

دھونے کے لیے یا سونے کے لیے جب کپڑے اتارے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنات کی آنکھوں اور انسان کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب مسلمان کپڑا اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ^(۳)

”اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۹/۹۸۱، ابن ماجہ، ۲۵۴، ابن سنی، ۱۰۰، رقم: ۲۶۹، مجمع الزوائد، ۷۳.

(۲) بخاری: ۲/۸۶۹، ابن سنی، ۱۰۰، رقم: ۲۷۰.

(۳) ابن سنی، ۱۰۱، رقم: ۲۷۴، مجمع الزوائد.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں صرف بسم اللہ ہے۔^(۱)

روزے کے متعلق دعاؤں کا بیان

افطار کے وقت کیا دعا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.^(۲)

”پیارا بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں، ثابت ہوا اجر و ثواب انشاء اللہ۔“
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ افطار فرماتے تو یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.^(۳)

”اے اللہ! میں نے آپ کے لیے روزہ رکھا اور آپ کے دیے ہوئے سے افطار کر رہا ہوں۔“

طبرانی کی ”الدعاء“ میں اس کے بعد ”تَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“ بھی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ افطار کے وقت یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ صُومْنَا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا

(۱) ابن سنی: ۱۰۱، رقم: ۲۷۵، اذکار: ۱۸

(۲) عمل الیوم نسائی: ۲۶۹، ابوداؤد: ۳۲۱، ابن سنی: ۱۶۱، رقم: ۴۷۹، بسند صحیح

(۳) مشکوٰۃ، ابوداؤد: ۳۲۲

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ^(۱)

”اے اللہ! ہم نے آپ کے لیے روزہ رکھا، آپ کے رزق سے افطار کیا۔ پس

اسے قبول فرمائیے، یقیناً آپ سننے جاننے والے ہیں۔“

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا

فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آعَانَنِي فَصُمْتُ وَ رَزَقَنِي
فَأَفْطَرْتُ^(۲)

”تعریف اللہ کی جس نے میری مدد کی تو میں نے روزہ رکھا اور رزق سے نوازا تو

میں نے افطار کیا۔“

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے بوقت افطار

یہ دعا نقل کی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ
اَنْ تَغْفِرَ لِیْ^(۳)

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں اس رحمت کے

وسیلے سے جو ہر شے کو وسیع ہے۔“

اگر کسی دوسرے کے یہاں افطار کرے تو کیا دعا کرے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے یہاں افطار فرماتے تو یہ

دعا فرماتے:

(۱) مجمع الزوائد: ۱۵۶/۳، ابن سنی: ۱۶۲، رقم: ۴۸۱، بسند ضعیف

(۲) ابن سنی: ۱۶۲، رقم: ۴۸۰، اذکار: ۱۶۲، حدیث مرسل

(۳) اذکار: ۱۶۲، ابن سنی: ۱۶۲، رقم: ۴۸۲، بسند حسن

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمْ الْآبَرَارُ وَ
صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ^(۱)

”تمہارے پاس روزے دار افطار کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں، فرشتے تمہارے حق میں دعائے رحمت کریں۔“

ایک روایت میں ”تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ“ ہے۔

جب رمضان آئے تو کیا دعا پڑھے؟

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو یہ دعا سکھاتے، تاکہ ہم رمضان میں اسے پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ سَلِّبْنِيْ مِنْ رَّمْضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِيْ وَ
تَسْلِمُهُ مِنِّيْ مُتَقَبَّلًا^(۲)

”اے اللہ! سلامتی عطا فرمائیے مجھے رمضان سے اور سلامتی بنائیے رمضان کو میرے لیے اور میری جانب سے اسے سلام مقبول پہنچائیے۔“

شب قدر میں کیا پڑھے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر میں شب قدر پالوں تو کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ مُّحِبُّ الْعَفْوِ فَاعْفُ عَنِّيْ^(۳)

”اے اللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں، آپ کو معافی پسند ہے، مجھے معاف فرمادیجیے۔“

(۱) اذکار: ۱۶۲، ابن سنی: ۱۶۲، رقم: ۴۸۳، الدعاء للطبرانی: ۲/۱۲۳۲، بسند صحیح

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲/۹۱۳، بسند حسن

(۳) الاذکار للنووی: ۱۶۳، عمل الیوم نسائی: ۲۷۷، الدعاء للطبرانی: ۲/۱۲۸، بسند حسن

نکاح وغیرہ کے متعلق دعاؤں کا بیان

کسی کی شادی مبارک ہو تو کیا دعا دے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا رنگ دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا چند کھٹلی سونے کے عوض نکاح کیا ہے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سہی۔^(۱)
حضرت عقیل ابن ابی طالب نے کہا کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شادی کرے تو دوسرا شخص اس کو یہ دعا دے:

بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَارَكَ فِيكَ^(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب کسی کو شادی کی مبارک باد دیتے تو یہ دعا دیتے:

بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ^(۳)

”اللہ تم میں اور تمہارے پر برکت عطا فرمائے اور دونوں کے درمیان بھلائی اور

(۱) بخاری: ۷۷۴/۲، ابن سنی: ۲۰۰، رقم: ۶۰۶

(۲) عمل الیوم للنسائی: ۲۵۴، الدعاء للطبرانی: ۱۲۳۹، بسند حسن

(۳) ابوداؤد: ۲۹۰۰، عمل الیوم للنسائی: ۲۵۴، بسند صحیح

خیر جمع فرمائے۔“

ابن ماجہ میں یہ دعا اس طرح ہے:

بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ وَ بَارَكَ عَلَيْكُمْ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمْ فِي
خَيْرٍ^(۱)

جب عورت سے پہلی ملاقات ہو (یعنی شب زفاف میں)
تو کیا دعا کرے؟

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جب تم میں
سے کوئی عورت (بیوی) سے پہلی ملاقات کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا
کرے:

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جُبِلَتْ
عَلَيْهِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جس
پر اس کی پیدائش ہوئی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس برائی
سے جس پر یہ پید اکی گئی ہے۔“

پہلی ملاقات میں نماز کا عمل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی شادی کرے اور ملاقات کی رات ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور
بیوی کو حکم دے کہ وہ اس کے پیچھے نماز پڑھے، اللہ پاک گھر میں خیر پیدا فرمائے گا۔

(۱) ابن ماجہ: ۱۳۷

(۲) ابوداؤد: ۲۹۳، ابن سنی: ۲۰۰، رقم: ۶۰۵

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت شوہر کے پاس آئے تو شوہر نماز پڑھے اور بیوی اس کے پیچھے کھڑی ہو، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَبَارِكْ لِاَهْلِيْ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْهُمْ مِّنِّيْ وَارْزُقْنِيْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا
جَمَعْتَ فِيْ خَيْرٍ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلَى خَيْرٍ^(۱)

”اے اللہ! برکت عطا فرمائیے ہمارے اہل میں اور ہمارے اہل کے لیے برکت عطا فرمائیے، اے اللہ! ان کو ہم سے اور ہم کو ان سے نواز (نفع پہنچا) اے اللہ! ہمیں خیر پر جمع فرما اور علیحدگی اور جدائی ہو تو خیر پر ہو۔“

مجامعت سے پہلے کیا پڑھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی سے ملے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ
الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا^(۲)

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھیے اور جو ہمیں عطا کیجیے اس کو شیطان سے محفوظ رکھیے۔“

اس نطفے سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان سے محفوظ رہے گی۔

انزال کے بعد کی دعا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیوی سے ملنے کے بعد جب انزال ہو

(۱) ابن ابی شیبہ: ۳۹۴/۱۰، مجمع الزوائد: ۲۹۴/۴، برجال صحاح

(۲) ابن ابی شیبہ: ۳۹۴، بخاری: ۹۴۵/۲، الدعاء للطبرانی: ۱۲۴۲

جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنَا نَصِيْبًا^(۱)

”اے اللہ جو آپ نے ہمیں نوازا ہے اس میں شیطان کا حصہ نہ بنائیے۔“

بچے کی پیدائش پر کیا کہے؟

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دستور تھا کہ جب ان کے خاندان میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ دریافت نہ کرتیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی، بلکہ یہ پوچھتیں کہ وہ پورا ہوا ہے؟ جب کہا جاتا، ہاں! تو آپ فرماتیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ^(۲)

”تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو جہانوں کا پالنے والا ہے۔“

سہولتِ ولادت کے لیے پیدائش کے موقع پر کیا دعا کرنے؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کے ہاں ولادت کا وقت آیا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم اور زینب بنت جحش کو حکم دیا کہ فاطمہ کے پاس جائیں اور ان کے پاس آیت الکرسی اور ان ربکم آخر آیت تک (سورہ اعراف آیت: ۵۳ تا آخر سورہ) اور معوذتین یعنی: قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں۔^(۳)

فائدہ: اس سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے، ایسے موقع پر سہولتِ ولادت کے تعویذات کا استعمال بہت مفید اور نفع بخش ہوتا ہے، شدید اور مہلک پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔

(۱) ابن ابی شیبہ: ۳۹۵/۱۰، عبد الرزاق: ۱۹۴/۶

(۲) بخاری، الادب المفرد: ۶۰۵

(۳) اذکار: ۴۴۴، ابن سنی: ۲۰۷، رقم: ۶۲۵۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت وضع حمل کی پریشانیوں میں مبتلا ہو تو کسی صاف برتن پر یہ لکھا جائے:

﴿كَاتَبَهُمْ يَوْمَ يُرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ﴾ آخر تک ^(۱)

اور ﴿كَاتَبَهُمْ يَوْمَ يُرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ﴾ (۲) اور ﴿لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ﴾ آخر آیت تک ^(۳) اسے دھو کر پلا دیا جائے اور پیٹ اور شرمگاہ پر چھینٹیں ماری جائے۔ ^(۴)

تحنیک کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک فرماتے۔ ^(۵)
فائدہ: تحنیک یعنی کھجور وغیرہ چبا کر اسے چٹا دیتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے یہاں ایک بچہ ہوا، میں آپ ﷺ کے پاس لایا، آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور برکت کی دعا دی۔ ^(۶)

بچہ کی پیدائش پر کیا کہے؟

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بچہ کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو یہ کہتے:

جَعَلَهُ اللَّهُ مُبَارَكًا عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

(۱) احقاف: ۴۶-۳۵

(۲) نازعات: ۷۹-۶۶

(۳) یوسف: ۱۱۱-۱۲

(۴) ابن سنی: ۲۰۶، رقم: ۶۲۴، بسند ضعیف

(۵) اذکار: ۲۴۴، ابوداؤد: ۲۹۷، بسند صحیح

(۶) بخاری: ۸۲۱، اذکار: ۲۴۴

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ^(۱)

”اللہ پاک اس بچے کو تمہارے لیے اور امت محمدیہ ﷺ کے لیے باعثِ برکت بنائے۔“

پیدائش پر تہنیت اور مبارکبادی

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے یہ دعا تہنیت نقل کی ہے:

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ لَكَ وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَ
بَلَغَ أَشُدَّهُ وَرَزَقْتَ بَرَّةً^(۲)

”جو تم کو دیا گیا ہے خدا اس میں برکت دے اور دینے والے کا تم شکر کرو، وہ جوانی کو پہنچے اور تو اس کی نیکی سے نوازا جائے۔“

مبارکبادی دینے والے کو یہ جواب دے

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَ
رَزَقَكَ اللَّهُ مِثْلَهُ^(۳)

”اللہ تم کو برکت دے، اللہ تم کو بہتر جزا دے، اسی جیسا تم کو بھی خدا نوازے۔“

بچے کا تعویذ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا استعاذہ (تعویذ) ان کلمات سے کرتے:

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۲۴۴/۲، بسند ضعیف

(۲) اذکار: ۲۴۷

(۳) الاذکار: ۲۴۷

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ
هَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمَّةَ^(۱)

”میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کلماتِ تامہ سے ہر شیطان کی برائی سے اور ایذا دہ چیز سے اور نظر لگنے کی برائی سے۔“

آپ ﷺ انہیں کلمات کو پڑھ کر دم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام انہیں کلمات سے تعویذ کرتے تھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمَّةَ^(۲)

بچہ جب کھیلنے لگ جائے تو کیا دعا دے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن یا حسین (رضی اللہ عنہ) کھیلتے ہوئے نبی پاک ﷺ کے سینہ پر پیر رکھ دیتے تو آپ ﷺ فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ^(۳)

”اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجیے۔“

جب بچہ بولنے لگ جائے

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ جب بولنے لگ جائے تو ان کو کلمہ لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔^(۴)

(۱) ترمذی: ۲۷/۲، حصن: ۲۷۳

(۲) بخاری: ۴۷۷/۲

(۳) ابن سنی: ۱۴۴، رقم: ۴۲۳، مجمع الزوائد: ۱۸۰، برجال ثقات

(۴) ابن سنی: ۱۴۵، رقم: ۴۲۵

مسئلہ: بچہ جب بولنے کے قابل ہو جائے تو ان کو اللہ، لا الہ الا اللہ اور ذکر خدا سکھاؤ، وہی تباہی الفاظ اس سے نہ کہلو اور۔

جب بچہ بالغ ہو جائے تو کیا بتائے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بچے! میں تم کو چند باتیں بتاتا ہوں ان کو محفوظ رکھو، خدا تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حق کی حفاظت کرو، وہ دنیا کے مکارہ سے محفوظ رکھے گا۔ سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو، مدد چاہو تو اللہ سے چاہو۔ جان لو! پوری دنیا والے تم کو نفع پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا کا فیصلہ مکتوب نہ ہو، ساری دنیا والے نقصان پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے جب تک اللہ کا فیصلہ نہ ہو، قلم خشک ہو گئے، صحیفے پلٹ دیے گئے۔^(۱)

مسئلہ: مطلب یہ ہے کہ دین اسلام، عقائد توحید اور خدا کے صفات سے اسے روش ناس کرائے، جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ دینی تعلیم اور مدارس کی تعلیم دے۔

جب اولاد کی شادی کرادے تو کیا کہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بچے سات سال کی عمر کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو نماز کے لیے ان کو مارو، نو سال کے ہو جائیں تو ان کا بستر الگ کر دو، سترہ (۱۷) سال کے ہو جائیں تو شادی کرا دو، جب یہ کر چکو تو اس کو اپنے سامنے بٹھاؤ اور ان کو یہ دعا دو:

لَا جَعَلَكَ اللَّهُ عَلَىٰ فِتْنَةٍ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ^(۲)

”خدا تجھے میرے لیے دنیا اور آخرت کا فتنہ نہ بنائے۔“

(۱) ابن سنی: ۱۴۵، رقم: ۴۲۷، ترمذی

(۲) ابن سنی: ۱۴۵، رقم: ۴۲۷

عقیقہ کی دعا

عقیقہ کرنا سنت ہے، مسنون ہے کہ لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکرا ذبح کرے، اگر دونہ ہو سکے تو ایک بھی کافی ہے، عقیقہ کے جانور کے ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ ابْنِي دَمَهَا بِدَمِهِ وَلَحْمُهَا
بِلَحْمِهِ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهِ وَشَعْرُهَا
بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ
پھر یہ پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَوَتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَاۤیَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَ
بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ
پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔^(۱)

مرض اور مریض کے متعلق دعاؤں کا بیان

کرتب اور سحر کے دفع کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نے حضور پاک ﷺ کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لیے کچھ (جادو) کر دیا تھا جس سے آپ ﷺ کو سخت

تکلیف پہنچی، چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) لے کر تشریف لائے اور یہ دعا (جس سے سحر و کرب کا اثر دور ہو جائے) پیش کی:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ
وَنَفْسٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُمَّ يَشْفِيْكَ ^(۱)

”اللہ کے نام سے ہر تکلیف دہ چیزوں سے جھاڑتا ہوں، ہر نظر سے اور حاسد سے، اللہ تم کو شفا دے۔“

سحر، جادو اور کرب سے حفاظت کا مسنون عمل
حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ دعا پڑھانہ کرتا تو یہود مجھے گدھا بنا دیتے:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ
وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا
فَاجِرٌ وَّبِاسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا
لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرٍّ اَوْ ذَرًّا ^(۲)

”میں پناہ مانگتا ہوں بلند و بالا اللہ کی ذات کے واسطے سے جن سے کوئی چیز بڑی نہیں ہے اور ان کے کلمہ تامہ کے واسطے سے جس سے کوئی اچھائی اور برائی تجاوز کیے ہوئے نہیں ہے اور اللہ کے تمام اسماء حسنی کے واسطے سے جسے ہم جانتے ہیں اور جسے ہم نہیں جانتے، مخلوق کی تمام برائی سے جو پیدا ہوئی اور پھیلی ہے (پناہ مانگتا ہوں)۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۳۱۳/۲

(۲) موطا امام مالک: ۳۷۷

فناکدہ: جسے سحر وغیرہ کا شبہ یا خوف ہو وہ اس دعا کو صبح، شام اور سوتے وقت پڑھ کر پورے جسم پر ہاتھ پھیر لیا کرے یا کاغذ میں لکھ کر صبح نہار منہ یا سونے کے وقت پی لیا کرے تو اس کا اثر جاتا رہے گا، اگر اس کے ساتھ آیاتِ سحر شامل کر لے تو اور اچھا اور زوردار اثر ہو گا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ نے آیاتِ سحر کو دفعِ سحر کے سلسلے میں نہایت مجرب اور نفع بخش بیان کیا ہے۔^(۱)

آیاتِ سحر یہ ہیں:

فَلَمَّا أَلْقُوا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَابِطُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْبُجُرْمُونَ ۝ (۲) وَالْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ (۳) فَوَقَّعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَغَلَبُوا هَنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۝ (۴) إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ۝ (۵)

معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ پر جادو

(۱) مجربات عزیز: ۱۹

(۲) یونس: ۸۰-۸۱، ۱۰

(۳) اعراف: ۷-۱۲ تا ۱۲۲

(۴) اعراف: ۷-۱۱۸، ۱۱۹

(۵) طہ: ۲۰-۶۹

کر دیا، ایک تانت میں گیارہ گرہیں لگا کر تانت کو کنویں کے اندر (پتھر کے نیچے) چھپا دیا، آپ ﷺ بیمار ہو گئے تو معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) نازل ہوئی اور حضرت جبریل علیہ السلام نے سحر کی جگہ بتادی، حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس تانت کو لے آئے، آپ ﷺ نے دونوں سورتیں اس پر پڑھیں، جو نہی ایک آیت پڑھتے تھے، ایک گرہ کھل جاتی تھی اور آپ ﷺ کو مرض میں خفت (کمی) محسوس ہوتی تھی۔

حضرت عبد اللہ بن حبیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک رات بارش اور سخت تاریکی تھی، ہم آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے تو ہم نے آپ ﷺ کو پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام تین بار ”قل هو اللہ احد“ اور معوذتین پڑھ لیا کرو، ہر مصیبت سے حفاظت ہو جائے گی۔^(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرتے تھے۔^(۲)

جسم میں درد وغیرہ ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت عثمان بن ابی العاص رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے انہوں نے جسم میں کسی درد اور تکلیف کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسم کے جس حصہ میں درد ہو وہاں ہاتھ رکھو اور پڑھو: ”بِسْمِ اللّٰهِ“ تین (۳) مرتبہ اور سات (۷) مرتبہ یہ:

أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.^(۳)

”قدرت اور عزت خداوندی کے واسطے سے اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس

(۱) تفسیر مظہری: ۵۸۹/۱۰

(۲) ایضاً

(۳) مسلم: ۲/۲۲۴، اذکار: ۱۱۴

کی تکلیف اور جس سے ڈر محسوس کرتا ہوں۔“

کسی جن وغیرہ کے اثر سے بے ہوش ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بے ہوش شخص کے کان میں کچھ پڑھ کر دم کر دیا تو وہ ہوش میں آگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے کیا پڑھا؟ انہوں نے کہا:

أَحْسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا سے آخر سورہ مؤمنون (پارہ:

۱۸، آیت: ۱۱۵ سے ۱۱۸) تک۔^(۱)

فائدہ: اس آیت کریمہ کو دونوں کان میں پڑھ کر دم کر دے اور پڑھ کر دم کر دے پانی پلا دے، مجرب ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں تھا، ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے بھائی کو جنوں (بے ہوشی) کا اثر ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے آؤ۔ چنانچہ وہ اپنے بھائی کو لے آئے۔ آپ ﷺ نے یہ آیتیں اس پر پڑھیں: ① سورہ فاتحہ، ② سورہ بقرہ کی ابتدائی چار (۴) آیتیں، ③ ﴿الھکم اللہ واحد.....﴾ پوری آیت، ④ آیت الکرسی، ⑤ سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں، ⑥ آل عمران کی ﴿شھد اللہ انہ.....﴾ پوری آیت، ⑦ سورہ اعراف کی ﴿ان ربکم اللہ الذی خلق السہوت.....﴾ ایک آیت، ⑧ سورہ مؤمنون کی آخری آیت ﴿فتعالی اللہ الملک الحق.....﴾ ⑨ سورہ جن کی آیت ﴿انہ تعالیٰ جد ربنا.....﴾ ⑩ سورہ صافات کی ابتدائی دس آیتیں ⑪ ﴿قل هو اللہ احد.....﴾ اور ⑫ معوذتین۔ چنانچہ وہ بالکل ہوش میں آگیا۔^(۲)

(۱) ابن سنی: ۲۰۰، رقم: ۶۳۶، نزل الابرار: ۲۷۱، الاتقان: ۲۱۰

(۲) ابن ماجہ: ۲۵۴، ابن سنی: ۲۱۰، رقم: ۶۳۷، الدعاء للطبرانی: ۱۳۰۵، ۱۰۸۰، مجمع

فائدہ: یہ آیتیں ہمارے دیار میں ”منزل“ کے نام سے مشہور ہیں۔ ”الحرز المسنون“ نامی کتاب میں اس منزل کو اور دیگر ایسی دعاؤں کو جو حفظ و امن و عافیت سے متعلق ہیں جمع کر دیا گیا ہے۔

درِ وزہ کی تکلیف کے موقع پر کیا پڑھے؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب انہیں درِ وزہ ہوا تو آپ ﷺ نے ام سلمہ اور زینب بنت جحش کو حکم دیا کہ ان کے پاس آیت الکرسی، ﴿ان ربکم اللہ الذی خلق السماوات و الارض﴾ سے آخر تک (سورہ اعراف، پارہ: ۸، ۹، آیت: ۵۳ سے آخر تک) اور معوذتین پڑھیں۔^(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت پر درِ وزہ کی پریشانی ہو تو ایک صاف برتن پر ان آیتوں کو لکھا جائے ﴿کأنهم یوم یرون ما یوعدون﴾ (سورہ احقاف: آیت: ۳۵) آخری آیت تک اور ﴿کأنهم یوم یرونہا لم یلبثوا﴾ (سورہ نازعات: آیت: ۴۶) اور ﴿لقد کان فی قصصہم عبرۃ لا ولی الالباب﴾ (سورہ یوسف: آیت: ۱۱۱) پھر اس برتن کو دھو کر عورت کو پلایا جائے اور پیٹ اور شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔^(۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ولادت کے وقت دوسری عورتوں کو جا کر اس کی مدد اور اعانت کرنی چاہیے، یہ عورتوں کا ایک دوسرے پر اہم فریضہ ہے اور یہ کہ اس کے قریب ایسے نازک اور مصیبت کے موقع پر ان آیتوں کا خصوصاً اور دیگر رنج و غم کے دفع کی دعاؤں کا دردر کھے۔

سانپ، بچھو کا جھاڑ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈنک (بچھو، سانپ وغیرہ) کے ایک جھاڑ کو پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا: یہ ایک عہد ہے جو سلیمان علیہ السلام نے ڈنک مارنے والے جانوروں سے لیا ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور وہ جھاڑ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ مَّحَرَّ قَفْطًا^(۱)

راوی نے بیان کیا کہ علقمہ کے ساتھ ایک آدمی تھا اس کو (بچھو نے یا اور کسی نے) ڈس لیا چنانچہ یہ پڑھا گیا تو بالکل صحیح سالم ہو گیا۔^(۲)
علامہ قہستانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ اس جھاڑ کے ساتھ ”سلام علی نوح فی العالمین“ بھی ملا لیا کرے، کیونکہ طوفانِ نوح کے وقت سانپ اور بچھو وغیرہ نے حضرت نوح علیہ السلام سے یہ عرض کیا تھا کہ آپ ہمیں کشتی پر سوار کر لیں، ہم آپ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ جو آپ کا نام لے گا اور ”سلام علی نوح فی العالمین“ پڑھے گا اس کو ہم نقصان نہ پہنچائیں گے۔^(۳)

فائدہ: یہی جھاڑ سانپ کا بھی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈس لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور ہاتھ پھیرتے ہوئے (جہاں کاٹا تھا) پڑھنے لگے:

قل یا ایہا الکافرون (مکمل سورۃ) قل اعوذ برب الفلق (مکمل)

(۱) نزول الابرار: ۲۶۹، حصن: ۲۷۲، ابن سنی: ۱۹۱، رقم: ۵۷۸

(۲) نزول الابرار: ۲۶۹

(۳) قول متین شرح حصن: ۲۷۲

سورة اور) قل اعوذ برب الناس (مکمل سورة) ^(۱)

سانپ بچھو وغیرہ سے بچنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور شکایت کی کہ مجھے بچھونے کاٹ لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کو یہ پڑھ لیتے تو وہ تم کو ضرر نہیں پہنچا سکتا تھا:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ^(۲)

”اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ مخلوق کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابو صالح (راوی) نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے بیٹیوں کو یہ سکھا دیا تھا، ان کو بچھو ڈس لیتا تو کوئی ضرر نہ پہنچتا۔ ^(۳)

پیشاب رک جائے یا پتھری ہو تو یہ دعا پڑھے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور یہ کہا کہ اس کے والد کا پیشاب رک گیا ہے اور پیشاب میں پتھری آگئی ہے، انہوں نے ایک دعا سکھائی جو انہوں نے رسول پاک ﷺ سے حاصل کی تھی:

رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي
السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتِكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ وَ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَ خَطَايَانَا
أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَ شِفَاءً

(۱) اتقان: ۲/۲۱۱

(۲) عمل اليوم للنسائي: ۳۸۸، ابن ماجه: ۲۵۱، مسلم: ۲/۳۴۷

(۳) ابن ابی شیبہ: ۴۱۸/۱۰

مِنْ شِفَاءٍ لَكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ. ^(۱)

”ہمارے رب کا وہ نام جو آسمان میں ہے، مقدس ہے آپ کا نام، آپ کا حکم زمین و آسمان میں ہے، جس طرح آپ نے اہل سماء پر رحم فرمایا ہے اہل زمین پر بھی اپنی رحمت فرمائیے، ہمارے گناہ معاف فرما، آپ ہی پاکیزہ ہستیوں کے رب ہیں، اپنی شفاء میں سے شفاء اور اپنی رحمت میں سے رحمت اس بیماری پر نازل فرما۔“

امام نسائی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دو شخص عراق سے کسی کے جس بول (یعنی پیشاب رک جانے) کی شکایت لے کر آئے، لوگوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا پتہ دیا تو حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا کہ جسے یا جس کے بھائی کو یہ شکایت ہو (یعنی پیشاب رک جانے کی) تو اسے پڑھے (یعنی اوپر والی دعا)۔ ^(۲)

فائدہ: اس دعا کو پڑھتا رہے، یہ نہ ہو سکے تو پڑھ کر اس پر دم کر دیا جائے یا کاغذ میں لکھ کر اس کا پانی پلایا جائے۔

آگ سے جلنے کی دعا

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہانڈی سے جل گیا تو میری والدہ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئی اور آپ ﷺ کو آواز دی، آپ ﷺ نے فرمایا: حاضر، اس کے بعد آپ ﷺ دم فرما کر جھاڑنے لگے تو میں نے اپنی والدہ سے پوچھا تو والدہ نے فرمایا: آپ ﷺ یہ پڑھ کر دم فرما رہے تھے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا

(۱) عمل اليوم للنسائي: ۵۶۶، ابوداؤد: ۵۴۳، الدعاء للطبراني: ۱۳۰۷/۲

(۲) عمل اليوم: ۵۶۷

شَافِي إِلَّا أَنْتَ^(۱)

”دور کر دیجیے تکلیف کو اے لوگوں کے رب! آپ ہی شفاء ہے ہمیں شفاء دیجیے، آپ کے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں۔“

زخم پھنسی وغیرہ کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی آدمی کے ہاتھ میں یا اور کسی مقام پر زخم، پھنسی یا پھوڑا ہو تو انگلی رکھ کر یہ دعا (جھاڑ) کرے:

بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا يُشْفِي سَقِيمُنَا
يَا ذِينَ رَبِّنَا^(۲)

”اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی بعض کے تھوک کے ساتھ، ہمارے مریض کو خدا کی اجازت سے شفا دی جائے۔“

سفیان رحمۃ اللہ علیہ جو راوی حدیث ہیں وہ اس طرح جھاڑتے تھے کہ انگشت شہادت زمین پر رکھ کر اٹھاتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں اس کی شرح کرتے ہوئے کہا کہ لعاب دہن انگلی میں لگا کر مٹی سے لگائے، پھر جہاں زخم ہو وہاں انگلی رکھ کر یہ دعا پڑھے۔^(۳)

آنکھ آنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی یا آپ ﷺ کے اہل و اصحاب میں سے کسی کی آنکھ آجاتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

(۱) مسند احمد: ۲۵۹، عمل اليوم للنسائی: ۵۶۰

(۲) بخاری: ۸۵۵، مسلم: ۲۲۳/۲، ابن سنی: ۱۹۲، رقم: ۵۸۱

(۳) شرح مسلم: ۲۳۲، نزل الابرار: ۲۷۲

اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَارِنِي
فِي الْعُدُوِّ ثَارِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي^(۱)

”اے اللہ! میری نگاہ سے مجھے فائدہ پہنچایے اور اسے میرا وارث بنا دیجیے، دشمن
کی گرفت دکھائیے، جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے معاملہ میں میری مدد کیجیے۔“

بخار کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے تمام دردوں میں اور
بخار کے متعلق فرمایا کہ یہ پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ
نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ^(۲)

”بزرگ اللہ کے نام سے، عظمت والے اللہ کے نام سے، ہم پناہ مانگتے ہیں
جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ دوزخ کی برائی سے۔“
رافع بن خدیج کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے اثر سے
ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو اور یہ پڑھو:

اِكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِلَهَ النَّاسِ^(۳)

اے لوگوں کے رب! اے لوگوں کے معبود! تکلیف دور فرمائیے۔
آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دیکھا وہ بیمار پڑی ہیں اور
بخار کو برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے برا نہ کہو، یہ تو اللہ کے حکم کے
تابع ہے۔ چاہو تو میں تم کو ایک دعا بتا دوں، تم پڑھو گی تو اللہ پاک بخار دور کر دے گا:

(۱) نزل الابرار: ۲۶۷

(۲) ابن سنی: ۱۸۹، رقم: ۵۷۱، ابن ماجہ: ۳۵۶۶، حاکم: ۴۱۴، بسند صحیح

(۳) ابن سنی: ۱۸۹، رقم: ۵۷۲

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِي الدَّقِيْقَ، وَ عَظِيْمَ الرَّقِيْقِ مِنْ
 شِدَّةِ الْحَرِيْقِ يَا اُمِّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتُ اَمَنْتَ بِاللّٰهِ
 الْعَظِيْمِ فَلَا تَصَدِّعِي الرَّاسَ وَلَا تُنْتِنِي الْفَمَ وَلَا
 تَأْكِلِي اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَ تَحْوِلِي عَنِّي اِلَى مَنْ
 يَجْعَلُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ. ^(۱)

انہوں نے کہا: بتادیجیے چنانچہ آپ ﷺ نے بتادیا۔ ^(۲)

نظر کی جھاڑ

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ (ایک شخص کو نظر لگ گئی تھی تو)
 آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور یہ پڑھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَ صَبَّهَا. ^(۳)

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! اس کی گرمی، اس کی ٹھنڈک اور تکلیف دور ہو
 جائے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ۔
 مزید نظر بد کی دعا اور جھاڑ ”الحرز المسنون“ میں دیکھیے، وہاں اس کا مفصل
 بیان و علاج ہے۔

ڈاڑھ یا کان میں درد ہو تو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جو چھینک کے وقت یہ دعا پڑھے گا

(۱) سبل الہدی: ۱/۲۲۳

(۲) خصائص کبریٰ: ۱۷۵/۲، بیہقی

(۳) عمل الیوم، نسائی: ۵۶۴، حصن: ۳۶۴

اسے ڈاڑھ اور کان کا درد نہ ہو گا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ (۱)

”ہر حال میں جو بھی ہو دو جہاں کے پالنے والے کے لیے تعریف ہے۔“

بچوں کے ہر مرض کا تعویذ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ حضرت حسن حسین رضی اللہ عنہما کے لیے استعاذہ (تعویذ و دعا) پڑھتے تھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمَّةٍ

”اللہ کے کلمہ تامہ کے ذریعہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور بُرے ارادہ کرنے والے سے اور ملا مت والی آنکھ سے (نظر سے)۔“

اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے یہی تعویذ فرماتے تھے۔ (۲)

مرض سے پریشان ہو تو موت کی دعائے کرے

بل کہ یہ دعا کرے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی پریشانی کی وجہ سے موت کی تمنائے کرے، اگر دعا کرے تو یہ دعا کرے:

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا

(۱) ابن ابی شیبہ، نزل الابرار: ۲۶۶

(۲) بخاری: ۴۷۷/۱، نزل الابرار: ۲۷۱

كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي^(۱)

”اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھیے جب تک میرے لیے زندگی خیر کا سبب ہو اور اے اللہ! مجھے موت دیجیے جب موت میں میری بھلائی ہو۔“

وہ دعا جو حالتِ مرض میں پڑھے، اگر مر جائے تو شہید ہو
حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مرض کی حالت میں اسے چالیس (۴۰) مرتبہ پڑھے پھر مر جائے تو شہید کا ثواب پائے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ^(۲)

”نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے، یقیناً میں گنہگاروں میں ہوں۔“
محدث بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے کہ اس کے پڑھنے سے شہادت کا درجہ پاتا ہے۔^(۳)

بیمار جب غسل کرے تو کیا پڑھے؟

حضرت کھول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے بخار آجائے، وہ تین (۳) دن غسل کے وقت یہ دعا پڑھے تو اسے شفاء حاصل ہو:

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّمَا اغْتَسَلْتُ رَجَاءَ شِفَائِكَ وَ
تَصْدِيقِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ^(۴)

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں نے غسل کیا آپ سے شفاء کی امید کرتے

(۱) بخاری: ۲/۹۴۰، ابوداؤد، ابن سنی: ۱۸۸، رقم: ۵۶۸

(۲) الحاکم: ۵۰۶، بصحیح، نزل الابرار: ۲۷۵

(۳) حصن: ۳۸۰، نزل الابرار: ۲۷۹

(۴) مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۴۷/۱۰

ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے۔“

فائدہ: بخار ہونے کی صورت میں غسل کرنے سے قبل طبیب کی رائے حاصل کرے، ہر ملک اور موسم کا نسخہ الگ ہے، عرب، حجاز کے شدید گرم پہاڑی علاقے کا یہ حکم ہر جگہ کے لیے نہیں، البتہ مریض جب غسل کرے تو یہ دعا پڑھ لے تو بہتر ہے۔

مریض کیا پڑھے کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں یارات میں یا کسی ماہ میں پانچ مرتبہ انگلیوں میں شمار کر کے اسے پڑھ لے، پھر اس دن یارات یا اسی ماہ میں مر جائے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ^(۱)

مریض پر کیا پڑھ کر دعا کرے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا، آپ ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ ایک دن یہ تعویذ پڑھ کر دعا فرمائی اور جاتے ہوئے فرمایا: اے عثمان! یہی پڑھ کر دعا کرو، اس کا کوئی مثل نہیں جس سے تم دعا کرو:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَعِيْذُكَ بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا

أَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ^(۱)

”اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہیں، تمہاری حفاظت طلب کرتا ہوں اس اللہ سے، جو دیکھتا ہے، بے نیاز ہیں، نہ انہوں نے جنا، نہ وہ جنے گئے، نہ ان کا کوئی ہم سر ہے، اس کی برائی سے جو تم محسوس کرتے ہو۔“

طبرانی کی کتاب الدعاء میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ پڑھ کر مجھے جھاڑا تو اللہ پاک نے صحت دے دی۔^(۲)

آپ ﷺ مریض پر کیا پڑھ کر دعا فرماتے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب اپنے کسی گھر والے کی عیادت فرماتے تو دایاں ہاتھ ان پر پھیرتے ہوئے یہ فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا^(۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو یہ دعا کرتے:

أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا^(۴)

”اے لوگوں کے رب! تکلیف دور ہو جائے، شفا دیجیے، آپ شفاء دینے

(۱) ابن سنی: ۱۸۴، رقم: ۵۵۸، الدعاء للطبرانی: ۲/۱۳۲۴، الفتوحات: ۷۲/۴، ابویعلیٰ

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۳۲۴

(۳) اذکار: ۱۱۳، بخاری، مسلم: ۲/۲۲۲، مشکوٰۃ: ۱۳۴

(۴) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۳۱۸

والے ہیں، آپ کے علاوہ کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء دیجیے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔“

حالتِ مرض کی وہ دعا جو دخولِ جنت کا باعث ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں تم کو ایک حق بات نہ بتا دوں جو مرض الموت اس کو میں پڑھے تو جہنم سے بچ جائے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ
اللَّهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا
طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا
كَبِيرًا رَبَّنَا وَجَلَّالِهِ وَقُدْرَتِهِ بِكُلِّ مَكَانٍ اَللَّهُمَّ
إِنْ كُنْتُ أَمْرُضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوحِي فِي مَرَضٍ هَذَا
فَاَجْعَلْ رُوحِي فِي أَرْوَاحِ مَنْ قَدْ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ
الْحُسْنَى ^(۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے، وہ زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں، وہ زندہ ہیں اسے موت نہیں آئے گی، پاک ہے اللہ جو بندوں کے رب ہیں اور شہروں کے رب ہیں، اللہ کے لیے تعریف ہے، خوب، بابرکت، ہر حال میں اللہ بڑے ہیں، ہر جگہ ہمارے رب کی قدرت، بڑائی اور جلال ہے، اے اللہ! آپ نے اگر روح قبض کرنے کے لیے بیمار کیا ہے تو میری روح کو ان روحوں میں شامل فرما لیجیے جن کے لیے آپ کی طرف سے نیکی یا جنت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔“

مریض سے دعا کی درخواست کرنا سنت ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مریض کے پاس آؤ تو ان سے دعا کی درخواست کرو کیوں کہ ان کی دعا فرشتوں کی دعا کے مانند ہے۔^(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی عیادت کرو اور ان سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے اس لیے کہ مریض کی دعا مقبول ہے اور اس کے گناہ معاف ہیں۔^(۲)

مریض حال پوچھنے پر کیا کہے؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس آئے، وہ بیمار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اچھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَصْلَحَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ^(۳)

”اللہ پاک اچھا رکھے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ مرض الموت میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور پوچھا: کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: اچھا اے اللہ کے رسول! اللہ پاک سے امید ہے (مغفرت کی) اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے۔^(۴)

مسئلہ: موت کے وقت رحمت و مغفرت کی امید زیادہ رکھے جیسا کہ حدیث سے

(۱) ابن ماجہ: ۱۰۴، ابن سنی: ۱۸۶، رقم الحدیث: ۵۶۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۳۳۶/۲

(۳) ابن سنی: ۱۸۰، رقم الحدیث: ۵۴۳

(۴) ابن سنی: ۱۸۰، رقم الحدیث: ۵۴۴

ثابت ہے۔

دعا کے شفاء

حضرت امیر المؤمنین عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کلمات جس مریض پر بھی پڑھے، اللہ پاک نے اس کو شفاء دی:

أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْعَلَّةُ بِعِزَّةِ عِزَّةِ اللَّهِ وَبِعُظْمَةِ
عُظْمَةِ اللَّهِ وَبِجَلَالِ جَلَالِ اللَّهِ وَبِقُدْرَةِ قُدْرَةِ اللَّهِ وَ
بِسُلْطَانِ سُلْطَانِ اللَّهِ وَبِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِمَا جَرَى بِهِ
الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَبِلَا حَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا
انْصَرَفْتُ. ^(۱)

حضرت جبریل علیہ السلام کی جانب سے دفع مرض کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا: اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ
نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ
أَرْقِيكَ. ^(۲)

”اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں ہر اس چیز سے جو تکلیف دے، انسان کی برائی

(۱) رسائل ابن ابی الدنيا: ۸۲/۳

(۲) ابن ماجہ: ۲۵۱، ترمذی: ۱۹۱، اذکار: ۱۱۵

سے، حاسد کی نگاہ سے، اللہ تم کو شفا دے، اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں۔“
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیمار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم کو وہ جھاڑ (دعا) نہ بتا دوں جو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا، انہوں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا:

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَ اللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
يُؤْذِيكَ^(۱)

”اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں، اللہ صحت دے تم کو ہر ایسی بیماری سے جو تمہیں تکلیف دے۔“

مریض کی عیادت کس طرح کرے؟

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا خدا کی رحمت میں ڈبکی لگاتا ہے اور مریض کی مکمل عیادت یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اس کی (پیشانی) پر رکھے یا اس کا ہاتھ پکڑے اور پوچھے: کیا حال ہے۔^(۲)

عیادت کے لیے جائے تو کیا پڑھے؟

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مریض کے پاس عیادت کرنے آئے تو یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عِدْوًا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلَى
صَلَاةٍ^(۳)

”اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دیں، آپ کے دشمن سے جہاد کرے یا آپ کے

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۳۱۰

(۲) ترمذی، الفتوحات الربانیة: ۶۹/۴

(۳) ابوداؤد: ۴۴۳، حاکم: ۳۴۴/۱

واسطے جنازہ کی طرف چلے۔“

مرض کی تخفیف کے لیے کیا دعا پڑھے؟

آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عیادت فرمائی تو فرمایا: کوئی مریض ایسا نہیں جس کی موت مقدر نہ ہو اور اس پر یہ دعا پڑھی جائے تو مرض میں تخفیف ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا کرے، اگر اس کی موت نہیں تو مرض میں تخفیف ضرور ہوگی:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ
يَشْفِيكَ^(۱)

”سوال کرتا ہوں بزرگ اللہ سے جو بلند و بالا عرش کے مالک ہیں کہ تم کو شفاء دے۔“

فائدہ: متعدد صحابہ سے متعدد کتب احادیث میں یہ روایت مذکور ہے کہ اس دعا کو سات (۷) مرتبہ پڑھنے سے اگر موت نہ مقدر ہوئی تو صحت ہوگی یا مرض میں تخفیف ہوگی۔

بیماری کی حالت میں کیا پڑھتا رہے کہ جہنم سے چھٹکار پائے

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما یہ دونوں حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتا ہے تو اس کا رب اس کی تصدیق کرتا ہے اور کہتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بڑا ہوں اور جب ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ کہتا ہے تو اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں میں تنہا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں اور جب کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے لیے سلطنت ہے، میرے لیے تعریف ہے اور جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے سوا کسی کو طاقت و قوت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اسے مرض کی حالت میں پڑھے اور پھر مر جائے اسے جہنم نہیں چاہے گی۔^(۱)

عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے کے پاس آئے جو مریض تھے تو ان سے کہا: یہ دعا پڑھو کیوں کہ یہ دعائی پاک ﷺ کی تعلیم فرمودہ ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ
عَنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ عَنِّي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ^(۲)

”کوئی معبود نہیں سوائے اس اللہ کے جو بردبار ہیں، کریم ہیں، پاک ہیں، جو عرش عظیم کے رب ہیں، اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرمائیے، درگزر فرمائیے، مجھے معاف فرمائیے، آپ مغفرت کرنے والے رحیم ہیں۔“

مریض اپنے اوپر کیا دم کرے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ جب اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ اپنے اوپر ان سورتوں کو ”قل ہو

(۱) اذکار: ۱۱۵، ترمذی بسند حسن

(۲) ابن سنی: ۱۸۴، رقم الحدیث: ۵۵۷

اللہ احد، قل اعوذ بر الفلق اور قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تکلیف بڑھ گئی تو میں پڑھ کر دم کر دیتی تھی اور برکت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پھیر دیتی۔ روایت میں ہے کہ زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کس طرح دم فرماتے؟ تو انہوں نے کہا کہ پڑھ کر ہاتھ پر دم کرتے پھر چہرہ (وغیرہ جہاں تک ہاتھ جاتا) پھیر لیتے۔^(۱)

مریض کو تسلی دیتے ہوئے کیا کہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ آپ جب کسی کی عیادت کرتے تو فرماتے:

لَا بَأْسَ ظُهُورُكَ إِنِّ شَاءَ اللَّهُ^(۲)

”کوئی حرج نہیں، طہارت ہے، انشاء اللہ۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”كَفَّارَةٌ وَظُهُورٌ“ فرماتے۔^(۳)

مریض کا نام لے کر دعائے صحت

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو دعا کی:

اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا

”اے اللہ! سعد کو صحت دے“

(۱) اذکار نووی: ۱۱۳، بخاری: ۸۵۶/۲

(۲) بخاری: ۸۴۵/۲، نزول الابراہ: ۲۷۵

(۳) نزول الابراہ: ۲۷۸

۳ مرتبہ فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ میرے لیے دعا کیجیے۔^(۱)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عیادت کرنے والا خواہ خود یا مریض کی درخواست پر مریض کا نام لے کر دعا کرے۔

عیادت کرتے وقت کیا دعا دے؟

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے میری عیادت فرمائی جب کہ میں بیمار تھا تو آپ نے فرمایا: اے سلمان!

شَفَى اللَّهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَ
جَسَدِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ.^(۲)

”اللہ تمہاری بیماری کو شفا دے، تمہارے گناہ معاف کرے، مدتِ حیات تک تمہارے دین اور جسم میں عافیت عطا فرمائے۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا، حضور پاک ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے کہا: اے اللہ! اگر موت کا وقت آگیا ہے تو سکون دیجیے، اگر دیر ہے تو اسے اٹھا لیجیے، اگر مصیبت (مقدر) ہے تو صبر دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کہہ رہے ہو! پھر کہو، آپ ﷺ نے پیر سے مارا اور یہ دعا دی:

اللَّهُمَّ عَافِهِ، يَا اللَّهُمَّ اشْفِهِ.^(۳)

”اے اللہ! ان کو عافیت دے یا (یہ کہا) ان کو شفاء دے۔“

(۱) الفتوحات: ۶۱/۴

(۲) الفتوحات: ۷۲/۴، ابو یعلیٰ

(۳) ترمذی، الفتوحات: ۶۴، بسن حسن

مریض کی صحت کے لیے کیا دعا کرے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرے اور اس کے پاس سات (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اگر موت مقدر نہ ہوگی تو اس مرض سے عافیت ہوگی:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ
يَشْفِيكَ^(۱)

”عرش عظیم کے بلند و بالا خدا میں آپ سے اس کی صحت کا سوال کرتا ہوں۔“
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ مریض کے پاس جائے تو اس کے سر ہانے بیٹھ کر یہ دعا پڑھے، اگر موت مقدر نہیں تو صحت ہوگی۔^(۲)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ کسی بیمار پر سورہ النعام پڑھی جائے تو وہ شفا اور صحت یاب ہوتا ہے۔^(۳)
فائدہ: اس کے سر ہانے بیٹھ کر پڑھنے سے صحت اور مرض میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔



(۱) ابوداؤد: ۴۴۲، اذکار نووی: ۱۱۴، بسند حسن، ترمذی

(۲) الفتوحات: ۶۲/۴

(۳) بیہقی، اتقان: ۲۱۰

انتقال اور جنازہ کے متعلق دعاؤں کا بیان

اپنے احباب اور متعلقین کے موت کی خبر پائے تو کیا پڑھے؟
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: موت گھبرا
دینے والی چیز ہے، جب تمہیں کسی بھائی کی موت کی خبر ملے تو یہ کہو:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ.
اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي الْمَحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهُ
فِي عِلِّيِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْ مِّنَّا
اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. (۱)

”اللہ کے لیے ہی ہم ہیں، انہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اپنے رب کی طرف
لوٹنا ہے، اے اللہ! اسے نیکوں میں لکھ لیجیے اور اس کے نامہ اعمال کو علیین
میں کر دیں، باقی رہنے والے اہل میں اس کا نائب بنادیں، اس کے اجر سے
ہمیں محروم نہ فرمائیے اور اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈالے۔“

جب شوہر یا اولاد کی وفات ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کی وفات ہو گئی تو میں نے آپ
ﷺ سے پوچھا: کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِهٖ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبَىٰ حَسَنَةً. (۲)

(۱) اذکار نووی: ۱۲۳

(۲) ترمذی: ۱۱۷. عمل الیوم نسائی: ۵۷۹، ابوداؤد: ۴۴۴

”اے اللہ! ہماری اور ان کی مغفرت فرمائیے، اس کے بعد اس کا اچھا بدل عطا فرمائیے۔“

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي
وَ اخْلُفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا. ^(۱)

”ہم اللہ کے لیے ہیں، اسی کی طرف لوٹنا ہے، اے اللہ! مجھے مصیبت میں ثواب دیں اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرمائیے۔“

جب کسی ظالم، کافر کے مرنے کی خبر پائیے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ پاک نے دشمن ابو جہل کو قتل فرما دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَرَ عَبْدَهُ وَ أَعَزَّ دِينَهُ. ^(۲)

”تعریف اس کی جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو غالب کیا۔“

کسی مخالف تکلیف دہ شخص کی وفات پر کیا کہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا فلاں پڑوسی ہمیں تکلیف دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تکلیف پر صبر کرو اور اپنی تکلیف سے اسے محفوظ رکھو، ابھی کچھ ہی دیر گزری کہ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: وہ پڑوسی مر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) اذکار: ۱۲۳

(۲) اذکار نووی: ۱۲۴

كَفَى بِالذَّهْرِ وَاعِظًا وَالْمَوْتُ مُفَرِّقًا^(۱)

”زمانہ کے واقعات عبرت کے لیے کافی ہے اور موت جدا کرنے والی ہے۔“

نزع اور جان کنی کے وقت یسین شریف کا حکم

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع ہے کہ جس میت (مرنے والے کے

قریب) سورہ یسین شریف پڑھی جائے تو خدائے پاک اس پر آسانی فرماتے ہیں۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے

مردوں پر یسین شریف پڑھا کرو۔^(۲)

موت کی علامت ظاہر ہونے لگے

یامرض سے پتہ چل جائے تو کیا دعا کرے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ پر جب موت کے آثار آئے تو

پیالہ میں پانی تھا، آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈالتے اور پانی اپنے چہرے پر مل لیتے، پھر

فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ^(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بوقت نزع میری طرف ٹیک

لگائے ہوئے یہ پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰی^(۴)

(۱) ابن سنی: ۱۸۷، رقم الحدیث: ۵۶۵

(۲) ابن ماجہ: ۱۰۴، ابوداؤد: ۴۴۵

(۳) ابن ماجہ: ۱۰۴، اذکار: ۱۲۰، ترمذی: ۱۹۲

(۴) اذکار: ۱۲۰

فائدہ: اگر کسی کو قرآن اور علامتوں سے معلوم ہو جائے کہ آخر وقت ہے تو ان ماثورہ دعاؤں میں لگ جائے، آل اولاد، بیوی بچوں کے جھیلے میں نہ پڑے۔

کسی کے انتقال کے وقت اس کے پاس کیا دعا پڑھے؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ابو سلمہ (کی وفات) پر تشریف لائے ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے بند فرمادیں اور فرمایا: جب جان نکلتی ہے تو نگاہ اس کے تابع ہوتی ہے، چنانچہ گھر کے افراد چیخنے لگے اور فرمایا: اپنے حق میں سوائے بھلائی کے کچھ مت کہو، جو تم کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَّابِيْ سَلَمَةَ وَاَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيْنَ
وَاحْلِفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْعَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ
الْعَالَمِيْنَ وَاَفْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ^(۱)

”اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرمائیے، مقام ہدایت میں اس کے درجہ کو بلند فرمائیے، بعد والوں میں اس کا نائب بن جائیے، اے پروردگار عالم! ہماری اور اس کی مغفرت فرمائیے، اس کی قبر کشادہ فرمائیے اور اس کو روشن فرمائیے۔“

فائدہ: ”ابو سلمہ“ کی جگہ انتقال ہونے والے شخص کا نام لے۔

تلقین میت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔^(۲)

فائدہ: مرنے والے کے سامنے قریب ہو کر لا الہ الا اللہ ہلکی آواز سے

(۱) اذکار نووی: ۱۲۲، ابوداؤد: ۴۴۵

(۲) ابوداؤد: ۴۴۴، ترمذی: ۱۱۷/۱، ابن ماجہ: ۱۰۴

پڑھے۔ بسا اوقات غفلت کی وجہ سے ذہول ہو جاتا ہے، اس لیے پڑھ کر یاد دلادے اسے پڑھنے کو نہ کہے، جب معلوم ہو جائے کہ پڑھ لیا، پھر دوبارہ نہ کہے۔

حضرت جعفر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں تلقین کے یہ کلمات ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بردبار کریم ہیں، پاک ہیں اللہ جو بلند بالا عرش کے رب ہیں، تمام تعریف اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کے رب ہیں۔“

جب میت کی آنکھیں بند کرے تو کیا پڑھے؟

مکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو جلیل القدر تابعی ہیں، کہتے ہیں کہ جب میت کی آنکھ بند کرو تو یہ پڑھو:

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

”اللہ کے نام پر اور رسول خدا کے مذہب پر۔“

اور جنازہ اٹھاؤ تو کہو: ”بِسْمِ اللَّهِ“ ^(۲)

جب میت کو قبر میں رکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو یہ پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَىٰ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ^(۳)

”اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی سنت پر۔“

(۱) ابن ماجہ: ۱۰۴

(۲) اذکار: ۱۲۲

(۳) اذکار: ۱۳۶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بعض روایت میں:

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ۖ ۞ (۱)

مٹی ڈالتے وقت کیا پڑھے؟

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُم کلثوم کو قبر میں رکھا تو فرمایا:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً أُخْرٰی. (۲)

”اسی مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔“

پھر فرمایا: ”بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ“

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مٹی ڈالتے وقت پہلی مرتبہ ”مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ“ اور دوسری مرتبہ ”وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ“ اور تیسری مرتبہ ”وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی“ پڑھے۔ (۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مٹی ڈالتے تو پہلی مرتبہ ”بِسْمِ اللَّهِ“ دوسری مرتبہ ”اللہ اکبر“ اور تیسری مرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پڑھتے۔ (۴)

جنازہ میں کیا دعا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنازہ پر یہ دعا پڑھتے:

(۱) الفتوحات: ۱۱۱، ابن ماجہ: ۱۱۱، ترمذی: ۲۰۲

(۲) بیہقی، الفتوحات: ۴/۱۹۰

(۳) اذکار: ۱۳۷

(۴) الفتوحات: ۱۹۰

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ
صَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ
اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ
مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ (۱)

”اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، بڑوں چھوٹوں، مردوں اور عورتوں،
غائب حاضر کی مغفرت فرمائیے، اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھیں اسلام
پر رکھیں اور موت دیں تو ایمان پر دیں۔“

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک جنازہ پر
یہ دعا پڑھی، جسے میں نے یاد کر لیا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ
نُزْلَهُ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَ اَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ
وَ نَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ
الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَ اَهْلًا خَيْرًا
مِنْ اَهْلِهِ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ
اَعِزَّهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنَ عَذَابِ النَّارِ (۲)

”اے اللہ! اس کی مغفرت فرمائیے، اس پر رحم فرمائیے، عافیت فرمائیے، اسے
معاف فرمائیے، اس کے آنے کا اکرام فرمائیے، اس کے مقام کو کشادہ فرمائیے،

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۳۵۲/۳، ترمذی: ۱۸۹، بسند حسن

(۲) مسلم: ۳۱۱/۱

پانی سے، برف سے اولے سے، اس کے گناہ کو دھو دیں، اسے گناہوں سے ایسا صاف فرما دیں جیسا کہ سفید کپڑا میل سے، اس گھر کے بدلہ بہتر گھر دیں، اس اہل سے بہتر اہل، اس بیوی سے بہتر بیوی عطا فرمائیے، اسے جنت میں داخل فرمائیے، عذابِ قبر اور عذابِ نار سے اس کی حفاظت فرمائیے۔“

فناکدہ: جنازہ میں یہ دونوں دعائیں پڑھ لے تو بہتر ہے، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ”رد المحتار“ میں ان دونوں دعاؤں کا پڑھنا ذکر کیا ہے۔

جنازہ گزرتا دیکھتے تو کیا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنازہ دیکھے اور یہ کہے تو اس کے لیے بیس (۲۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا

”اللہ بڑا ہے، خدا اور اس کے رسول نے سچ کہا، اے اللہ! ایمان اور تسلیم میں زیادتی عطا فرمائیے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جنازہ دیکھتے تو یہ پڑھتے:

هَذَا مَا وَعَدَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا^(۱)

”یہ وہ ہے جس کا خدا اور رسول نے وعدہ کیا، اے اللہ! ایمان و تسلیم میں زیادتی فرمائیے۔“

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب جنازہ گزرے تو یہ پڑھنا مستحب

ہے:

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ^(۱)

جنازہ کے ساتھ چلتے وقت کیا کہے؟

علامہ نووی رحمہ اللہ نے ”اذکار“ میں لکھا ہے کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے کے لیے مستحب ہے کہ ذکرِ خدا اور فکرِ آخرت میں مشغول رہے، گفتگو وغیرہ میں مشغول نہ رہے، ذکر یا تلاوت زور سے نہ کرے کہ یہ منع ہے۔

قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کے اصحاب کرام جنازہ کے ساتھ جہر اُذکر کو مکروہ سمجھتے تھے۔^(۲)

دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ یزید بن کلف کی قبر پر (دفن کے بعد) یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَنَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ وَ
اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مَدْخَلَهُ وَ
اغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ^(۳)

”اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے اور آپ کے بندے کا بیٹا ہے، آج آپ کے پاس آیا ہے، آپ ان میں بہتر ہیں۔ جس کے پاس آیا جائے، اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ فرمائیے اور اس کی مغفرت فرمائیے۔ سو ہم نہیں جانتے سوائے بھلائی کے، آپ اس سے زیادہ واقف ہیں۔“

(۱) نزل الابرار: ۲۸۹، اذکار: ۱۶۳

(۲) رواہ ابن منذر و البیہقی، الفتوحات الربانیة، ابن علان: ۱۸۴/۴

(۳) ابن ابی شیبہ: ۴۳۶/۱۰

دفن کے بعد میت کے سرہانے اور پانچویں کیا پڑھے؟

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن فرمادیا تو وہیں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور لوگوں سے فرمایا اپنے بھائی کے لیے خدائے پاک سے مغفرت طلب کرو اور ثابت قدمی کی دعا کرو۔^(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو تاخیر مت کرو، اسے جلد قبرستان لے جاؤ (اور دفن سے جب فارغ ہو جاؤ تو) اس کے سرہانے سورہ بقرہ (شروع سورۃ سے المفلحون تک) اور اس کے پیر کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیت (آمن الرسول بما انزل سے ختم سورۃ تک) پڑھو۔^(۲)

فائدہ: چونکہ مدفون (مردہ) سے منکر نکیر سوال کرتے ہیں، اس لیے کچھ حضرات جو رشتہ دار ہوں یا اس کے احباب متعلقین ہوں دفن کے بعد کچھ دیر رک جائیں اور اس کی مغفرت اور جواب میں ثابت قدمی کی دعا کریں اور ایک سر کی جانب سورہ بقرہ کی شروع آیت ”الم“ سے ”المفلحون“ تک اور پھر پیر کی جانب ”آمن الرسول“ سے ختم سورت تک پڑھے، اس سے منکر نکیر کے جواب میں سہولت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے قبر میں راحت اور سہولت حاصل ہوتی ہے، جس کے وہ شدید محتاج ہوتے ہیں۔

جب قبرستان جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنشَاءُ اللّٰهُ

(۱) ابوداؤد، الفتوحات: ۱۹۰/۴

(۲) بیہقی فی الشعب، مشکوٰۃ: ۱۴۹، حصن: ۳۹۴

بِكُمْ لَا حِقْوَنَ^(۱)

”تم پر سلامتی ہو قوم مؤمن کے گھر، ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب قبرستان سے گزرتے تو یہ دعا پڑھتے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالصَّالِحِينَ وَ
الصَّالِحَاتِ وَإِنَّا إِنشَاءُ اللَّهِ بِكُمْ لَا حِقْوَنَ^(۲)

”سلامتی ہو تم پر اس گھر کے رہنے والے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور صالح مردوں اور صالح عورتوں انشاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے یہ دعا منقول

ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ
أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ^(۳)

”سلامتی ہو تم پر اے قبر والوں! اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے ہو، ہم تمہارے بعد ہیں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ نہیں پایا تو

(۱) ابوداؤد: ۴۶۱

(۲) ابن سنی: ۱۹۷، رقم الحدیث: ۵۹۵

(۳) مشکوٰۃ: ۱۵۴

تلاش کیا، (میں نے دیکھا) آپ ﷺ بقیع قبرستان میں تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ نے (وہاں) یہ دعا پڑھی:

الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ
إِنَّا بِكُمْ لَا حَقُّونَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَ لَا
تُضِلَّنَا بَعْدَهُمْ. ^(۱)

”سلامتی ہو تم پر جو مؤمن قوم کے گھر والے ہیں تم پہلے ہو ہم سے جانے
میں، ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں، اے اللہ! ہمیں ان کے ثواب سے محروم
نہ فرمائیے اور ان کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرمائیے۔“

تعزیت کے لیے جائے تو کیا کہے؟

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے تعزیت کے لیے
بھیجا تو فرمایا: یہ کہو:

إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰی وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ
بِأَجَلٍ مُّسَمًّى. ^(۲)

”اللہ ہی کا ہے جو انہوں نے لیا، انہی کا ہے جو انہوں نے دیا، ہر شے کے لیے
ان کے پاس ایک وقت مقرر ہے۔“

پھر ثواب اور صبر جمیل کی نصیحت کرے۔

محدث بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کلمات بھی ذکر کیے ہیں:

أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَ غَفَرَ لِمَيِّتِكَ.

(۱) ابن سنی: ۱۹۷، رقم الحدیث: ۵۹۶، ابن ماجہ: ۱۱۱

(۲) نزل الابرار: ۲۸۴، اذکار

”اللہ اجر زیادہ کرے، اچھی تعزیت کرے، آپ کی میت کی مغفرت فرمائے۔“

آپ ﷺ کا تعزیتی پیغام

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کے نام یہ تعزیت نامہ ارسال فرمایا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى
مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللَّهُ لَكَ الْأَجْرَ
وَ الْهَمَّكَ الصَّبْرَ، وَ رَزَقْنَا وَ إِيَّاكَ الشُّكْرَ فَإِنَّ
أَنْفُسَنَا وَ أَمْوَالَنَا وَ أَهْلِيْنَا وَ أَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ
اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْهَنِيَّةِ وَ عَوَارِيَةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يَمْتَنِعُ بِهَا
إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودٍ وَ يَقْبِضُهَا لَوْ قَتِ مَعْلُومٍ ثُمَّ
افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أُعْطِيَ وَ الصَّبْرَ إِذَا ابْتُلِيَ وَ
كَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللَّهِ الْهَنِيَّةِ وَ عَوَارِيَةِ
الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَ سُرُورٍ وَ قَبْضَةٍ
مِنْكَ بِأَجْرِ كَبِيرٍ الصَّلَاةُ وَ الرَّحْمَةُ وَ الْهُدَى إِنْ
إِحْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَ لَا يَحْبِطُ جَزْعُكَ أَجْرَكَ فَتَنْدِمَ
وَ اعْلَمْ أَنَّ الْجَزْعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَ لَا يَدْفَعُ حَزَنًا وَ مَا

هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ^(۱)

محقق محدثین کے نزدیک یہ آپ ﷺ کا تعزیت نامہ نہیں ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی وفات آپ ﷺ کی وفات کے ۲ سال بعد ہوئی ہے، کسی صحابی کا یہ خط ہے جس کی نسبت راوی کا وہم ہو گیا اور آپ ﷺ کی طرف نسبت کر دی۔

فان وفاة ابن معاذ بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم بستين
وانما كتب اليه بعض الصحابة.^(۲)



(۱) حاکم، نزل الابرار: ۲۸۵، حصن: ۲۸۶، مرقات: ۸۵/۴

(۲) حاشیہ کنز العمال: ۷۴۵/۵، دیکھیے شمائل کبریٰ: ۴۸۸/۱۰

چاند کے متعلق آپ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

جب رمضان، عید یا دیگر ماہ کا چاند دیکھے تو کیا پڑھے؟
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِهْلِهٖ عَلَيْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ
الْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ (۱)

”اے اللہ! اس چاند کو ہم پر خیر و برکت، ایمان و اسلام، و سلامتی کا باعث بنائیے، میرے اور تمہارے رب اللہ ہیں۔“

حضرت حدیر سلمیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِهْلِهٖ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ
الْاِسْلَامِ وَ السَّكِيْنَةِ وَ الْعَافِيَةِ وَ الرِّزْقِ الْحَسَنِ (۲)

”اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون، عافیت اور بہترین رزق کا ذریعہ بنائیے“ (یعنی اس ماہ میں یہ چیزیں عطا فرمائیے)۔

عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

(۱) الدعاء للطبرانی، بسند حسن: ۱۲۲۳/۲

(۲) فیض القدیر: ۱۳۶/۵، بسند ضعیف

هِلَالٌ خَيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ كَذَا وَ
جَاءَ بِشَهْرِ كَذَا وَ كَذَا اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَ
نُورِهِ وَ بَرَکَّتِهِ وَ هِدَاةِ وَ طُهُورِهِ وَ مُعَافَاتِهِ^(۱)

”اے اللہ! خیر کا چاند ہو، تعریف اس اللہ کی جس نے ایک ماہ گزاردیا اور دوسرا
مہینہ لے آیا، اے اللہ! اس ماہ کی بھلائی کا، نور کا، برکت کا، ہدایت کا، پاکی کا
اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب پہلا چاند دیکھتے تو یہ دعا
کرتے:

رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ اَبْدَاكَ ثُمَّ یُعِیْدُكَ^(۲)
”میرے اور تمہارے رب اللہ ہیں، میں ایمان لایا اس اللہ پر جو تم کو شروع میں
لایا پھر دوبارہ لائے گا۔“

شروع ماہ کا چاند دیکھ کر برکت و عافیت کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالٌ یُّمِّنٍ وَ بَرَکَۃٍ^(۳)

”اے اللہ! اسے خیر و برکت کا چاند بنائیے۔“

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ چاند دیکھتے تو یہ

پڑھتے:

هِلَالٌ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ

(۱) فیض القدیر: ۱۳۷، بسند ضعیف، ابن سنی: ۲۱۵، رقم الحدیث: ۶۵۲

(۲) ابن سنی: ۲۱۴، رقم الحدیث: ۶۴۹

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۲۲۳/۳، بسند ضعیف، ابن سنی: ۲۱۳، رقم الحدیث: ۶۴۵

”بھلائی اور اچھائی کا چاند۔“

پھر یہ دعا پڑھتے تین (۳) مرتبہ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ^(۱)

”اے اللہ! میں اس ماہ کی بھلائی کا اور تقدیر کی اچھائی کا اور اس کی برائی سے پناہ
کا سوال کرتا ہوں۔“

رجب اور شعبان کا چاند دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب رجب کا مہینہ آتا تو یہ دعا
پڑھتے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشُعْبَانَ وَبَلِّغْنَا
رَمَضَانَ^(۲)

”اے اللہ! ہمیں رجب و شعبان میں برکت عطا فرمائیے اور رمضان تک
پہنچائیے۔“

جب چاند پر نظر پڑے یا دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ نے جب چاند دیکھا تو مجھ
سے فرمایا: اے عائشہ! اس کی برائی سے پناہ مانگو (ان الفاظ سے):

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ إِذَا وَقَبَ^(۳)

(۱) مجمع الزوائد، بسند حسن: ۱۳۹، الدعاء للطبرانی: ۲/۹۰۸

(۲) اذکار: ۱۶۱، بسند ضعیف

(۳) ترمذی: ۲/۱۷۴، حصن: ۳۴۴، اذکار: ۱۹۱

”اللہ سے پناہ مانگتا ہوں، اندھیری رات کی برائی سے جب کہ وہ آجائے۔“

سال یا مہینہ شروع ہو تو یہ دعا پڑھے

اصحاب رسول اللہ ﷺ سال یا مہینہ کے آغاز میں یہ دعا ایک دوسرے کو بتاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَ
الْاِسْلَامِ وَ رِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَ جَوَارٍ مِّنَ
الشَّيْطَانِ (۱)

جب سورج یا چاند گرہن ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورج یا چاند گرہن ہو تو دعا کرے، تکبیر کہے اور صدقہ کرے۔ (۲)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سورج یا چاند گرہن ہو تو اللہ کو یاد کرو اور تکبیر پڑھو۔ (۳)

فائدہ: سورج گرہن میں جماعت کے ساتھ اور چاند گرہن میں بغیر جماعت کے نماز پڑھنا مستحب ہے، اس کے علاوہ دعا، ذکر الہی اور تکبیر کے ساتھ صدقہ خیرات کرے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم پر یہ امور (یعنی چاند گرہن وغیرہ) ہوں تو ذکر الہی اور دعا اور استغفار کی جانب متوجہ ہو جاؤ۔ (۴)

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۹

(۲) بخاری: ۱۴۲، مسلم، أبوداؤد: ۱۶۸

(۳) الدعاء للطبرانی: ۲۲۴۶

(۴) بخاری: ۱/۱۴۵، اذکار نووی: ۱۴۸

انتباہ: ذکر الہی، تکبیر، استغفار اور صدقہ و نماز کے علاوہ اس بارے میں صحیح روایت سے کوئی خاص دعا منقول نہیں۔

جب تارہ ٹوٹا دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تارہ ٹوٹنے وقت اسے نہ دیکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ^(۱)

بارش کے موقع کی دعائیں

جب بارش نہ برے تو کیا دعا پڑھے؟

حضرت ابو لبابہ عبد المنذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء (طلب بارش) کی دعا کی اور یہ پڑھا:

اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا ^(۲)

”اے اللہ! ہمیں سیراب فرمائیے، اے اللہ! ہمیں سیراب فرمائیے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اللَّهُمَّ اسْقِنَا“ کہا۔ ^(۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھایا اور یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا ^(۴)

(۱) اذکار: ۱۵۳، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۸، بسند ضعیف

(۲) ابوداؤد: ۱۶۶، الدعاء للطبرانی: ۱۷۸۰، بسند حسن

(۳) نسائی: ۲۲۵، الدعاء للطبرانی: ۱۷۸۲

(۴) مسلم: ۲۹۳، نسائی: ۲۲۷، بسند حسن

”اے اللہ! مینہ برسائیے، اے اللہ! مینہ برسائیے، اے اللہ! مینہ برسائیے۔“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ پریشان حال آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے (طلبِ باران) کے لیے یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا مُّرِيئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ
ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اَجَلٍ^(۱)

”اے اللہ! ہم پر ایسا مینہ برسائیے جو فریاد رسی کرنے والا ہو اور ارزانی پیدا کرنے والا، نفع دینے والا ہو، نہ کہ نقصان پہنچانے والا ہو، جلدی برسنے والا ہو، نہ کہ دیر سے برسنے والا ہو۔“

ایک موقع پر آپ ﷺ نے یہ دعا کی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ عید گاہ تشریف لے گئے، اولاً منبر پر تکبیر اور حمد باری کی، پھر یہ دعا کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَا لِكَ يَوْمِ
الدِّيْنِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اِلَه
لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا
الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلَى
حِيْنٍ^(۲)

”تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جو مہربان نہایت ہی رحم کرنے والے ہیں، یومِ جزا کے مالک ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔“

(۱) اذکار: ۱۵۰، ابوداؤد: ۱۶۵، بسند حسن

(۲) ابوداؤد: ۱۶۵، اذکار: ۱۵۰، بسند حسن

اے اللہ! آپ معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ غنی ہیں اور ہم فقیر ہیں، ہمارے اوپر بارش نازل کیجیے اور جو آپ نازل کریں اسے باعث قوت بنائیں اور وقت مقرر تک ان سے نفع پہنچائیں۔“

طلبِ باران کی ایک اور دعا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے لیے یہ دعا کی تھی:

اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَآخِي
بَلَدِكَ الْمَيِّتِ^(۱)

”اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب فرمائیے اور رحمت کو ہر طرف پھیلائیے اور خشک شہر کو سیراب فرمائیے۔“
حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے موقع پر یہ دعا فرمائی تھی:

اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيَّ أَرْضًا زَيْتَنَهَا وَسَكَنَهَا^(۲)

”اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی رونق و بہار اور اس کا چین و سکون نازل فرمائیے۔“

استسقاء کی ایک جامع دعا

اللَّهُمَّ صَاحِتْ جِبَالَنَا وَاعْبَرَتْ أَرْضَنَا وَهَامَتْ
دَوَابُّنَا مُعْطَى الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِينَهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ

(۱) اذکار: ۱۵۰، حصن: ۳۳۴، ابوداؤد، بسند صحیح

(۲) بزار، مجمع الزوائد: ۲/۲۱۵، حصن: ۳۳۴، ابوعوانہ، بسند صحیح

مِنْ مَعَادِنِهَا وَ مُجْرَى الْبَرَكَاتِ عَلَى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ
 الْمُبْغِيثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفِرُ الْغَفَّارُ فَتَسْتَغْفِرُكَ
 لِلْحَمَامَاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا وَ نَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِ
 خَطَايَانَا اللَّهُمَّ فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَ
 أَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَ اكْفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ
 يَنْفَعُنَا وَ يَعُودُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلَّلًا
 غَدًا خَصْبًا رَائِعًا مُرَرَّ عِ النَّبَاتِ (۱)

”اے اللہ! ہمارے پہاڑ بے آب و گیاہ ہو گئے، ہماری زمین گرد آلود ہو گئی،
 جانور پیاسے تڑپنے لگے، اے بھلائیوں کے خزانے سے دینے والے! اور
 رحمت کو اس کی کانوں سے نازل فرمانے والے! اور برکت والوں پر فریاد رس!
 بارش سے برکتیں برسانے والے! آپ ہی وہ ذات ہیں جس سے بخشش مانگی
 جائے، آپ ہی بڑا بخشنے والے ہیں، آپ سے بڑے گناہوں کی معافی کے
 طالب ہیں اور عام خطاؤں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر موسلا دھار
 برسنے والا بادل بھیج دیجیے، بارش کو جلد پہنچا دیجیے، اپنے عرش کے نیچے سے
 بھیجے کہ ہمیں نفع پہنچائے اور تمام زمین پر چھائے، پھیلنے والی ہو، جل تھل ہو،
 ارزانی، خوشحالی، سرسبزی، شادابی، گھاس چارہ اگانے والی ہو۔“

جب بارش ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا^(۱)

”اے اللہ! اسے بابرکت بارش بنا دیجیے۔“

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت میں یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَيِّبَ رَحْمَةٍ وَّ لَا تَجْعَلْهُ سَيِّبَ عَذَابٍ^(۲)

”اے اللہ! اسے بارشِ رحمت بنا دیجیے اور اسے بارشِ عذاب نہ بنائیے۔“

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

مُطِرٌ نَّافِضٌ لِّلْهُوِّ وَ رَحْمَتِهِ^(۳)

”خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم بارش سے نوازے گئے۔“

اگر بادل کھل جائے اور نہ برے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بادل کھل جائے اور نہ برے تو اللہ کا شکر

ادا کرے۔^(۴)

یعنی ”اَللّٰهُمَّ اشْكُرْ“ وغیرہ پڑھے۔

آندھی، تیز ہوا اور بجلی وغیرہ کی دعائیں

جب آندھی آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آندھی آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا

(۱) ابوداؤد: ۲/۶۹۵

(۲) عمل الیوم للنسائی: ۵۱۳

(۳) اذکار نووی: ۱۵۰، بسند صحیح

(۴) حصن: ۳۳۸، ابن ماجہ

پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ^(۱)

”اے اللہ! جو ہوا بھیجی ہے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے
پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آندہی آتی تو آپ ﷺ اس کی
جانب رخ فرماتے، دوزانو بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَ خَيْرِ مَا
أُرْسِلْتُ بِهِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا أُرْسِلْتُ
بِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَ لَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللَّهُمَّ
اجْعَلْنَا رِيًا حَاوًا وَ لَا تَجْعَلْهَا رِيًّا^(۲)

”اے اللہ! میں اس ہوا کی خیر کا اور جو اس کے ساتھ بھیجا ہے اس کی خیر کا
سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی
برائی سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! اے باعثِ رحمت بنائیے، باعثِ عذاب نہ
بنائیے، اے اللہ! اسے ہوا ہی بنائیے عذاب نہ بنائیے۔“

آندہی کے وقت تکبیر کہنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلے تو تکبیر کہو۔^(۳)

(۱) الادب المفرد: ۲۱۵

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۲۵۸/۳، نزل الابرار: ۲۹۸، مجمع الزوائد: ۱۳۵/۱۰، برجال

صحیح

(۳) اذکار نووی: ۱۵۳، نزل الابرار: ۲۹۹

جب تیز ہوا چلے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب تیز ہوا دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ مَا فِيْهَا وَ خَيْرِ
مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ
شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ^(۱)

”اے اللہ! اس کی اور جو اس میں ہے اس کی اور جس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جو اس میں ہے اور جس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہوا تیز ہوتی تو آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَقْحًا وَلَا عَقِيْمًا^(۲)

”اے اللہ! اسے بارش والا بنا، اسے بانجھ (رحمت نہ ہو) نہ بنا۔“

جب شمالی ہوا چلے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب شمالی ہوا چلتی تو آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ فِيْهَا^(۳)

(۱) مسلم، ترمذی: ۱۸۳

(۲) ابن سنی: ۱۰۹، رقم: ۳۰۰، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۵، برجال صحیح

(۳) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۵، ابن سنی: ۱۰۹، رقم: ۳۰۱، بسند ضعیف

”اے اللہ! جو اس (ہوا) میں شر بھیجا گیا ہے میں اس سے پناہ مانگتا ہوں۔“
 فائدہ: جب آندھی آئے یا ہوا تیز چلنے لگے تو خوف زدہ ہو جائے اور اس کی برائی
 سے پناہ مانگے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہوا خدا کی جانب سے رحمت
 بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، جب اسے دیکھو تو برا مت کہو، اللہ سے خیر کا سوال اور
 اس کی برائی سے پناہ مانگو۔

افسوس! آج امت سے ایسے موقع پر دعاؤں کا اہتمام ختم ہو گیا، اسے زندہ
 اور رائج کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی معاشرہ زندہ ہو۔

جب رات میں خوب ٹھنڈ یا تیز گرم ہوا چلے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بندہ سخت گرمی یا سخت سردی کے
 موقع پر مندرجہ ذیل دعا پڑھتا ہے تو خدا نے پاک فرماتے ہیں: بندے نے پناہ مانگی میں
 نے پناہ دی۔

گرمی میں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَشَدَّ حَرِّ هَذَا الْيَوْمِ اللَّهُمَّ اجْرِنِي
 مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، آج کس قدر گرمی ہے، اے اللہ! جہنم کی گرمی
 سے مجھے پناہ دیجیے۔“

سردی میں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَشَدَّ بَرْدُ هَذَا الْيَوْمِ اللَّهُمَّ اجْرِنِي
 مِنْ زَمْهِرٍ جَهَنَّمَ^(۱)

(۱) ابن سنی: ۱۱۱، رقم: ۳۰۷، بیہقی فی الاسماء

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، آج کس قدر ٹھنڈک ہے، اے اللہ! جہنم کی تیز ٹھنڈک سے مجھے پناہ دیجیے۔“

جب بادل گرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بجلی کی کڑک اور گرج سنتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ
عَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ. ^(۱)

”اے اللہ! اپنے غضب سے ہمیں نہ ماریے، اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرمائیے، اس سے قبل ہمیں عافیت عطا فرمائیے۔“

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ بجلی کی کڑک سنتے تو یہ پڑھتے:

سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ
مِنْ خِيَفَتِهِ. ^(۲)

حضرت طاووس رضی اللہ عنہ بجلی کڑکنے کے وقت یہ کہتے:

سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ سَبَّحْتُ لَهُ. ^(۳)

بجلی سے حفاظت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بجلی کی

(۱) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۲۵۹، ترمذی: ۲/۱۸۳، حاکم

(۲) نزل الابرار: ۳۰۰، موطا: ۳۸۸

(۳) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۲۶۰

کڑک سنو تو خدا کا ذکر کرو، بجلی ذکر کرنے والے کو نہیں لگتی۔^(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، بجلی خوب کڑک اور گرج رہی تھی اور ٹھنڈک تھی تو انہوں نے کہا: جو بجلی کے کڑکنے پر یہ تین (۳) مرتبہ پڑھے گا وہ بجلی سے محفوظ رہے گا:

سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ

خِيفَتِهِ^(۲)

”پاک ہے جس کی تسبیح، حمد کے ساتھ رعد کرتے ہیں اور دوسرے فرشتے بھی اس کے خوف سے۔“

فائدہ: جنگل بیابان اور کھیت میں بجلی کی چمک لگنے سے آدمی جل جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے، یہ دعا اس سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔



(۱) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۲۶۰

(۲) نزول الابرار: ۳۰۰

سفر کی دعاؤں کا بیان

جب ارادہ سفر کرے تو کیا دعا پڑھے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ

دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ بِكَ أَصُولٌ وَبِكَ أَجُولُ وَبِكَ أَسِيرٌ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ ہی کی مدد سے حملہ کرتا ہوں، آپ ہی کی اعانت سے

گھومتا ہوں، آپ ہی کی مدد سے سیر کرتا ہوں۔“

بعض روایت میں ”احول بالحاء“ ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو

شخص اپنے گھر سے بارادہ سفر نکلے تو نکلنے وقت یہ دعا پڑھے:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ^(۲)

”میں ایمان لایا اللہ پر، میں نے مضبوطی سے پکڑا اللہ کو، بھروسہ کیا میں نے اللہ

پر، نہ کسی کو طاقت نہ قوت سوائے اللہ کے۔“

عبد اللہ بن مرزجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سفر فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ

(۱) مسند بزار بر رجال ثقات، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۰

(۲) ابن سنی فیہ راوی مجهول: ۱۶۵، رقم: ۴۹۲

اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ
بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَ سُوءِ الْمُنْظَرِ فِي
الْأَهْلِ وَالْمَالِ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی رفیق ہیں سفر میں اور نائب ہیں گھر والوں میں۔ اے اللہ! ہمارے سفر میں آپ ہمارے رفیق بن جائیں اور ہمارے اہل و عیال میں ہمارے نائب ہو جائیں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی سفر کی پریشانیوں سے اور بری حالت کے آنے سے اور گناہوں کی طرف لوٹنے سے اور مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال پر برا منظر دیکھنے سے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو جس وقت مجلس سے اٹھتے (سفر کے لیے) تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ بِكَ إِنْتَشَرْتُ وَ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ بِكَ
إِعْتَصَمْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي وَ رَجَائِي اللَّهُمَّ اكْفِنِي
مَا أَهْمَنِي وَ مَا لَا أَهْتَمُّ بِهِ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَ
زَوِّدْنِي التَّقْوَى وَ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَ وَجِّهْنِي لِلْخَيْرِ
حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ کی مدد سے سفر کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ ہی کی حفاظت میں آتا ہوں، آپ ہی میرے معتمد ہیں اور میری

(۱) مسلم: ۴۳۴، ابن ماجہ، ابن سنی: ۱۶۵، رقم: ۴۹۳، بسند حسن

(۲) بیہقی فی السنن، ابن سنی: ۱۶۶، رقم: ۴۹۶، مجمع الزوائد: ۱۳۰، فیہ راو ضعیف

امید ہیں، اے اللہ! آپ کافی ہو جائیں ان معاملوں میں جو اہم ہیں اور جو اہم نہیں ہیں اور اس میں جو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور تقویٰ کا توشہ مرحمت فرمائیے۔ میرے گناہوں کو معاف فرمادیجیے اور جہاں بھی رخ کروں، خیر کی جانب رخ کر دیجیے۔“

پھر آپ ﷺ سفر کے لیے نکل جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ

دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْحَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ
اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا بِنُصْحٍ وَأَقْلَبْنَا بِدِمَّةٍ اللَّهُمَّ زَوَّلْنَا
الْأَرْضَ وَهَوَّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی مصاحب ہیں سفر میں، نائب ہیں اہل میں، اے اللہ! بھلائی کے ساتھ ہمارے مصاحب بن جائیے، اپنی حفاظت میں ہمیں واپس فرمائیے، اے اللہ! سمیٹ دیجیے زمین کو، آسان فرمادیجیے سفر کو، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکان سے اور بری حالت کے آنے سے۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا

فرماتے:

اللَّهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا
بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ أَنْتَ

الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَ أَطْوِلْنَا الْأَرْضَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَ عُثَاءِ السَّفَرِ وَ كَابَةِ الْمُنْقَلَبِ^(۱)

”اے اللہ! ایسی خیر جو بھلائی کو پہنچے، آپ کی جانب سے مغفرت اور رضامندی ہو، آپ کے ہی قبضہ میں بھلائی ہے، آپ ہر چیز پر قادر ہیں، اے اللہ! آپ ہمارے رفیق سفر ہیں، گھر والوں میں نائب ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اوپر سفر آسان فرمائیے اور زمین ہمارے لیے لپیٹ دیں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکان سے اور بری حالت کے آنے سے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے نکلتے تو یہ

دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا الْبِرَّ وَ التَّقْوَى وَ أَشْغَلْنَا بِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَى اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى سَفَرِنَا وَ أَطْوِلْنَا بَعْدَهُ^(۲)

”اے اللہ! آپ خلیفہ ہیں (میرے) اہل و عیال میں اور مصاحب ہیں سفر میں، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے اپنے اس سفر میں بھلائی، تقویٰ اور ایسی مشغولی کا جسے آپ پسند کرتے ہوں اور جس سے آپ خوش ہوں، اے اللہ! سفر میں ہماری مدد فرمائیے اور اس کی دوری لپیٹ دیں۔“

(۱) ابن سنی: ۱۶۶، رقم: ۴۹۴، ابویعلیٰ، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۰، بسند صحیح

(۲) مسلم: ۱/۴۳۴، ابن سنی: ۱۶۶، رقم: ۴۹۵، بسند صحیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْحَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَ الْكَآبَةِ
فِي الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ اَقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ وَ هَوْنًا
عَلَيْنَا السَّفَرَ. ^(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب سفر فرماتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ زَوِّلْنَا الْاَرْضَ وَ قَرِّبْ لَنَا
السَّفَرَ. ^(۲)

”اے اللہ! مشقتِ سفر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور بری واپسی سے، اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دیجیے اور سفر قریب کر دیجیے۔“

سفر سے قبل نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب گھر سے نکلو تو دو رکعت نماز پڑھ لو، سفر کی تمام ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رہو گے۔ ^(۳)

حضرت مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص سے بہتر

(۱) ابن ابی شیبہ: ۳۵۹/۱۰، الدعاء للطبرانی: ۱۱۷۵، سیرۃ الشامی: ۶۷۸، سندہ حسن

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۱۷۹

(۳) مجمع الزوائد: ۲/۲۸۷

کوئی نہیں کہ سفر میں جاتے ہوئے اہل و عیال میں دو رکعت نماز پڑھ لے۔^(۱)
 علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ
 فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ احدیا سورہ فلق اور سورہ ناس
 پڑھے، سلام پھیر کر آیت الکرسی پڑھے۔

روایت میں ہے کہ گھر سے نکلنے سے پہلے جو آیت الکرسی پڑھے گا اس کے
 واپس آنے تک کوئی ناپسندیدہ بات پیش نہیں آئے گی اور ابو الحسن قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے
 بیان کیا کہ سورہ قریش کا پڑھنا ہر مصیبت سے امان ہے۔
 نماز سفر سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَسْتَعِيْنُ وَ عَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِّيْ
 صَعُوْبَةَ اَمْرِىْ وَ سَهِّلْ عَلَيَّ مَشَقَّةَ سَفَرِىْ، وَ ارْزُقْنِيْ
 مِنَ الْخَيْرِ اَكْثَرُ مِمَّا اَطْلُبُ، وَ اصْرِفْ عَنِّيْ كُلَّ شَرِّ رَّبِّ
 اَشْرَحْ لِيْ صَدْرِىْ، وَ يَسِّرْ لِيْ اَمْرِىْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
 اَسْتَحْفِظُكَ وَ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِيْ وَ دِيْنِيْ وَ اَهْلِيْ وَ
 اَقَارِبِيْ وَ كُلَّ مَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ بِهِ مِنْ اٰخِرَةٍ وَ
 دُنْيَا فَاحْفَظْنَا اَجْمَعِيْنَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ يَّا كَرِيْمُ.

”اے اللہ! آپ سے ہی اعانت اور آپ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ!
 میرے کام کی مشکلات کو آسان فرمائیے اور سفر کی مشقت کو مجھ پر سہل
 فرمائیے اور جو میں مانگوں اس سے زیادہ خیر عطا فرمائیے اور ہر شر سے میری
 حفاظت فرمائیے، میرے سینے کو کھول دیں اے میرے رب! اور میرا کام آسان

فرمائیے، اے اللہ! میں آپ سے حفاظت طلب کرتا ہوں اور اپنی جان، دین، اہل و اقارب اور ان تمام نعمتوں کو جو ہم پر اور ان پر ہیں، خواہ اخروی ہوں یا دنیوی سب آپ کے حوالہ کرتا ہوں، ہم سب کی تمام نامناسب امور سے حفاظت فرمائیے اے کریم!

اس کے بعد جب اٹھ کر چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اِعْتَصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ
مَا هَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ لَهُ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى، وَ
اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ لِخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ. ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ ہی کی طرف توجہ کرتا ہوں اور آپ ہی سے چمکتا ہوں، اے اللہ! اہم اور غیر اہم معاملوں میں آپ ہی کافی ہو جائیے۔ اے اللہ! تقویٰ سے نوازیے، میرے گناہ معاف کیجیے، جدھر میں جاؤں خیر کو متوجہ کر دیجیے۔“

جب کوئی سفر کے لیے جائے تو اسے کیا دعا دے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، مجھے کچھ نصیحت فرمادیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

فِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي كُنْفِهِ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ
ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ حَيْثُ مَا كُنْتُ وَ اَيْنَ مَا
كُنْتُ. ^(۲)

(۱) اذکار نووی: ۱۸۶

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۱۸۰/۲، ترمذی: ۳۴۴، بسند حسن لغیرہ

”خدا کی حفاظت اور اسی کی پناہ میں، اللہ تجھے تقویٰ کا توشہ دے تیرے گناہ معاف فرمائے، جہاں بھی ہو تجھے خیر کے راستے پر گامزن رکھے۔“
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہاتھ پکڑ کر رخصت کرتے وقت یہ دعا دی:

جَعَلَ اللَّهُ التَّقْوَى زَادَكَ وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ وَ وَجَّهَكَ
لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَكُونُ. ^(۱)

”خدا تقویٰ تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ معاف فرمائے، بھلائی کے رخ پر رکھے جہاں تو رہے۔“

رخصت کرنے کے بعد کیا دعا دے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، کچھ نصیحت فرمائیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں اور ہر بلند مقام پر تکبیر کی، جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا دی:

اَللّٰهُمَّ اطْوِلْهُ الْاَرْضَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ. ^(۲)

رخصت کے وقت مسافر سے دعا کی درخواست

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمرہ کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا: مجھے دعاؤں میں نہ بھولنا۔ ^(۳)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۸۰، بسند لیس فیہ مقال

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۶۸۲، ترمذی: ۳۴۵، بسند حسن

(۳) ترمذی: ۳۴۵، بسند حسن، ابوداؤد: ۲۱۰/۱

حاجی کو کیا دعا دے کر رخصت کرے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور حج بیت اللہ کا ارادہ ظاہر کیا، آپ ﷺ اس کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے تھوڑی دیر چلے، پھر سر اٹھا کر فرمایا:

رَوِّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَىٰ وَ وَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَ كَفَّكَ
الْهَمَّ

”خدا تجھے توشہ تقویٰ سے نوازے، خیر کی جانب تجھے متوجہ فرمائے اور تیری ضرورتوں میں کافی ہو۔“

پھر یہ شخص فراغت حج کے بعد آپ ﷺ کے پاس آیا، سلام کیا، آپ ﷺ نے سر اٹھاتے ہوئے یہ دعا دی:

قَبِلَ اللَّهُ حَجَّكَ وَ كَفَّرَ ذَنْبَكَ وَ أَخْلَفَ نَفَقَتَكَ^(۱)

”تیرا حج قبول ہو، گناہ معاف ہو، خرچے کا بدل عطا ہو۔“

مسافر رخصت ہوتے وقت گھر والوں کو کیا دعا دے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم کو وہ کلمات سکھلاؤں جو رسول پاک ﷺ نے مجھے سکھلائے ہیں، جب سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلو تو اپنے گھر والوں کو یہ دعا دو:

أَسْتَوِدِعُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا تُخَيِّبُ وَ دَائِعُهُ^(۲)

”میں تمہیں اس خدا کے حوالے کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتے۔“

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۸۶/۲، طبرانی اوسط، مجمع الزوائد: ۲۱۱/۳، بسند ضعیف

(۲) حصن حصین: ۲۸۶، ابن سنی: ۱۷۰، رقم: ۵۰۸، اذکار: ۱۸۶، بسند ضعیف

رخصت کرنے کی دعا جو خیر کثیر کا باعث ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو اللہ کے سپرد کرو گے وہ اس کی حفاظت کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائی کو سپرد خدا کرے، اللہ پاک اس کی دعائیں خیر کرنے والا ہے۔^(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے رخصت فرماتے تھے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. ^(۲)

”میں تمہارا دین، تمہاری امانت (اہل و عیال) اور کاموں کا انجام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے متعلقین اسے رخصت کرتے وقت یہ دعائیں:

اَسْتَوْدِعُكُمْ اللّٰهَ الَّذِي لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهُ. ^(۳)

”حوالہ کرتا ہوں تم کو اس اللہ کے جو سپرد کردہ چیزوں کو ضائع نہیں کرتے۔“

سفر میں جاتے وقت گھر والوں کے لیے خیر وعافیت کی دعا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) اذکار نووی: ۱۸۶، بسند غریب

(۲) ترمذی: ۱۸۲/۲، ابوداؤد، اذکار: ۱۸۷، بسند صحیح

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۸۳، بسند حسن

اے جبر! کیا تم چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں سے صورت اور حالت میں بہتر اور توشہ (دولت) میں بڑھ کر رہو۔ (حضرت جبر علیہ السلام نے) عرض کیا: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو:

① قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ② إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ ③ قُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ④ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ⑤ قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ

ہر صورت کو ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ سے شروع کیا کرو اور ”بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پر ختم کرو۔ (یعنی آخر میں سورہ ناس کے بعد بھی ”بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھ لو)
حضرت جبر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں دولت مند اور مالدار تھا، مگر جب سفر کرتا
تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ تباہ حال اور مفلس ہو جاتا تھا، جب سے میں
نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سورتیں سیکھیں اور ان کو ہمیشہ پڑھنے لگا تو سفر سے
واپسی تک اپنے ساتھیوں سے زیادہ اچھے حال میں اور دولت مند رہتا تھا۔^(۱)

واپسی تک خدا کی نگہبانی

ابن النجار رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر کا ارادہ کرے تو اپنے گھر کے دروازے کے دونوں
بازو پکڑ کے گیارہ بار ”قل هو الله احد“ پڑھے تو انشاء اللہ سفر سے واپسی تک اللہ
پاک اس کا نگہبان ہوتا ہے۔^(۲)

(۱) حصن: ۲۸۷، ابو یعلیٰ

(۲) الدر المنثور: ۶/۶۷۰، اسوۃ الصالحین

جب سواری پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سواری کا جانور آپ کے پاس لایا گیا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے پیر رکاب میں رکھا تو فرمایا: بسم اللہ، جب بیٹھ گئے تو فرمایا: الحمد للہ، پھر یہ دعا پڑھی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

”تمام تعریف اس اللہ کی جس نے ہمارے لیے اس (جانور) کو مسخر کر دیا، ورنہ ہم اسے قابو میں رکھنے والے نہ ہوتے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہا اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر یہ پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

”نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے، پاک ہیں آپ، میں نے ظلم کیا اپنی جان پر (گناہ کر کے) پس مجھے معاف فرما دیجیے، کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا سوائے آپ کے۔“

پھر آپ رضی اللہ عنہ مسکرا دیے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! کس وجہ سے آپ مسکرائے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے پھر مسکراتے دیکھا تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ہنسنے کی وجہ یہ ہے کہ تیرا رب سبحانہ اپنے بندے سے تعجب کرتا ہے جب وہ ”اغفر لی ذنوبی“ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں: میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔^(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جانوروں کی پیٹھ پر شیطان رہتا ہے، جب تم سوار تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔^(۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے اور اونٹ پر بیٹھ جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اَللّٰهُمَّ نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاثِبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ^(۳)

”اللہ کی ذات پاک ہے جس نے ہمارے لیے یہ مسخر کر دیا ورنہ ہم اس پر طاقت پانے والے نہیں تھے، ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! ہم سفر میں آپ سے بھلائی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جس سے آپ خوش ہوں۔ اے اللہ! ہمارے اوپر یہ سفر آسان فرمائیے اور اس کی دوری کو لپیٹ دیجیے، اے اللہ! آپ میرے مصاحب سفر ہیں اور اہل میں نائب ہیں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی پریشانیوں سے اور اہل و عیال

(۱) ابوداؤد: ۳۵۰، اذکار: ۱۸۸، ابن سنی: ۱۶۶، رقم: ۴۹۷

(۲) دارمی، ابن سنی: ۱۶۷، رقم: ۴۹۸، برجال صحیح

(۳) اذکار: ۴۳۴/۱

میں بری حالت کے لوٹنے سے۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سواری پر سوار ہو جاتے تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ
اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا بِنُصْحٍ وَأَقْلَيْنَا بِذِمَّةِ اللَّهِمَّ أَرْوَلَنَا
الْأَرْضَ وَهَوْنٌ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ^(۱)

سفر حج سے واپس آنے والے کو کیا کہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ چند قدم چلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے غلام!

زَوَدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ
الْمُهَمَّ.

”اللہ تعالیٰ تمہارا توشہ تقویٰ بنا دے، تمہیں خیر کی طرف لے جائیں اور جو تم نے ارادہ کیا ہے اس کے لیے کافی ہو جائیں۔“

پھر جب وہ لوٹ کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے غلام! اور یہ دعا دی:

قَبِلَ اللَّهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَأَخْلَفَ نَفَقَتَكَ ^(۲)

(۱) ابن سنی: ۱۶۷، رقم: ۴۹۹، ترمذی، بسند غریب

(۲) اذکار: ۱۹۵، ابن سنی: ۱۷۰، رقم: ۵۰۷

”اللہ تمہارا حج قبول کرے، تمہارے گناہ معاف کرے، تمہارے خرچے کا بدل عطا فرمائے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجاج کی واپسی پر دعا دیتے ہوئے) کہا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ (۱)

”اے اللہ! حجاج کی مغفرت فرمائیے اور جس کے لیے حجاج دعائے مغفرت کریں، اس کی بھی مغفرت فرمائیے۔“

سفر سے واپس آنے والے کو کیا کہے؟

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے سفر سے آنے والے کے لیے مستحب قرار دیا ہے کہ اس کو یہ دعا دی جائے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَلَّمَكَ

”اللہ کی تعریف جس نے تم کو صحیح سالم پہنچا دیا۔“

یابہ دعا دے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَمَعَ الشَّئِلَ بِكَ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، مجھے واپسی کا سخت انتظار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو میں نے دروازے پر آگے بڑھ کر استقبال کیا اور کہا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

(۱) بیہقی، اذکار: ۱۹۵

(۲) اذکار: ۱۹۵، نزل الابرار: ۳۳۹

الَّذِي نَصَرَكَ وَاعَزَّكَ وَاکْرَمَكَ^(۱)

”سلامتی اور رحمت خدا ہو آپ پر اے خدا کے رسول! تعریف اس خدا کی جس نے آپ کو عزت دی، مدد کی اور اکرام فرمایا۔“

مسندہ: آنے والے کا آگے بڑھ کر سلام اور مصافحہ سے استقبال کیا جائے، پھر الحمد للہ سے یہ دعا پڑھی جائے۔^(۲)

ابن ابی السائب رضی اللہ عنہ جو رسول پاک ﷺ کے ایام جاہلیت کے شریک تجارت تھے، جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَرْحَبًا بِأَخِي لَا تَدَارِي وَلَا تَمَارِي^(۳)

”بخوش آمدید میرے بھائی! نہ کوئی دھوکہ ہے اور نہ ہی جھگڑا۔“

جب سفر میں رات آجائے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کسی غزوہ یا کسی سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ
مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ
أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَحَيَّةٍ وَعَقْرَبٍ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ
وَمِنْ شَرِّ الْيَدِ وَمَا وَلَدَ^(۴)

”اے زمین! تیرا میرا رب خدا ہے، میں تیرے شر سے اور جو شر تیرے اندر

(۱) ابن سنی: ۱۷۸، رقم: ۵۳۷، الفتوحات: ۱۷۴/۵

(۲) الفتوحات: ۱۷۳/۵

(۳) ابوداؤد، ابن سنی: ۱۷۹، رقم: ۵۳۹، نسائی، عمل الیوم

(۴) الدعاء للطبرانی: ۱۱۸۸، عمل الیوم للنسائی: ۵۶۳، ابوداؤد

ہے اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے بھی جو تیرے اوپر چلتا ہے، خدا کی پناہ شیر، سانپ، ازدھا، بچھو اور شہر میں رہنے والے (جنات) کی برائی سے اور جھنے والی کی برائی سے اور اس سے جو جنے۔“

سفر میں صبح کی نماز کے بعد کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں صبح کی نماز پڑھتے تو اس کے بعد یہ دعائیں مرتبہ پڑھتے:

اللَّهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ عِصْمَةً اَمْرِي
اللَّهُمَّ اَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي

”اے اللہ! میرے دین کو جسے آپ نے باعثِ عصمت بنایا درست کر دیجیے اور دنیا جسے معاش بنایا درست کر دیجیے۔“
تین مرتبہ فرماتے:

اللَّهُمَّ اَصْلِحْ لِي آخِرَةَ الَّتِي جَعَلْتَ اِلَيْهَا مَرْجِعِي

”اے اللہ! جس آخرت کو ہمارے لیے واپسی کی جگہ بنایا درست کر دیجیے۔“
تین مرتبہ:

اللَّهُمَّ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ اللَّهُمَّ اَعُوذُ بِكَ

”اے اللہ! آپ کے غضب سے آپ کی رضا کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں۔“
پھر یہ پڑھتے (ایک مرتبہ):

لَا مَانِعَ لَهَا اَعْطِيَتْ وَلَا مُعْطَى لَهَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ

ذَاجِدِّ مِنْكَ الْجِدُّ (۱)

”اے اللہ! آپ جسے دیں کوئی روکنے والا نہیں اور جسے روک دیں، اسے کوئی دینے والا نہیں اور آپ کے سامنے کسی مالدار کی مالداری کوئی کام نہیں دیتی۔“

جب سفر میں سحر کا وقت ہو جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت (یعنی صبح صادق کے قریب) ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ حَسَنَ بَلَاءُهُ عَلَيْنَا رَبَّنَا
صَاحِبُنَا وَ أَفْضَلَ عَلَيْنَا عَائِذَا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ (۲)

”سنایا سنانے والے نے اللہ کی تعریف، اس کی آزمائش بہتر ہے ہم پر، ہمارے رب! ہمارے رفیق بن جائیے، ہم پر فضل فرمائیے، خدا کی پناہ جہنم سے۔“

جب گھر میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے گھر تشریف لاتے اور گھر میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

أَوْبًا أَوْ بَالِرَبَّنَا تَوْبًا لَا يُعَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا (۳)

”واپس آئے، اپنے رب سے توبہ کرتے ہیں کوئی گناہ ہم پر نہ چھوٹے۔“

(۱) اذکار: ۱۹۴

(۲) مسلم: ۲/۳۴۹، ابوداؤد، عمل الیوم للنسائی: ۳۶۳، حاکم: ۱/۴۴۶

(۳) نزل الابرار: ۳۳۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب سفر سے واپس ہوتے تو:

أَيُّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

پڑھتے اور جب گھر میں داخل ہو جاتے تو یہ پڑھتے:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لَا يُعَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا^(۱)

اپنی بستی کی جانب جب واپس آنے لگے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی پاک ﷺ کے ساتھ واپس آرہے تھے، ساتھ میں ابو طلحہ بھی تھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی اونٹنی پر تھیں، ہم لوگ جب مدینہ کے قریب آئے تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

أَيُّبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ^(۲)

”لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے

رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

آپ ﷺ یہی کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ میں آگئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا فرماتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَيُّبُونَ تَائِبُونَ

عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ

(۱) ابن سنی: ۱۷۸، رقم: ۵۳۶، احمد: ۱/۲۵۶، بیہقی: ۲۵۰/۵

(۲) مسلم: ۱/۴۳۵، اذکار: ۱۹۴

وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَّثَ^(۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے، وہ کیلتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لیے بادشاہت، انہی کے لیے تعریف۔ وہ ہر شے پر قادر، واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، خدا کا وعدہ سچ ہوا، اپنے بندہ کی مدد کی اور گروہ کفار کو شکست دی۔“

کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ فَجَرَهَا وَمُرْسَهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ^(۲)

”خدا ہی کے نام سے چلنا اور لنگر ڈالنا ہے یقیناً میرے رب مغفرت کرنے والے رحیم ہیں۔“

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت کی ڈوبنے سے حفاظت اس میں ہے کہ جب وہ سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ فَجَرَهَا وَمُرْسَهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَمَا
قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَ
تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ^(۳)

(۱) مسلم: ۱/۴۳۵، بخاری، ابوداؤد: ۳۸۲

(۲) نزل الابرار: ۳۳۳

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۱۷۲/۲، ابویعلیٰ بسند ضعیف، الفتوحات: ۵/۱۳۶، اذکار: ۱۹۰،

نزل الابرار: ۳۳۳

”اللہ ہی کے نام سے چلنا اور لشکر ڈالنا ہے، ہمارے رب معاف کرنے والے رحیم ہیں۔ لوگوں نے اس کی شایانِ شان حق ادا نہیں کیا، ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان دائیں ہاتھ میں لیٹا ہوگا، پاک ہیں بلند و بالا ہیں اس سے جو یہ شریک کرتے ہیں۔“

جب ٹیلے یا اونچے مقام پر چڑھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب اونچائی پر چڑھتے تو ”اللہ اکبر“ پڑھتے اور نیچے اترتے تو ”سبحان اللہ“ پڑھتے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اور لشکر جب کسی اونچائی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب کسی نشیبی حصہ میں اترتے تو سبحان اللہ پڑھتے۔^(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب زمین کی اونچائی پر چلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ لَكَ الشَّرْفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ^(۲)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے بلندی ہے ہر بلندی پر اور آپ ہی کے لیے تعریف ہے ہر حال میں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا جو سفر میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں نصیحت فرمادیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں اور یہ کہ

(۱) ابوداؤد: ۳۵۰، اذکار: ۱۸۹

(۲) ابن سنی: ۱۷۴، رقم: ۵۲۳، نزل الابرار: ۴۳۴، مسند احمد: ۱۲۷/۳

ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہو۔^(۱)
 فائدہ: زینہ اور سیڑھی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور اترتے ہوئے سبحان
 اللہ کہنا چاہیے۔

جب اپنی بستی میں داخل ہو جائے تو یہ پڑھے
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف
 لاتے اور مدینہ میں داخل ہوتے تو تیزی سے آتے اور یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا.^(۲)

”اے اللہ! اس بستی میں مجھے سکون و قرار عطا فرمائیے اور بہترین رزق عطا
 فرمائیے۔“

جب کسی بستی یا آبادی میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب کسی بستی میں داخل
 ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ وَخَيْرِ مَا جُمِعَتْ
 فِيهَا وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُمِعَتْ فِيهَا
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَاعِزَّنَا مِنْ وَبَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَى
 أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَاحِبِي أَهْلَهَا إِلَيْنَا.^(۳)

”اے اللہ! میں اس کی بھلائی اور جو بھلائی آپ نے اس میں جمع کی ہے، اس

(۱) ابن ماجہ، ترمذی: ۱۸۲/۲، حاکم: ۹۸/۲

(۲) نزول الابرار: ۳۳۸

(۳) اذکار: ۱۹۲، نزول الابرار: ۳۳۶، ابن سنی: ۱۷۶، رقم: ۵۲۸

کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور جو آپ نے اس میں جمع کی ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! اس بستی کے فوائد سے ہمیں نواز اور اس کی برائی سے ہماری حفاظت فرما اور ہمیں بستی والوں کا محبوب بنا اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

”اے اللہ! ہمیں اس بستی میں برکت عطا فرمائیے۔“
پھر یہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّاہَا وَ حَبِّبْنَا وَبَاہَا وَ حَبِّبْنَا اِلٰی
اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَاحِبِیْ اَهْلِہَا اِلَیْنَا^(۱)

”اے اللہ! ہمیں اس بستی کے منافع عطا فرمائیے اور اس کی وبا سے ہماری حفاظت فرما اور ہمیں بستی والوں کے نزدیک محبوب بنائیے اور بستی کے نیکوں کو ہمارا محبوب بنائیے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، جب کسی بستی کو دیکھتے جس میں داخل ہونے کا ارادہ ہوتا تو:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

تین مرتبہ پڑھتے، پھر یہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّاہَا وَ حَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ

صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا^(۱)

”اے اللہ! اس کے فوائد و منافع سے ہمیں نوازیے اور اہل بستی کا محبوب بنائیے اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنائیے۔“

دورانِ سفر جب کوئی بستی یا آبادی نظر آئے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے اور اسے دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ
الْاَرْضَيْنِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَ رَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضَلَّنَ
وَ رَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ
الْقَرْيَةِ وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ اَهْلِهَا، وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا^(۲)

دورانِ سفر جب کسی منزل پر قیام کرے

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: جو شخص کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے پھر یہ دعا پڑھ لے تو اس مقام سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ^(۳)

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۴، نزل الابرار: ۳۳۷

(۲) نزل الابرار: ص ۳۳۶، الفتوحات: ۱۵۴/۵، ابن سنی: ۱۷۵، رقم: ۵۲۵

(۳) مسلم: ۲/۳۴۷، اذکار نووی: ۱۹۳

”اللہ کے کلماتِ تامہ سے تمام مخلوق کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

سواری (جانور گاڑی وغیرہ) پریشان کرے تو کیا کہے؟

ابو عبد اللہ بصری رحمۃ اللہ علیہ جو مشہور جلیل القدر تابعی ہیں کہتے ہیں کہ سواری کا جانور جب پریشانی میں ڈال دے تو اس کے کان میں یہ پڑھے، اللہ کے حکم سے وہ ٹھیک ہو جائے گا:

أَفْغَيْرَ دِينَ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ^(۱)

”کیا اللہ کے دین کے علاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کرتے ہو، اسی کے تابع ہے خوشی سے یا جبر سے جو کچھ آسمان یا زمین میں ہے اور اسی کی جانب لوٹائے جائیں گے۔“

فائدہ: اگر گاڑی وغیرہ خراب ہو جائے اور اس سے پریشان ہو جائے تو یہ دعا پڑھے۔

جب سفر میں کسی دشمن کا خوف ہو

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے خوف یا ڈر محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ مُخَوِّرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ ^(۲)

”اے اللہ! ہم آپ کو ان کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں اور آپ کی ان کی

(۱) اذکار نبوی: ۱۹۲

(۲) ابوداؤد: اذکار: ۱۹۳

شرارت سے پناہ چاہتے ہیں۔“

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (خندق کے موقع پر) جب دشمنوں کے خوف سے کلیجہ منہ کو آگاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بتائی تھی:

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا^(۱)

”اے اللہ! ہمارے عیوب کو چھپائیے اور خوف و دہشت سے امن عطا فرمائیے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تم کسی جابر و قاہر، ظالم (بادشاہ یا کسی آدمی) سے خوف محسوس کرو تو یہ دعا کرو:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا
أَخَافُ وَ أَحْذَرُ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْمُمْسِكِ السَّمَوَاتِ
السَّبْعِ أَنْ يَقْعَنْ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ
عَبْدِكَ فَلَانٍ وَ جُنُودِهِ وَ أَتْبَاعِهِ وَ أَشْيَاعِهِ مِنْ
الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ إِلَهِي كُنْ لِي جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ
ثَنَاءُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ لَا إِلَهَ
غَيْرُكَ^(۲)

”اللہ بڑے ہیں اللہ بڑے ہیں تمام مخلوق سے، اللہ اس پر غالب ہیں جس سے میں خوف اور ڈر محسوس کرتا ہوں، اس خدا کی پناہ جو ساتوں آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہیں، ہاں! مگر اس کی اجازت سے، فلاں آپ کے

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۶

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۷

بندے کے شر سے اور اس کی فوج اور اس کے ہم نواؤں سے اور اس کی جماعت سے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے ان کے شر سے، اے خدا! مجھے بچا لیجیے، بلند ہے آپ کی تعریف، غالب ہے آپ سے پناہ ڈھونڈھنے والا، بابرکت ہے آپ کا نام، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

جب سواری یا گاڑی وغیرہ گم ہو جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی پاک ﷺ سے گم شدہ (سواری وغیرہ) کے متعلق یہ دعا نقل کرتے ہیں:

اللَّهُمَّ رَاذَ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّالَّةِ تَهْدِي مِنَ الضَّالَّةِ أَرْدُدْ عَلَى ضَالَّتِي بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَ فَضْلِكَ (۱)

”اے اللہ! گم شدہ کے لوٹانے والے اور راستہ دکھانے والے، آپ ہی گم شدہ کو راستہ دکھاتے ہیں، میرا گم شدہ لوٹا دیجیے اپنی قدرت اور طاقت سے، یہ آپ ہی کی عطا اور آپ کا فضل ہے۔“

ابن علان رحمۃ اللہ علیہ نے گم شدہ جانور یا چیزوں کے متعلق اس دعا کو مجرب بتایا ہے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ اجْمَعْ عَلَيَّ ضَالَّتِي (۲)

صاحب رسالہ قشیریہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے گم شدہ اشیاء کے لیے نقل کیا ہے،
بستان العارفين میں بھی اسے مجرب ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) مجمع: ۱۰/۱۳۳، الفتوحات: ۱۵۲/۵

(۲) الفتوحات: ۱۵۲/۵

جب کسی ناگہانی حادثہ اور مصیبت میں پھنس جائے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:
جب سنان علاقے میں تمہاری سواری کا جانور بے کار ہو جائے تو یہ آواز دو:

يَا عِبَادَ اللَّهِ، احْبِسُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ احْبِسُوا^(۱)

”اے اللہ کے بندو! رکو، اے اللہ کے بندو! رکو۔“

زمین پر اللہ پاک کے محافظ بندے ہیں جو لوگوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔
عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب تمہارا کچھ گم
ہو جائے (سواری یا زاو راہ) یا تم کو ایسے مقام میں جہاں کوئی مددگار نہ ہو کوئی
ضرورت پیش آجائے تو کہو:

يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيْنُونِي

”اے اللہ کے بندو! میری اعانت کرو۔“

سو اللہ کے بندے ایسے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے اور وہ مدد کرتے ہیں۔ یہ
مجرّب ہے۔^(۲)

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے کہ جب
تمہارا کچھ گم ہو جائے یا تم کو مدد کی ضرورت پڑ جائے اور وہاں تمہارا کوئی مددگار نہ ہو تو
تین مرتبہ آواز دو:

يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيْنُونِي^(۳)

اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کو تم دیکھتے نہیں ہو (وہ تمہاری مدد کریں گے)۔

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۲، اذکار نووی: ۵۵۷

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۲

(۳) الفتوحات: ۵/۱۵۰، حصن: ۲۸۳

جنگل بیابان میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں کوئی انسان نہ ہو، کسی ہلاکت خیز مصیبت میں پھنس جائے، مثلاً: غیر آباد علاقے میں سواری خراب ہو جائے اور جان و مال کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو:

يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيْزُوْنِيْ

تین مرتبہ آواز دے کر کہے، انشاء اللہ غیب سے حفاظت کے انتظام ہوں گے اور غیبی شکل ظاہر ہوگی۔ یہ نہایت ہی مجرب ہے، چنانچہ ابن حجر بیہمی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کرنے کے بعد اسے مجرب کہا، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ”ایضاح المناسک“ کے حاشیہ میں طبرانی کی اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد اسے مجرب کہا، ابن علان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الفتوحات“ میں اسے مجرب کہا اور اپنے شیخ ابوالبرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مجرب ہونا نقل کیا ہے۔ محدث قنوجی رحمۃ اللہ علیہ نے ”نزل الابرار“ میں اسے مجرب کہا اور خود اپنا واقعہ نقل کیا کہ مجھے بھی مرزا پور جبل پور کے درمیان ایسی مصیبت پیش آئی کہ دریائی طوفان میں گھر گیا، سو اللہ پاک نے اس کی برکت سے نجات دی۔

خیال رہے کہ یہ عمل کتب معتبرہ سے ثابت ہے، طبرانی، بزار، مجمع الزوائد، ابن سنی، اذکار نوویہ، نزل الابرار، حصن حصین کے مؤلفین نے ذکر کیا ہے۔ حضرت عتبہ، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے یہ روایتیں ثابت ہیں۔ صاحب مجمع الزوائد رحمۃ اللہ علیہ نے بعض رواۃ کو ثقات اور بعض کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن علان رحمۃ اللہ علیہ نے ”الفتوحات“ میں اسے حسن کہا ہے، محدثین کی ایک جماعت نے اسے مجرب نقل کیا ہے۔

لہذا اگر کسی مقام پر ناگہانی مصیبت یا حادثہ میں پھنس جائے یا کسی مدد و تعاون کی ضرورت ہو یا منزل بالکل بھول جائے اور اس پریشانی کا سوائے ہلاکت کے کوئی علاج نظر نہ آ رہا ہو تو یہ عمل اختیار کرے، مشائخ اور محدثین کا مجرب عمل ہے۔ خود مؤلف کا بھی تجربہ ہے، غیب سے اعانت و حفاظت کی شکل پیدا ہوگی۔

رنج و خوف و دہشت کی دعائیں

دفع رنج و غم کی مختلف دعائیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ شدید رنج و غم کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ
الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ اور بردبار ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ عرش کے مالک ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو آسمان، زمین اور عرش کریم کا مالک ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا حضور پاک ﷺ نے تعلیم فرمائی اور حکم دیا کہ جب کوئی رنج و غم پیش آئے تو یہ کلمات کہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْعَظِيمُ سُبْحَانَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ^(۲)

”کوئی معبود نہیں سوائے اس اللہ کے جو کریم و بزرگ ہیں، پاک ہیں وہ، بابرکت ہیں وہ جو عرش عظیم کے رب ہیں، حمد اس اللہ کے لیے ہے جو تمام عالم

(۱) بخاری: ۹۳۹/۲، مسلم: ۳۵۱/۲

(۲) عمل اليوم للنسائی: ۶۲۰، ابن سنی: ۱۲۱، رقم: ۳۴۳، اذکار: ۱۰۲، بسند صحیح

کے پالنے والے ہیں۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جسے کوئی رنج و غم پہنچے وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَّتِكَ فِیْ
قَبْضَتِكَ نَاصِیَّتِیْ بَیْدِكَ مَاضِیْ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلُ فِیْ
قَضَائِكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِیْتُ بِهِ نَفْسُكَ
اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ
اِسْتَاثَرْتُ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ
الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُورَ بَصَرِیْ وَ شِفَاءَ صَدْرِیْ وَ
جَلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذِهَابَ هَمِّیْ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے بندے کا بیٹا ہوں اور آپ کی بندگی کا بیٹا ہوں، آپ کے قبضے میں ہوں، جس میں آپ کا فیصلہ ہی نافذ ہوتا ہے، میرے معاملے میں آپ کا عدل عین عدل ہے، میں آپ سے آپ کے ہر مبارک نام کے وسیلے سے جسے آپ نے اپنی ذات کے لیے نامزد کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے پاس اسے خزانہ غیب ہی میں رکھا ہے، یہ درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، آنکھ کی روشنی، سینے کی شفاء، میرے غم کی کشائش اور میرے غم و تشویش کا دفعیہ بنا دیں۔“

(۱) ابن سنی: ۱۲۱، رقم: ۳۴۲، مجمع: ۱۰/۱۳۶، ابن حبان، بزار، حاکم: ۵۰۹/۱، بسند

آپ ﷺ نے فرمایا: جو اسے رنج کے وقت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے غم کے بدلے خوشی و شادمانی عطا فرمائیں گے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: غمزدہ کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةً
عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ. ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی کی رحمت سے امید رکھتا ہوں، پس مجھے اپنے نفس کے حوالہ آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی نہ فرمائیے اور میرے تمام حال کو درست فرمائیے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں تم کو ایسی دعا نہ سکھاؤں جو تم غم کے موقع پر کہو:

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. ^(۲)

”اللہ، اللہ میرے رب ہیں، میں ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔“

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں ایسا کلمہ (دعا) جانتا ہوں جسے کوئی غم زدہ کہے گا تو وہ غم سے نجات پائے گا۔ وہ دعا ہمارے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کی ہے جو انہوں نے (سمندر کی) تاریکی میں کہی تھی:

لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. ^(۳)

(۱) ابن سنی: ۱۲۲، رقم: ۳۴۴، ابوداؤد: ۶۹۲، الادب المفرد: ۷۰۱، بسند حسن

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۲۷۵، اذکار: ۱۰۳، ابوداؤد: ۲۱۳، بسند حسن

(۳) حاکم: ۵۰۵/۱، اذکار: ۱۰۳، بسند حسن

”کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، پاک ہیں آپ، ہم گنہگاروں میں ہیں۔“
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رنج و غم کے موقع پر یہ دعا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ^(۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بزرگ و بردبار ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو عرش کریم کے رب ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اس اللہ کے جو آسمان اور عرش عظیم کے رب ہیں۔“
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ان کو پریشانی، غلبہ اور ہر مصیبت کے موقع پر اس دعا کی تعلیم فرمائی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

پھر اس کے بعد یہ فرمایا:

اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ^(۲)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار بزرگ ہیں، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، جو ساتوں آسمان کے رب ہیں، عرش عظیم کے مالک ہیں، تعریف اللہ ہی

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۲۷۵

(۲) حصن حصین: ۳۱۶، الدعاء للطبرانی: ۱۲۷۳، بسند صحیح

کے لیے ہے جو سارے جہان کے رب ہیں، اے اللہ! میں آپ سے آپ کے بندوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی غم کی بات پیش آتی تو آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ،
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بردبار، بلند و بالا ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ عرش کے رب ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو مکرم عرش کے رب ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو آسمان و زمین کے رب اور بزرگ عرش کے رب ہیں۔“

فائدہ: محدث طبری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسلاف کے یہاں اس دعا کا معمول تھا، اسے دعائے کرب سے موسوم کرتے تھے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس دعا کو رنج اور غم کے موقع پر پڑھنے کا معمول بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں رنج و غم کے موقع پر آپ ﷺ نے یہ دعا کرنے کی تعلیم دی:

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا^(۲)

”اللہ اللہ میرے رب ہیں، کسی کو میں آپ کا شریک نہیں بناتا۔“

(۱) عمل اليوم للنسائی: ۴۱۴، الادب المفرد: ۲۱۰، بسند صحیح

(۲) عمل اليوم للنسائی: ۴۱۲، الدعاء للطبرانی: ۱۲۷۶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ جب تم کو کوئی مصیبت یا غم پیش آئے تو یہ دعاسات (۷) مرتبہ پڑھو:

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا^(۱)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے:

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ لَهُ

”اللہ میرے رب ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو جب کوئی رنج و غم پیش آتا تو یہ فرماتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ^(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کو جب کوئی رنج و غم کا معاملہ پیش آتا تو آسمان کی جانب نظر فرماتے اور یہ کہتے:

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ^(۳)

”پاک ہے خدائے بزرگ و برتر۔“

غم و رنج سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ دعا پڑھے گا غم و رنج سے محفوظ رہے گا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ كُلِّ

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۲۷۷

(۲) حاکم: ۵۰۹/۱، صحیحہ الذہبی، ترمذی: ۱۸۱

(۳) ترمذی: ۱۸۱، ابن سنی: ۱۲۰، رقم: ۳۴۰، بسند غریب

شَيْءٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْقَى وَيَفْنَى كُلُّ شَيْءٍ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ہر شے سے قبل ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ہر شے کے بعد ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ باقی رہیں گے اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔“

غم ورنج دور کرنے کا عمل

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیت غم ورنج کے موقع پر پڑھے گا، اللہ پاک اس کی اعانت فرمائیں گے۔^(۲)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک دعا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنَّا كَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ^(۳)

جب کوئی پریشانی غالب ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم پر کوئی معاملہ غالب آجائے (پریشان کن بات ہو) تو کہو:

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ^(۴)

”کافی ہے مجھے اللہ اور وہ بہترین کارساز ہیں۔“

(۱) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۷، برجال ثقات

(۲) ابن سنی: ۱۲۲، رقم: ۳۴۶

(۳) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۲۷۹، موقوف

(۴) ابوداؤد: ۵۱۱، عمل اليوم للنسائی: ۲۲۶، بسند حسن

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا^(۱)

”کافی ہے ہمیں اللہ اور وہ کیسے بہترین کارساز ہیں، اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔“

جب کسی خبر سے خوف و دہشت محسوس ہو

حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ (انسان یا جانور سے) خوف و دہشت کے وقت یہ دعا سکھاتے تھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يُحْضِرُون^(۲)

”پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ذریعے ان کے غضب سے، ان کے بندے کی برائی سے، شیاطین کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ حاضر ہوں۔“
یہی کلمات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان بچوں کی گردن میں ڈال دیتے تھے جو پڑھ نہیں سکتے (یعنی تعویذ بنا کر)۔

جب کسی مصیبت، پریشانی یا حادثہ میں پھنس جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! میں تم کو وہ دعا سکھا دوں کہ جب تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو پڑھو، میں نے کہا: خدا آپ پر مجھے فدا کرے! (ضرور بتائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی حادثہ میں گرفتار ہو تو یہ پڑھو، خدا نے چاہا تو ہر قسم کی بلا دور ہوگی:

(۱) ترمذی، حصن حصین: ۳۲۱

(۲) ترمذی: ۱۸۲، اذکار: ۸۲، بسند حسن، ابوداؤد: ۵۴۳/۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ^(۱)

”شروع اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہیں، نہیں کوئی قوت و طاقت سوائے اللہ کے جو بلند و عظیم الشان مرتبے والے ہیں۔“

جب کسی دشمن یا کسی قوم سے خوف محسوس کرے
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم سے
خوف محسوس کرتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ مُخَوِّرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ^(۲)

”اے اللہ! ہم آپ کو ان کے مقابلہ میں سینہ سپر کرتے ہیں اور ان کی برائیوں
سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔“

جب کسی سے خوفزدہ ہو

جب کسی سے خوفزدہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هِمًّا مَّا شِئْتَ^(۳)

”اے اللہ! جس طرح آپ چاہیں، ہمارے لیے کافی ہو جائیں۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَ نَدْرَأُ بِكَ فِيْ

(۱) ابن سنی: ۱۲۰، رقم: ۳۳۸، اذکار: ۱۰۴، حدیث غریب

(۲) ابوداؤد: ۱/۲۱۵، عمل الیوم للنسائی: ۶۰۱، بسند صحیح

(۳) ابونعیم فی المستخرج، حصن: ۳۲۲

نُحُورِهِمْ^(۱)

”اے اللہ! ہم ان کی شرارتوں سے آپ کی پناہ لیتے ہیں اور آپ کو ان کے مقابلہ میں سینہ سپر کرتے ہیں۔“
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی اہم معاملہ میں گرفتار ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَ اكْنُفْنِي بِكُنْفِكَ الَّذِي لَا يَرَامُ، وَ اغْفِرْ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَى فَلَا أَهْلِكَ وَ أَنْتَ رَجَائِي رَبِّ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِي وَ كَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِي، فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهِ شُكْرِي فَلَمْ يَحْزَمْ مَنِي وَ يَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّةٍ صَبْرِي فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَ يَا مَنْ رَعَانِي عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْبَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقُصِي أَبَدًا وَ يَا ذَا النِّعْمَاءِ الَّتِي لَا تُحْصَى أَبَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بِكَ أَدْرَأُ فِي نُحُورِ الْأَعْدَاءِ وَ الْجَبَّارِينَ^(۲)

”اے اللہ! اپنی اس آنکھ سے نگرانی فرمائیے جو سوتی نہیں اور اپنی پناہ میں لے

(۱) مسند ابی عوانہ، حصہ: ۳۲۱

(۲) مسند دیلمی، کنز العمال: ۱۲۴/۲

لیجے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور اپنی اس قدرت سے جو آپ کو مجھ پر ہے مغفرت فرمائیے کہ میں ہلاک نہ ہو جاؤں، آپ سے ہی میری امید ہیں؛ بہت سے انعامات جو آپ نے مجھ پر فرمائے ہیں، ان پر میرا شکر کم ہوا، کتنی مرتبہ آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا اور میں نے صبر بہت کم کیا، پس اے ذات! جس کی نعمت پر شکر کم کیا تو اس نے محروم نہ کیا، اے وہ ذات آزمائش پر صبر کم کیا تو رسوا نہ کیا! اے وہ ذات جس نے گناہوں کو دیکھا مگر ذلیل نہ کیا! اے خوبیوں کے مالک جو ختم نہ ہوں گی! اے ایسی نعمتوں والے جس کا شمار نہیں! سوال کرتا ہوں کہ محمد ﷺ پر درود بھیج دیجیے اور محمد ﷺ کے آل پر، آپ ہی کے سہارے دشمنوں اور ظالموں کے شر کو دور کرتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب بھی ہمیں کوئی مصیبت پیش آتی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لاتے اور فرماتے یہ پڑھو:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكِبَرُهُ تَكْبِيرًا^(۱)

”بھروسہ کرتا ہوں اس ذات پر جو زندہ ہے، تعریف اس کی جس نے نہیں بنایا بیٹا، نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے نہ کوئی ذلت میں مددگار ہے، اس کی بڑائی بیان کیجیے۔“

حل مشکلات کا بہترین وظیفہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جب کوئی مشکل کام پیش آتا تو) نبی پاک ﷺ فرماتے:

(۱) بیہقی مرسلہ، کنز العمال: ۷۲/۲، حاکم: ۵۰۹/۱

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ
الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا^(۱)

”اے اللہ! کچھ آسان نہیں، مگر جسے آپ آسان بنادیں، آپ غم کو جب چاہیں،
آسان بنادیں۔“

ہر رنج و غم کو دور کرنے کی دعا

حضرت مکیول رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جو یہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے حق میں
مصائب و آلام کے ستر دروازے بند فرمادیں گے (یعنی تمام دروازے) جس کا ادنیٰ
فقر ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنَجًا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا
اِلَيْهِ^(۲)

”نہ کوئی قوت و طاقت سوائے اللہ کے، نہ کوئی جائے پناہ اللہ سے مگر انہی کی
طرف۔“

خوشی اور رنج کی خبر کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کسی مسرت یا خوشی کی خبر
پاتے تو یہ فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ

”تمام تعریف اللہ ہی کے لیے جن کی نعمتوں سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں۔“
اور جب ناپسندیدہ خبر سنتے تو یہ فرماتے:

(۱) ابن حبان: ۹۷۴/۳، ابن سنی: ۱۲۵، رقم: ۳۵۳، بسند صحیح

(۲) ابونعیم: ۱۵۶۰/۳، ابن ابی شیبہ: ۴۲۹/۱۰

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ^(۱)

”ہر حال میں خدائے پاک کی تعریف ہے۔“

جب کسی شیر یا درندے کا خوف ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تم کسی جنگل میں ہو اور درندہ کا خطرہ محسوس ہو تو یہ پڑھو:

أَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالَ وَ الْحَبِّ مِنْ شَرِّ الْأَسَدِ^(۲)

”میں پناہ چاہتا ہوں دانیال (علیہ السلام) اور اس مقام کے رب کی، شیر کے حملہ سے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو جب قید خانہ میں ڈال کر بھوکا شیر ان پر چھوڑ دیا تو شیر نے ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچایا اور وہ ان دعاؤں کی وجہ سے شیر سے محفوظ رہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَنْسِي مَنْ ذَكَرَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُخَيِّبُ مَنْ دَعَاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَكِلُ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ إِلَى غَيْرِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ ثِقَتُنَا حِينَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ رَجَائُنَا حِينَ تَسْوَأُ ظُنُونُنَا بِأَعْمَالِنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَكْشِفُ صَرَرَنَا عِنْدَ كَرْبِنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَجْزِي بِالْإِحْسَانِ

(۱) کنز العمال: ۴۲۸/۳، حاکم: ۴۹۹/۱، بسند صحیح

(۲) کنز العمال: ۶۵۶/۲، ابن سنی: ۱۲۴، رقم: ۳۴۹، بسند ضعیف، مکارم خرائطی:

إِحْسَانًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَجْزِي بِالصَّبْرِ نَجَاتًا^(۱)

”تعریف اس اللہ کی جو بھولتے نہیں اپنے یاد کرنے والے کو، تعریف اس اللہ کی جو دعا کرنے والوں کو نامراد نہیں کرتے، تعریف اس اللہ کی جو ان پر بھروسہ کرتا ہے اسے غیر کے حوالے نہیں کرتے، تعریف اس اللہ کی جن پر ہمارا اعتماد ہے، جب سارے حیلے ختم ہو جائیں گے۔ تعریف اللہ کی جن سے ہماری امید اس وقت ہے جب اپنے اعمال سے سوء ظن ہو گا۔ تعریف ان اللہ کی جو غم کے وقت ہماری پریشانیوں کو دور کر دیتے ہیں، تعریف ان اللہ کی جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتے ہیں، تعریف ان اللہ کی جو صبر کا بدلہ نجات سے دیتے ہیں۔“

کسی حاکم یا ظالم کا خوف ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی حاکم یا اس کے علاوہ سے خوف محسوس کرو تو یہ کہو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ^(۲)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بردبار کریم ہیں، پاک ہیں اللہ جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور رب ہیں عرشِ عظیم کے، نہیں کوئی رب سوائے آپ کے، آپ کی پناہ لینے والا غالب ہے، آپ کی تعریف بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(۱) کنز العمال: ۲/۶۵۵، بسند حسن، ابن ابی الدنيا

(۲) ابن سنی: ۱۲۲، رقم: ۳۴۷، بسند ضعیف

حضرت ابی محمدؑ مجاز فرماتے ہیں: جو کسی حاکم و امیر کے ظلم سے خوف محسوس کرے وہ یہ پڑھے:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَ
بِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَ إِمَامًا ①

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بادشاہ سے خوف محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
كُنْ لِّيْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَ شَرِّ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ وَ اتَّبَاعِهِمْ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَزَّ
جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ②

”اے اللہ! جو ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے رب ہیں، فلاں بن فلاں کی شر سے ہمارے لیے باعث پناہ ہو جائے، انسانوں جناتوں اور ہم نواؤں کے شر سے کہ ان میں سے کوئی ہم پر حملہ کرے، آپ کی پناہ غالب ہے، آپ کی تعریف بڑی ہے، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

”فلاں ابن فلاں“ کے مقام پر جس سے خوف محسوس کرے اس کا نام لے۔

”الادب المفرد“ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طرح ذکر کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِّيْ

① ابن ابی شیبہ: ۲۰۵/۱۰، حصن حصین: ۳۲۲

② الدعاء للطبرانی: ۱۲۹۲/۲، مجمع الزوائد: ۱۳۷/۱۰

جَارًا مِنْ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ وَ أَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ
أَنْ يَفْرِطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ
ثَنَاءُكَ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. ^(۱)

اگر کسی حاکم، ظالم، جابر دشمن کے حملہ یا اذیت کا خوف ہو
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم کسی خوف ناک بادشاہ کے پاس
آؤ اور اس کا خوف محسوس کرو تو یہ تین (۳) مرتبہ پڑھو:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ
وَ أَحْذَرُ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُبْسِكُ
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقْعُنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ
مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانٍ وَ جُنُودِهِ وَ أَتْبَاعِهِ وَ أَشْيَاعِهِ
مِنَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ
جَلَّ ثَنَاءُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ لَا إِلَهَ
غَيْرُكَ. ^(۲)

”اللہ بڑے ہیں اس سے، جس سے میں ڈر رہا ہوں اور خوفزدہ ہوں، میں اس
اللہ کی پناہ لے رہا ہوں جن کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے روک رکھا ہے
آسمان کو زمین پر گرنے سے مگر جب اللہ کا حکم ہو جائے، میں پناہ لیتا ہوں
آپ کے فلاں بندے اور اس کے لشکر سے اور اس کے خدمت گار اور مددگار

(۱) الادب المفرد: ۷۰۷، حاکم: ۱۰۷/۳، برجال صحیح

(۲) الادب المفرد، رقم: ۷۰۸، طبرانی: ۱۲۹۵، حصن: ۳۲۳، کنز: ۶۶۰/۲، بسند صحیح

جن و انس کے شر سے، اے اللہ! آپ ان کی شرارت سے میرے محافظ بن جائیے، آپ کی تعریف بڑی ہے، آپ کی پناہ لینے والا غالب ہے، بابرکت ہے آپ کا نام، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

”فلاں“ کی جگہ ظالم جس کا خوف ہے اس کا نام لے، ”حصن حصین“ میں ”تبارک اسمک“ نہیں ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی سے خوف محسوس کرو تو یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ رَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ جِبْرِئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ
إِسْرَافِيلَ كُنْ لِي جَارًا مِّنْ فُلَانٍ وَ أَشْيَاعِهِ أَنْ
يَفْرُطُوا عَلَيَّ أَوْ أَنْ يَطْغُوا عَلَيَّ أَبَدًا عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ
ثَنَّاؤُكَ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِكَ. ^(۱)

”اے ساتوں آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اس کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! مجھے پناہ دے دیجیے فلاں سے اور اس کی جماعت سے کہ وہ مجھ پر ظلم و زیادتی کریں، آپ کی پناہ لینے والا غالب ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ کسی کو کوئی قوت، نہ کوئی طاقت سوائے آپ کے۔“

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس وقت بندے کو کوئی غم و مصیبت پیش آجائے اور اس دعا کو سات (۷) مرتبہ کہے تو اس کے غم و رنج کے لیے

اللہ تعالیٰ کافی ہو جاتے ہیں:

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ^(۱)

”کافی ہیں اللہ، نہیں کوئی معبود سوائے ان کے، انہی پر بھروسہ کرتا ہوں، وہ
عرش عظیم کے رب ہیں۔“

غم اور رنج سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس
کے غم کو دور کریں گے:

اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
إِكْفِنِي كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ حَيْثُ شِئْتُ مِنْ آيِنٍ شِئْتُ^(۲)

”اے ساتوں آسمان کے رب اور بزرگ عرش کے رب! ہماری تمام پریشانیوں
سے حفاظت فرمائیے، جس طرح آپ چاہیں اور جس سے چاہیں۔“

ظالم، قاتل و جابر کے ظلم و اذیت سے محفوظ رہنے کی مجرب دعا

دعاء انس رضی اللہ عنہ^①

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حجاج نے ایک موقع پر قتل کی دھمکی دی تو حضرت انس
رضی اللہ عنہ نے حجاج سے کہا: تم مجھے ہرگز قتل نہیں کر سکتے، ہمیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
شیطان مردود اور متکبر ظالم سے حفاظت کی دعا بتا دی ہے جس سے میں حفاظت
حاصل کرتا ہوں، حجاج نے گھٹنے ٹیک دیے اور پوچھا: وہ کیا ہے؟ ہمیں بھی سکھا دو،

(۱) کنز العمال: ۲/۴۲۱، ابوداؤد، ابن سنی: ۳۵، رقم: ۱۷

(۲) کنز العمال: ۲/۱۲۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے اہل نہیں، چنانچہ ان کی آل اولاد سے اس نے کوشش کی مگر وہ پانہ سکا اور سہل کو ان کے لڑکے نے بتادی، وہ دعایہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَ دِينِي، بِسْمِ اللَّهِ عَلَى مَا
أَعْطَانِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى أَهْلِي وَمَالِي اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ رَبِّي، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
أَجْرَنِي مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ وَمِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ،
إِنَّ وَلِيَّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَ هُوَ يَتَوَلَّى
الصَّالِحِينَ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ^(۱)

”اللہ کا نام اپنے نفس اور اپنے دین پر، اللہ کا نام ہر اس شے پر جو رب عزوجل نے ہمیں بخشی ہے، اللہ کا نام اپنے اہل و عیال پر اور اپنے مال پر، اللہ بڑے ہیں، اللہ میرے رب ہیں، اللہ بڑے ہیں، اللہ ہی میرے رب ہیں، اس کے ساتھ میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، حفاظت فرمائیے ہماری شیطان مردود اور ہر ضدی ظالم سے، یقیناً اللہ کارساز ہیں۔ پس اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دو کہ اللہ مجھے کافی ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، انہی پر بھروسہ ہے وہ بزرگ عرش کے رب ہیں۔“

دعائے انس رضی اللہ عنہ^(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حجاج نے قتل کی دھمکی دی تو انہوں نے کہا کہ تم ہرگز نہیں قتل کر سکو گے۔ اس نے کہا: کیوں؟

انہوں نے کہا: حضور پاک ﷺ نے ایسی دعا ہمیں سکھادی ہے کہ جسے پڑھ لینے کے بعد میں کسی شیطان، بادشاہ اور درندے تک کی پرواہ نہیں کرتا، حجاج نے معلوم کیا تو انہوں نے انکار کر دیا، چنانچہ (راوی) ابان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں تم کو وہ دعا سکھادیتا ہوں جو مجھے رسول پاک ﷺ نے سکھائی تھی، تم اس شخص کو نہ سکھانا جسے خوف خدا نہ ہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَ
 دِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ رَبِّىْ بِسْمِ اللّٰهِ
 خَيْرِ اَلْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ
 فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَ عَلٰى
 اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا اَسْئَلُكَ
 اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِىْ لَا يُعْطِيْهِ اَحَدٌ
 غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
 اجْعَلْنِىْ فِىْ عِيَاذِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ وَ مِنْ
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 جَمِيْعِ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ خَلَقْتَهُ وَ اَحْتَرِزُ بِكَ مِنْهُمْ وَ اُقَدِّمُ
 بَيْنَ يَدَيَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
 اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا
 اَحَدٌ وَ مِنْ خَلْفِىْ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ عَنْ يَمِيْنِىْ مِثْلُ

ذَالِكَ وَ عَنْ يَّسَارِي مِثْلَ ذَالِكَ، وَ مِنْ فَوْقِ مِثْلَ ذَالِكَ. (۱)

”اللہ بڑے ہیں، اللہ بڑے ہیں، اللہ بڑے ہیں۔ اللہ کا نام میرے دین اور میری جان پر، اللہ کے نام ہر اس چیز پر جو میرے رب نے عطا کی ہیں، اللہ کا نام جو بہترین نام ہے، اللہ کے نام سے کہ ان کے نام کی برکت سے کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اللہ کے نام سے شروع، اللہ ہی پر بھروسہ، اللہ، اللہ، میرے رب ہیں، میں ان کے ساتھ میں کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے بھلائی کا، ایسی بھلائی جو آپ کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا، غالب ہے آپ کی پناہ میں رہنے والا، بلند ہے آپ کی تعریف، نہیں آپ کے سوا کوئی معبود، ہر ظالم بادشاہ کی برائی سے اور مردود شیطان کی برائی سے ہمیں اپنی پناہ میں لے لیں۔ اے اللہ! میں آپ کی حفاظت ڈھونڈتا ہوں ہر ذی شر کی برائی سے جسے آپ نے پیدا کیا، اس سے میں آپ کی حفاظت میں آتا ہوں اور اسے میں آپ کے سامنے کرتا ہوں، اللہ کے نام سے جو مہربان رحم کرنے والے ہیں، کہیے وہ یکتا ہیں، اللہ بے نیاز ہیں، نہ انہوں نے جناور نہ جنے گئے، نہ ان کا کوئی ہم سر و سا جھی ہے، اسی طرح پیچھے سے، اسی طرح دائیں سے، اسی طرح بائیں سے اور اسی طرح اوپر سے۔“

☆...☆...☆

(۱) خصائص کبریٰ: ۱۷۲/۲، ابن سنی: ۱۲۳، رقم: ۳۴۸، بسند فیہ راوی متروک

حج و عمرہ کی مسنون و مقبول دعائیں

حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دعا

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حدودِ حرم میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمُكَ وَ اَمْنُكَ فَاسْئَلُكَ اَنْ تُحَرِّمَ
لِحَيْمِي وَ دَهْمِي عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ
يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَ وَفِّقْنِي لِلْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَ
اَمْنُنْ عَلَيَّ بِقَضَاءِ مَنَاسِكَكَ وَ تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (۱)

”اے اللہ! یہ آپ کا حرم ہے اور آپ کے امن کی جگہ ہے، پس میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے گوشت اور خون کو جہنم پر حرام فرمائیے۔ اے اللہ! اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرمائیے، جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے، مجھے توفیق عطا فرمائیے ایسے عمل کی جو آپ کی اطاعت سے متعلق ہو اور کرم فرمائیے کہ حج کے احکام کو پورا کر لوں اور میری توبہ قبول فرمائیے، یقیناً آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔“

جب حرم مکہ میں داخل ہونے لگے تو یہ پڑھے

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

میں داخل ہوتے وقت یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ الْبَلَدُ بَلَدُكَ وَ الْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ
رَحْمَتَكَ وَ الزَّم طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا
بِقُدْرَتِكَ مُسْتَسْلِمًا لِاَمْرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُسْتَفِيقُ مِنْ عَذَابِكَ خَائِفًا
لِعُقُوبَتِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِي بِعَفْوِكَ وَ اَنْ تَتَجَاوَزَ عَنِّي
بِرَحْمَتِكَ وَ اَنْ تُدْخِلَنِي جَنَّتِكَ (۱)

”اے اللہ! شہر دراصل آپ کا شہر ہے، گھر دراصل آپ کا گھر ہے، آپ کی رحمت ڈھونڈنے آیا ہوں، آپ کی عبادت کا التزام کروں گا آپ کے حکم کی اتباع کرتے ہوئے، آپ کی تقدیر پر راضی رہتے ہوئے، آپ کے حکم پر گردن جھکاتے ہوئے، آپ سے سوال کرتا ہوں پریشان حال کے سوال کی طرح جو آپ کے عذاب سے ڈرنے والا، آپ کی گرفت سے خوف کرنے والا ہو کہ آپ مجھے معاف فرمادیں اور اپنی رحمت سے میرے گناہوں سے درگزر فرمادیں اور اپنی جنت میں داخل فرمادیں۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں لکھا ہے کہ حرم مکہ میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمُكَ وَ اَمْنُكَ فَحَرِّمْنِي عَلَى النَّارِ وَ
اَمْنِي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَ اجْعَلْنِي مِنْ
اَوْلِيَائِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ (۲)

(۱) ہدایۃ السالک: ۲/۴۵، الفتوحات: ۴/۳۶۸

(۲) اذکار: ۱۶۵

”اے اللہ! یہ آپ کے حرم اور آپ کے امن کی جگہ ہے بس جہنم کو مجھ پر حرام فرمائیے اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرمائیے، جس دن اپنے بندوں کو اٹھائیں گے اور مجھے اپنے محبوب دوستوں اور اہل عبادت میں بنا دیجیے۔“

جب مکہ میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوتے تو

یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَايَا نَابِهَاتٍ حَتّٰى تَخْرُجَنَا مِنْهَا. ^(۱)

”اے اللہ! ہمیں مکہ میں موت نہ دیں یہاں تک کہ آپ ہمیں یہاں سے نکال دیں۔“

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو

یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَ الْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُ
فَارَا مِنْكَ اِلَيْكَ لَا وُدِّىْ فَرَايْضَكَ مُتَبِعًا لَا مُرِكَ
رَاضِيًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَى
رَحْمَتِكَ، اَلْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ، الْخَائِفِ مِنْ
عُقُوبَتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِىْ بِعَفْوِكَ وَ تَحْفَظَنِىْ
بِرَحْمَتِكَ وَ تَجَاوَزَ عَنِّىْ بِمَغْفِرَتِكَ وَ تُعِينَنِىْ عَلَى اَدَاءِ
فَرَايْضِكَ. ^(۲)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۸۵۳

(۲) ہدایہ: ۷۴۶/۲

”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں، شہر آپ کا شہر ہے اور آپ سے آپ ہی کی طرف بھاگ کر آیا ہوں تاکہ آپ کے فرائض کو ادا کروں، آپ کے امر کی اتباع کرتے ہوئے، آپ کے فیصلہ پر راضی ہوتے ہوئے، میں آپ سے اس سائل کی طرح سوال کرتا ہوں جو پریشان حال، آپ کی رحمت کا محتاج، آپ کے عذاب سے ڈرنے والا، آپ کی گرفت سے خوف کرنے والا ہے کہ آپ میرا استقبال معافی سے فرمائیں اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرمائیں اور مغفرت کے ذریعہ درگزر فرمائیں اور فرائض کی ادائیگی پر میری مدد فرمائیں۔“

جب کعبہ شریف دیکھے تو کیا پڑھے؟

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب کعبہ شریف کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيْمًا وَ
بِرًّا وَ مَهَابَةً وَ زِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَ عَظَّمَهُ مِنْ حَجَّهِ وَ
اَعْتَمَرَهُ تَعْظِيْمًا وَ تَشْرِيفًا وَ بِرًّا وَ مَهَابَةً^(۱)

”اے اللہ! اپنے اس گھر کی شرافت، تعظیم و تکریم اور بھلائی اور ہیبت میں خوب زیادتی فرمائیے اور جو اس کی زیارت کرے خواہ حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا ہو اس کی عظمت شرافت نیکی اور ہیبت میں زیادتی فرمائیے۔“

امام شافعی رحمہ اللہ نے جرج کے واسطے سے ”اللہم زد هذا البيت“ نقل کیا

(۲)

ہے۔

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۹۸/۲، بیہقی: ۷۳۵/۵

(۲) الفتوحات: ۳۷۰/۲

فائدہ: جیسے ہی حرم میں داخل ہونے کے بعد کعبہ پر نظر پڑے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر عجز و انکساری کے ساتھ ان دعاؤں کو مانگے اور دین دنیا کی جو دعا ذہن میں آئے اسے خوب الحاح کے ساتھ مانگے کہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔^(۱)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے دیدار کعبہ کے وقت یہ دعا بھی ذکر کی ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ... الخ

کے بعد اسے پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ كَثِيْرًا كَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَ كَمَا
يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَ عِزِّ جَلَالِهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
بَلَّغْنِيْ بَيْتَهُ وَ رَاْنِيْ لِيْذَلِكَ اَهْلًا وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ
حَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ دَعَوْتُ اِلٰى حَجِّ بَيْتِكَ وَ قَدْ
جِئْتُكَ لِيْذَلِكَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَ اَعْفُ عَنِّيْ وَ
اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.^(۲)

”اس خدا کی تعریف جو تمام عالم کے پروردگار ہیں خوب تعریف جس کے وہ اہل ہیں، جو اس کی بزرگی ذات اور جلالت شان کے مناسب ہے، اس خدا کی تعریف جنہوں نے مجھے اپنے گھر پہنچایا اور اس کالاتق سمجھا، ہر حال میں اللہ کی تعریف، اے اللہ! آپ نے مجھے بلایا ہے اپنے گھر کے حج کے لیے میں اسی لیے آپ کے پاس آیا ہوں، اے اللہ! مجھے قبول فرمائیے اور مجھے معاف فرمائیے اور میرے حال کو درست فرمائیے، نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے۔“

(۱) ہدایۃ: ۷۵۱/۲

(۲) ہدایۃ السالک: ۷۵۰/۲

جب کعبہ شریف پر نظر پڑے

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا کہ جب تم بیت اللہ دیکھو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ^(۱)

اس کے بعد دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگے کہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رویت کعبہ کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔
اولاً کعبہ پر جہاں سے نظر پڑ جائے ہاتھ اٹھائے پھر دعا مانگے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

حجر اسود کے استلام کے وقت کی دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ^(۲)

”اے اللہ! آپ پر ایمان لاتے ہوئے، آپ کی کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور آپ کے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے۔“

(۱) بیہقی ۷۳/۵

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۲۰۱/۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ تَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ وَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ (۱)

”اے اللہ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے، تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے،
تیرے نبی کی سنت اختیار کرتے ہوئے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ استلام کا رکن ادا کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ دعا پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ وَ
سُنَّةَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں کی روایت میں

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ ... آخر تک

استلام کے وقت پڑھنے کا ذکر ہے اور یہی اکابر کا معمول ہے۔

رکن یمانی سے حجر اسود کے درمیان کی دعائیں

عبد اللہ ابن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۲۰۱/۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۲۰۲/۲

رکنِ میمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے سنا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ^(۱)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا کی خوبیوں اور آخرت کی خوبیوں سے نوازیے اور

عذابِ دوزخ سے بچائیے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (رکنِ میمانی کے بارے میں) فرمایا: ستر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ
الْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے معافی اور دنیا و آخرت کا سوال کرتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی خوبی عطا فرمائیے اور عذابِ دوزخ سے بچائیے۔“

دورانِ طواف کیا پڑھنا مسنون ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ کا طواف سات چکر کرے اور کوئی گفتگو نہ کرے مگر یہ کہ:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا

(۱) حاکم: ۴۵۵/۱، الدعاء للطبرانی: ۱۲۰۰/۲

(۲) ابن ماجہ: ۲۱۲

حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

پڑھتا رہے تو اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔^(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ طوافِ کعبہ کے دوران یہ پڑھتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ^(۲)

”میں کوئی معبود سوائے خدائے کے، جو کیلتا ہیں اور ان کا شریک نہیں، انہی کی بادشاہت ہے، انہی کی تعریف ہے، انہی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر شے پر قادر ہیں، اے رب! ہمیں دنیا کی اچھائی اور آخرت کی اچھائی عطا فرمائیے اور عذابِ دوزخ سے بچائیے۔“

رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان طواف کرتے وقت کی دعا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ
رکنین کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ
كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ^(۳)

(۱) ابن ماجہ: ۲۱۲

(۲) ابن عبد الرزاق ہدایۃ السالک: ۸۳۵/۲

(۳) ہدایۃ السالک: ۸۳۰/۲، حاکم: ۴۵۵/۱

”اے میرے رب! جو مجھے نوازیں اس پر قناعت عطا فرمائیے اور اس میں برکت عطا فرمائیے اور میری غیوبیت پر تو اس کا اچھائی کے ساتھ نگہبان ہو جائیے۔“

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رکین کے درمیان اس دعا کو نہ چھوڑتے تھے:

رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي^(۱)

”اے اللہ! عطا کردہ رزق پر مجھے قناعت عطا فرمائیے۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب رکن یمانی سے گزرتے تو یہ دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ الذِّلِّ وَ
مَوَاقِفِ الْحِزْبِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی
الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ
النَّارِ^(۲)

”اے اللہ! میں کفر، فقر، ذلت اور دنیا اور آخرت کی رسوائی کے مقام سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب! آپ ہمیں دنیا اور آخرت کی خوبیوں سے نوازیں اور عذاب دوزخ سے بچائیں۔“

رمل کرتے وقت کی دعائیں

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں رمل میں یہ دعا بہتر سمجھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَ سَعْيًا

(۱) ہدایۃ السالک: ۲/۸۳۰

(۲) ہدایۃ السالک: ۲/۸۳۱

مَشْكُورًا

”اے اللہ! حج کو مقبول بنادیں اور گناہوں کو معاف اور محنت کو قابل جزا بنا دیں۔“

اور آخر کے چار چکروں میں یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ وَأَنْتَ الْآعِزُّ
الْأَكْرَمُ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ^(۱)

”اے اللہ! ہماری مغفرت فرمائیے، ہم پر رحم فرمائیے اور معاف فرمائیے جو آپ گناہ جانتے ہیں آپ ہی معزز اور کرم والے ہیں، اے اللہ! ہمیں دنیا کی خوبیوں سے نواز دیے اور عذاب دوزخ سے محفوظ فرمائیے۔“

انتباہ ①: طواف کے موقع پر ہر چکر کی جو دعائیں رائج ہے اس کی کوئی اصل اور سند نہیں ہے، اسے نہ پڑھے، ان کے بجائے ان ماثورہ دعاؤں کا ورد رکھے، طواف کرتے وقت صرف ”ربنا آتنا“ کا ورد رکھے تو بھی بہتر ہے کہ یہی صحیح روایت سے ثابت ہے۔^(۲)

② طواف کے وقت، تلاوت یا ذکر، استغفار یا دین دنیا کی جامع اور مسنون و ماثور دعاؤں میں مشغول رہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ مسنون دعائیں تلاوت سے بہتر اور غیر مسنون دعاؤں سے تلاوت بہتر ہے۔ ہر چکر کی دعائے طواف جو رائج ہے وہ غیر معتبر اور اسلاف کرام سے ثابت نہیں لہذا اسے نہ پڑھے۔

③ طواف کے دوران خانہ کعبہ کو دیکھنا جائز نہیں۔ اکثر لوگ طواف کرتے

(۱) سنن کبریٰ: ۸۴، ہدایۃ السالک: ۲/۸۳۶، اذکار نووی: ۱۶۵

(۲) ہدایۃ السالک: ۲/۹۳۹

ہوئے خانہ کعبہ کو دیکھتے رہتے ہیں یہ ممنوع ہے۔^(۱)

نماز طواف کے بعد کی دعائیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ هَذَا بَلَدُكَ وَ بَيْتُكَ الْحَرَامُ وَ الْمَسْجِدُ
الْحَرَامُ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ
اَتَيْتُكَ بِذُنُوبٍ كَثِيْرَةٍ وَ خَطَايَا جُمَّةٍ وَ اَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ
وَ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاعْفِرْ لِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ دَعَوْتَ عِبَادَكَ
اِلَى بَيْتِكَ وَ قَدْ جِئْتُ طَالِبًا رَحْمَتَكَ وَ مُبْتَغِيًّا
رِضْوَانِكَ وَ اَنْتَ مَنَّتَ عَلَيَّ بِذَلِكَ فَاعْفِرْ لِيْ اِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرَى مَكَانِيْ وَ تَسْمَعُ دُعَائِيْ وَ نِدَائِيْ وَ لَا
يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ
الْبَائِسِ الْفَقِيْرِ الْمُسْتَغِيْثِ الْمُقِرِّ بِخَطِيْئَةٍ
الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهِ التَّائِبِ اِلَى رَبِّهِ فَلَا تَقْطَعْ رَجَائِيْ وَ
لَا تُخَيِّبْ اَمَلِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ^(۲)

(۱) غنیۃ الناسک: ۱۲۶

(۲) الفتوحات: ۴/۳۹۰

”اے اللہ! یہ شہر آپ کا شہر ہے، آپ کا محترم گھر اور آپ کی محترم مسجد ہے، میں آپ کا بندہ ہوں اور میرے والدین بھی آپ کے بندے ہیں، بہت سے گناہوں کا انبار، خطاؤں کا جم غفیر اور برے اعمال لے کر آیا ہوں، یہ مقام وہ ہے کہ آپ سے جہنم کی پناہ مانگی جائے، پس میری مغفرت فرمائیے، یقیناً آپ مغفرت کرنے والے مہربان ہیں۔ اے اللہ! آپ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے گھر بلایا ہے، میں آیا ہوں آپ کی رحمت کو ڈھونڈتے ہوئے، آپ کی رضا کو تلاش کرتے ہوئے، آپ نے مجھ پر احسان فرمایا ہے پس مجھے معاف فرمائیے، یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔“

اے اللہ! آپ میرے حال مرتبہ سے واقف ہیں، میری دعا اور پکار کو سن رہے ہیں، میرے معاملہ میں آپ پر کوئی چیز مخفی نہیں، پناہ مانگنے والے، خوف کرنے والے محتاج، فریاد کرنے والے کی جگہ ہے جو اپنے گناہوں کا معترف اور اقرار کرنے والا ہے، اپنے رب سے توبہ کرنے والا ہے پس میری امیدیں منقطع نہ ہوں، میری مرادوں کو پامال نہ فرما اے ارحم الراحمین!“

حضرت آدم علیہ السلام نے جب بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی تو یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْدِرَتِيْ
وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاسِرُ
قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِيْ اِلَّا
مَا كَتَبْتَ لِيْ وَالرَّضٰى بِمَا قَضَيْتَ عَلَيَّ^(۱)

”اے اللہ! آپ بے شک میری پوشیدہ اور کھلی باتوں کو جانتے ہیں، پس میری معذرت کو قبول فرمائیے۔ آپ میری ضرورت کو جانتے ہیں پس میری ضرورت اور حاجت کو پورا فرمائیے اور جو میرے پاس ہے خوب جانتے ہیں پس میرے گناہ کو معاف فرمائیے۔ اے اللہ! آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے ایمان کا جو دل میں سرایت کر جائے اور اس یقین کا جو سچا ہو، یہاں تک کہ میں جان لوں کہ کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر جو آپ نے لکھ دی اور رضامندی کا جو آپ میرے اوپر فیصلہ فرما ہیں۔“

طواف سے فراغت کے بعد ملتزم پر حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دروازہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی پھر ملتزم پر تشریف لائے اور یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيَّ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ
مَعْدِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ
تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا
يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ الرِّضَاءِ بِمَا قَضَيْتَ
عَلَيَّ (۱)

تو حضرت آدم علیہ السلام پر وحی آئی کہ تم نے ایسی دعا کی جو قبول کی گئی، تمہاری اولاد میں سے جو بھی یہ دعا کرے گا میں اس کے غم و فکر کو دور کر دوں گا اور اس کی روزی

کو کافی کر دوں گا، اس کے دل سے فقر کو دور کر دوں گا اور اس کو غنی کر دوں گا، اس کی طرف اسبابِ رزق کو متوجہ کر دوں گا، اس کی طرف دنیا ذلیل ہو کر آئے گی، اگرچہ وہ دنیا کو نہ چاہے گا۔

ملترم پر پڑھنے کی ایک دعا

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دعا نقل کی ہے کہ طوافِ وداع کے بعد ملترم پر آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَ ابْنُ اَمَّتِكَ حَمَلْتَنِيْ عَلٰى مَا سَخَّرْتَ لِىْ مِنْ خَلْقِكَ
حَتّٰى سَيَّرْتَنِيْ فِىْ بِلَادِكَ وَ بَلَّغْتَنِيْ بِنِعْمَتِكَ حَتّٰى
اَعِنْتَنِيْ عَلٰى قَضَاءِ مَنَاسِكَكَ فَاِنْ كُنْتَ رَضِيتَ
عَنِّيْ فَارْزُقْ عَنِّيْ رِضًا وَاِلَّا فَمِنَ الْاَن قَبْلَ اَنْ يِّنَا
عَنْ بَيْتِكَ دَارِىْ هَذَا اَوْ اَنْ اِنْصَرَفِىْ اِنْ اَذْنْتَ لِىْ
غَيْرَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَا لَا بِبَيْتِكَ وَا لَا رَاغِبٍ عَنْكَ وَا
لَا عَنْ بَيْتِكَ اَللّٰهُمَّ فَاصْبِرْنِيْ الْعَافِيَةَ فِىْ بَدَنِىْ وَا
الْعِصْمَةَ فِىْ دِيْنِىْ وَا حَسِّنْ مُنْقَلِبِىْ وَا رْزُقْنِيْ
طَاعَتِكَ مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَا جْمَعْ لِيْ خَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَ الدُّنْيَا
اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ^(۱)

”اے اللہ! یہ گھر آپ کا گھر ہے، بندہ آپ کا بندہ ہے، آپ کے بندے اور

آپ کی بندی کی اولاد ہے، آپ مجھے اٹھالائے اپنی مخلوق کو مسخر فرما کر یہاں تک کہ اپنے شہر میں داخل فرما دیا اور اپنی نعمتوں میں پہنچا دیا، اپنے مناسک حج کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اگر آپ مجھ سے راضی ہیں تو رضامندی میں زیادتی عطا فرمائیے، اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اب قبل اس کے کہ آپ کے گھر سے جدا ہو کر اپنے گھر جاؤں (مغفرت اور رضامندی عطا فرما) یہ اب جدا ہونے اور جانے کا وقت ہے۔ اے اللہ! اگر آپ اجازت (جانے کی دے رہے ہیں تو میں نہ آپ کے علاوہ کسی کو اختیار کروں گا، نہ آپ کے گھر کے علاوہ کسی کو گھر بناؤں گا، نہ آپ سے، نہ آپ کے گھر سے بے پرواہی کروں گا۔ اے اللہ! میرے جسم میں عافیت عطا فرما دیجیے، میرے دین کی حفاظت فرما دیجیے اور میری واپسی کو بہتر بنائیے اور جب تک باقی رکھ اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائیے۔ میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو جمع فرمائیے، یقیناً آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔“

زمزم پینے کی دعا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے پورا ہوتا ہے۔^(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً
مِنْ كُلِّ دَاءٍ.^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے نفع بخش علم کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔“

(۱) ابن ماجہ: ۳۰۶۲، ۳۲۰

(۲) مستدرک حاکم: ۱/۴۷۳، حصن: ۳۰۴

زمرم پیتے وقت کیا کہے؟

اے اللہ! مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس مقصد کے لیے زمرم پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔ اے اللہ! میں اس مقصد کے لیے پیتا ہوں قبول فرمائیے (اور مقصد ذکر کرے)۔

حطیم کی دعا

حطیم اور میزابِ رحمت کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔
ملیکہ بنت منکدر رضی اللہ عنہا سے جو محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں یہ دعائے حطیم منقول ہے:

يَا رَبِّ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ مُؤَمِّلًا مَعْرُوفَكَ
فَاَنْلِنِي مَعْرُوفًا مِنْ مَعْرُوفِكَ تُغْنِيْنِي بِهِ عَنْ
مَعْرُوفٍ مِّنْ سِوَاكَ يَا مَعْرُوفًا بِالْمَعْرُوفِ (۱)

”اے اللہ! میں آیا ہوں آپ کے پاس دور دراز کی مسافت سے آپ کی بخششوں کی امید کرتے ہوئے، پس اپنی بخششیں مجھے عطا فرمائیے، جو آپ کے سوا دوسروں کی نوازشوں سے ممتاز کر دے، اے بخشش عطا کرنے والے! جس کی بخشش مشہور ہے۔“

طبری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول پاک ﷺ سے روایت ہے کہ جو بھی دعا میزابِ رحمت کے نیچے کی جائے گی قبول کی جائے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اخیار کے مصلیٰ کے پاس نماز پڑھو اور ابرار (نیکوں) کا پانی پیو، پوچھا گیا کہ اخیار کا مصلیٰ کہاں ہے؟ جواب ملا کہ میزابِ رحمت کے نیچے، پوچھا گیا کہ نیکوں کا شراب کیا ہے؟ جواب دیا: زمرم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ میزابِ رحمت کے نیچے نماز پڑھتے تھے۔^(۱)

سعی شروع کرتے وقت کیا دعا پڑھے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی پاک ﷺ (سعی کے واسطے) صفا پہاڑی پر آئے تو آپ ﷺ نے پڑھا:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ بِهِ.

”صفا اور مروہ اللہ کی اہم علامتوں میں سے ہے، شروع کرتا ہوں جس طرح اللہ نے شروع کیا۔“

پھر مروہ پر چڑھتے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھتے تو قبلہ رخ ہوتے، توحید و تکبیر ادا فرماتے (یعنی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر پڑھتے) پھر یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.^(۲)

”کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لیے بادشاہت ہے، انہی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر شے پر قادر ہیں، انہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ تنہا ہیں، انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی

(۱) ہدایۃ السائل: ۷۸/۱

(۲) سنن کبریٰ: ۹۳/۵

مدد فرمائی، تنہا شکرِ کفار کو شکست دی۔“

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صفا پر یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰی سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰی مِلَّتِهِ وَ
اَعِزَّنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ ^(۱)

”اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی سنت پر زندہ رکھیے اور انہیں کے طریق پر وفات عطا فرمائیے اور فتنوں کی گمراہی سے ہماری نجات فرمائیے۔“

انتباہ: جو دعائیں صفا مروہ پر کی جائیں گی قبول ہوتی ہیں، ان منقول دعاؤں کے علاوہ دیگر عام دعائیں اور اپنی حاجتوں کو خدا سے تضرع و انکساری کے ساتھ مانگیں۔

مروہ پر کیا پڑھے؟

جو دعائیں صفا پر پڑھی جاتی ہیں وہی دعائیں مروہ پر بھی پڑھی جائیں گی، صرف سعی شروع کرتے وقت ”ابدأ“ یہاں نہیں پڑھا جائے گا۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی دعائیں

صفا پر چڑھے تو کیا پڑھے؟

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رخ قبلہ صفا پر قیام کرے اور تکبیر اور دعاؤں میں مشغول رہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حج کے موقع پر (طواف کے بعد) باب صفا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور جب صفا کے قریب آئے اور اس کی بلندی پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رخ قبلہ ہوئے اور توحید و تکبیر کہنے لگے اور یہ پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

تین (۳) مرتبہ پڑھا اور دعائیں مشغول رہے۔

مروہ پر بھی آپ ﷺ نے یہی کیا۔^(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب صفا پر چڑھے اور بیت اللہ
نظر آیا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب وہ صفا پر چڑھتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا
نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
اللَّهُمَّ أَعِصْنِي بِدِينِكَ وَ طَوَاعِيَّتِكَ وَ طَوَاعِيَةِ
نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي حُدُودَكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ
يُحِبُّكَ وَ يُحِبُّ مَلَائِكَتَكَ وَ أَنْبِيَاءَكَ وَ رُسُلِكَ وَ
يُحِبُّ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي لَيْسْرِي وَ

(۱) الفتوحات: ۴/۳۹۷

(۲) سنن کبریٰ: ۵/۹۴۳

جَنَّبَنِي الْعُسْرَىٰ وَاعْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ الْمُتَّقِينَ وَمِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ
 النَّعِيمِ اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ اللَّهُمَّ لَا
 تَقْدِمْنِي لِتَعْذِيبٍ وَلَا تُؤَخِّرْنِي لِسَيِّئِ الْفِتَنِ، اللَّهُمَّ
 إِنَّكَ قُلْتَ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ^(۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے، اکیلے ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں، انہی کے لیے تعریف وہ ہر شے پر قادر اور انہی کے لیے بادشاہت، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، ان کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے، ان کے دین کو خلوص کے ساتھ قبول کرتے ہوئے، اگرچہ کافروں کو پسند نہیں، اے اللہ! میرے دین کی حفاظت فرمائیے اپنی اور رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ، اے اللہ! مجھے حدود سے بچا دیجیے۔ اے اللہ! مجھ بنا دیجیے کہ میں آپ سے محبت کروں، آپ کے فرشتہ سے کروں، تمام انبیاء و رسول سے کروں اور آپ کے صالح نیک بندوں سے محبت کروں، اے اللہ! مجھے اپنا محبوب، ملائکہ کا محبوب، تمام رسولوں اور نبیوں کا محبوب اور اپنے صالح بندوں کا محبوب بنا دیجیے۔ اے اللہ! مجھے سہولتوں سے نوازیے اور مشکلات سے بچائیے۔ دنیا اور آخرت میں مجھے معاف فرما دیجیے۔ اے اللہ! مجھے متقیوں کا امام اور جنت نعیم کا وارث بنا دیجیے۔ اے اللہ! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔ اے اللہ! مجھے عذاب کے لیے پیش نہ کیجیے اور بری آزمائش کے لیے موقع نہ دیجیے۔ اے اللہ! آپ نے کہا ہے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔“

موطا میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب صفا پر چڑھتے تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ اِلَى الْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّائِنِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ^(۱)

”اے اللہ! آپ نے کہا ہے کہ تم دعا مانگو میں قبول کروں گا، یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے، میں آپ سے سوال کرتا ہوں جیسا کہ آپ نے اسلام کی رہنمائی فرمائی کہ اس سے مجھے محروم نہ فرمائیے یہاں تک کہ میری وفات ہو جائے اور میں مسلمان رہوں۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار میں یہ دعا نقل کی ہے جو صفا اور مروہ پر پڑھی جائے گی۔ اس دعا میں آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثنابت شدہ دونوں دعائیں شامل ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ

أَدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْبَيْعَادَ وَإِنِّي
أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي
حَتَّى تَتَوَفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ^(۱)

”اللہ بہت بڑے ہیں، اللہ بہت بڑے ہیں، اللہ بہت بڑے ہیں، ان کے لیے تعریف ہے۔ اللہ بڑے ہیں جیسا کہ ہمیں بتایا، تعریف اللہ کی جو انہوں نے ہمیں بخشا، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، تنہا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لیے بادشاہت ہے انہی کے لیے تعریف ہے۔ زندہ کرتے ہیں، مارتے ہیں، انہی کے قبضہ میں بھلائی ہے، وہ ہر شے پر قادر ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اللہ کا وعدہ پورا ہوا، بندے کی مدد ہوئی، کافروں کی جماعت نا مراد ہوئی۔ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ان کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے ان کے دین میں خلوص کے ساتھ، خواہ کافروں کو پسند نہ ہو، اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے دعا کرو میں قبول کروں گا اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے، جس طرح آپ نے اسلام کی ہدایت دی ہے میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے محروم نہ کریئے گا یہاں تک کہ میں اسلام پر وفات پا جاؤں۔“

سعی میں بیت اللہ کو دیکھ کر کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ سعی کرتے ہوئے صفا پر چڑھے بیت اللہ کو دیکھ کر اللہ پاک کی تعریف اور دعائیں مشغول ہو گئے۔^(۲)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صفا پر چڑھتے ہوئے بیت اللہ کو دیکھتے تو اولاً تین (۳) مرتبہ تکبیر پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

(۱) اذکار: ۲/۱۶۷

(۲) بیہقی: ۵/۹۳

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اسی طرح سات (۷) مرتبہ پڑھتے تو اکس (۲۱) مرتبہ تکبیر ہو جاتی اور سات
(۷) مرتبہ یہ دعا۔^(۱)

میلین اخضرین کے درمیان سعی کرتے وقت کی دعا
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میلین اخضرین کے درمیان
(اب یہ دو سبز ستون کی شکل میں ہیں) یہ پڑھتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ فَإِنَّتِ الْأَعْزُ الْأَكْرَمُ^(۲)

”اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے اور رحم فرمائیے آپ ہی غالب اور زیادہ کرم
فرمانے والے ہیں۔“

سعی کے درمیان کیا پڑھے؟

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بطن
سیل (صفا اور مروہ کے درمیان ایک مقام ہے) پر پہنچے تو یہ پڑھا، یعنی میلین اخضرین
کے پاس:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعْزُ الْأَكْرَمُ^(۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے
نیچے آئے تو یہ پڑھنے لگے:

(۱) بیہقی: ۹۴/۵

(۲) ابن شیبہ: ۳۹۵

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۲۰۳/۲

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ^(۱)

”اے رب! میری مغفرت فرمائیے اور رحم فرمائیے، آپ ہی عزت والے کریم ہیں۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث جس میں آپ ﷺ کے حج کی تفصیل ہے کہ آپ ﷺ جب باب صفا کی طرف آئے تو آپ ﷺ نے پڑھا:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبَدًا أَبَدًا اللَّهُ بِهِ^(۲)

”صفا اور مروہ اللہ کے نشانیوں میں سے اہم نشانیاں ہیں، شروع کرتا ہوں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا۔“

پھر صفا پر چڑھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ ﷺ سعی میں یہ پڑھ رہے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ^(۳)

”اے میرے رب! مغفرت فرمائیے اور رحم فرمائیے اور میری درست راستے کی رہنمائی فرمائیے۔“

مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے وقت کی دعا

امام نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے منیٰ کی جانب متوجہ

ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا لَكَ أَدْعُو فَبِلِغْنِي صَاحِبَ أَمَلِي وَ

(۱) ابن ابی شیبہ: ۳۷۱/۱۰

(۲) الفتوحات: ۴/۲۹۷

(۳) الفتوحات: ۴/۴۰۲

اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ اٰمَنْ عَلَىٰ مِمَّا مَنَنْتَ بِهِ عَلٰی اَهْلِ
طَاعَتِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی سے امیدیں وابستہ ہیں اور آپ سے ہی دعا کرتا ہوں، پس مجھے نیک عمل کی طرف پہنچادیں اور میرے گناہ کی مغفرت فرمادیں اور مجھ پر ایسی نوازشیں فرمائیے جو آپ اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں پر فرماتے ہیں یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔“

جب منیٰ سے عرفات جائے تو کیا پڑھے؟

امام نووی رحمہ اللہ نے منیٰ سے عرفات جانے کی یہ دعا لکھی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ وَجَّهَكَ الْكَرِيْمُ اَرَدْتُ
فَاَجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَ اَرْحَمْنِيْ وَ لَا
تُخَيِّبْنِيْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ^(۲)

”اے اللہ! آپ کی ہی طرف میں نے رخ کیا ہے اور آپ کی مکرّم ذات کا ارادہ کیا ہے، پس میرے گناہ معاف فرمائیے، حج کو قبول فرمائیے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے نامراد نہ رکھیے، یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔“

امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ عرفات جاتے وقت تلاوت قرآن پاک، ذکر الہی اور دعاؤں میں مشغول رہے اور تلبیہ بھی کثرت سے پڑھتا رہے۔^(۳)

حجاج کرام کی ایک عام دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک پرانے کجاوے

(۱) اذکار: ۱۶۸

(۲) اذکار: ۱۶۸

(۳) اذکار: ۱۶۸

(معمولی سواری) اور ایسے کپڑے میں حج کیا جس کی قیمت چار (۴) درہم بھی نہ ہوگی اور یہ دعا فرما رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةً^(۱)

”اے اللہ! وہ حج جس میں نہ ریاکاری ہو نہ شہرت ہو، عطا فرمائیے۔“

فائدہ: عرفات، دعاؤں کی قبولیت کا اہم ترین وقت اور مقام ہے، جس قدر بھی ہو سکے روتے ہوئے، آنسو بہاتے ہوئے مغفرت اور دین و دنیا کی بھلائی کی دعا کرے۔

یہ وہ اہم ترین دین و دنیا کی جامع دعائیں ہیں جو آپ ﷺ اور اجلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرفات میں مانگی ہیں، روتے، گڑ گڑاتے یہ مسنون دعائیں ضرور پڑھنی چاہیے۔

یومِ عرفہ کی دعائیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اور تمام حضرات انبیاء علیہم السلام عرفہ کی شام (ظہر کے بعد) یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کی دعاؤں میں سے آپ ﷺ کی یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَ تَرٰى مَكَانِيْ وَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِىْ اَنَا

الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ
 الْمُسْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ
 الْمُسْكِينِ وَابْتِهَالُ إِلَيْكَ ابْتِهَالُ الْمُنِيبِ الدَّلِيلِ وَ
 أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ مَنْ خَشَعَتْ لَكَ
 رَقَبَتُهُ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَ ذَلَّ لَكَ جَسَدُهُ وَ
 رَغِمَ أَنْفُهُ لَكَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيئًا وَ
 كُنْ بِي رَوْفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمُسْتَوَلِينَ يَا خَيْرَ
 الْمُعْطِينَ (۱)

”اے اللہ! آپ میری بات سن رہے ہیں اور میری جگہ دیکھ رہے ہیں، میرے
 پوشیدہ اور ظاہر کو جانتے ہیں، میری کوئی بات آپ سے چھپی نہیں اور میں سختی
 میں مبتلا ہوں، فریاد کنندہ پناہ کا طالب ہوں، خوف زدہ ہوں، لرز رہا ہوں،
 اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں، آپ سے سوال کرتا ہوں اس طرح
 جس طرح مسکین سوال کرتا ہے گزر گزاتا ہوں آپ کے سامنے ذلیل مجرم کی
 طرح اور آپ کو پکارتا ہوں جیسا ایک مصیبت زدہ ڈرنے والا پکارتا ہے اور اس کی
 طرح پکارتا ہوں جس کی گردن آپ کے سامنے جھکی ہوئی ہو اور جس کے آنسو
 جاری ہوں اور جس کا سارا جسم آپ کے سامنے ذلیل پڑا ہو اور اس کی ناک
 خاک آلود ہو، اے اللہ! مجھے مانگنے میں محروم نہ فرمائیے اور میرے لیے بڑے
 مہربان اور رحیم ہو جائیے۔ اے اللہ! سوال کیے جانے میں اور بخشنے والے میں
 سب سے بہتر ہیں آپ۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص عرفہ کے دن زوال کے بعد درج ذیل دس کلموں کو ہزار بار پڑھ لے تو ضرور خداوند قدوس اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں بشرطیکہ وہ قطع رحمی اور گناہ کی دعا نہ مانگے:

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي
الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ
سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي
الْقُبُورِ قَضَاءُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ
الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ
سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَنجَأَ
مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ^(۱)

”پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان پر ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا تخت زمین پر ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا سمندر میں راستہ ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی آگ میں حکومت ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنت میں ہے، پاک ہے وہ ذات برزخ میں جس کا فیصلہ نافذ ہے، پاک ہے وہ ذات ہوا پر جس کا حکم ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو رکھا، پاک ہے وہ جس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ عرفات کے میدان میں اکثر آپ ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُولُ

اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمُحَيَّائِيْ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ
مَأْبِيْ وَلَكَ رَبِّ تَرَانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَوَسْوَسةِ الصَّدْرِ، وَشَتَاتِ الْاَمْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجْعَلُ فِيْهِ الرِّيحُ^(۱)

”اے اللہ! آپ کی ہی تعریف ہے اس کے مانند جو ہم کہہ رہے ہیں اور بہتر ہے
اس سے جو ہم کہہ رہے ہیں، اے اللہ! آپ کے ہی لیے میری نماز ہے اور
میری قربانی ہے اور میرا جینا اور میرا مرنا ہے اور آپ کی طرف میرا انجام اور آپ کی
ہی طرف اے رب میری وراثت ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے عذابِ قبر سے
اور سینے کے وسوسوں سے اور کام کی پراگندگی سے پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ!
میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جسے ہوالے کر آتی ہے۔“
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عصر کی نماز پڑھے اور عرفات میں
ٹھہرے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ
لِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَ
اغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاَوَّلٰى

پھر ہاتھ نیچے کرے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش رہے، پھر دوبارہ
ہاتھ اٹھائے اور اسی طرح کہے۔^(۲)

(۱) ہدایۃ السالک: ۱۰۲۳، اذکار: ۱۶۹

(۲) ابن شیبہ، حصن: ۲۹۷

بیہقی نے عرفات میں آپ ﷺ سے یہ دعا نقل کی ہے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکثر حضرات
انبیاء کرام علیہم السلام جو مجھ سے قبل تھے ان کی اور میری عرفات کی یہ دعا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَ فِي صَدْرِي نُورًا وَ فِي
سَمْعِي نُورًا وَ فِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
وَ يَسِّرْ لِي أَمْرِي وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَ
شَتَاتِ الْأَمْرِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَ شَرِّ مَا
تَهْبُطُ بِهِ الرِّيَّاحُ، وَ مِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ (۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، انہی
کے لیے بادشاہت ہے انہی کے لیے تعریف ہے، انہی کے ہاتھ میں بھلائی ہے،
وہ ہر شے پر قادر ہیں۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دیں اور میرے سینہ کو
نور سے معمور کر دیں اور میرے کان میں نور کر دیں اور میری آنکھ میں نور کر
دیں، اے اللہ! میرے سینے کو کشادہ فرمائیے اور میرے کام کو آسان فرمائیے،
اے اللہ! میں سینے کے وسوسوں، کام کی پرآگندگی، قبر کی آزمائش سے آپ کی
پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو رات میں آتی ہے
اور اس سے جسے ہوالے کر آتی ہے اور زمانے کے سخت حوادث سے۔“

عرفہ کی چند ماثور دعائیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عرفہ کے دن زوال کے بعد یہ عمل کرے: سورہ فاتحہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ

پھر یہ کلمات سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ

تو اللہ پاک فرماتے ہیں: گواہ رہو ملائکہ میں نے ان کی مغفرت کر دی اور اس کے بارے میں سفارش قبول کی۔^(۱)

عرفہ کے دن قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھے

نبیہی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سو مرتبہ پڑھے)

پھر سو مرتبہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا
مَعَهُمُ

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرشتوں گواہ رہو میں نے معاف کر دیا اور میں نے
اس کے بارے میں شفاعت قبول کی۔^(۱)

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرفہ کے دن آپ ﷺ کو یہ
پڑھتے ہوئے سنا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ
قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، وَاَنَا عَلٰى
ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ. يٰ اَرْبَ.^(۲)

”خود اللہ نے گواہی دی کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور
اہل علم نے کہ انصاف کے ساتھ قائم ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے ان کے،
وہ غالب حکمت والے ہیں، اے میرے رب! میں بھی اس پر گواہ ہوں۔“
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ عرفہ کے دن زوال کے بعد بلند آواز
سے یہ دعا کرتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى
وَرَبِّنَا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاَوَّلٰى

(۱) بیہقی: ۳/۱۳۶۸، القول البدیع: ۲۰۰، ہدایۃ السالک: ۱۰۲۷

(۲) مسند احمد: ۱/۱۶۶، ہدایۃ السالک: ۱۰۲۲/۲

پھر ہلکی آواز سے یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ عَطَائِكَ رِزْقًا طَیِّبًا
مُبَارَكًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَ بِالْاِطْعَاءِ وَ قَضَيْتَ عَلٰی
نَفْسِكَ بِالْاِجَابَةِ وَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ وَ عِدَّكَ وَ لَا
تَكْذِبُ عَهْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ
اِلَیْنَا وَ یَسِّرْهُ لَنَا، وَ مَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكْرِهْهُ اِلَیْنَا
وَ جَنِّبْنَاہُ وَ لَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذَا
اَعْطَيْتَنَا۔^(۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ان کے لیے بادشاہت انہی کے لیے تریف وہ ہر شے پر قادر ہیں۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت کا راستہ دکھائیے، تقویٰ سے مزین فرمائیے، آخرت میں معاون فرمائیے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے آپ کے فضل کا، آپ کی نوازش کا، پاک بابرکت رزق کا، اے اللہ! آپ نے ہمیں دعا کا حکم دیا ہے اور اپنے اوپر قبول دعا کو رکھا ہے، یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے اور اپنے اوپر وعدہ کو جھوٹا نہیں کرتے، اے اللہ! جو بھلائی آپ فرمائیں اس میں ہمیں آپ مقید کر دیجیے اور ہمارے لیے اسے آسان بنا دیجیے اور جو آپ کو ناپسند ہو ہمارے نزدیک بھی اس کو ناپسند بنا دیجیے اور اس سے محفوظ رکھیے، اے اللہ! اسلام عطا فرمانے کے بعد ہمیں اس سے محروم نہ فرمائیے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

عرفات میں یہ دعائیں:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِي وَ قِلَّةَ حِيلَتِي وَ
هَوَانِي عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِلَى مَنْ تَكَلَّنِي
إِلَى عَدُوٍّ يَتَجَهَّنِنِي أَمْ إِلَى قَرِيبٍ مَلَكَتَهُ أَمْرِي إِنْ
لَمْ تَكُنْ سَاحِطًا عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ
أَوْسَعُ لِي أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَضَاءَتْ
لَهُ السَّمَوَاتُ وَ أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَ صَلَحَ عَلَيْهِ
أَمْرُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ أَوْ تُنْزِلَ
عَلَيَّ سَخَطَكَ وَ لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَ لَا حَوْلَ وَ لَا
قُوَّةَ إِلَّا بِكَ (۱)

عرفات سے جاتے وقت کی دعا

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ وَ
اجْعَلْنِي فِيهِ مُفْلِحًا مَرْحُومًا مُسْتَجَابَ الدُّعَاءِ
فَائِزًا بِالْقَبُولِ وَ الرِّضْوَانِ وَ التَّجَاوُزِ وَ الْغُفْرَانِ وَ
الرِّزْقِ الْحَلَالِ الْوَاسِعِ وَ بَارِكْ لِي فِي جَمِيعِ أُمُورِي وَ
مَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ وَ مَالٍ (۲)

(۱) کنز العمال: ۱۷۵/۲

(۲) ہدایۃ السالک: ۱۰۳۸

اس کے بعد درود شریف پڑھے۔

”اے اللہ! اس موقف (عرفہ کی آمد کو) آخری بار نہ بنائیے، (بلکہ اس کے بعد بھی آتے رہیں) اے اللہ! مجھے اس میں کامیاب، رحم کیا گیا اور مستجاب الدعوات بنائیے اور مجھے قبولیت، رضامندی، تجاوز، مغفرت اور وسیع حلال رزق سے سرفراز فرمائیے، تمام امور میں اور اہل مال میں جس طرف جا رہا ہوں برکت عطا فرمائیے۔“

مزدلفہ جاتے ہوئے ذکر، تلاوت اور دعا میں مشغول رہے۔

عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ عرفات میں غروب شمس تک رہے، پھر چلے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے اور تکبیر و تہلیل اور تعظیم و تحمید میں مشغول رہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے مزدلفہ جاتے ہوئے اس دعا کا پڑھنا مستحب لکھا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ، إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَرْغَبُ وَ إِيَّاكَ
أَرْجُو فَتَقَبَّلْ نُسُكِي وَ وَفِّقْنِي وَ ارْزُقْنِي فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ
أَكْثَرَ مَا أَطْلُبُ وَ لَا تُخَيِّبْنِي إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْجَوَادُ
الْكَرِيمُ (۱)

”کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑے ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اللہ بہت بڑے ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اللہ بہت بڑے ہیں، اے اللہ! ہم آپ کی طرف راغب ہیں اور آپ سے امید

کرتے ہیں، میرے حج کو قبول فرمائیے اور جو بھلائی میں طلب کرتا ہوں اس سے زائد کی توفیق اور بخشش عطا فرمائیے اور مجھے نامراد واپس نہ فرمائیے، یقیناً آپ معبود سخی اور کریم ہیں۔“

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عرفات سے مزدلفہ تکبیر و متقبل و تلبیہ کہتا ہوا جائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَفْضْتُ وَ اِلَيْكَ رَغِبْتُ وَ مِنْكَ رَهْبْتُ
فَاَقْبَلْ نُسُكِيْ وَ اعْظِمْ اَجْرِيْ، وَ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَ ارْحَمْ
تَضَرُّعِيْ وَ اسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَ اعْطِنِيْ سُوْلِيْ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ کی ہی طرف کوچ کر رہا ہوں اور آپ کی ہی طرف راغب ہوں اور آپ ہی سے خوف کھاتا ہوں، میرے حج کے اعمال کو قبول فرمائیے اور میرے ثواب کو بڑھائیے اور میری توبہ قبول فرمائیے اور میری مسکنت پر رحم فرمائیے اور میری دعا کو قبول فرمائیے اور میری مرادیں پوری فرمائیے۔“

شبِ مزدلفہ کی دعا

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کا پڑھنا مستحب لکھا ہے:

اَللّٰهُمَّ كَمَا وَفَّقْتَنَا فِيْهِ وَ اَرَيْتَنَا اَيَّاهُ فَوَفَّقْنَا
لِذِكْرِكَ كَمَا هَدَيْتَنَا وَ اغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَا كَمَا
وَعَدْتَنَا بِقَوْلِكَ وَ قَوْلِكَ الْحَقُّ فَاِذَا اَفْضَيْتُمْ مِنْ
عَرَفَاتٍ فَادْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ
ادْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَيِّن

الضَّالِّينَ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَ
 اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ رَبَّنَا آتِنَا فِي
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْكَمَالُ كُلُّهُ وَلَكَ
 الْجَلَالُ كُلُّهُ وَلَكَ التَّقْدِيسُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
 جَمِيعَ مَا اسْلَفْتُهُ وَاعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ وَارْزُقْنِي عَمَلًا
 صَالِحًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
 اَسْتَشْفِعُ اِلَيْكَ بِخَوَاصِّ عِبَادِكَ اَتَوْسَلُّ بِكَ اِلَيْكَ
 اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقْنِي جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ
 بِمَا مَنَنْتَ بِهِ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ وَ اَنْ تُصْلِحَ حَالِي فِي
 الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ^(۱)

”اے اللہ! جیسے یہاں کی توفیق دی اور اسے دکھایا پس ہمیں اپنے ذکر کی توفیق
 عطا فرمائیے جیسا کہ آپ نے ہدایت دی، ہماری مغفرت فرمائیے، ہم پر رحم
 فرمائیے، جیسا کہ آپ نے اپنے قول میں وعدہ کیا ہے اور آپ کا قول حق ہے
 کہ جب تم عرفات سے کوچ کرو تو مشعر حرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس
 طرح اس کا ذکر کرو جیسا کہ تم کو بتایا ہے اور اس سے پہلے تم گمراہ تھے، پھر
 وہاں سے کوچ کرو جہاں سے لوگ کوچ کرتے ہیں، اللہ سے مغفرت مانگو وہ
 مغفرت کرنے والے مہربان ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی

اچھائی عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمائیے اور عذابِ دوزخ سے بچا دیجیے۔ اے اللہ! آپ ہی کے لیے پوری تعریف ہے، آپ ہی کا سارا کمال ہے، آپ ہی کے لیے سارا جلال ہے، آپ ہی کے لیے ساری پاکی ہے، اے اللہ! میرے تمام پچھلے گناہ کو معاف کر دیجیے اور آئندہ حفاظت کیجیے اور عملِ صالحہ کی توفیق دیجیے جس سے مجھ سے آپ راضی ہو جائیں۔ اے بڑے فضل والے! اے اللہ! آپ کے خاص بندے کو آپ کے پاس سفارشی بناتا ہوں اور آپ کی طرف اس کو وسیلہ بناتا ہوں کہ آپ مجھے تمام خیر سے نوازیں اور مجھ پر اسی طرح احسان فرمائیں جیسا کہ آپ اپنے اولیاء پر احسان فرمایا ہے اور یہ کہ میرے حال کو دنیا اور آخرت میں بہتر بنا دیجیے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!“

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مزدلفہ کی رات یہ دعا نقل کی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ هَذَا الْمَكَانِ جَوَامِعَ
الْخَيْرِ كُلِّهِ وَ اَنْ تُصَلِّحَ شَأْنِیْ كُلَّهُ وَ اَنْ تُصَرِّفَ عَنِّیْ
الشَّرَّ كُلَّهُ فَاِنَّهُ لَا یَفْعَلُ ذَلِکَ غَیْرُكَ وَ لَا یَجُوْذِبُهٗ اِلَّا
اَنْتَ. (۱)

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے کہ مجھے آپ اس مکان کی تمام جامعِ خوبیوں سے نوازیے اور یہ کہ میرے تمام احوال کو درست فرما دیجیے اور مجھ سے تمام برائیاں دور فرما دیجیے کہ انہیں آپ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔“

مزدلفہ کی رات بڑی فضیلت و اہمیت کی ہے۔ ذکر، تلبیہ، تلاوتِ قرآن اور

دعاؤں میں یہ رات گزارے کہ یہ رات اولیاء صالحین کی صحبت میں گزر رہی ہے جن کا مصاحب کبھی خالی نہیں جاتا۔^(۱)

مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت کی دعا

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار میں لکھا ہے کہ مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے یہ دعا مستحب ہے۔ عز الدین بن جماعة نے لکھا ہے کہ منیٰ پہنچ کر یہ دعا پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَلَّغَنِيهَا سَالِبًا مُعَافًى اللَّهُمَّ هَذِهِ
مِنِّي قَدْ أَتَيْتُهَا وَأَنَا عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَى أَوْلِيَائِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحِرْمَانِ وَالْمُصِيبَةِ فِي دِينِي يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ^(۲)

”تعریف اس اللہ کی جس نے مجھے سلامتی اور عافیت کے ساتھ یہاں پہنچایا، اے اللہ! یہ منیٰ ہے یہاں آیا ہوں، میں آپ کا بندہ ہوں، آپ کے قبضہ میں ہوں، میں آپ سے ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو بخشا ہے آپ نے اپنے دوستوں کو، اے اللہ! میں محرومی سے اور دینی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!“

عز الدین بن جماعة رحمۃ اللہ علیہ نے مزدلفہ سے کوچ کرتے ہوئے اس دعا کو

مستحب قرار دیا ہے:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَفْضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ وَإِلَيْكَ

(۱) ہدایۃ السالک: ۱۰۵۸

(۲) انذنا سک: ۱۰۹۲، اذکار: ۲۳۴، ہدایۃ: ۱۰۹۳

تَوَجَّهْتُ وَمِنْكَ رَهْبْتُ فَأَقْبَلْ نُسُكِي وَاعْظُمْ
 أَجْرِي وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي
 وَاعْظِنِي سُوءِي وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ^(۱)

”اے اللہ! میں نے آپ کی طرف کوچ کیا ہے، آپ کے ہی عذاب سے خوف
 زدہ ہوں، آپ کا ہی رخ کیا ہے، آپ سے ڈرتا ہوں، پس میرے اعمالِ حج کو
 قبول فرمائیے، میرے اجر کو زیادہ فرمائیے، میری مسکنت پر رحم فرمائیے، میری
 توبہ قبول فرمائیے اور میری مرادیں پوری فرمائیے، خدا کا درود ہو مخلوق کے
 بہترین محمد ﷺ پر، ان کے آل پر، ان کے رفقاء پر اور برکت اور سلام ہو۔“

رمی جمرہ کی دعا

جرمہ عقبہ کی رمی کے وقت کیا پڑھے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جمرہ کبریٰ آئے اور سات
 (۷) کنکریاں ماری اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے جاتے تھے۔^(۲)
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ جمرہ عقبہ کی رمی
 فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا^(۳)

”اے اللہ! حج کو قبول اور گناہ کو معاف فرمائیے۔“

(۱) ہدایۃ السالک: ۱۰۷/۳

(۲) الفتوحات: ۱۹/۵

(۳) ابن شیبہ: ۳۷۲/۱۰، حصن: ۲۹۹

صاحب محیط حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَحِزْبِهِ^(۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر رمی کے بعد (اللہ اکبر کے بعد) یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَ قَوِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَ اجْعَلِ
الْاٰخِرَةَ خَيْرًا لِّيْ مِنَ الْاَوَّلٰى^(۲)

بہتر یہ ہے کہ رمی کے وقت تکبیر جو سنت سے ثابت ہے اس کے بعد دعائے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ”اللھم اجعلہ... الخ“ کو شامل کرے۔

ایام تشریق میں جہرات کی رمی میں کیا پڑھے؟

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایام تشریق کی رمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال شمس کے بعد کی، ہر جہرات (جہرہ اولیٰ، جہرہ وسطیٰ، جہرہ عقبہ) پر سات کنکریاں مارتے اور تکبیر کہتے اور جہرہ اولیٰ اور جہرہ وسطیٰ پر رکتے اور خوب دیر تک رک کر دعا کرتے اور تضرع و زاری کرتے اور تیسری رمی کے بعد نہیں ٹھہرتے (یعنی دعائے کرتے)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہرہ اولیٰ کی رمی فرماتے تو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، اس کے بعد آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا مانگتے، پھر جہرہ وسطیٰ کی رمی فرماتے، پھر بائیں جانب ہو جاتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا فرماتے پھر جہرہ عقبہ کی رمی فرماتے اور وہاں نہ رکتے یعنی دعائے فرماتے بلکہ چل دیتے۔^(۳)

فائدہ: جہرہ اولیٰ اور جہرہ وسطیٰ کی رمی کے بعد طویل دعا مسنون ہے۔

(۱) ہدایۃ السالک: ۱۱۱۲/۳

(۲) ہدایۃ السالک: ۱۱۱۲/۳

(۳) بخاری: ۲۳۶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اتنی دیر رکتے جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔^(۱)
علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار میں لکھا ہے کہ حضور قلب اور خشوع جو ارجح
کے ساتھ طویل دعائیں بہ مقدار سورہ بقرہ کے پڑھے۔^(۲)

حج یا عمرہ میں حلق سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے الاذکار میں بیان کیا ہے کہ حلق سے فارغ ہونے پر یہ
دعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَضَىٰ عَنَّا نُسْكَتَنَا اَللّٰهُمَّ
زِدْنَا اِيْمَانًا وَ اِيْقِيْنًا وَ تَوْفِيْقًا وَ عَوْنًا وَ اَغْفِرْ لَنَا وَ
لِاَبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ الْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔^(۳)

”اللہ ہی بڑے ہیں، تعریف اس خدا کی جس نے حج کے مناسک کو ہم سے پورا
کر دیا۔ اے اللہ! ایمان و یقین، توفیق و امداد میں زیادتی فرمائیے، اے اللہ!
ہمارے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائیے۔“

تکبیر

حلق کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے۔ ابن جماعہ نے نقل کیا ہے کہ بعض علمائے
احناف سے حلق کے وقت یہ دعا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ نَاصِيَّتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
نُّوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَ

(۱) الفتوحات: ۲۶

(۲) الفتوحات: ۲۳۵

(۳) اذکار: ۲۳۴

اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ تَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ^(۱)

”اے اللہ! یہ پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، بس ہر بال کے بدلے قیامت میں ایک نور عطا فرمائیے، اے اللہ! میری جان میں برکت عطا فرمائیے اور میرے گناہوں کو معاف فرمائیے، اپنی رحمت سے میرے اعمال کو قبول فرمائیے، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!“

طوافِ وداع کے موقع پر ملتزم کی دعا

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا طوافِ رخصت کرتے وقت ملتزم کے پاس یہ دعا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ قَتِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَ بَارِكْ لِيْ
فِيْهِ وَ اخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ^(۲)

”اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرمائیے اور عطا کردہ رزق پر مجھے قناعت عطا فرمائیے اور اس میں برکت عطا فرمائیے، ہر غیبوت پر میرے لیے بھلائی کا نگہبان بن جائیے۔“

ابراہیم رضی اللہ عنہ نے عبد الرزاق سے نقل کیا ہے کہ جب تم مکہ سے واپسی کا ارادہ کرو تو تم (وداعی طواف کے) سات چکر پورے کرو، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھو، پھر حجر اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان ملتزم پر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ حَمَلْتَنِيْ

(۱) ہدایۃ السالک: ۳/۱۱۵۹

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۲۱۰

عَلَى دَابَّتِكَ وَ سَيَّرْتَنِي فِي بِلَادِكَ حَتَّى أَدْخَلْتَنِي
 حَرَمَكَ وَ أَمَنَكَ وَ هَذَا بَيْتُكَ وَ قَدْ رَجَوْتُكَ رَبِّ
 فِيهِ بِحُسْنِ ظَنِّي بِكَ أَنْ يَكُونَ قَدْ غَفَرْتَ لِي وَ إِنْ
 كُنْتَ رَبِّ غَفَرْتَ لِي فَأَرْدَدْ عَنِّي رِضًا وَ قَرِّبْنِي
 إِلَيْكَ زُلْفًا وَ إِنْ كُنْتَ رَبِّ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَمِنْ الْآنَ
 رَبِّ فَاغْفِرْ لِي قَبْلَ أَنْ يَنَائِي عَنِّي بَيْتُكَ يَا رَبِّ هَذَا
 أَوْ أَنْ أَنْصِرَافِي إِنْ أَذْنْتَ لِي غَيْرَ رَاغِبٍ عَنكَ وَ لَا
 عَنْ بَيْتِكَ وَ لَا مُسْتَبْدِلٍ بِكَ يَا رَبِّ وَ لَا بَبَيْتِكَ
 اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِي وَ عَنْ
 يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَ مِنْ أَمَامِي وَ مِنْ وَرَائِي حَتَّى
 تَقْدِمَنِي إِلَى أَهْلِي فَإِذَا قَدِمْتَنِي رَبِّي فَلَا تَتَخَلَّ عَنِّي وَ
 اكْفِنِي مُؤْنَةَ أَهْلِي وَ مُؤْنَةَ خَلْقِكَ إِنَّكَ وَلِيٌّ وَ
 وَلِيَّهُمْ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے بندے کا بیٹا ہوں اور آپ کی
 بندی کا بیٹا ہوں، اے اللہ! آپ نے مجھے سواری پر لا دیا، اپنے شہر میں پہنچایا
 مجھے، یہاں تک کہ مجھے اپنے حرم اور امن کی جگہ میں داخل فرمایا اور یہ آپ کا
 گھر ہے۔ اے رب! میں نے آپ سے امید کی ہے آپ کے ساتھ حسن ظن

قائم کرتے ہوئے کہ آپ مجھے معاف کریں گے پس اگر آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو خوشنودی میں زیادتی فرمائیے اور مجھے اپنا تقرب عطا فرمائیے، اے رب! آپ نے میری مغفرت اب تک نہیں فرمائی تو اب سے میری مغفرت فرما دیجیے اے میرے رب! قبل اس بات کے کہ میں آپ کے گھر سے رخصت ہوں، اے میرے رب! اب یہ میرے لوٹنے کا وقت ہے، اگر آپ مجھے اجازت دے اس حال میں کہ نہ آپ سے اور آپ کے گھر سے بے توجہی ہو اور نہ اے رب آپ کے اور آپ کے گھر کا بدل ڈھونڈوں۔ اے اللہ! میری حفاظت فرمائیے سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، آگے سے، پیچھے سے یہاں تک کہ آپ مجھے اہل میں پہنچادیں آپ مجھے نہ چھوڑیئے گا اور کافی ہو جائیں آپ میرے گھر والوں کے صرفہ کے لیے اور اپنے مخلوق کی ضرورت کے لیے آپ میرے اور ان سب کے نگران ہیں۔“

مدینہ طیبہ کی دعائیں

روضہ اطہر نظر آئے تو کیا پڑھے؟

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ کے اشجار اور حرم (روضہ اطہر) نظر آنے پر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلٰی اَبْوَابِ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ
قَبْرِ نَبِيِّكَ مَا رَزَقْتَهُ اَوْلِيَاءَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَ
اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ^(۱)

”اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں اور مجھے اپنے نبی کی قبر کی

زیارت کی توفیق عطا فرمائیے جیسا کہ آپ نے اپنے دوستوں اور اہل عبادت کو توفیق دی۔ میری مغفرت فرمائیے اور مجھ پر رحم فرمائیے، اے بہترین سوال کیے جانے والے!“

عز الدین بن جماعة رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب آثارِ مدینہ نظر آئے، حرمِ مدینہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وَقَايَةً مِنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَ سُوءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ ارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ مَا رَزَقْتَهُ اَوْلِيَاءَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَ اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ (۱)

”اے اللہ! یہ آپ کے رسول پاک کا حرم ہے، پس اسے میرے لیے جہنم سے رکاوٹ بنا دیں اور عذاب اور برے حساب سے امن دینے والا بنا دیجیے، اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے، اپنے رسول کی ایسی زیارت سے نوازیے جیسی زیارت سے آپ اپنے دوستوں کو اور اہل عبادت کو نوازتے ہیں، میری مغفرت فرما دیجیے اور مجھ پر رحم فرما دیجیے، اے بہتر وہ جس سے سوال کیا جائے۔“

جب مسجدِ نبوی میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب مسجدِ نبوی داخل ہوتے تو یہ کہتے:

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْنَا وَبِسْمِ
اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (۱)

مزید یہاں وہی دعائیں ہیں جو عام مسجد میں داخل ہونے کی ہیں۔

روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء میں بیان کیا ہے کہ ابن ندیم رحمۃ اللہ علیہ (جو
صحاح ستہ کے راوی ہیں) کی یہ روایت ہے کہ جو شخص نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر اطہر پر
کھڑے ہو کر یہ آیت کریمہ پڑھے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ الخ پھر ستر
(۷۰) مرتبہ کہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ

تو فرشتہ کہتا ہے: اے بندے! اللہ پاک بھی تم پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور
تمہاری تمام ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ پوری آیت کریمہ پڑھنے
کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ

پڑھے تو دین کی تمام ضرورتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔

روضہ اقدس پر سلام و درود

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ اقدس پر درود و سلام کے یہ صیغے نقل کیے ہیں

جو نہایت ہی جامع اور ذو معنی ہے۔ حاضری کے مبارک وقت میں جالی کے سامنے تقریباً ایک گز کے فاصلے سے پشتِ قبلہ ہو کر نہایت خشوع و خضوع سے پیش کیا جائے، علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اولاً دو رکعت نماز پڑھی جائے پھر اس سلام کو پڑھا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حاضری اور سلام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پشت کی جائے گی۔^(۱)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا
خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
يَا حَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمَحْجَلِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَشِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَذِیْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلَى اَهْلِ بَیْتِكَ الطَّاهِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلَى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَصْحَابِكَ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلَى
سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ سَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِیْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا

جَزَى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى
 عَلَيْكَ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي الْآخِرِينَ أَفْضَلَ
 وَاكْمَلَ وَأَطْيَبَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ
 كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَرْنَا بِكَ مِنَ
 الْعَمَى وَالْجَهَالَةِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
 أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآمِينُهُ وَخَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالََةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ
 نَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، اللَّهُمَّ
 آتِهِ نِهَآيَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْمَلَهُ الْآمِلُونَ^(۱)

اس کے بعد اپنے لیے اور عام اہل ایمان کے لیے دعا کرے، اس کے بعد
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَصَفِيَّهِ وَ
 ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَ لِقَاكَ فِي
 الْقِيَامَةِ آمِنًا وَبَرًّا.

پھر ایک ہاتھ دائیں جانب ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام
 پیش کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ
الَّذِي أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنِ
الْإِسْلَامِ وَالْأُمَّةِ خَيْرًا^(۱)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے الایضاح میں روضہ اقدس و اطہر پر مواہبہ کے سامنے
صلوٰۃ و سلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَذِيرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرٍ، السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا طَهْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَاهِرٍ، السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْأُمَّةِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ
الْمُرْسَلِينَ، يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ
الْخَلَائِقِ، اِجْمَعِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ
الْمُحَجَّلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى آلِكَ وَ أَهْلِ بَيْتِكَ
وَ أَزْوَاجِكَ وَ ذُرِّيَّاتِكَ وَ أَصْحَابِكَ اِجْمَعِينَ، السَّلَامُ

عَلَيْكَ وَ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَ جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ جَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا
 جَزَى نَبِيًّا وَ رَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ
 كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ، أَفْضَلَ
 وَ اكْمَلْ وَ أَطْيِبْ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ
 أَجْمَعِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ خَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَ أَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ
 نَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَ جَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ

اللَّهُمَّ وَ آتِهِ الْوَسِيلَةَ وَ الْفَضِيلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا
 مَحْمُودًا ۖ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَ آتِهِ نِهَایَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ
 يُسْأَلَهُ السَّائِلُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
 رَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَزْوَاجِهِ وَ
 ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ
 بَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ ۖ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ
 أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ
 إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ^(١)

صلوٰۃ و سلام سے فارغ ہو کر قبلہ رخ ہو کر اپنی جگہ یہ دعا پڑھے
 اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ لَوْ اَنْتَهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا
 اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ
 الرَّسُوْلُ لَوْ جَدُّوْا اللّٰهَ تَوَابًا رَّحِيْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ
 سَمِعْنَا قَوْلَكَ وَ اطَعْنَا اَمْرَكَ وَ قَصَدْنَا نَبِيَّكَ هٰذَا
 مُسْتَشْفِعِيْنَ بِهٖ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَ مَا اَثْقَلَ
 ظُهُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَاٰبِيْنٍ اِلَيْكَ مِنْ زَلٰلِنَا
 مُعْتَرِفِيْنَ بِخَطَايَانَا وَ تَقْصِيْرِنَا اَللّٰهُمَّ فَتُبْ عَلَيْنَا وَ
 شَفِّعْ نَبِيَّكَ هٰذَا فِيْنَا وَ ارْفَعْنَا بِمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكَ وَ
 حَقِّهٖ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ
 لِاٰخَوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ
 قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَوْفٌ رَّحِيْمٌ^(۱)

قبر اطہر سے رخصت ہوتے وقت سلام کے بعد یہ پڑھے
 اولاً دو رکعت نماز پڑھے، دعا کرے، پھر روضہ اقدس پر حاضر ہو کر سلام اور
 دعائے شفاعت کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِحَرَمِ رَسُوْلِكَ وَ

يَسِّرْ لِي الْعُودَ إِلَى الْحَرَمَيْنِ سَبِيلًا سَهْلَةً بِمَنِّكَ وَ
فَضْلِكَ وَ ارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَ رُدَّنَا سَالِبِينَ غَانِمِينَ إِلَى أَوْطَانِنَا
آمِينَ^(۱)

”اے اللہ! اپنے رسول پاک ﷺ کے حرم کی آمد اور زیارت کو آخری بار نہ
بنائیے اور اپنے احسان و فضل سے دوسری مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت و
حاضری کو سہل اور آسان بنائیے، دین اور دنیا کی عافیت عطا فرمائیے، نفع اور
سلامتی کے ساتھ ہمیں اپنے وطن واپس پہنچا دیجیے۔ آمین ثم آمین۔“

بقیع غرقد، جنت البقیع کا مسنون سلام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بقیع تشریف لے جاتے تو یہ
سلام پیش فرماتے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَ اتَاكُمْ مَا
تُوعَدُونَ غَدًا مُوَجَّلُونَ وَ إِنَّا إِنْشَاءَ اللَّهُ بِكُمْ
لَا حِقُّونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ^(۲)

”سلامتی ہو تم پر قوم مؤمن کے گھر والوں، تمہارے پاس وہ آگیا جس کا تم
سے کل کے لیے وعدہ کیا گیا تھا (یعنی آئندہ بعد موت کا) جس کا وقت مقرر
تھا، انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! اہل بقیع غرقد کی
مغفرت فرما دیجیے۔“

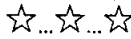
(۱) اذکار: ۱۷۵

(۲) سنن کبریٰ: ۲۴۹/۵

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الیضاح میں جنت البقیع کا یہ سلام ذکر کیا ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا أَنْشَاءُ اللَّهُ
بِكُمْ لَا حِقُّونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ،
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ^(۱)

”سلامتی ہو تم پر اے قوم مؤمن کے گھر والوں! انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! البقیع والوں کی مغفرت فرما دیجیے۔ اے اللہ! ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجیے۔“



مختلف متفرق دعاؤں کا بیان

اگر جانور سرکش ہو جائے پریشان کرے تو کیا دعا پڑھے؟
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کسی کا جانور پریشان کرے
مثلاً (دودھ نہ دے، پیر مارے وغیرہ) تو یہ آیت اس کے کان میں پڑھے:

أَفْعَيْزِ دِينَ اللَّهِ يَبْعُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ^(۱)

”کیا اب کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں اللہ کے دین کے علاوہ اور اسی کے حکم میں
ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، خوشی سے یا لاچارگی سے اور اسی کی طرف
سب لوٹائے جائیں گے۔“

فائدہ: جانوروں کو نرم اور مطیع کرنے کے لیے یہ دعا بہت موثر ہے، دودھ میں
بھی زیادتی ہوتی ہے۔ تعویذ بنا کر گلے میں بھی باندھا جاسکتا ہے۔

جو جانور کی پیٹھ یا موٹر سائیکل وغیرہ پر نہ بیٹھ سکے

حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
انہوں نے یہ شکایت کی کہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کے سینے پر ہاتھ مار کر یہ دعا دی:

اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا^(۲)

(۱) الاتقان للسيوطي: ۲/۲۱۰

(۲) بخاری: ۹۳۸، مسلم: ۲/۲۹۷، ابن ماجہ: ۱۵

”اے اللہ! ان کو استحکام عطا فرمائیے اور ہادی ہدایت یافتہ بنائیے۔“

جانور خریدے تو کیا پڑھے؟

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب کوئی جانور وغیرہ خریدے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَا جُبِلَ عَلَیْہِ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا جُبِلَ عَلَیْہِ^(۱)

”اے اللہ! میں اس کی بھلائی کا اور جس پر یہ پیدا کیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور جس برائی پر یہ پیدا کیا گیا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

عیدین کے موقع پر کس طرح مبارکباد دے؟

حضرت حوشب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عید کے دن میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو میں نے کہا:

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ

تو انہوں نے بھی مجھے:

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ

کہا: (یعنی خدا ہمیں اور تمہیں قبول فرمائے)

راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو امامہ باہلی اور واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہما نے عید

کے دن ملاقات پر ایک دوسرے سے کہا:

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنَكَ (۱)

”اللہ ہمیں اور تمہیں قبول فرمائے۔“

جب قربانی کرے یا جانور ذبح کرے تو کیا پڑھے؟

اخش ابن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عید گاہ میں نماز

پڑھی، پھر دو مینڈھوں کو قبلہ رخ کیا اور یہ پڑھ کر ذبح فرمایا:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّمِيِّ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

”میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ٹھیک ٹھیک جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا

اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، اللہ کے نام سے، اللہ بڑے ہیں۔“

پھر ذبح کرنے کے بعد یہ کہا:

اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ (۲)

عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے

فرمایا: کھڑی ہو، اپنے جانور کو ذبح کرو، اس کا پہلا قطرہ جو گرے گا اس سے جو گناہ تم

نے کیا ہو گا معاف ہو گا اور یہ پڑھو (ذبح سے پہلے):

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ

الْمُسْلِمِينَ (۳)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۲۳۴/۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۲۴۶/۲

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۲۴۵/۲

”میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، ان کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں شروع سے ہی مسلمان ہوں۔“

فائدہ: ذبح کرتے وقت دونوں دعاؤں، ”انی وجہت“ اور ”ان صلوتی“ ملا کر پڑھے پھر ذبح کرے اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے، پھر ذبح کے بعد ”اللهم تقبل منی“ پڑھے یا ”منی“ کے بجائے جن لوگوں کی طرف سے قربانی ہو اس کا نام لے۔

غیر مسلم کو تو کیا دعا دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک مجوسی خادم تھا جو ان کی زمین پر کام کرتا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سے دعا کے طور پر یہ کہا کرتے تھے:

اَطَالَ اللهُ اَعْمَارَكُمْ وَاَكْثَرَ اَمْوَالَكُمْ^(۱)

”اللہ تعالیٰ عمر اور مال زائد کرے۔“

ایک یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے درخواست کی کہ ہمارے لیے دعا کر دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی:

اَكْثَرَ اللهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَاَصَحَّ جَسَدِكَ وَاَطَالَ عُمْرَكَ^(۲)

ابراہیم غنوی رحمۃ اللہ علیہ دعا جائز قرار دیتے تھے: ”هذاك الله“۔^(۳)

جب وسوسہ آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو

(۱) ابن ابی شیبہ: ۴۳۸/۱۰

(۲) ابن ابی شیبہ: ۴۳۰/۱۰

(۳) ابن ابی شیبہ: ۱۱

وسوسہ آئے، توحید اور مذہب کے بارے میں شیطانی خیالات آئیں تو ”قل هو الله احد“ الخ پڑھے ”اعوذ بالله من الشيطان الرجيم“ پڑھے اور بائیں جانب تھکاردے اور مسلم کی روایت میں ہے: ”آمنت بالله ورسوله“ پڑھے۔^(۱)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ پاؤ تو یہ پڑھو:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ^(۲)

”وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے، وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔“

جب کسی حادثہ، نقصان یا موت وغیرہ کی خبر پائے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کوئی مصیبت اور حادثہ پہنچے تو کہو:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَاجِرْنِي فِيهَا وَابْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا^(۳)

”اللہ کے لیے ہم ہیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے، اے اللہ! آپ سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں، اے اللہ! مجھے اس کا ثواب دے اور اس کا بہتر بدل عنایت فرمائیں۔“

(۱) ابوداؤد: ۶۴۹

(۲) اتقان: ۲/۲۱۱

(۳) ابن سنی: ۱۹۴، رقم: ۵۸۵، ابوداؤد: ۴۴۵

مجلس کی دعائیں

مجلس سے اٹھتے وقت کیا کہے؟

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

”اے اللہ! آپ پاک ہیں اور آپ کی تعریف، میں گواہ ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا (جو دعا اوپر ذکر کی گئی) مجلس کا کفارہ ہے (جس سے مجلس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے)۔^(۱)

مجلس میں کیا ذکر کرتا رہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں سو مرتبہ سے بھی زائد یہ پڑھا ہو گا:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ^(۲)

”اے میرے رب! میری مغفرت فرمائیے، میری توبہ قبول فرمائیے، آپ توبہ قبول فرمانے والے رحم کرنے والے ہیں۔“

مجلس کے اختتام میں درود پاک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم کسی جگہ

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۶۵۹/۳

(۲) ابن سنی: ۱۵۳، رقم: ۴۵۰

بیٹھے اور خدا کا ذکر نہ کرے، نہ مجھ پر درود بھیجے تو ایسی مجلس قیامت کے دن باعثِ افسوس ہوگی۔^(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ جمع ہوں اور پھر اٹھ جائیں اور خدا کا ذکر نہ کریں تو گویا وہ کسی مردار گدھے پر سے اٹھے ہیں۔^(۲)

مجلس کا اختتام ذکر پر ہو

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بھی کسی مقام پر جمع ہوں پھر الگ ہوں اور انہوں نے خدائے پاک کا ذکر نہ کیا تو ایسی مجلس قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگی۔^(۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ بڑے ترازو میں اس کے اعمال تولے جائیں اسے چاہیے کہ مجلس کے آخر میں جب اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ^(۴)

قرض ادا کرنے والے کو کیا دعا دے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا اونٹ قرضہ مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دے دو، لوگوں نے (دیکھ کر) کہا: اس سے اچھے کے علاوہ نہیں ہے (یعنی قرض جو لیا تھا اس سے

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۶۶۲/۳، ابن سنی: ۱۵۳، رقم: ۴۵۱

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۶۶۲/۳، ابن السنی: ۱۵۲، رقم: ۴۴۷

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۶۶۱/۳، ابن السنی: ۱۵۲، رقم: ۴۴۷

(۴) نزول الابرار: ۳۶۹، اذکار

عمدہ ہے) آپ ﷺ نے کہا: دے دو، اس نے کہا:

أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ. ^(۱)

”آپ نے پورا کیا، خدا آپ کو پورا کرے۔“

کوئی معذرت چاہے تو کیا جواب دے؟

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ (فتح مکہ) کے موقع پر آپ ﷺ ارکن اور مقام کے درمیان کھڑے تھے۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: قریش کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کہا: وہ آپ اور آپ کے بھائی کی اولاد (یعنی قریبی رشتہ دار ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: (ان کے گزشتہ جرموں پر گرفت کے بجائے) میں وہ کہتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ. ^(۲)

”آج تم پر کوئی گرفت نہیں، خدا تمہیں معاف فرمائے، وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔“

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو کیا دعا کرے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کسی کا کوئی سامان گم ہو جائے یا غلام وغیرہ بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَاْدَ الصَّلَاةِ وَهَادِيَ الصَّلَاةِ اَنْتَ تَهْدِيْ
مِنَ الصَّلَاةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ صَالَتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ

(۱) نزل الابرار: ۳۸۳، بخاری: ۳۲۲/۱، ابن ماجہ

(۲) ابن سنی: ۱۱۴، رقم: ۳۱۹

فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ (۱)

”اے اللہ! گم شدہ کو واپس لانے والے اور گم شدہ کو راستہ بتانے والے، آپ ہی گم شدہ کو راستہ دکھا سکتے ہیں، مجھے میرا گم شدہ واپس کر دیجیے اپنی قدرت سے اور اپنے غلبہ سے کہ آپ ہی کی عطا اور فضل سے ہے۔“
یادورکعت نماز پڑھے اور تشہد کے بعد یہ کہے:

بِسْمِ اللَّهِ يَا هَادِيَ الصَّالِّ وَرَادَّ الصَّالَةِ أُرْدُدْ عَلَيَّ
صَالَتِي بِعِزَّتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَ
فَضْلِكَ (۲)

رات میں جب آسمان کی جانب دیکھے یا نگاہ پڑے تو کیا پڑھے؟
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ایک رات کچھ حصہ شب گزرنے کے بعد (گھر سے) نکلے اور آسمان کی جانب دیکھا تو یہ آیتیں پڑھیں:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الخ (آل عمران: آیت

نمبر: ۱۹۰ سے آخر سورت تک)

پھر یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي
نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَ عَنْ شِمَالِي نُورًا وَ مِنْ بَيْنِ

(۱) حصن: ۳۶۲، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۳

(۲) حصن: ۳۶۲، ابن ابی شیبہ: ۱۰/۳۹۰

يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ
تَحْتِي نُورًا وَأَعْظَمُ لِي نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ^(۱)

”اے اللہ! میرے دل میں، میری آنکھ میں، میرے کان میں نور پیدا فرما
دیجیے، میرے دائیں جانب، بائیں جانب، میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے
اوپر، میرے نیچے نور پیدا فرمادیجیے اور قیامت کے دن نور عظیم عطا فرمائیے۔“

جب پانی کے جہاز یا کشتی پر سفر کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے
فرمایا: ہماری امت کا غرق سے مامون رہنا اس میں ہے کہ جب وہ سوار ہو تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ الْمَلِكِ وَ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَ
الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ السَّمَوَاتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ بِسْمِ
اللَّهِ هَجْرِيهَا وَ مُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ^(۲)

”اللہ کے نام سے جو بادشاہ ہیں، لوگوں نے اللہ کے مرتبہ کی رعایت نہیں کی،
تمام زمین ان کے قبضہ میں اور آسمان ان کے دائیں ہاتھ میں قیامت کے دن
ہو گا، پاک ہیں بلند و بالا ہیں اس سے جو شریک کرتے ہیں، اللہ ہی کے نام سے
چلنا اسی کے نام سے لنگر ڈالنا ہے۔ میرے رب معاف کرنے والے اور رحم
کرنے والے ہیں۔“

علامہ جزیری رحمہ اللہ کی ”حصن حصین“ اور ابن سنی رحمہ اللہ کی ”عمل الیوم“ میں

(۱) ابن سنی: ۲۵۰، رقم: ۷۶۹

(۲) نزول الابراہ: ۳۳۳

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اولاً ”بسم اللہ مجریہا“ آخر تک پھر ”وما قدرہ واللہ“ سے آخر تک پڑھے۔^(۱)

کسی چیز کی اچھائی سے نظر لگنے کا اندیشہ ہو تو کیا پڑھے
حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر خدشہ ہوتا کہ
نظر لگنے سے کچھ ہونہ جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:
اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا تَصْرُدْ۔^(۲)

”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرمائیے اور ضرر سے اسے بچائیے۔“
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی
شی کو دیکھ کر متعجب ہو جائے (نظر کا اندیشہ ہو) یہ پڑھ لیا کرے:
مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
”جو خدا چاہے وہی ہو گا، نہ کوئی قوت طاقت سوائے خدا کے۔“^(۳)

جب کوئی معاملہ مشکل میں پڑ جائے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ أَنْتَ تَجْعَلُ
الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔^(۴)

”اے اللہ! کوئی آسان نہیں مگر جسے آپ آسان فرمادیں، آپ ہی مشکل کو
آسان بنادیں جب چاہیں۔“

(۱) حصن: ۲۸۳، ابن سنی: ۱۶۸، رقم: ۵۰۱

(۲) ابن سنی: ۸۱، رقم: ۲۰۸

(۳) ابن ابی الدنیا، الشکر: ۱۰، نزل الابرار: ۳۸۱، ابن سنی: ۸۰، رقم: ۲۰۷

(۴) ابن سنی: ۱۲۵، رقم: ۳۵۳

جب کوئی مشکل، پیچیدہ مسئلہ پیش آجائے تو یہ دعا پڑھے، خدائے پاک کی جانب سے مسئلہ کے حل کے اسباب پیدا ہوں گے۔
حضرت مالک اشجعی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رنجیدہ اور پریشان ہو تو یہ پڑھ لیا کرو:

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ^(۱)

”کافی ہیں اللہ اور بہترین کارساز ہیں۔“

کسی کا کوئی کام کر دے تو اسے کیا دعا دے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ایک شخص نے دودھ دوہ دیا تو آپ ﷺ نے ان کو یہ دعا دی:

اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ^(۲)

”اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرمائیے۔“

کوئی محبت یا تعلق ظاہر کرے تو کیا کہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے اس کو بتا دیا؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے بتادو، اس نے جا کر کہا: اے بھائی! میں اللہ کے واسطے تجھ سے محبت رکھتا ہوں، اس نے جواب میں کہا:

أَحَبَّكَ اللَّهُ الَّذِي أَحَبَّبْتَنِي لَهُ^(۳)

”تم سے خدا محبت کرے جس کے لیے تم نے مجھ سے محبت کی۔“

(۱) ابن سنی: ۱۲۴، رقم: ۳۵۱

(۲) ابن سنی: ۱۰۵، رقم: ۲۸۶، مسند احمد: ۵/۲۴۰

(۳) ابن سنی: ۷۷، رقم: ۱۹۸

کوئی شخص اگر کوئی بات بھول جائے یا دنہ آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت عثمان بن الحرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بات کرنا چاہتا ہو اور وہ بھول جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھے۔^(۱)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”القول البدیع“ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کچھ بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو انشاء اللہ یاد آجائے گا۔^(۲)

طاعون وغیرہ متعدی مہلک بیماری کے موقع پر کیا پڑھے؟

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ طاعون کے موقع پر کثرت سے درود پڑھنا طاعون کو دور کرتا ہے۔ ابن ابی حبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَعْصِمُنَا
بِهَا مِنَ الْاَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
السَّيِّئَاتِ^(۳)

”اے اللہ! رحمت نازل فرمائیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی رحمت جو ہمیں تمام خوف و آفات سے محفوظ کر دے اور تمام گناہوں سے پاک کر دے۔“

جب وحشت محسوس کرے تو کیا پڑھے؟

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وحشت کی شکایت کی (یعنی دل میں سکون و اطمینان نہیں رہتا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) ابن سنی: ۱۰۵، رقم: ۲۸۸

(۲) القول البدیع: ۲۱۷

(۳) القول البدیع: ۲۱۱

نے فرمایا: کثرت سے یہ پڑھا کرو، چنانچہ اس کے پڑھنے سے اس کی وحشت دور ہو گئی:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
جَلَّلَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ^(۱)

”پاک ہیں مقدس بادشاہ جو فرشتوں اور روح کے رب ہیں، ان کی عزت و جبروت کی وجہ سے آسمان وزمین کی اہمیت ہو گئی۔“

جب سانس پھولے تو کیا کہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، ایک شخص نماز میں شریک ہوا جس کی سانس پھول رہی تھی تو یہ پڑھا:

اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ^(۲)

جب مرغ یا گدھا دن میں بولے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز دن میں سنو تو سمجھ لو اس نے فرشتہ دیکھا ہے۔ اس لیے خدا سے فضل کا سوال کرو اور اس کی طرف رجوع کرو اور جب دن میں گدھے کی آواز سنو تو سمجھ لو اس نے شیطان دیکھا ہے، پس اس نے جو دیکھا ہے خدا سے پناہ مانگو۔^(۳)

فائدہ: مرغ کی آواز پر ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“ پڑھے۔

گدھے کی آواز پر ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھے۔

جب کو ابولے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کو ابولے تو یہ کہے:

(۱) ابن سنی: ۲۱۳، رقم: ۶۴۴، مجمع الزوائد: ۱۲۸/۱۰

(۲) ابن سنی: ۴۷، رقم: ۱۰۷، مسلم: ۲۱۹/۱، ابوداؤد: ۱۱۱

(۳) ابن ابی شیبہ: ۴۲۰/۱۰، بلوغ الامانی: ۲۵۹/۱۴

لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ^(۱)

”کوئی بدفالی نہیں سوائے اس کے جو آپ کی جانب سے آتی ہو، کوئی بھلائی نہیں سوائے آپ کی بھلائی کے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

جب رات میں کتایا گدھا بولے تو کیا پڑھے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کتے کے بولنے کی یا گدھے کے چیخنے کی آواز رات میں سنو تو مردود شیطان سے پناہ مانگو (یعنی ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھے)۔^(۲)

جب رات میں مرغ بولے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات میں تم گدھے یا کتے، یا مرغ کی آواز سنو تو شیطان کی برائی سے خدا کی پناہ مانگو، چونکہ یہ سب وہ دیکھ لیتے ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے ہو۔^(۳)

فائدہ: خیال رہے کہ یہ اس وقت ہے جب مرغ رات میں بولے اور اگر تہجد اور صبح صادق کے وقت بولے تو یہ وقت تہجد کا اعلان ہے جو مرغ کی فطرت ہے۔

جب غصہ آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت سلیمان ابن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ دو آدمیوں میں گالم گلوچ ہوئی، ایک کا چہرہ لال ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اسے پڑھے تو غصہ دور ہو

(۱) ابن ابی شیبہ: ۴۴۳/۱۰

(۲) ابوداؤد: ۶۹۶، نسائی، نزول الابرار: ۳۶۶

(۳) ابن سنی: ۱۱۳، رقم: ۳۱۳

جائے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ^(۱)

”خدا کی پناہ شیطان مردود سے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں غصہ میں تھی اور آپ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے میری ناک کو پکڑ کر فرمایا: اے عائشہ! یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اَذْهَبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَ اَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ^(۲)

”اے اللہ! میرے گناہ معاف فرمائیے، میرے دل کے غصہ کو دور فرمائیے، شیطان سے حفاظت فرمائیے۔“

تسمہ ٹوٹ جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو ادریس الخولانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ ﷺ نے ”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ“ پڑھا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ بھی کوئی مصیبت ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز جو مؤمن کو تکلیف دے وہ مصیبت ہے۔^(۳)

جب کوئی نعمت یا راحت کی چیز میسر ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب بندہ کو کوئی راحت و نعمت کی چیز ملے اور وہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ“ کہے تو

(۱) اذکار: ۲۵۷

(۲) اذکار: ۲۵۷

(۳) ابن سنی: ۱۲۵، رقم: ۳۵۵

اللہ پاک اس سے بہتر سے نوازتے ہیں جو بھی ان سے لیتے ہیں۔^(۱)

جب کوئی اہل و عیال و مال کی قربانی پیش کرے تو کیا کہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا (جب ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات فرمائی): میں تم کو اپنا نصف مال اور دو بیوی میں سے ایک بیوی حوالہ کرتا ہوں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ^(۲)

”اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت دیں۔“

جب کسی کو سخت مبتلائے مرض دیکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی کو سخت مبتلائے مرض دیکھو تو یہ پڑھو:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى
كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا

”تعریف ان اللہ کی جنہوں نے مجھے عافیت دی اس سے جس میں تم کو مبتلا کیا اور تمام مخلوق پر مجھے فضیلت دی جس کو انہوں نے پیدا کیا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مبتلائے مرض کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے گا وہ اس مرض سے محفوظ رہے گا۔^(۳)

(۱) ابن سنی: ۱۲۶، رقم: ۳۵۸، حصن: ۳۵۳

(۲) مختصر ابن سنی: ۷۸، رقم: ۲۰۱، حصن: ۳۵۳

(۳) اذکار نووی: ۲۵۸

جب کہیں آگ لگتی دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر پڑھو، تکبیر آگ بجھا دیتی ہے۔
علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایسے موقع پر مصائب و حوادث کے دفع ہونے کی دعا پڑھے۔^(۱)

آنے والے کو ازراہِ محبت کیا کہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھا کہ حضرت عمار نے آنے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی اور فرمایا:

مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ^(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَرْحَبًا يَا ابْنَتِي^(۳)

”آنا مبارک اے بیٹی!“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَرْحَبًا يَا أَنْصَارُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو

(۱) اذکار نووی: ۲۵۴

(۲) ترمذی: ۲۲۰، ابن ماجہ: ۱۴، فضائل عمار

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۶۷۲/۳

آپ ﷺ نے فرمایا: ”مَرَحَبًا“
 فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ آنے والے کو ”مرحبًا“ کہنا مسنون ہے، اردو
 میں ”خوش آمدید“ اس کا ترجمہ ہے۔^(۱)

صدقات، خیرات وصول کرنے والا کیا دعا دے؟
 وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے متعلق نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ
 نے صدقہ بھیجنے والے کو یہ دعا دی:
بَارَكَ اللَّهُ فِيهِ وَفِي إِبْلِهِ^(۲)

”ابلہ“ کی جگہ جو مال یا چیز حاصل کرے اس کا نام لے، مثلاً: ”فی ماله“،
 ”فی بقرة“ وغیرہ۔

صدقات خیرات ادا کرنے والا کیا دعا کرے؟
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم زکوٰۃ ادا
 کرو تو اس کے ثواب کو نہ بھولو، یہ کہو:
اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا^(۳)
 ”اے اللہ! اسے نافع بنائیے اور اسے باعث نقصان نہ بنائیے۔“

نامناسب خیالات آئے تو کیا پڑھے؟
 حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے
 کسی کے قلب پر پر آئندہ خیالات آئیں تو یہ پڑھے:

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۶۷۵/۳

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۷۰۲

(۳) ابن ماجہ: ۱۲۸

أَمَنْتُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِرُّسُلِهِ^(۱)

”میں خدائے بزرگ و برتر اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔“

خدا کی توحید اور اس کی ذات کے متعلق وسوسہ آئے تو
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جب شیطان اس دروازے سے آئے تو یہ

کہو:

اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
أَحَدٌ^(۲)

”اللہ بے نیاز ہیں، نہ انہوں نے جنا، نہ انہیں جنا گیا، ان کا کوئی ہم سر نہیں۔“

قرض ادا کرتے وقت کیا کہے؟

حضرت عبد اللہ بن ربیعہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی پاک ﷺ
نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا تھا، جب مال آیا تو آپ ﷺ نے ادا فرمادیا اور یہ دعا
دی:

بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ^(۳)

”اللہ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔“

جب کوئی بات خلاف مزاج پیش آجائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو جب کوئی ناپسندیدہ،
خلاف مزاج واقعہ پیش آجاتا تو یہ فرماتے:

(۱) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۳۹۴

(۲) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۳۹۲

(۳) نسائی: ۲۳۲

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ^(۱)

”ہر حال میں اللہ کی تعریف۔“

اگر کسی چیز سے بدفالی محسوس ہو تو یہ دعا پڑھے

حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر

کسی سے بدفالی محسوس کر کے تمہیں تکلیف ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ

بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

”اے اللہ! کوئی بھلائی آپ کے بغیر نہیں آتی، کوئی برائی آپ کے بغیر نہیں

جاسکتی، کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے اللہ کے۔“

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بدفالی کا ذکر کیا گیا

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ

غَيْرُكَ^(۲)

”اے اللہ! کوئی برائی نہیں سوائے اس کے جو آپ کے حکم سے ہو، کوئی

بھلائی نہیں سوائے آپ کی بھلائی کے، کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے۔“

جب کسی مسلمان کو ہنسا دیکھے

ایک موقع پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے داخل ہونے کی

اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو

(۱) ابن ماجہ: ۲۷۰، ابن سنی، ۱۳۳، رقم: ۳۸۰

(۲) بزار، نزول الابرار: ۳۸۳

آپ ﷺ ہنس رہے تھے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَضْحَكَكَ اللَّهُ بِسَبِّكَ. ^(۱)

فناکدہ: خیال رہے کہ مسکرا نانا معمولی طور پر ہنسا خوشی کی علامت ہے، خوشی اور خیریت کی دعا مطلوب ہے، کسی ٹھٹھا مار کر ہنسا دیکھے تو یہ دعانہ دے کہ اس طرح ہنسا ممنوع ہے۔

جب کسی بات یا واقعہ سے تعجب ہو تو کیا کہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ سے ایک عورت نے غسل کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے (اس کے سوال پر تعجب فرماتے ہوئے) کہا: ”سبحان اللہ“!

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ام حارثہ میں ام ربیع کے اس قول پر کہ ”اے اللہ کے رسول! فلاں سے قصاص لیا جائے گا۔ قسم خدا کی، اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا تو آپ ﷺ نے (اس پر تعجب کرتے ہوئے) کہا: سبحان اللہ! کس طرح قصاص نہیں ہو گا حالانکہ خدا کے کلام میں قصاص کا ذکر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تعجب اور حیرت کے موقع پر سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔ ^(۲)

جب کسی سے کوئی چیز دور کرے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں لگے ایک تینکے کو دور کیا تو آپ ﷺ نے ان الفاظ سے دعادی:

مَسَحَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ مَا تَكْرَهُ. ^(۳)

(۱) بخاری: ۲/۸۹۹، مسلم، نزل الابرار: ۳۸۹

(۲) نزل الابرار: ۳۸۶

(۳) ابن سنی: ۱۰۳، رقم: ۲۸۲

”اے ابویوب! اللہ تم سے (بھی) تمہاری ناپسندیدہ چیز دور کرے۔“
حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَكُنْ بِكَ الشَّوْءُ ^(۱)

”تم کو کوئی برائی نہ پہنچے۔“

کافر کوئی خدمت کرے یا کوئی بھلائی کرے تو کیا دعا دے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تو ایک یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ دعا دی:

جَمَّلَكَ اللَّهُ. ^(۲)

”اللہ تجھے اچھا رکھے۔“

چنانچہ اس دعا کے نتیجہ میں اس کے بال سفید نہیں ہوئے یہاں تک کہ مر گیا۔

کسی منکر کو دور کرے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ میں داخل ہوئے تو ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی سے اشارہ فرماتے جاتے (وہ بت اوندھے منہ گرتے جاتے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے:

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا.

جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ. ^(۳)

(۱) ابن سنی: ۱۰۴، رقم: ۲۸۳، نزل الابرار: ۳۷۷، بسند ضعیف

(۲) نزل الابرار: ۳۸۱

(۳) نزل الابرار: ۳۷۴

”حق آگیا اور باطل چلا گیا اور باطل تو جانے والا ہی تھا، حق آگیا، نہ باطل پہلے رہا ہے اور نہ باطل بعد میں لوٹے گا۔“

جب کان بجے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم و غلام ہیں) مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان بجے تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے۔^(۱)

جب پیر سن ہو جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے، ایک شخص کا پیر سن ہو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے محبوب ترین شخص کو یاد کرو، اس نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، چنانچہ پیر کا سن ہونا ختم ہو گیا۔^(۲)

اس طرح ہشتم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھا، ان کا پیر سن ہو گیا، کسی نے کہا: اپنے محبوب ترین شخص کو یاد کرو، چنانچہ ”یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ کہا، ایسا صحیح ہو گیا جیسے بندھن کے کھلنے سے صحیح ہو جاتا ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں کان بجنے اور پیر کے سن ہو جانے پر درود پاک کا پڑھنا ذکر کیا ہے۔^(۳)

اصحاب سے جدا ہوتے وقت کیا کہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ہاتھ پکڑتے پھر اس سے جدا ہوتے تو کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ پڑھا ہو:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

(۱) اذکار: ۳۰۰، ابن سنی: ۶۶، رقم: ۱۶۶، نزل الابرار: ۳۷۲

(۲) اذکار: ۳۰۰

(۳) القول البدیع: ۲۱۵

عَذَابُ النَّارِ^(۱)

”اے اللہ! ہمیں دنیا کی بھلائی اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائیے اور عذابِ نار سے ہماری حفاظت فرمائیے۔“

چھینکنے والا کیا کہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو جب چھینک آئے تو ”الحمد للہ“ کہے اور اسے اس کا بھائی (جواب میں) ”یرحمک اللہ“ کہے، جب یہ ”یرحمک اللہ“ کہے تو تم کہو: ”يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَ يُصْلِحْ بِاَلْكُمْ“^(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ابوداؤد وغیرہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینکے تو ”الحمد للہ علی کل حال“ کہے اس کا بھائی (جو سنے) وہ ”یرحمک اللہ“ کہے، پھر وہ ”يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَ يُصْلِحْ بِاَلْكُمْ“ کہے: ”اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حال کو درست رکھے۔“^(۳)

غیر مسلم چھینکنے کو کیا دعا دے؟

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکنے کی خواہش کرتے تھے تاکہ آپ ان کو ”یرحمک اللہ“ کہیں، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”یہدیکم اللہ ویصلح بالکم“ فرماتے۔ (یعنی اللہ ہدایت دے اور اللہ حال درست فرمائے)۔^(۴)

(۱) ابن سنی، ۷۹، رقم: ۲۰۴

(۲) اذکار: ۲۳۰، بخاری

(۳) اذکار: ۲۳۱، ابوداؤد

(۴) ابوداؤد، ترمذی، عمل الیوم للنسائی: ۲۳۲

خدمت کرنے والے طالب علم یا کسی شخص کو کیا دعا دے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پاخانہ سے تشریف لائے تو میں نے وضو کا پانی لا کر رکھ دیا، جب آپ ﷺ نکلے تو معلوم کیا: یہ پانی کس نے رکھا؟ بتایا گیا (کہ ابن عباس نے رکھا) آپ ﷺ نے دعا دی:

اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (۱)

ہدیہ دینے والے کو کیا دعا دے؟

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم پر کوئی احسان کرے تو تم اس کرنے والے کو ”بِجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا“ کہو۔ (۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم کو ہدیہ دے یا احسان یا بھلائی کرے تو تم اس کا بدلہ دو، اگر نہ کچھ پاسکو تو اس کے لیے دعا کرو۔ (۳)

ملاقات اور ملنے کے وقت کیا کہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے محبت و تعلق رکھنے والے دو بندے جب ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور درود پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے قبل خدائے پاک ان کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (۴)

فائدہ: حمد کی صورت یہ ہے کہ خیریت و حال پوچھنے پر الحمد للہ کہا جائے اور

(۱) اذکار: ۸۰۴، بخاری: ۲۶/۱، مسلم

(۲) اذکار: ۱۰۵۲، عمل الیوم للنسائی: ۲۲۲

(۳) نزول الابرار: ۳۷۶، ابوداؤد، نسائی، حاکم

(۴) ابن سنی: ۷۵، رقم: ۱۹۴

دعائے مغفرت کی صورت یہ ہے کہ ”يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ“ کہا جائے، ہر ایک اپنے لیے اور دوسرے کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

آئینہ دیکھنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَسَّنَ خُلُقِي وَخُلُقِي وَزَانَ مِثْلِي مَا
شَانَ مِنْ غَيْرِي^(۱)

”اس اللہ کی تعریف جس نے میری صورت و سیرت کو بہتر بنایا اور مزین کیا جس سے دوسروں کو مزین نہیں کیا۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ آئینہ دیکھتے تو یہ فرماتے:

اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خُلُقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي وَ أَوْسَعْ عَلَيَّ
رِزْقِي^(۲)

”اے اللہ! آپ نے مجھے اچھا پیدا کیا ہے، پس میرے اخلاق کو اچھا بنا دیں اور میرے رزق کو وسیع کر دیں۔“

حضرت انس سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا آئینہ دیکھتے وقت پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خُلُقِي فَعَدَلَهُ وَ كَرَّمَ صُورَةَ
وَجْهِهِ فَحَسَّنَهَا وَ جَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ^(۳)

(۱) ابن سنی: ۶۶، رقم: ۱۶۴

(۲) سیرۃ: ۵۴۶/۷

(۳) ابن سنی: ۶۶، رقم: ۱۶۵، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۹

”تعریف اس خدا کی جس نے پیدا کیا اور معتدل بنایا اور میرے چہرے کی صورت کو قابل اکرام بنایا اور اسے خوبصورت بنایا اور مسلمانوں میں شامل کیا۔“

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ جب چہرہ مبارک آئینہ میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (۱)

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اے اللہ! جس طرح آپ نے میری عمدہ صورت بنائی میرے اخلاق کو بھی عمدہ بنا دیجیے۔“

جب بازار میں جائے تو کیا پڑھے؟

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوْقِ وَ خَيْرِ مَا فِيْهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً (۲)

”اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی بھلائی کا اور جو کچھ اس میں بھلائی ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور اس کے اندر جو شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں کہ کسی

(۱) ابن سنی، ۶۵، رقم: ۱۶۳

(۲) حاکم، ۵۳۹/۱، اذکار، ۲۵۹، بسند ضعیف

جھوٹی قسم یا گھائے کے معاملے میں پڑ جاؤں۔“

ایک روایت میں یہ دعا بھی آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفُسُوْقِ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بازار کی برائی سے، ناشکری سے اور گناہ سے۔“

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفُسُوْقِ^(۲)

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں اس بازار کی بھلائی کا، پناہ مانگتا ہوں میں کفر اور گناہ سے۔“

جب بازار کے دروازے پر آئے تو کیا پڑھے؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب بازار کے دروازے پر آتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَ خَیْرِ اَهْلِهَا وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا^(۳)

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس کے اہل کی بھلائی کا،

(۱) مجمع الزوائد: ۷۷/۴

(۲) الدعاء للطبرانی: ۷۹۴، بسند ضعیف

(۳) مجمع الزوائد: ۱۲۹، الدعاء للطبرانی: ۷۹۶، رجالہ ثقات

پناہ مانگتا ہوں میں اس کی برائی سے اور اس کے اہل کی برائی سے۔“

بازار کا وظیفہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے بازار میں یہ پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْحَيَرُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۱)

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، یکتا ہیں وہ، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت، اسی کی تعریف، وہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں، اسی کے اختیار میں بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔“

اسے دس لاکھ نیکیاں ملیں گی، اس کے دس لاکھ گناہ معاف ہوں گے اور دس لاکھ درجے بلند ہوں گے۔

مسند حاکم کی روایت میں ہے کہ دس لاکھ اس کے درجے بلند ہوں گے۔^(۲)

ترمذی اور ابن ماجہ میں مزید یہ ہے کہ اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ یہ ایسا ذکر ہے جس میں اس قدر ثواب ہے چونکہ یہ مقام، مقام غفلت ہے۔

ادائے قرض کی بعض اہم دعائیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مکاتب غلام آیا جو اپنی بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہونے پر آپ رضی اللہ عنہ سے اعانت کا طالب تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا کلمہ نہ سکھا دوں جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے۔ اگر جبل صبر (یعنی صبر کی ایک پہاڑی کا نام ہے) کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ پاک ادا کرادیں:

(۱) ترمذی: ۱۸/۲، ابن ماجہ: ۱۶۱، حاکم: ۵۳۸/۱

(۲) ۵۳۹/۱

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ (۱)

”اے اللہ! کافی فرما دیں حلال، حرام کے مقابلہ میں اور اپنے فضل سے مجھے غنی
بنادیتجھے اپنے علاوہ سے۔“

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن
نہیں پایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا؟ اے معاذ! کیا بات ہے کہ
میں تم کو نہیں دیکھ رہا تھا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک یہودی کا
ایک اوقیہ سونا قرضہ ہے، میں نکلا تو اس نے مجھے روک لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے
معاذ! میں ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ تم اس دعا کو پڑھو گے تو صبر (ایک پہاڑ کا نام ہے)
کے برابر بھی قرضہ ہو گا تو ادا ہو جائے گا۔ اے معاذ! یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُوَجِّعُ اللَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُوَجِّعُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ
بَغَيْرِ حِسَابٍ، رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا
تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ أَرْحَمُنِي
رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ (۲)

(۱) ترمذی: ۱۹۶/۲، ترغیب: ۶۱۳/۲

(۲) ترغیب: ۶۱۵/۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو کہا کہ مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکھائی ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ دعا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہو اور تم ان الفاظ سے دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا:

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَ كَاشِفَ الْغَمِّ وَ مُجِيبَ دَعْوَةِ
الْمُضْطَرِّينَ، رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا
اَنْتَ تَرْحَمْنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ
مَنْ سِوَاكَ ^(۱)

”اے غم کے کھولنے اور رنج کے دور کرنے والے! پریشان حال کی دعا قبول کرنے والے! دین و دنیا کے شفیق و مہربان! آپ مجھ پر رحم فرمائیے کہ آپ کے غیر کی رحمت سے میں مستغنی ہو جاؤں۔“

حضرت ام ابی سعید خدری رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد تشریف لائے تو ایک انصاری شخص جس کا نام ابو امامہ تھا مسجد میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا بات ہے میں تم کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: قرضہ نے پریشان کر رکھا ہے اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دعائے بتادوں جس سے غم و قرضہ دور ہو جائے؟ کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح و شام یہ پڑھ لو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكُسْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ^(۱)

”اے اللہ! میں غم و رنج سے پناہ مانگتا ہوں، عجز اور سستی سے پناہ مانگتا ہوں، بزدلی اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں، قرض کے غلبہ اور آدمی کے تشدد سے پناہ مانگتا ہوں۔“

انہوں نے کہا: میں نے پڑھا تو میرے غم کو خدا نے دور کر دیا اور قرضہ ادا کر دیا۔

سخت قید یا دشمن موزی کے پھندے میں یا ظالم کے ظلم سے پریشان ہو

اگر کسی وجہ سے ناحق گرفتار ہو جائے، یا کسی موزی دشمن کی اذیت سے پریشان ہو، یا ظالم کے ظلم و تشدد میں گرفتار ہو اور خلاصی کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو اس دعا کا ورد کرے غیب سے کوئی شکل پیدا ہوگی۔

ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص تھا جو قید میں پھنس گیا تھا اور بیس (۲۰) سال تک قید میں پڑا رہا حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال کی ملاقات سے ناامید ہو گیا۔ اس نے کہا: میں ایک رات سخت فکر میں تھا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کا کیا حال ہو گا اور رو رہا تھا کہ اچانک ایک پرندہ جیل کی دیوار پر آ بیٹھا اور یہ دعا پڑھنے لگا، میں نے اسے یاد کر لیا، پھر تین (۳) رات اسے مسلسل پڑھا، پھر سو گیا، جو اٹھا تو اپنے آپ کو گھر کی چھت پر پڑ پایا۔

فائدہ: مستجاب اوقات میں، مثلاً: تہجد کے وقت تضرع و انکساری گریہ و زاری کے ساتھ پڑھے، خدا کی قدرت اور اس کے فضل سے کوئی صورت پیدا ہوگی، جس سے یہ چھٹکارا پائے گا۔

وہ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تُحَاطِطُهُ
 الظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ
 وَلَا الدُّهُورُ يَعْلَمُ مَشَاقِيقَ الْجِبَالِ وَ مَكَائِيلَ
 الْبَحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَ
 عَدَدَ مَا يَظْلِمُ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَيَشْرِقُ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَ
 لَا تَوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا
 جَبَلٌ إِلَّا يَعْلَمُ مَا فِي وَعرِهِ وَلَا بَحْرٌ إِلَّا يَعْلَمُ مَا فِي
 قَعْرِهِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ خَيْرَ عَمَلِي
 خَوَاتِمَهُ وَ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ الْقَالِكِ فِيهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ مَنْ عَادَانِي فَعَادِهِ وَمَنْ كَادَنِي
 فَكَدَهُ وَمَنْ بَغَى عَلَيَّ بِهَلَكَةٍ فَأَهْلَكَهُ وَمَنْ نَصَبَ لِي
 فِتْنَةً فَخَذَّاهُ وَأَظْفِ عَنِّي نَارَ مَنْ أَشَبَّ إِلَى نَارِهِ وَ اكْفِنِي
 هَمًّا مَنْ أَدْخَلَ عَلَى هَمِّهِ وَ أَدْخِلْنِي فِي دِرْعِكَ
 الْحَصِينَةِ وَ اسْتُرْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي يَا مَنْ كَفَانِي كُلَّ
 شَيْءٍ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ
 صَدَّقْ قَوْلِي وَ فِعْلِي بِالتَّحْقِيقِ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ
 فَرِّجْ عَنِّي كُلَّ ضَيْقٍ وَ لَا تُحْمِلْنِي مَا لَا أُطِيقُ أَنْتَ

إِلَهِي الْحَقُّ الْحَقِيقُ يَا مُشْرِقَ الْبُرْهَانِ يَا قَوِي
الْأَرْكَانِ وَمَنْ رَحْمَتُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَفِي هَذَا الْمَكَانِ
أُحْرُسُنِي بِعَيْنِكَ اللَّتِي لَا تَنَامُ وَ اكْنُفْنِي بِرُكْنِكَ
الَّذِي لَا يُرَامُ أَنَّهُ قَدْ تَيَقَّنَ قَلْبِي أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَإِنِّي لَا أَهْلِكَ وَ أَنْتَ مَعِيَ يَا رَجَائِي فَارْحَمْنِي
بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ يَا عَظِيمًا يُرْجَى لِكُلِّ عَظِيمٍ يَا عَلِيمُ يَا
حَلِيمُ أَنْتَ بِحَاجَتِي عَلِيمٌ وَعَلَى خَلَاصِي قَدِيرٌ وَهُوَ
عَلَيْكَ يَسِيرٌ فَاْمُنْ عَلَيَّ بِقَضَائِهَا يَا أَكْرَمَ
الْأَكْرَمِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ
وَيَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَارْحَمْنِي وَارْحَمْ جَمِيعَ الْمُذْنِبِينَ
مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا كَمَا اسْتَجَبْتَ لَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ وَ عَجِّلْ عَلَيْنَا بِفَرْجٍ مِنْ عِنْدِكَ بِجُودِكَ وَ
كَرَمِكَ وَارْتِفَاعِكَ فِي عُلُوِّ سَمَائِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
إِنَّكَ عَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ خَاتَمِ
النَّبِيِّينَ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِينَ^(١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو کافروں نے قید کر دیا، باندھ دیا اور بھوکا رکھا، انہوں نے اپنے والد کو خط لکھا کہ وہ جا کر حضور ﷺ کو بتادیں کہ میں بڑی تکلیف اور شدت میں ہوں (یعنی دعا فرمادیں) تو آپ ﷺ نے ان کے والد کی معرفت یہ کہلوایا کہ ان کو تقویٰ اور خدا پر بھروسہ کی تاکید کر دیں اور ان سے یہ کہہ دیں کہ وہ صبح و شام یہ آیت پڑھا کریں، انہوں نے یہ پڑھا، چنانچہ ایک دن بیڑی ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ آئے، وہ آیت یہ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾^(۱)

فائدہ: صبح و شام آیت مذکورہ کو پڑھتا رہے تو قید سے رہائی کی صورت پیدا ہوگی۔ مزید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو بادشاہ کے خوف کے وقت، دریائی سفر میں موج و طوفان کے وقت، درندے کے سامنے آنے پر پڑھے گا تو امن پائے گا۔

جب کوئی کمزور، ضعیف اور اجنبی سمجھ کر ظلم و اذیت پہنچائے جب طائف کے لوگوں نے آپ ﷺ پر از حد ظلم کیا، پتھروں، دھیلوں سے مار کر لہو لہان کر دیا تو آپ ﷺ نے درخت کے سایہ میں آکر دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَ

هَوَانِي عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْتَ رَبُّ
 الْمُسْتَضْعِفِينَ وَأَنْتَ رَبِّي إِلَى مَنْ تَكَلَّمُنِي إِلَى بَعِيدٍ
 يَتَجَهَّهْنِي أَوْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَكَتْهُ أَمْرِئِي إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ
 عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا أُبَالٍ وَلَكِنْ عَافَيْتُكَ هِيَ أَوْسَعُ لِي
 أَعُوذُ بِنُورٍ وَجْهِكَ الَّذِي اشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَ
 صَلَحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ أَنْ تَنْزِلَ بِي
 غَضَبَكَ أَوْ تَحُلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُثْبَى حَتَّى تَرْضَى
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ ہی سے اپنی طاقت کی کمزوری اور تدبیر و اسباب کی کمی اور
 لوگوں کی نظروں میں بے وقعت ہونے کی شکایت کرتا ہوں، اے ارحم الراحمین!
 آپ ہی کمزوروں کے رب ہیں اور آپ ہی میرے رب ہیں، آپ مجھے کس کے
 حوالہ کر رہے ہیں، غیر آدمی کے جو مجھ پر حملہ کرے، یا کسی دشمن کے جس کو
 آپ نے مجھ پر اختیار دے دیا ہے۔ اگر آپ مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ
 نہیں، لیکن آپ کی عافیت میرے لیے زیادہ بہتر ہے، آپ کی ذات مبارک کے
 نور سے پناہ لیتا ہوں جس کی تاریکیاں روشن ہو گئیں اور دنیا و آخرت کے کام
 درست ہو جاتے ہیں کہ آپ مجھ پر عذاب نازل فرمائیں، یا آپ کا غصہ مجھ پر
 حلال ہو جائے، آپ سے معذرت ہے یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں، آپ
 کے علاوہ نہ کوئی قوت نہ طاقت ہے۔“

(۱) سیرۃ ابن ہشام: ۴۸/۲، جامع صغیر: ۹۲/۱، طبرانی، سبل الہدی: ۴۳۹

قاضی، حاکم یا کسی عہدے والے کو کیا دعا دے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب آپ ﷺ نے یمن کی جانب قاضی بنا کر بھیجا تو سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے آپ ﷺ نے یہ دعا دی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ^(۱)

”اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت سے نوازیے اور اس کی زبان حق پر ثابت رکھیے۔“

تکمیل قرآن پر یہ دعا پڑھے

امام غزالی رحمہ اللہ نے داؤد بن قیس سے بسند معضل نبی پاک ﷺ سے تکمیل قرآن کے موقع پر یہ دعا پڑھنا نقل کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَ
نُوْرًا وَهُدًى وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَ
عَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ اَنَاءَ اللَّيْلِ وَ
اَنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّارَبَّ الْعَالَمِيْنَ^(۲)

”اے اللہ! قرآن عظیم کی برکت سے مجھ پر رحم فرمائیے اور اسے میرے لیے امام، نور، ہدایت و رحمت بنائیے، اے اللہ! جو بھولی جاؤں اسے یاد کرا دیجیے اور جس سے جاہل ہوں عالم بنا دیجیے اور شب و روز اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائیے اور اے پروردگار عالم! اسے میرے لیے (قیامت کے دن) باعث حجت بنا دیجیے۔“

(۱) ابن ماجہ: ۱۶۷

(۲) غیث النفع: ۴۰۶، تحف السادة: ۵/۴۹۲

دعائے استخاره

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم استخاره اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں (یعنی کسی اہم کام میں استخاره کی تاکید فرماتے اور دعاؤں کو اہتمام کے ساتھ یاد کراتے) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ
بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ،
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا اَمْرٌ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ
بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا اَمْرٌ شَرٌّ لِّیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ
اَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ
بِهٖ (۱)

”اے اللہ! میں آپ کے علم کے ذریعے آپ سے خیر مانگتا ہوں اور آپ کی قدرت کے ذریعہ آپ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے بڑے فضل کا آپ سے سوال کرتا ہوں، کیوں کہ بلاشبہ آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت

نہیں اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا اور آپ غیبوں کو خوب جاننے والے ہیں، اے اللہ! اگر آپ کے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرمائیے پھر میرے لیے اس میں برکت فرمائیے اور اگر آپ کے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں شر (اور برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرمائیے اور میرے لیے خیر مقدر فرمائیے، جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی فرمادے۔“

لفظ ”هذا الامر“ جو دو جگہ ہے جب یہاں پہنچے تو اپنے اس کام کا نام لے جس کے بارے میں استخارہ کر رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں دعائے استخارہ اس طرح ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ خَیْرًا لِیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِیْ فِیْ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كَانَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَاقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ وَ رَضِّنِیْ بِقُدْرَتِكَ^(۱)

استخارہ نکاح

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیغام نکاح کو مخفی رکھو (یعنی استخارہ سے پہلے اس کا اعلان نہ کرو) اچھی طرح وضو کرو پھر نماز پڑھو،

خدا کی حمد و ثناء کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِیْ خَیْرٌ فِیْ دِیْنِیْ
وَ دُنْیَایِ وَ اٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْهَا لِیْ وَ اِنْ كَانَ غَیْرَهَا خَیْرًا
لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایِ وَ اٰخِرَتِیْ فَاقْضِ لِیْ بِهَا وَ قَدِّرْهَا
لِیْ. ^(۱)

یہ کے بعد جس سے نکاح کا ارادہ ہے اس کا نام یا خیال ذہن میں رکھے۔
ابن علان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سلام سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رخ ہاتھ
اٹھاتے ہوئے اولاد دعائے استخارہ سے قبل خدا کی حمد و ثناء پھر درود سلام پڑھے پھر یہ
دعا پڑھے۔ ^(۲)

هذا الامر کے مقام پر جس اہم کام کے لیے استخارہ کر رہا ہے، اس کا خیال
اور تصور کرے۔ ^(۳)

زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ نماز استخارہ میں کوئی متعین سورۃ
حدیث پاک سے ثابت نہیں۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اول میں سورۃ کافرون، دوم میں قل هو اللہ
احد پڑھے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اگر نماز کا موقع نہ ہو یا نہ پڑھ سکے تو محض
دعائے استخارہ ہی کا عمل کرے۔ ^(۴)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۴۱۰، الفتوحات: ۳۴۶

(۲) الفتوحات: ۳/۳۴۸

(۳) الفتوحات: ۳/۳۵۰

(۴) الفتوحات: ۳/۳۵۴

فسائدہ: خیال رہے کہ استخارہ کے بعد ذہن جس جانب مائل ہو جائے اور دل جس جانب راغب ہو خدا کا نام لے کر اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے وہ کام کر ڈالے اب شبہ نہ کرے، حکم الہی ہے:

إِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (۱)

”جب ارادہ کر لو تو خدا پر بھروسہ کرو۔“

دعائے حفظ قرآن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے اور جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا، حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تجھے ایسی ترکیب بتلا دوں جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لیے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا: ارشاد فرمادیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: شب جمعہ میں اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے اخیر تہائی حصہ میں اٹھو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے جو ”سوف استغفر لکم“ فرمایا تھا (کہ عنقریب تمہارے لیے استغفار کروں گا) اس سے شب جمعہ مراد تھی اور اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو رات کے درمیانی حصہ میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع ہی رات میں کھڑے ہو کر چار رکعت نماز (نفل) پڑھو، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یسین اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ دخان اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملک پڑھو اور جب التحيات سے

فارغ ہو جاؤ تو پہلے حق شانہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثناء بیان کرو اور اس کے بعد مجھ پر خوب درود بھیجو اور تمام انبیاء پر درود بھیجو، اس کے بعد مؤمنین کے لیے اور ان مسلمان بھائیوں کے لیے جو تم سے پہلے گزر گئے ہیں، استغفار کرو، پھر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ
ارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْزِيْنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ حُسْنَ
النَّظْرِ فَيَمَّا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ
وَ الْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ وَ الْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ
اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ
تَلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ اَنْ
اَتْلُوْهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يَرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ
السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ وَ الْعِزَّةِ
الَّتِي لَا تُرَامُ، اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ
وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَ اَنْ تُطَلِّقَ بِهِ
لِسَانِيْ وَ اَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِيْ وَ اَنْ تَشْرَحَ بِهِ
صَدْرِيْ وَ اَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِيْ فَاِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى
الْحَقِّ غَيْرُكَ وَ لَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ^(۱)

”اے اللہ! جب تک آپ مجھے زندہ رکھیں ہمیشہ گناہ سے بچنے کی اور غیر مفید باتیں چھوڑنے کی توفیق فرمائیے اور وہ بصیرت عطا کریئے جس سے آپ راضی ہو جائے، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے موجد! بزرگی و احترام اور ایسی عزت والے جس تک پہنچنے کا ارادہ بھی نہیں کیا جاسکتا! اے اللہ! اے رحم کرنے والے! میں آپ سے آپ کی بزرگی اور آپ کی ذات کے نور کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اپنی کتاب (قرآن مجید) سکھائی ہے اسی طرح مجھے اس کا حافظ بھی کر دیں اور اس طرح مجھے اس کی تلاوت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں، جس سے آپ راضی ہو جائیں، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! بزرگی و احترام اور ایسی عزت کے مالک جس کے حاصل کرنے کا قصد بھی نہیں کیا جاسکتا! اے اللہ! اے نہایت رحم کرنے والے! میں آپ سے آپ کی بزرگی اور آپ کی ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنی کتاب (کی برکت) سے میری آنکھوں کو منور اور میری زبان کو جاری کر دیں اور میرے دل سے غم دور کر دیں اور اس کی (برکت سے) سینے کو کھول دیں اور بدن کو دھو دیں، کیوں کہ آپ کے سوا کوئی حق پر میری مدد نہیں کر سکتا اور وہ آپ ہی کر سکتے ہیں اور طاقت و قوت اللہ بلند و برتر ہی کی مدد سے ہے۔“

اس کو تین بیابانچ یا سات جمعہ کرے، اللہ کے حکم سے (دعا) مقبول ہوگی، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، کبھی کسی مؤمن کی (یہ دعا) خالی نہیں جاتی۔

مالی پریشانی اور تنگدستی کے موقع کی دعائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ ایک پریشان حال، غربت و مرض کے آثار سے لبریز ایک انصاری سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا بات ہے، ایسی حالت کیوں ہے؟ کہا: تنگدستی اور امراض کی وجہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو ایسی دعا نہ بتا دوں کہ اگر تم اس کو پڑھو تو تنگدستی اور بیماری دور ہو جائے..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! وہ دعا ہمیں سکھا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پڑھو:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ وِليٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

”بھروسہ اس ذات پر جو زندہ ہیں جنہیں موت نہیں آئے گی اور تعریف ان اللہ کی جنہوں نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور نہ حکومت میں ان کا کوئی شریک ہے اور نہ ذلت کے موقع پر ان کا کوئی مددگار ہے اور ان کی خوب بڑائی بیان کرو۔“

چند دن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے ابو ہریرہ بہت اچھی حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا سکھائی تھی اسی کی برکت ہے۔^(۱)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شدید فقر و فاقہ کی شکایت کی کہ ایک ماہ ہو گیا گھر میں چولہا جلانے کی نوبت

تک نہیں آئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو تو پانچ بکریاں دے دوں اور چاہو تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی ایک دعا سکھائی ہے، وہ دعا بتا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: دعا پڑھو:

يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِينَ يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِينَ ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ^(۱)

”اے سب سے اول! اے سب سے آخر! قوت و طاقت والے! اے مسکینوں پر رحم کرنے والے! اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو اس بات سے کون سی چیز روکتی ہے کہ جب تنگی معیشت ہو تو جب گھر سے نکلو تو پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِيْ وَ مَالِيْ وَ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا قَدَّرَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ^(۲)

”اللہ کا نام اپنی جان و مال و دین پر، اے اللہ! اپنے فیصلہ پر مجھے راضی فرمادیں اور جو مقدر فرمائیں اس میں برکت عطا فرمائیں، حتیٰ کہ جسے آپ تاخیر سے دیں، میں اس میں جلدی اور جسے آپ جلدی نوازیں اس میں تاخیر نہ چاہوں۔“

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر شدید مالی پریشانی ہوئی اور جو وظیفہ آتا تھا وہ رک گیا، آپ ﷺ نے یہ دعا خواب میں تلقین فرمائی تو میں نے پڑھنا شروع کر دی:

(۱) الدعاء للطبرانی، ۱۲۸۶، کنز العمال: ۴۲۶/۲

(۲) نزول الابرار، ۲۶۲، ابن سنی، ۱۲۵، رقم: ۳۵۲

اَللّٰهُمَّ اَقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاءَكَ وَاَقْطَعْ رَجَائِيْ عَمَّنْ
 سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا
 ضَعُفْتُ عَنْهُ قُوَّتِيْ وَقَصُرَ عَنْهُ اَمَلِيْ وَلَمْ تَنْتَه اِلَيْهِ
 رَغْبَتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِيْ وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِمَّا
 اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِّنَ الْيَقِيْنَ
 فَخَصَّنِيْ بِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (۱)

”اے اللہ! میرے دل کو اپنی امیدوں سے وابستہ فرمادیں اور اپنے علاوہ سے
 میری امیدیں ختم فرمادیں یہاں تک کہ آپ کے علاوہ کسی سے امید نہ ہو، اے
 اللہ! میری قوت کمزور ہو گئی، امید ختم ہو گئی اور میری رغبت آپ کی طرف ختم
 نہیں ہوئی، نہ میرا سوال آپ تک پہنچ سکا اور میری زبان پر وہ یقین جاری نہ
 ہو سکا جو آپ نے اولین و آخرین کو دیا، اے رب العالمین! مجھے بھی اس کے
 ساتھ خاص کر دیجیے۔“

وسعتِ معیشت کے لیے دعائے آدم علیہ السلام بھی بہت نفع بخش ہے، اس کا ورد
 بھی رکھیں۔ (یہ دعا عنوان ”طواف سے فراغت کے بعد ملترم پر حضرت آدم علیہ السلام کی
 دعا“ کے تحت موجود ہے)۔

معاشی سہولت کا ایک عمل

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں آیا، فقر و فاقہ اور تنگیِ معاش کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جب تم
 اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو خواہ کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پھر ایک بار سورۃ اخلاص پڑھو، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اللہ پاک نے اس پر رزق کی بارش فرمادی، یہاں تک کہ وہ اقرباء اور بڑوسیوں پر بھی خرچ کرنے لگا۔^(۱)

درود برائے وسعتِ معاش

ابو عبد اللہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو فقر و تنگدستی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَهَبْ لَنَا
اللَّهُمَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ مَا
نُصُونُ بِهِ وَجُوهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا اللَّهُمَّ إِلَيْهِ طَرِيقًا سَهْلًا مِّنْ
غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا مَنَّةٍ وَلَا تَبِعَةٍ وَجَنِّبْنَا
اللَّهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَأَيْنُ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ
وَحُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَهْلِهِ وَاقْبِضْ عَنَّا أَيْدِيَهُمْ وَ
اصْرِفْ عَنَّا قُلُوبَهُمْ حَتَّى لَا نَتَقَلَّبَ إِلَّا فِي مَآئِرِ ضَيْكَ
وَلَا نَسْتَعِينُ إِلَّا عَلَى مَا تُحِبُّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.^(۲)

(۱) القول البدیع: ۱۲۴

(۲) القول البدیع: ۱۲۵

وسعتِ رزق کے لیے سورہ فاتحہ اور اخلاص کا عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھے گا اس سے تنگدستی دور ہو جائے گی اور فراوانی اور خوش حالی آجائے گی یہاں تک کہ اپنے پڑوسیوں پر بھی بہائے گا۔^(۱)

تنگدستی کا علاج استغفار کی کثرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے خدائے پاک نعمت سے نوازے وہ الحمد للہ کثرت سے پڑھا کرے اور جسے رنج و غم سے زیادہ سابقہ پڑے وہ استغفار پڑھا کرے اور جسے رزق میں تنگی ہو وہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ خوب کثرت سے پڑھا کرے۔^(۲)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو استغفار کو لازم پکڑے گا، (بہت کثرت سے استغفار پڑھا کرے گا) خدائے پاک ہر تنگی و پریشانی سے نجات، ہر رنج و غم سے چھٹکارا دے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔^(۳)

وسعتِ رزق کی چند اہم مسنون دعائیں

① اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْْنَا رِزْقَكَ وَ
بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَ
اجْعَلْ رَعْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ.^(۴)

(۱) الدر المنثور: ۶/۶۷۷

(۲) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۶۰۶

(۳) الدعاء للطبرانی: ۳/۱۵۹۹، ابوداؤد: ۲۱۳، الترغیب: ۲/۴۶۸

(۴) کنز العمال: ۲/۲۱۰

”اے اللہ! ہمیں اپنے فضل سے رزق عطا فرمائیے، اپنے رزق سے محروم نہ فرمائیے اور جو رزق ہمیں دیں اس میں برکت عطا فرمائیے اور ہمارے دل کو غنا عطا فرمائیے اور جو آپ کے پاس ہے اس کی رغبت عطا فرمائیے۔“

۲. اَللّٰهُمَّ اَبْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ وَ رِزْقِكَ. ^(۱)

”اے اللہ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں اور اپنے فضل اور اپنے رزق کو خوب وسیع فرمادیجیے۔“

احد کے موقع پر جب اہل ایمان کو ہر طرف سے پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تو اس موقع پر جو دعا مانگی گئی تھی، یہ دعا اس کا ایک نمونہ ہے:

۳. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاعِزِّیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاعْزِیْ. ^(۲)

”اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت عطا فرمائیے، ذلیل ہوں عزت عطا فرمائیے، تنگ دست ہوں غنا عطا فرمائیے۔“

۴. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ غِنَایًی وَ غِنَایًی مَوْلَایًی. ^(۳)

”اے اللہ! اپنی غنا اور اپنے آل و اولاد کی غنا کا سوال کرتا ہوں۔“

۵. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْقِلَّةِ وَ الدِّلَّةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ. ^(۴)

(۱) سبل الہدی: ۲۲۷/۴، عن رفاعہ ابن رافع، حاکم: ۵۰۷/۱

(۲) حاکم، مجمع الزوائد: ۱۷۹/۱۰، عن یریدہ و ابن مسعود

(۳) مجمع الزوائد: ۱۷۹/۱۰، عن ابی صرمہ، کنز العمال: ۲۱۳

(۴) ابوداؤد عن ابی ہریرۃ: ۲۱۶

”اے اللہ! میں فقر، غربت اور تنگی و ذلت سے پناہ چاہتا ہوں اور ظالم یا مظلوم ہونے سے حفاظت چاہتا ہوں۔“

دعا الحاجات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہ روایت ہے کہ جسے کوئی ضرورت پیش آجائے تو وہ کسی مخفی مقام پر جائے جہاں کوئی اسے نہ دیکھے، اچھی طرح وضو کرے، چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ اور ”قل ہو اللہ احد“ دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد ۲۰ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ ”قل ہو اللہ احد“ ۳۰ مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ”قل ہو اللہ احد“ ۴۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جائے (سلام پھیرنے کے بعد) تو ”قل ہو اللہ احد“ ۵۰ مرتبہ پڑھے اور درود شریف (کوئی سا بھی) ۷۰ مرتبہ پڑھے، پھر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ ۷۰ مرتبہ پڑھے (پھر دعا مانگے) اگر اس پر قرضہ ہو گا تو قرضہ ادا ہو گا، وطن سے دور ہو تو وطن پہنچ جائے گا، آسمان بھر گناہ ہوں گے معافی چاہے گا تو معاف ہو جائیں گے، اگر اولاد نہ ہو تو اولاد ہوگی۔ غرض اس کی ہر دعا قبول ہوگی، یہ دعائیں احمقوں کو نہ بتاؤ کہ وہ ناجائز امور میں اعانت چاہیں۔^(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے، سلام کے بعد یہ دعا پڑھے:

① اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ اَلْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِاسْمِكَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّئُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ بِاسْمِكَ
 اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ بِاسْمِكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى بِاسْمِكَ
 اللَّهُ الَّذِي هُوَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْحَيُّ الَّذِي لَا
 يَمُوتُ الْأَحَدُ ذُو الْقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ
 ذُو الْحَوْلِ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْقَدِيمُ
 ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِاسْمِكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ هُوَ رَبُّ
 الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ذُو الْمَعَارِجِ وَالْقَوِيُّ بَعِزُّ اسْمِكَ
 الَّذِي تَنْشُرُ بِهِ الْمَوْتَى وَتَحْيِي بِهِ وَتَنْبُتُ بِهِ الشَّجَرُ
 وَتُرْسِلُ بِهِ الْمَطَرُ وَتَقُومُ بِهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ
 بَعِزُّ اسْمِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ وَلَا
 يَمُسُّ اسْمُ اللَّهِ نَصَبٌ وَلَا لُغُوبٌ تَعَالَى اسْمُ اللَّهِ وَ
 لَا قِتْرَابَ عَلَيْهِ وَلِثَبَاتِ اسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّذِي هَذِهِ الْأَسْمَاءُ مِنْهُ وَهُوَ
 مِنْهَا الَّذِي لَا يُدْرِكُ وَلَا يُتَالُ وَلَا يُحْصَى اسْتَجِبْ

لِدُعَائِي وَقُلْ لَهُ يَا اللَّهُ كُنْ فَيَكُونُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ أَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ^(۱)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ”القول البدیع“ میں وہیب بن ورد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جو دعا رد نہیں کی جاتی اس کی ترکیب یہ ہے کہ بارہ (۱۲) رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور آیت الکرسی اور ”قل هو اللہ احد“ پڑھے اور جب فارغ ہو جائے تو سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے:

۲ سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ الْغَرْ وَ قَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي
تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَ تَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ
شَيْءٍ بِعِلْمِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ،
سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ
وَالْتَّكْرُمِ سُبْحَانَ ذِي الطُّوْلِ أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ
مِنْ عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِأَسْمِكَ
الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ وَ جَدِّكَ الْأَعْلَى وَ كَلِمَاتِكَ
الْثَّامَاتِ كُلِّهَا الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ^(۲)

پھر اللہ پاک سے وہ دعا کرے جس میں گناہ وغیرہ نہ ہو۔

(۱) القول البدیع: ۲۲۵

(۲) القول البدیع: ۲۲۶

۳ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ایک دوسری صلوٰۃ الحاجۃ مقاتل بن حیان رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کی ہے کہ ۴ رکعت خواہ شب آخر میں یا دن میں چاشت کے وقت اس طرح پڑھے: سورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ یاسین، دوسری رکعت میں الم تنزیل، تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ دخان، چوتھی میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ تبارک الذی۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر قبلہ رخ ہو کر وہ دعا جو ابھی اوپر گزری ہے: ”سبحان الذی“ سے ”وسلم“ تک سو مرتبہ پڑھے اور درمیان میں کوئی گفتگو نہ کرے، دعا سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے چند مرتبہ درود پاک پڑھے، پھر جو ضرورت ہو مانگے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔^(۱)

۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: اے علی! میں تم کو ایسی دعا بتا دوں کہ رنج و غم کے موقع پر اسے پڑھو اور دعا کرو تو خدائے پاک قبول فرمائے گا اور رنج و غم دفع فرمائے گا۔ وضو کرو، دو رکعت نماز پڑھو، نماز سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو، درود پاک پڑھو، اپنے لیے اور عام مومنین کے لیے استغفار کرو، پھر یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
كَاشَفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْبُضْطَرِّيْنَ
اِذَا دَعَوْكَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِيْمَهَا

فَارْحَمْنِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ بِقَضَائِهَا وَنَجَّاحِهَا رَحْمَةً
تُعِينُنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةٍ مِّنْ سِوَاكَ. ^(۱)

۵ وہیب رحمۃ اللہ جو امام مسلم، ابو داؤد اور ترمذی رحمۃ اللہ کے مشائخ ہیں، امام نسائی اور ابن معین رحمۃ اللہ نے ان کی توثیق کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جسے کوئی ضرورت ہو وہ بارہ (۱۲) رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور آیت الکرسی اور ”قل ہو اللہ احد“ پڑھے، نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے اور یہ پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ الْغَرْ وَ قَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي
تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَ تَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ
شَيْءٍ بِعِلْمِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ
سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَ الْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ وَ
التَّكْرُمِ سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ
مِنْ عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِأَسْمِكَ
الْأَعْظَمِ وَ جَدِّكَ الْأَعْلَى وَ كَلِمَاتِكَ الثَّامَاتِ
الْعَامَّاتِ كُلِّهَا الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَ لَا فَاجِرٌ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ. ^(۲)

پھر اپنی ضرورت کا سوال کرے۔

وہیب رحمۃ اللہ نے تاکید کی کہ یہ نماز بے وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ خدا کی نافرمانی

(۱) نزل الابرار: ۳۰۳

(۲) ابو نعیم فی الحلیۃ، بسند قوی، شرح احیاء: ۳/۴۷۰

میں وہ اس سے کام لیں۔

① محمد بن درستویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب میں ان کے خط سے یہ صلوٰۃ الحاجۃ لکھی ہوئی دیکھی جو ہزاروں حاجتوں کے لیے ہے۔ اس کی تعلیم حضرت خضر علیہ السلام نے کسی اہل عبادت کو دی تھی۔

اول دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ کافرون دس مرتبہ پڑھے، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے اور دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، سلام سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرے، دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ دس مرتبہ پڑھے، ”ربنا آتنا“ سے ”عذاب النار“ تک دس مرتبہ پڑھے، پھر اپنی ضرورت کا سوال کرے، انشاء اللہ وہ ضرورت پوری ہوگی۔^(۱)

② ابو العباس شرمی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ جسے اللہ پاک سے کوئی ضرورت ہو وہ چار رکعت نماز پڑھے، اول میں سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھے، دوسری میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص ۲۰ مرتبہ پڑھے، تیسری میں ۳۰ مرتبہ، چوتھی میں ۴۰ مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ بِنُورِ وَجْهِكَ وَجَلَّالِكَ وَبِهَذَا الْإِسْمِ الْأَعْظَمِ
وَبِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تَقْضِيَ حَاجَتِي وَتَبْلُغَنِي سُؤْلِي وَآمِنِي بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْأَحَدُ
الصَّمَدُ اللَّهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
بِاسْمَائِكَ الْمُبْطَهَّرَاتِ الْمَعْرُوفَاتِ الْمَكْرَمَاتِ
الْمَيْمُونَاتِ الْمُقَدَّسَاتِ الَّتِي هِيَ نُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ
فَوْقَ نُورٍ وَنُورٌ تَحْتَ نُورٍ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَنُورُ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَسْأَلُكَ بِنُورٍ وَجْهِكَ
وَبِقُوَّةِ سُلْطَانِكَ الْمُبِينِ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَبِّ يَا
رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ
انصُرْ لِي عَلَى أَعْدَائِي وَاقْضِ حَاجَتِي فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ^(۱)

۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی ضرورت ہو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور ”آمن الرسول“ (سورہ بقرہ کی آخری آیتیں) پڑھے، پھر سلام کے بعد یہ دعا کرے:

اللَّهُمَّ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيدٍ وَيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيدٍ وَ
يَا قَرِيبًا غَيْرَ بَعِيدٍ وَيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَيَا غَالِبًا

غَيْرَ مَغْلُوبٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا
 بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَ
 خَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَ وَجَلَتْ لَهُ الْقُلُوبُ مِنْ
 خَشْيَةِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ^(۱)

(پھر اپنی ضرورت کا سوال کرے کہ اے اللہ!) میری فلاں ضرورت پوری

فرما۔

۹ عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ پاک
 سے کوئی ضرورت وابستہ ہو یا کسی انسان سے کوئی ضرورت متعلق ہو، وہ اچھی طرح وضو
 کرے، دو رکعت نماز پڑھے، پھر خدا کی تعریف، حمد و ثناء کرے، نبی پاک ﷺ پر
 درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ
 رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ
 السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا
 هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً لِي لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ^(۲)

(۱) القول البدیع: ۲۲۰

(۲) ترغیب: ۱/۴۷۶

پھر اس کے بعد دنیا و آخرت کی جو ضرورت ہو مانگے۔

① حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے نبی پاک ﷺ سے (صلوۃ الحاجۃ) نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ خواہ دن میں یا رات میں دو دو رکعت کر کے بارہ (۱۲) رکعت نماز پڑھے، آخری تشہد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی پاک ﷺ پر درود بھیجے اور سجدہ میں چلا جائے۔ سات مرتبہ سورہ فاتحہ، سات مرتبہ آیت الکرسی، پھر یہ کلمہ دس مرتبہ پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ
مُنْتَهٰی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ اِسْمِكَ الْاَعْظَمِ
وَجَدِّكَ الْاَعْلٰی وَ کَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ

پھر اپنی ضرورت بیان کرے، پھر سر اٹھالے اور دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر لے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نماز بے وقوفوں کو نہ سکھلاؤ کیوں کہ اس کے ذریعے سے جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ محدث حاکم رحمۃ اللہ نے کہا کہ احمد بن حرب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس پر عمل کیا تو صحیح پایا۔ ابراہیم بن علی رحمۃ اللہ نے کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل کیا تو درست پایا۔ محدث حاکم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو زکریا نے کہا: میں نے تجربہ کیا تو کامیاب ہوا۔ خود محدث حاکم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود اس پر عمل کیا تو صحیح پایا۔^(۱)

تنبیہ: سلام سے پہلے جو دعا سجدہ میں ہوگی وہ عربی میں ہوگی، اردو میں دعا کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام اس دعا کو لے کر تشریف لائے اور کہا کہ جب کوئی دنیا کی ضرورت پیش آئے تو اولاً یہ دعا پڑھے:

يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضْرِخِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا كَاشِفَ السُّوءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ بِكَ أُنْزِلُ حَاجَتِي وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا^(۱)

پھر اپنی ضرورت ذکر کرے۔

۱۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی ضرورت یا پریشانی لاحق ہوتی تو اس دعا کو پڑھتے، اس لیے اسے ”دعائے فرج“ سے موسوم کیا گیا ہے:

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَ اَكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَ اَرْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ وَ لَا اَهْلِكَ وَ اَنْتَ رَجَائِيْ فَكُمُ مِنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ
قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَ كُمُ مِنْ بَلِيَّةٍ اَبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا

قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِي، فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهِ
 شُكْرِي فَلَمْ يَحْزَمْ مِنِّي وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهِ صَبْرِي
 فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَيَا مَنْ رَأَى عَلَيَّ الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي
 أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى دِينِي بِدُنْيَايَ وَ عَلَى آخِرَتِي
 بِتَقْوَايَ وَ احْفَظْنِي فِيْمَا غَبْتُ عَنْهُ وَ لَا تَكِلْنِي إِلَى
 نَفْسِي فِيْمَا حَضَرْتَهُ يَا مَنْ لَا تَصُرُّهُ الذُّنُوبُ وَ لَا
 تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ وَ اغْفِرْ لِي مَا لَا
 يَنْقُصُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَرْجًا قَرِيبًا وَ صَبْرًا
 جَمِيلًا وَ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَ أَسْأَلُكَ
 دَوَامَ عَافِيَتِكَ وَ أَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ وَ
 أَسْأَلُكَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ^(۱)

۱۳ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی ضرورت
 یا پریشانی لاحق ہو جائے وہ اذان کا انتظار کرے، جب مؤذن تکبیر کہے تو یہ بھی تکبیر
 کہے اور جب مؤذن کلمہ شہادت (اشہد) پڑھے تو یہ بھی شہادت پڑھے اور جب

مؤذن حی علی الصلوٰۃ پڑھے تو یہ بھی حی علی الصلوٰۃ پڑھے اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو یہ بھی حی علی الفلاح پڑھے (اسی طرح اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور اذان کے ختم ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ وَ الْحَقِّ
اَلْمُسْتَجَابِ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَ كَلِمَةُ التَّقْوٰی اَحْيِنَا
عَلَيْهَا وَ اَمِتْنَا عَلَيْهَا وَ اَبْعَثْنَا عَلَيْهَا وَ اجْعَلْنَا مِنْ
خِيَارِ اَهْلِهَا فَحْيًا وَ مَمَاتًا^(۱)

پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔

۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے وقت امام کے آنے سے پہلے دس رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور آمین پڑھے، ہر رکعت میں دس مرتبہ ”قل هو اللہ احد..... الخ“ پڑھے، ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہر رکعت کے شروع میں پڑھے اس کے بعد (فارغ ہو جائے تب) یہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اس کے بعد جو دعا کرے گا قبول ہوگی۔^(۲)

ایک مجرب صلوٰۃ الحاجۃ

۱۵ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”القول الجلیل“ میں حضرت

(۱) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۰۱۰

(۲) الدعاء للطبرانی: ۲/۱۵۸۸

جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں، ان کے وسیلہ سے جو سوال کرے، پائے اور جو دعا کرے، قبول ہو، پھر اس ترکیب سے صلوة الحاجۃ نقل کی ہے کہ چار رکعت نماز اس طرح پڑھے:

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ،
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنَجِّي
الْمُؤْمِنِينَ﴾ ۱۰۰ بار پڑھے (یعنی سورہ کے بجائے)

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

﴿رَبِّ إِنِّي مَسْنِي الصُّرَّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ ۱۰۰ بار پڑھے۔

تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

﴿أَقِمْ أَمرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد:

﴿رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ تَصِرُ﴾ ۱۰۰ بار پڑھے اور جو دعا مانگی ہو مانگے۔

مغربات عزیزی میں ہے کہ سلام کے بعد سجدہ میں جا کر ۱۰۰ بار یہ ﴿رَبِّ

إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ تَصِرُ﴾ پڑھ کر دعا مانگے۔

فائدہ: متعدد مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ بہت مجرب اور زود اثر ہے۔^(۱)

دین و دنیا کی اہم ترین جامع دعائیں

آپ ﷺ کی دین و دنیا کے اعتبار سے

وہ جامع دعائیں جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں

ان دعاؤں کا ہمیشہ صبح و شام جب فرصت ہو یومیہ ورد رکھا جائے، خصوصاً مستجاب اوقات و مقامات میں اس کا اہتمام کیا جائے، مثلاً: شبِ آخر میں تہجد کے وقت، رمضان المبارک میں، شبِ قدر میں، جمعہ کے دن شام کو، افطاری کے وقت، شبِ براءت کے موقع میں، سفر کی حالتوں میں، زیارتِ بیت اللہ، حج کے موقع پر مستجاب مقامات وغیرہ میں اور مسجد نبوی میں اس کا ورد رکھا جائے، خواہ ان دعاؤں کو زبانی یاد کر لیں، یاد رکھ کر پڑھیں۔ خدائے پاک ہم سب کو اپنے مقرب محبوب بندوں میں شامل فرمائیں اور سنت اعمال و افعال پر عمل کی اخلاص کے ساتھ توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

① حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی پاک ﷺ سے یہ دعا نقل کرتے ہیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَيْشَةً نَقِيَّةً وَ مِيتَةً سَوِيَّةً وَ
مَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ ①

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں خوشگوار زندگی کا، اچھی موت کا، ایسی واپسی کا جو ذلت اور رسوائی سے خالی ہو۔“

② حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَ فِي

آخِرَةَ الَّتِي إِلَيْهَا مَصِيرِي وَ فِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا
بَلَاغِي وَ اجْعَلْ حَيَاتِي زِيَادَةً فِي كُلِّ خَيْرٍ وَ اجْعَلِ
الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ^(۱)

”اے اللہ! برکت عطا فرمائیے میرے دین میں جو میرا آسرا ہے اور میری آخرت
میں جس کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اس دنیا میں جس میں میری ضرورت ہے اور
میری حیات کو ہر خیر کی زیادتی کا باعث اور میری موت کو ہر برائی سے راحت
کا ذریعہ بنا دیجیے۔“

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ اجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّيْ وَ اَنْصُرْنِيْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِيْ وَ اَرِنِيْ مِنْهُ ثَمَارِيْ^(۲)

”اے اللہ! میری قوت سماع و بصارت سے مجھے فائدہ پہنچائیے اور ان دونوں
کے خیر کو میرے بعد باقی رکھیے اور مجھ پر جو ظلم کرے اس کے مقابلہ میں
میری مدد فرمائیے اور اس کی علامت مجھے دکھائیے۔“

۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَ احْفَظْنِيْ
بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَ لَا
تُشِبِّتْ بِيْ عَدُوًّا وَ لَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ
كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

(۱) بزار: ۵۷/۴

(۲) بزار: ۵۹/۴

خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ (۱)

”اے اللہ! اسلام کے ذریعے میری حفاظت فرمائیے قیام کی حالت میں، قعود کی حالت میں اور سونے کی حالت میں اور حاسدین اور دشمنوں کو خوشی کا موقع نہ دیں، اے اللہ! میں ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا خزانہ آپ کے قبضہ میں ہے اور ہر برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کا خزانہ آپ کے قبضہ میں ہے۔“

۵ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے یہ دعا ہمیں تلقین فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقْوِي رِضَاكَ ضَعْفِي وَخُدْلِي
الْخَيْرِ بِنَاصِيَّتِي وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي
اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقْوِي وَإِنِّي ذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي
فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي (۲)

”اے اللہ! میں کمزور ہوں، پس میری کمزوری کو اپنی رضا کے لیے قوت دیجیے اور میری پیشانی کو بھلائی کے لیے قبول کر لیں اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہا بنا دیجیے، اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت دیجیے، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دیجیے اور میں فقیر مسکین ہوں مجھے رزق عطا فرمائیے۔“

۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي
عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

(۱) حاکم: ۵۲۵/۱

(۲) حاکم: ۵۲۷/۱، ابن ابی شیبہ

عَذَابِ النَّارِ^(۱)

”اے اللہ! جس علم سے آپ نے نوازا ہے اس سے نفع پہنچائیے اور نفع بخش علم مجھے عطا فرمائیے اور میرے علم میں ترقی عطا فرمائیے، ہر حال میں آپ کی تعریف ہے، اے میرے رب! آپ سے جہنم کے احوال سے پناہ مانگتا ہوں۔“

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا^(۲)

”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں بنادیں جب نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی ہو جائے تو استغفار کریں۔“

③ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: مانگو اے محمد! میں نے یہ دعا مانگی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ وَأَنَا غَيْرُ مَفْتُونٍ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ أَحَبَّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرِبُنِي إِلَى حُبِّكَ^(۳)

”اے اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے کا، برائیوں کے چھوڑنے کا اور

(۱) ابن ماجہ: ۲۷۲، بیہقی فی الشعب: ۹۱

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۴۵۴/۳، ابن ماجہ، باب الاستغفار: ۲۷۰

(۳) مسند احمد: ۲۴۳/۵، الدعاء للطبرانی: ۱۴۶۱، حاکم: ۵۲۱/۱

مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کا کہ آپ میری مغفرت فرما دیں اور رحم فرمادیں اور جب آپ بندوں کی آزمائش کا ارادہ فرمائیں تو میری روح قبض کر لیں اس حال میں کہ میں فتنہ میں مبتلا نہ ہوا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت کا اور جو آپ سے محبت رکھے اس کی محبت کا اور آپ سے قریب کر دینے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں۔“

۹ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَ
ادْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا
كُلَّهُ. ^(۱)

”اے اللہ! ہماری مغفرت فرمائیے، ہم سب پر رحم فرمائیے، ہم سب سے راضی ہو جائیے، ہمیں قبول فرمالیجیے، ہمیں جنت میں داخل فرمائیے، جہنم سے نجات عطا فرمائیے اور ہمارے سارے احوال کو درست فرمائیے۔“

فائدہ: کوئی عام دعا کرنے کی درخواست کرے تو یہ دعا دینی مسنون ہے۔

۱۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمانے لگے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. ^(۲)

”اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، زیادہ بڑھاپے اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں

(۱) ابن ماجہ: ۲۷۲

(۲) بخاری، مسلم، ابوداؤد، اذکار: ۴۲۴

اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور موت و حیات کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۱ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَ
الْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے بُرے اخلاق، اعمال و خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۲ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصین کو دعا کے یہ دو کلمات بتائے تھے:

اللَّهُمَّ اهْجِنِي رُشْدِي، وَاعْزِنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي^(۲)

”اے اللہ! مجھے بھلائی کا الہام فرمائیے اور اپنے نفس کی برائی سے حفاظت فرمائیے۔“

۱۳ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ
التَّرَدِّيِّ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَ الْهَرَمِ وَ
أَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ
أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَ أَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا^(۳)

(۱) ۴۲۷، ترمذی، حاکم، مشکوٰۃ: ۲۱۷، اذکار: ۴۲۶

(۲) ترمذی، اذکار: ۴۲۸

(۳) ابوداؤد، نسائی: ۳۲۰، اذکار: ۴۲۷، حاکم: ۵۳۱/۱

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں مکان گر کر مرنے سے، یا خود گر کر مرنے سے اور میں پناہ مانگتا ہوں ڈوبنے سے اور جلنے سے اور سخت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان حملہ کرے اور اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کے راستہ سے پیٹھ پھیرتا مروتوں اور پناہ مانگتا ہوں کہ سانپ کے کاٹنے سے مروں۔“

۱۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ یہ دعا مانگتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے صحت، پاک دامنی، امانت، حُسنِ خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔“

۱۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے مجھے یہ دعا بتائی ہے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي رَاقِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَاحِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَاحِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْإِهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْبُضِلِ^(۲)

”اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنادیں اور میرے ظاہر کو صالح بنادیں، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ نے جن لوگوں کو اہل، مال اور اولاد دی ہے ان سے مجھے افضل عطا فرما، جو نہ خود گمراہ ہو نہ

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۴۵۶/۳

(۲) مشکوٰۃ: ۲۲۰، ترمذی: ۱۹۹/۲، الدعاء للطبرانی: ۱۴۶۹/۳

گمراہ کرنے والے ہو۔“

۱۲ حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ
خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ^(۱)

”اے اللہ! میرے تمام امور کے انجام کو بہتر بنا دیجیے اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچائیے۔“

۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ وَاٰقِيَةً كَوَاقِيَةَ الْوَلِيْدِ^(۲)

”اے اللہ! ہماری ایسی حفاظت فرمائیے جس طرح نو مولود کی حفاظت فرماتے ہیں۔“

۱۸ حارث اعور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عشاء کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے پوچھا: اس وقت کیسے آئے؟ میں نے کہا: محبت کی وجہ سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! تم ہم سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: واللہ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دعائے سکھا دوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے، میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا، کہو:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَ ارْزُقْنِيْ
طَاعَتِكَ وَ طَاعَةَ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
عَمَلًا بِكِتَابِكَ^(۳)

(۱) مجمع الزوائد، الدعاء للطبرانی: ۱۴۷۱/۳

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۴۷۵، مجمع: ۱۸۲/۱۰

(۳) طبرانی اوسط، الدعاء للطبرانی: ۱۴۷۷/۳

”اے اللہ! میرے قلب کے سامع کو اپنے ذکر کے لیے کھول دیں، اپنی اطاعت، اپنے رسول پاک ﷺ کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیے۔“

۱۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ دعا سکھائی:

يَا نُورَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا جَبَّارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضَرِّحِينَ يَا غَوْثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا مُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاعِبِينَ وَالْمُفَرِّجَ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ وَالْمُرَوِّحَ عَنِ الْمَغْمُومِينَ وَمُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَكَاشِفَ السُّوءِ وَارْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَإِلَهَ الْعَالَمِينَ
نُزِّلُ بِكَ كُلَّ حَاجَةٍ^(۱)

”اے آسمان و زمین کے روشن کرنے والے! اے آسمان و زمین کے زبردست بادشاہ! اے جلال و اکرام والے! اے چیخ و پکار کو سننے والے! اے فریاد کرنے والے! اے فریاد قبول کرنے والے! اے رغبت کرنے والوں کی رغبت کے منتہا اور پریشان حال کی پریشانی کو دور کرنے والے! اور غمگین لوگوں کو راحت دینے والے! مضطر کی دعاؤں کو قبول کرنے والے! مصیبتوں کو حل کرنے والے! اے ارحم الراحمین! اے جہانوں کے معبود! آپ سے ہی تمام ضرورتوں کے پورا کرنے کا سوال کرتا ہوں۔“

۲۰ ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسی دعا نہ سکھا دوں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے؟ فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ سونے چاندی (مال) میں لوگ ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں تو تم یہ دعا پڑھنے لگو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثُّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَ اَسْئَلُكَ
عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ
عِبَادَتِكَ وَ الرِّضَا بِقَضَائِكَ وَ اَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَ
لِسَانًا صَادِقًا وَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ^(۱)

”اے اللہ! میں امور میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، نیکی کے پختہ ارادے کا سوال کرتا ہوں، آپ کی نعمت کے شکر کا، حسن عبادت کا، آپ کے فیصلے پر رضا کا سوال کرتا ہوں، سوال کرتا ہوں آپ سے قلب سلیم کا، صدق زبان کا اور اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو آپ جانتے ہیں اور اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جسے آپ جانتے ہیں اور آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کو آپ جانتے ہیں۔“

۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایِ
وَ اٰهْلِیْ وَ مَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَ
اَحْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمَیْنِیْ وَ
عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ اَنْ

اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیوب کو چھپائیے اور خوف سے مامون فرمائیے اور سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اوپر سے نیچے سے، میری حفاظت فرمائیے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کہ اچانک نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں (یعنی دھسا دیا جاؤں)۔“

نوٹ: حاکم میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عوراتی اور روعاتی جمع کے ساتھ ہے۔ مجمع الزوائد میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عورتی، روعتی صیغہ واحد منقول ہے، دونوں صحیح ہیں۔

۱۲ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةٌ تَوْمِنْ بِلِقَائِكَ وَ تَرْضٰی بِقَضَائِكَ وَ تَقْنَعُ بِعَطَائِكَ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے نفس کا جو مطمئن ہو، آپ کی ملاقات پر یقین رکھے اور آپ کے فیصلے پر راضی ہو اور آپ کی بخشش پر قناعت کرے۔“

۱۳ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ شُكُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا^(۳)

(۱) بزار: ۶۰، مجمع الزوائد: ۱۷۸/۱۰، حاکم: ۵۱۷/۱

(۲) طبرانی، مجمع الزوائد: ۱۸۰/۱۰

(۳) بزار: ۶۱، مجمع الزوائد: ۱۸۱/۱۰

”اے اللہ! مجھے شکر گزار بنا دیجیے، مجھے صبر گزار بنا دیجیے اور مجھے اپنی نگاہوں میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا بنا دیجیے۔“

۲۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو حبشہ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ چلتے ہوئے یہ دعا تعلیم فرمائی:

اللَّهُمَّ الطُّفَّ بِي فِي تَيْسِيرِ كُلِّ عَسِيرٍ فَإِنَّ تَيْسِيرَ كُلِّ
عَسِيرٍ عَلَيْكَ يَسِيرٌ وَ أَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمَعَاوَةَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ^(۱)

”اے اللہ! ہر مشکل کے آسان فرمانے میں میرے ساتھ مہربانی کا معاملہ فرمائیے، ہر مشکل کا آسان کرنا آپ کے لیے آسان ہے، اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں سہولت کا اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔“

۲۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا (جو بہت ہی جامع ہے) کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْئَلَةِ وَ خَيْرَ الدُّعَاءِ وَ
خَيْرَ النَّجَاةِ وَ خَيْرَ الْعَمَلِ وَ خَيْرَ الثَّوَابِ وَ خَيْرَ
الْحَيَاةِ وَ خَيْرَ الْمَمَاتِ وَ ثَبِّتْنِي وَ ثَقِّلْ مَوَازِينِي وَ
أَحِقِّ أَيْمَانِي وَ أَرْفَعْ دَرَجَتِي وَ تَقَبَّلْ صَلَاتِي وَ اغْفِرْ
خَطِيئَتِي وَ أَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ
أَمِين. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْخَيْرِ وَ خَوَاتِمَهُ وَ

جَوَامِعُهُ وَ أَوَّلُهُ وَ آخِرُهُ وَ ظَاهِرُهُ وَ بَاطِنُهُ وَ
 الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ. اللَّهُمَّ نَجِّنِي مِنَ
 النَّارِ وَ مَغْفِرَةً بِاللَّيْلِ وَ مَغْفِرَةً بِالنَّهَارِ وَ الْمُنْزِلِ
 الصَّالِحِ مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَلَاصًا
 مِنَ النَّارِ سَالِمًا وَادْخِلْنِي الْجَنَّةَ آمِنًا. اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي نَفْسِي وَ فِي سَمْعِي وَ فِي
 بَصَرِي وَ فِي رُوحِي وَ فِي خَلْقِي وَ فِي خَلْقَتِي وَ فِي أَهْلِي وَ
 فِي حَيَاتِي وَ مَمَاتِي وَ فِي عَلَيَّ اللَّهُمَّ وَ تَقَبَّلْ حَسَنَاتِي
 وَ أَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ. ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین نجات، بہترین
 عمل، بہترین بدلہ، بہترین زندگی، بہترین موت کا طالب ہوں، اے اللہ!
 مجھے ثابت قدم رکھیے اور میرے ترازو کو بھاری کر دیں اور میرا ایمان محقق کر
 دیں، میرے درجے کو بلند فرمائیے، میری نماز کو قبول فرمائیے، میرے گناہوں
 کو معاف فرمائیے اور میں آپ سے جنت کے بلند درجہ کا سوال کرتا ہوں،
 آمین۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ابتداء و انتہاء میں خیر کا اور جامع
 خیر کا اور اس کے اول خیر کا، اس کے اخیر خیر کا، خیر کے ظاہر کا، خیر کے باطن
 کا اور جنت کے بلند و بالا درجات کا، اے اللہ! مجھے جہنم سے نجات دیں اور
 رات دن میری مغفرت فرمائیے اور جنت میں بہترین منزل عطا فرمائیے، اے
 اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے جہنم کی خلاصی کا اور سلامتی کا اور جنت میں

امن کے ساتھ داخل فرمائیے۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میری جان میں، میرے کان میں اور میری بصارت میں اور میری جان میں اور میری پیدائش میں اور میری سیرت میں اور میرے کنبہ میں اور میری زندگی میں، میری موت میں، میرے علم میں برکت عطا فرمائیے، اے اللہ! میری نیکی قبول فرمائیے اور میں آپ سے بلند و بالا جنت کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔“

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ
أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلَمَ أَوْ أُظْلَمَ. ^(۱)

”اے اللہ! میں تنگ دستی، کمی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظالم یا مظلوم ہوں۔“

❷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی اور یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ. ^(۲)

”اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے اور توبہ قبول فرمائیے، آپ توبہ قبول کرنے والے رحیم ہیں۔“

❸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ. ^(۳)

(۱) الادب المفرد: ۳۱۷

(۲) الادب المفرد: ۶۱۹

(۳) ابن ماجہ: ۲۷۲، حاکم: ۵۲۶/۱

”اے اللہ! میرے قلب کو دین پر مضبوطی سے جمادیتجیے۔“

۲۹ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے اس دعا کو لے کر مسکراتے ہوئے نہایت ہی حسین شکل میں تشریف لائے کہ اس جیسی شکل میں اس سے قبل نہیں دیکھے گئے تھے۔ آئے تو کہا: ”السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وعلیک السلام یا جبرئیل (علیہ السلام)“، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایک ہدیہ دے کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہدیہ ہے؟ کہا: عرش کے خزانوں کا ایک (دعائیہ) کلمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کا اکرام کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا:

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَبِيلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُهُ
بِالْجُرَيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّرَّ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حُسْنَ
التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ
بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا
كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِيَ النِّعَمِ قَبْلَ
اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ
رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ أَنْ لَا تَشْوِي خَلْقِي بِالنَّارِ ۝

”اے وہ ذات جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور برائی کو چھپایا! اے وہ جو جرموں پر مواخذہ نہیں کرتا اور عیوب کی پردہ دری نہیں کرتا! اے بڑے معاف کرنے والے! اے بہتر درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت والے! اے

رحمت کے دونوں ہاتھ کشادہ کرنے والے! اے ہر راز کے رازدار! اے ہر شکایتوں کے منتہی! اے بڑے درگزر کرنے والے! اے بڑے احسان کرنے والے! اے استحقاق سے قبل انعام کرنے والے! اے میرے پالنے والے! اے میرے آقا! اے میرے مولیٰ! اے ہماری رغبت کی انتہا! آپ ہی سے اس بات کی بھیک مانگتا ہوں کہ اے اللہ میرے بدن کو جہنم کی آگ سے نہ جلایئے۔“

۴۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا فرمالیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَقِسْمَ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَ مَعَاصِيكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَ
مِنَ الْيَقِيْنِ مَا يُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَ
مَتَّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَ
اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَ
انْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ
دِيْنِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا
وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا (۱)

”اے اللہ! ہمیں اپنا خوف عطا فرمائیے جس سے آپ ہمارے اور گناہوں کے درمیان رکاوٹ بن جائیں اور ایسی طاعت عطا فرمائیے جو ہمیں آپ کی جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین جس سے دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جائیں اور جب تک

آپ ہمیں زندہ رکھیں ہمارے کان، ہماری آنکھ اور ہماری قوت سے ہمیں فائدہ عطا فرمائیے اور اس کے خیر کو ہمارے بعد بھی باقی رکھیں اور ہم پر جو ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لیں، جو ہم سے دشمنی رکھے اس پر ہمیں غلبہ دیں اور ہمیں دین کے امور میں آزمائش میں مبتلا نہ فرمائیے اور دنیا کو ہمارا مقصودِ اعظم نہ بنائیے اور نہ ہماری خواہش کا منزل مقصود بنائیے اور جو ہم پر مہربان نہ ہو اس کو ہمارا حاکم نہ بنائیے۔“

۳۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلٰی عِنْدِ كِبَرِ سِنِّیْ وَ
اِنْقِطَاعِ عُمْرِیْ^(۱)

”اے اللہ! میرے رزق کو بڑھاپے کے وقت اور اختتامِ عمر کے وقت وسیع فرمائیے۔“

۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ قِنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اَحْلِفْ
عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ^(۲)

”اے اللہ جو رزق آپ نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے قانع بنائیے اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرمائیے اور میرے غائب پر (اہل و عیال) میں بھلائی کے بارے میں نائب بن جائیے۔“

۳۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ اَنْتَ تَجْعَلُ

(۱) حاکم: ۱/۵۴۲، جامع صغیر: ۱/۹۲

(۲) حاکم: ۱/۵۱۰، الادب المفرد: ۶۸۱

الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ. ^(۱)

”اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر یہ کہ جسے آپ آسان فرمائیں، آپ ہی جب چاہیں رنجیدہ امور کو حل فرمائیں۔“

۳۲ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّيَّ وَهَزَلِيَّ وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ
ذَالِكَ عِنْدِي. ^(۲)

”اے اللہ! معاف فرما دیجیے میرے ان گناہوں کو جو دانستہ ہوں، مذاق سے ہوں، غلطی سے ہوں یا ارادہ سے ہو، تمام گناہ جو مجھ سے صادر ہوئے ہوں۔“

۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ
وَأْمَكُرْنِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهُدَىٰ وَ
انصُرْنِي عَلَىٰ مَنْ بَغَىٰ عَلَيَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا
لَكَ ذَكَارًا لَكَ مَطْوَأًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا لَكَ أَوْاهًا مُنِيبًا
رَبِّ أَقْبِلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَثَبِّتْ مُجَّتِي
وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي. ^(۳)

”اے اللہ! میری اعانت فرمائیے، میرے خلاف کسی کی اعانت نہ فرمائیے،

(۱) الاحسان: ۳/۳۵۵، ابن سنی: ۱۲۵، رقم: ۳۵۳

(۲) الاحسان: ۳/۲۳۵، الادب المفرد: ۳۲۱، ۶۸۹

(۳) الاحسان: ۳/۲۲۹، ابن ماجہ: ۲۸۳۰، الادب المفرد: ۳۱۴، ۵۶۵، حاکم: ۱/۵۱۵

میری مدد فرمائیے میرے خلاف کسی کی مدد نہ فرمائیے، میرے حق میں تدبیر فرمائیے، میرے خلاف تدبیر نہ فرمائیے، ہدایت سے نوازیے اور ہدایت کو آسان فرمائیے، میرے خلاف جو سرکشی پر آمادہ ہو اس کے مقابل میری مدد فرمائیے، اے اللہ! مجھے شکر گزار، بکثرت ذکر کرنے والا، اپنا مطیع فرمانبردار، اپنی طرف عاجزی کرنے والا، آہ و زاری کرنے والا، رجوع کرنے والا بنائیے، اے میرے رب! میری توبہ کو قبول فرمائیے، میرے گناہوں کو دھو دیں، میری دلیل کو ثابت فرمائیے، میری زبان کو درست فرمائیے اور میرے قلب سے کینہ کو دور فرمائیے۔“

۳۶ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهِدُّكَ لِاَرْشِدِ اُمُوْرِیْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (۱)

”اے اللہ! میں آپ سے رہنمائی چاہتا ہوں اپنے امور میں اچھائی کی اور اپنے نفس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اَجَلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اَجَلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ وَ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ
 وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ
 عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي
 خَيْرًا^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا نہیں اور دین و دنیا کی تمام برائی سے پناہ مانگتا ہوں، جس کا علم ہو یا نہ ہو، اے اللہ! میں ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جسے آپ کے بندے اور نبی نے مانگا ہے اور تمام ان برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور نبی نے پناہ مانگی ہے، میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور اس عمل و قول کا جو جنت سے قریب کر دے، میں عذاب و دوزخ سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے پناہ مانگتا ہوں، میں سوال کرتا ہوں کہ جو فیصلہ میرے حق میں فرمائیں بہتر فرمائیں۔“

۳۸ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ
 عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيعِ سَخَطِكَ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے نعمت کے زوال، عافیت کے ختم ہو جانے اور اچانک گرفت اور آپ کے غضب کی تمام چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(۱) ابن ماجہ: ۲۷۳، احسان، ابن حبان: ۱۵۱/۳

(۲) الادب المفرد: ۳۱۹، ۶۸۵

۳۹ حضرت شغل بن حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جس سے مجھے فائدہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ
وَشَرِّ مَنِّيْ. ^(۱)

”اے اللہ! مجھے کان، آنکھ، زبان، دل اور منیٰ کی برائی سے عافیت و حفاظت عطا فرمائیے۔“

۴۰ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کیا: حاضر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے محبت رکھتا ہوں، میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو چند کلمات نہ سکھا دوں جسے تم ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرو؟ میں نے کہا: ہاں (ضرور سکھائیے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ. ^(۲)

”اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری اعانت فرمائیے۔“

۴۱ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهِ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَا كُلِّهِ وَ

(۱) الادب المفرد: ۶۶۳، ۶۱۳

(۲) الادب المفرد: ۶۹۰، ۳۲۲، ابوداؤد: ص ۲۱۳، ترغیب: ۴۵۴، حاکم: ۱/۴۹۹

عَمَدِيَّ وَجَهْلِيَّ وَهَزْلِيَّ وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْبُقْدِيْمُ وَاَنْتَ الْهُوَخِرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ^(۱)

”اے اللہ! میرے گناہ اور میری جہالت کو اور تمام چیزوں میں حد سے زیادہ گزرنے کو اور اسے جسے آپ بخوبی جانتے ہیں (غلطیوں کو) معاف فرمائیے، اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو جو غلطی سے کیے ہو اور جو بالقصد کیے ہوں اور جہالت کو، ہزل کو اور وہ تمام (کو تاہیاں) جو میری جانب سے ہیں، معاف فرمائیے، اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے اور چھپے اور کھلم کھلا سب گناہ معاف فرمائیے، آپ ہی سب سے پہلے اور سب سے بعد ہیں، آپ ہر شے پر قادر ہیں۔“

۳۲ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا مرفوعاً منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِيَّ وَ قِلَّةَ حِيلَتِيَّ وَ
هُوَ اِنِّيْ عَلٰى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكَلُّمِيَّ
اِلٰى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِيَّ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَّلَكْتَهُ اَمْرِيَّ اِنْ
لَمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ
اَوْسَعُ لِيْ. اَعُوْذُ بِنُوْرٍ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ
لَهُ السَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ وَ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَ

صَلِّحْ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تَحِلَّ عَلَيَّ
غَضَبُكَ أَوْ تَنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطُكَ وَ لَكَ الْعُتْبَىٰ حَتَّى
تَرْضَىٰ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ. ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی سے شکایت کرتا ہوں اپنی کمزوری کی، بیکسی کی، لوگوں میں حقیر ہونے کی، اے ارحم الراحمین! اے اللہ! مجھے کس کے حوالہ کرتے ہیں؟ دشمن کے، جو مجھ پر حملہ کرتا ہے یا کسی قریب کے جس کو میرے معاملہ کا مالک بنا دیا ہے، اگر آپ مجھ سے ناراض نہیں تو کوئی پرواہ نہیں، آپ کی حفاظت و عافیت میرے لیے بہت کافی ہے، پناہ مانگتا ہوں آپ کے چہرے کے اس نور کے طفیل جس سے زمین و آسمان چمک اٹھا، تاریکیاں روشن ہو گئیں، دنیا اور آخرت کے سارے کام درست ہو جاتے ہیں، اس بات سے کہ آپ کا غصہ مجھ پر حلال ہو، یا آپ کی ناراضگی مجھ پر اترے، آپ سے ہی معافی کا خواستگار ہوں تاوقتیکہ آپ راضی نہ ہو جائیں، آپ کے سوانہ کوئی طاقت نہ قوت۔“

۱۲ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے بکثرت دعائیں منقول ہیں جو مجھے یاد نہیں تو میں نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اللہ سے بہت دعائیں کی ہیں جو مجھے یاد نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو سب سے جامع دعانہ بتا دوں، کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَك مِنْهُ نَبِيُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں تمام بھلائیوں کا جس کا سوال آپ کے نبی محمد ﷺ نے کیا ہے اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے نبی پاک ﷺ نے پناہ مانگی ہے، آپ ہی اعانت کے لائق ہیں، نہ کوئی طاقت نہ کوئی قوت سوائے اللہ کے۔“

۴۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ حَتّٰى كَاْنِيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ
بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشَقِّنِيْ بِمَعْصِيَّتِكَ وَخِرْلِيْ فِيْ قَضَائِكَ
وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ
وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاَجْعَلْ غِنَايِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَ
اَمْتِنَعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاَجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَ
اَنْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمْنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ ثَارِيْ وَاَقِرَّ
بِذَالِكَ عَيْنِيْ^(۲)

”اے اللہ! مجھے سب سے زیادہ خوف کرنے والا بنادیں گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں اور اپنے خوف کی سعادت مندی عطا فرمائیے، اپنی نافرمانی سے مجھے بد بخت نہ بنائیے اور میرے لیے بہتر فیصلہ فرمائیے اور اپنے فیصلے میں میرے لیے برکت عطا فرمائیے تاکہ تاخیر سے آنے والے کی جلدی کو اور جلد ہونے

(۱) ترمذی: ۱۹۰، نزول الابراہ: ۲۴۷، مشکوٰۃ

(۲) مجمع الزوائد: ۱۷۸، جامع صغیر: ۹۵/۱

والی کی تاخیر کو پسند نہ کروں، اے اللہ! میرے نفس کو غنا سے پُر فرمائیے اور مجھے اپنے کان آنکھ سے فائدہ پہنچائیے اور اس کے خیر کو میرے بعد جاری رکھیے، جو ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائیے اور اس کا انتقام مجھے دکھائیے اور میری آنکھ اس سے ٹھنڈی فرمائیے۔“

۱۵۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی یہ دعا نقل کی ہے:

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي قُدْرَتِكَ وَادْخِلْنِي فِي رَحْمَتِكَ
وَاقْضِ أَجَلِي فِي طَاعَتِكَ وَاخْتِمِ لِي بِخَيْرِ عَمَلِي وَ
اجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ. ^(۱)

”اے اللہ! مجھے اپنی قدرت سے عافیت عطا فرمائیے، اپنی رحمت میں داخل فرمائیے، میرے وقت کو اپنی عبادت میں گزار دیں، بہتر عمل پر میرا خاتمہ فرمائیے اور اس کا ثواب جنت بنائیے۔“

۱۵۹ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے نبی پاک ﷺ کی یہ دعا منقول ہے:

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي
مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ
خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْإِحْلَاصِ فِي الرِّضَا وَ
الْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَ
أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ
وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ

بَعْدَ الْمَوْتِ وَ أَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَ
الشَّوْقِ إِلَى لِقَاءِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ
مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً
مُهْتَدِينَ. ^(۱)

”اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر قدرت کے صدقے مجھے اس وقت تک
زندہ رکھیں جب تک آپ کے علم میں زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب آپ
کے علم میں وفات بہتر ہو تو مجھے وفات دے دیں اور اے اللہ! میں آپ سے
ظاہر و باطن میں خوف کا سوال کرتا ہوں، خوشی اور غمی کے موقع پر کلمہ
اخلاص مانگتا ہوں اور سوال کرتا ہوں فقر اور مالداری میں اعتدال کا اور ایسی
راحت آمیز زندگی کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا
جو منقطع نہ ہو اور آپ کے فیصلہ پر تسلیم و رضا کا اور موت کے بعد پر لطف
زندگی کا اور آپ کے دیدار کی لذت کا اور آپ کی ملاقات کا شوق مانگتا ہوں،
اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تکلیف دہ مصیبت سے، گمراہ کرنے والی بلا سے،
اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرمائیں اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما
بنائیں۔“

۷۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سے میں نے یہ
دعائی ہے نہیں چھوڑی:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَعْظَمُ شُكْرِكَ وَ أَكْثَرُ ذِكْرِكَ وَ اتَّبِعْ
تَصِيحَتَكَ وَ احْفَظْ وَصِيَّتَكَ. ^(۲)

(۱) حاکم، نسائی: ۱/۱۹۲، جامع صغیر: ۹۶

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۱۷۲، ترمذی، جامع صغیر: ۹۴

”اے اللہ! مجھے خوب شکر کرنے والا، زیادہ ذکر کرنے والا، اپنی نصیحت کی

اتباع کرنے والا اور وصیت کی حفاظت کرنے والا بنا دیجیے۔“

۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی پاک ﷺ سے یہ دعا نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَ تَرَى مَكَانِي وَ تَعْلَمُ سِرِّي
وَ عَلَانِيَتِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِي وَ اَنَا
الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ
الْمُشْفِقُ الْهَقِيرُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمِسْكِيْنَ وَ ابْتِهَالِ الْيَكِ ابْتِهَالِ الْمَذْنِبِ الدَّلِيلِ وَ
اَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ
رَقَبَتَهُ وَ فَاضَتْ لَكَ عِبْرَتَهُ وَ ذَلَّ لَكَ جِسْمُهُ وَ
رَغِمَ لَكَ اَنْفُهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَ
كُنْ بِيْ رَوْفًا رَحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ
الْمُعْطِيْنَ (۱)

”اے اللہ! آپ میری بات سن رہے ہیں اور میرے مکان و مرتبہ کو دیکھ رہے

ہیں اور آپ میرے مخفی اور ظاہر کو جانتے ہیں، میری کوئی بات آپ پر مخفی

نہیں اور میں خوفزدہ فقیر ہوں، فریاد کنندہ پناہ کا طالب ہوں، خوفزدہ ہوں،

لرز رہا ہوں، اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں، آپ سے سوال کرتا ہوں

جس طرح مسکین سوال کرتا ہے، گڑ گڑاتا ہوں آپ کے سامنے ذلیل مجرم کی طرح اور آپ کو پکارتا ہوں جیسے ایک مصیبت زدہ ڈرنے والا پکارتا ہے اور اس کی طرح پکارتا ہوں جس کی گردن آپ کے سامنے جھکی ہوئی ہو اور جس کے آنسو جاری ہوں اور جس کا سارا جسم آپ کے سامنے ذلیل پڑا ہو اور اس کی ناک خاک آلود ہو، اے اللہ! مجھے اپنی دعا سے محروم نہ فرمائیے اور مجھ پر نہایت ہی شفیق و مہربان ہو جائیں، اے مسؤلین میں سب سے بہتر اور بخشنے والے میں سب سے بہتر!

۲۹ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَ
الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ
اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا
أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا
يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ
دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. ^(۱)

”اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، زیادہ بڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنۂ دجال سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرمائیے اور اس کا تزکیہ فرمائیے اور آپ ہی سب سے اس کا تزکیہ کرنے والے ہیں، آپ ہی اس کے مالک اور آقا ہیں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں غیر نافع علم سے، نہ ڈرنے والے قلب سے، نہ سیراب ہونے والے نفس سے، نہ قبول ہونے والی دعا سے۔“

۵۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنٍ قُلُوْبَنَا وَ اَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَ اِهْدِنَا
سُبُلَ السَّلَامِ وَ نَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَ
جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ بَارِكْ
لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُلُوْبِنَا وَ اَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيَّاتِنَا وَ تُبَّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَ
اجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيَهَا وَ
اَتَمِّهَا عَلَيْنَا (۱)

”اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دیں اور ہمارے آپس کے تعلقات کو
خوش گوار کر دیں اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھائیں، ہمیں تاریکی سے نجات
دے کر روشنی میں لائیں، ہمیں ظاہری اور باطنی بے حیائیوں سے الگ رکھیں،
ہمارے کانوں میں، آنکھوں میں، دلوں میں، ہماری بیویوں میں، ہماری اولادوں
میں برکت عطا فرمائیں، ہماری توبہ قبول فرمائیں، بے شک آپ ہی توبہ قبول
کرنے والے مہربان ہیں، ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور تعریف کرنے والا
بنائیں اور نعمتوں کے قابل بنائیں اور نعمتوں کو پورا پورا عنایت فرمائیں۔“

۵۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے
حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر دو رکعت
نماز پڑھی، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس دعا کا الہام کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ
پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ تمہاری توبہ قبول، تمہارے گناہ معاف،

جو بھی ان کلمات دعا سے مجھے یاد کرے گا میں اس کے گناہ معاف کر دوں گا، اس کی ضرورتوں کو پورا کروں گا، شیطان سے اس کو دور رکھوں گا، ہر چہار جانب سے (رزق کے اسباب) تجارت کو متوجہ کر دوں گا، دنیا اس کے پاس مجبور ہو کر آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ چاہے۔ (دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيَّ وَعَلَانِيَّتِيْ فَاقْبَلْ
مَعْدِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَ تَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا
يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا
يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ (۱)

”اے اللہ! آپ ہمارے باطن اور ظاہر سے واقف ہیں، پس میری معذرت قبول فرمائیں اور آپ میری ضرورت سے واقف ہیں پس میری حاجت پوری فرمائیں اور میرے نفس میں کیا ہے، اس سے بھی آپ واقف ہیں پس میرے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے ایمان کا جو دل میں سرایت کر جائے اور یقین صادق کا یہاں تک کہ میں جان لوں کہ کوئی بات نہیں پہنچتی مگر جسے آپ نے میرے حق میں لکھ دیا ہے اور رضامندی کا جو آپ نے میرے لیے مقدر کیا ہے۔“

۵۲ شدا بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ سے یہ استغفار نقل کیا ہے، آپ ﷺ نے اسے سید الاستغفار فرمایا ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ

وَ أَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوءُ لَكَ
بذَنْبِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے عہد و پیمان پر قائم ہوں، جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور جو آپ نے مجھ پر انعام کیا ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں، پس آپ میری مغفرت فرمادیں کیوں کہ آپ کے سوا اور کوئی گناہ کو بخش نہیں سکتا۔“

۵۲ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَ نَعِيْمًا لَا یَنْفَدُ وَ
مُرَافَقَةً نَّبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَ سَلَامًا فِیْ اَعْلٰی
دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ. ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان چاہتا ہوں جو جاتا نہ رہے اور ایسی نعمتیں و راحتیں جو ختم نہ ہوں اور جنت کے اعلیٰ درجہ، درجہ خلد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔“

۵۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا نقل کی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْتَهِدُّكَ لِمُرَاشِدِیْ

أَمْرِى وَآتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّىَ اللَّهُمَّ
فَاَجْعَلْ رَغْبَتِى إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَاىَ فِى صَدْرِى وَ
بَارِكْ لِى فِيمَا رَزَقْتَنِى وَتَقَبَّلْ مِنِّى إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّى. ^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں، اپنے معاملات میں اچھائی کو طلب کرتا ہوں، توبہ کرتا ہوں، میری توبہ قبول فرمائیں، بے شک آپ ہی میرے رب ہیں، اے اللہ! مجھے اپنی طرف راغب کر دیں اور میرا دل مستغنی کر دیں اور جو کچھ آپ نے مجھے نوازا ہے اس میں برکت عطا فرمائیں اور مجھ سے قبول فرمائیں، آپ ہی میرے رب ہیں۔“

۵۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُهِدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ
وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. ^(۲)

”اے اللہ! ہم بلا و مصیبت، بد قسمتی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔“

۵۶ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ التَّقَى وَ الْهُدَى وَ الْعَفَافَ وَ
الْغِنَى. ^(۳)

”اے اللہ! میں آپ سے پرہیز گاری، ہدایت، عفت اور غنا طلب کرتا

(۱) حصن: ۴۹۱

(۲) بخاری: ۹۳۹/۲

(۳) مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ: ۳۶۸

ہوں۔“

۵۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَ التَّفَاقِ وَ سُوءِ
الْأَخْلَاقِ (۱)

”اے اللہ! میں نفاق، اختلاف اور بداخلاقی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۵۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا
وَ مَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ إِنْ أَمَتَهَا
فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ (۲)

”اے اللہ! آپ نے میری جان کو پیدا کیا، آپ ہی اسے وفات دینے والے ہیں، آپ ہی کے لیے مرنا جینا ہے، اگر زندہ رکھیں تو حفاظت فرمائیں اگر موت دیں تو مغفرت فرمادیں، اے اللہ! میں آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

۵۹ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نقل فرماتے ہیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا
يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ (۳)

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا اور آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں،

(۱) نسائی، ابوداؤد: ۲۱۶، مشکوٰۃ: ۲۱۷، جامع صغیر: ۹۷

(۲) مسلم: ۳۴۸، جامع صغیر: ۹۷

(۳) طبرانی، جامع صغیر: ۹۶

آپ کے علاوہ کسی کو اختیار نہیں۔“

۱۰ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ دعا مرفوعاً منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ الْجُوعِ فَانَّهُ یُبْسُ الضَّجِیْعُ وَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَانَّمَا یُبْسِتِ الْبَطَانَةُ وَ مِنَ الْكُسْلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ مِنَ الْهَرَمِ وَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْضِ الْعُبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّحِبَّةَةً مُّنِیْبَةً فِیْ سَبِیْلِکَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ مُنْجِیَّاتِ اَمْرِکَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ یَرٍّ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ (۱)

”اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس دعا سے جو نہ سنی جائے، اس نفس سے جو نہ بھرے اور بھوک سے کہ وہ برا ساتھی ہے اور خیانت سے کہ وہ برا ہم راز ہے اور سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، سخت بڑھا پے سے اور یہ کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں اور دجال کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے،

اے اللہ! ہم سوال کرتے ہیں آپ سے ایسے دل کا جو گریہ وزاری کرنے والا، آپ کی طرف رجوع کرنے والا، آپ کی طرف متوجہ ہونے والا ہو، اے اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں مغفرت کے سامان کا، نجات دینے والے اعمال کا، ہر گناہ سے بھلائی کے حاصل ہونے کا، جنت کی کامیابی کا، جہنم سے نجات کا۔“

① حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی فرض نماز کے بعد اس دعا کو ترک نہیں فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ یُّخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ صَاحِبٍ یُّؤْذِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ اَمَلٍ یُّلْهِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ غِنًی یُّطْغِیْنِیْ^(۱)

”اے اللہ! میں رسوا کن عمل سے پناہ مانگتا ہوں، پناہ مانگتا ہوں میں تکلیف پہنچانے والے مصاحب سے، پناہ مانگتا ہوں بھلا دینے والے فقر وفاقہ سے، پناہ مانگتا ہوں میں سرکشی میں ڈال دینے والی مال داری سے۔“

② حضرت ام مبعوذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَآءِ وَ لِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْحِیَآئَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ^(۲)

(۱) مسند بزار: ۲۲/۲، جمع الزوائد: ۱۰/۱۱۰

(۲) مشکوٰۃ: ۲۲۰، بیہقی

”اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، عمل کو ریا سے، زبان کو جھوٹ سے، نگاہ کو خیانت (بد نگاہی) سے محفوظ فرما یقیناً آپ نگاہوں کی خیانت سے اور جو کچھ سینے میں ہے اس سے خوب واقف ہیں۔“

۱۱۲ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَ اجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخَوْفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِي وَ اَقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَ اِذَا اَقْرَرْتُ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاقِرَّ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ (۱)

”اے اللہ! تمام محبوب اشیاء سے اپنی محبت زائد عطا فرمائیے اور سب سے زیادہ اپنا خوف عطا فرمائیے اور اپنی ملاقات کے شوق کے مقابلہ میں دنیا کی ضرورتوں کو ختم فرمائیے اور دنیا والوں کی نگاہوں کو جب دنیا سے ٹھنڈا کریں تو عبادت میں منہمک فرما کر میری آنکھیں ٹھنڈی فرمائیں۔“

۱۱۳ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو قبلہ رخ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَ لَا تَنْقُصْنَا وَ اَكْرِمْ مَنَا وَ لَا تُهِنَّا وَ اَعْطِنَا وَ لَا تَحْرِمْ مَنَا وَ آثِرْنَا وَ لَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَ اَرْضِنَا وَ اَرْضَ عَنَّا (۲)

”اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرمائیے، کمی نہ فرمائیے، اے اللہ! ہمیں باعزت

(۱) جامع صغیر: ۹۵

(۲) ترمذی، مشکوٰۃ: ۲۱۹، حاکم: ۵۳۵/۱

بنائیے، ہمیں ذلیل نہ فرمائیے، اے اللہ! ہمیں عطا فرمائیے، محروم نہ فرما، اے اللہ! ہمیں ترجیح عطا فرمائیے، ہم پر کسی کو ترجیح نہ دیں، ہمیں خوش فرمادیں اور ہم سے خوش ہو جائیں۔“

۶۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ^(۱)

”اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دیں اور میرے دل کو ایسا پاک فرمائیں جیسا کہ میل سے سفید کپڑے کو اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری پیدا فرمادیں جیسی دوری آپ نے مشرق و مغرب میں رکھی ہے۔“

۶۶ حضرت ابوذر داء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی یہ دعا تھی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَاهْلِي وَالْمَاءِ الْبَارِدِ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا جو آپ سے محبت کرے اور اس عمل کا جو آپ کی محبت تک پہنچائے، اے اللہ!

(۱) بخاری: ۹۴۲، مسلم: ۳۴۷/۲، مختصر

(۲) کنز العمال: ۲۰۹/۲

مجھے اپنی محبت عطا فرمائیے جو مجھے اپنی جان سے، اہل و عیال سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہو۔“

⑫ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ رَبُّ عَظِيْمٍ لَا يَسْعُكَ شَيْءٌ مِّمَّا خَلَقْتَ وَ
اَنْتَ تَرٰى وَلَا تُرٰى وَاَنْتَ بِالْمُنْظَرِ الْاَعْلٰى وَاِنَّ لَكَ
الْاٰخِرَةَ وَالْاَوَّلٰى وَلَكَ الْمَمَاتُ وَالْمَحْيَا وَاِنَّ اِلَيْكَ
الْمُنْتَهٰى وَالرُّجْعٰى نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ سَاَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا مَمْلِكُہٗ اِلَّا بِكَ
فَاَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا ①

”اے اللہ! یقیناً آپ بلند و بالا رب ہیں، جو آپ نے پیدا کیا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی آپ میں نہیں سما سکتی، آپ دیکھتے ہیں مگر آپ کو نہیں دیکھا جاسکتا، آپ بلند منظر پر فائز ہیں۔ آپ ہی کے لیے ابتداء اور انتہاء ہے، آپ ہی کے قبضے میں زندگی اور موت ہے، آپ ہی ملجا و ماؤی ہیں۔ ہم ذلت اور رسوائی سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے ان چیزوں کا سوال کرتے ہیں جن کے آپ مالک ہیں، ہم ان کے مالک نہیں، آپ ہمیں وہ چیزیں عطا فرمائیں تاکہ آپ ہم سے راضی ہو جائیں۔“

⑬ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ عَلٰی وَبَلَائِكَ
الْحَسَنِ الَّذِیْ اِبْتَلَيْتَنِیْ بِہٖ وَفَضْلِكَ الَّذِیْ اَفْضَلْتَ

عَلَى أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ (۱)

”اے اللہ! آپ سے اپنے اوپر کامل نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور اچھی آزمائش کا جس کے ذریعہ آپ میرا امتحان لیں اور اس فضل کا جس کی نوازش مجھ پر فرمائیں یہ کہ اپنے احسان سے، فضل سے اور رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادیں۔“

۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ ہزار بکریاں تم کو دوں یا یہ پانچ کلمے تم کو بتا دوں جن میں دین اور دنیا کی خوبیاں جمع ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ خُلُقِيْ وَ طَيِّبْ لِيْ كَسْبِيْ وَ قَبِّلْ عَنِّيْ مِمَّا رَزَقْتَنِيْ وَ لَا تُذْهِبْ طَلْبِيْ اِلٰى شَيْءٍ صَرَفْتَهُ عَنِّيْ (۲)

”اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرمائیے، میرے اخلاق میں وسعت فرمائیے، میری کمائی کو پاکیزہ بنائیے، جو آپ مجھے نوازیں اس پر قناعت کرنے والا بنائیے اور مجھے اس کی طلب میں نہ لے جائیں جسے آپ نے مجھ سے روک رکھا ہے۔“

۳۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی دعاؤں میں آپ ﷺ کی یہ دعا بھی ہے جو آپ ﷺ کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ

(۱) کنز العمال: ۲۰۷/۲

(۲) کنز العمال: ۲۱۷/۲

أَوْ عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے جنت کا اور اس قول اور عمل کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کر دے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور اس قول اور عمل سے جو جہنم کے قریب کر دے اور آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ جو آپ میرے حق میں کریں بہتر اور بھلائی کا فیصلہ کریں۔“

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَ زَيِّنِيْ بِالْحِلْمِ وَ اَكْرِمْنِيْ
بِالتَّقْوٰی وَ جَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ^(۲)

”اے اللہ! مجھے علم کے ذریعہ سے غنی بنا دیں اور حلم سے مزین فرمادیں اور تقویٰ سے مکرم بنادیں اور عافیت سے مشرف فرمادیں۔“

⑤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَ
اقْضِ اَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَ اخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ، وَ اجْعَلْ
تَوَابِيْ الْجَنَّةِ^(۳)

”اے اللہ! اپنی قدرت سے مجھے عافیت عطا فرمائیے اور اپنی رحمت میں داخل فرمائیے اور اپنی عبادت میں میرے اوقات کو قبول فرمائیے، اچھے عمل پر ہمارا

(۱) ابن ماجہ، کنز العمال: ۱۷۳

(۲) جامع صغیر: ۹۶

(۳) جامع صغیر: ۹۶

خاتمہ فرمائیے اور بطور ثواب جنت عطا فرمائیے۔“

۴۳ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَاعِلُ اللَّيْلِ سَكَنًا وَ
الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي
مِنَ الْفَقْرِ وَ مَتَّعْنِي بِسَعْيِي وَ بَصَرِي وَ قُوَّتِي فِي
سَبِيلِكَ. ^(۱)

”اے صبح کے نکالنے والے! رات کو سکون اور راحت بنانے والے! سورج اور چاند کو حساب کا ذریعہ بنانے والے! ہمارے قرض کو ادا فرمائیے، تنگدستی سے ہمیں غنی بنائیے، میرے کان، میری آنکھ اور میری قوت کو اپنے راستہ میں قبول فرمائیے۔“

۴۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ پاک نے آپ کو ان دعاؤں کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک سے آپ کو نوازیں گے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَ صَبْرًا عَلَى
بَلِيَّتِكَ أَوْ خُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ. ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے جلد عافیت کا سوال کرتا ہوں اور مصائب و آزمائش پر تحمل کا اور دنیا سے آپ کی رحمت کی طرف نکلنے کا۔“

۴۵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ترغیب دی تھی کہ یہ دعوات اور دن میں پڑھ لیا کرو:

(۱) سبل الہدیٰ: ۵۲۶

(۲) حاکم: ۵۲۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ
خُلُقٍ وَّ نَجَاحًا یَتَّبِعُهُ فَلَاحٌ وَّ رَحْمَةً مِنْكَ وَّ
رِضْوَانًا^(۱)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں صحیح ایمان کا اور ایمان کے ساتھ
حسن سلوک کا اور ایسے نجات کا جس کے بعد کامیابی ہو اور آپ کی جانب سے
رحمت اور رضامندی کا۔“

④ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا
سکھائی:

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ، وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰی
عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ^(۲)

”اے اللہ! آپ کی رحمت میرے گناہوں سے وسیع ہے اور آپ کی رحمت اپنے
عمل سے زیادہ میرے لیے باعثِ امید ہے۔“

⑤ حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے
جنگِ احد کے موقع پر صف بستہ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھی تھی:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِهَآ بَسْطَتْ وَّ
لَا مُقَرِّبَ لِهَآ بَاعَدَتْ وَّ لَا مُبَاعِدَ لِهَآ قَرَّبَتْ وَّ لَا
مُعْطٰی لِهَآ مَنَعَتْ وَّ لَا مَانِعَ لِهَآ اَعْطَيْتَ اَللّٰهُمَّ
اُبْسِطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ وَّ

رِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا
یَحْوُلُ وَ لَا یُزُولُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ النَّعِیْمَ یَوْمَ
الْعِیْلَةِ وَالْاَمْنِ یَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ عَائِذَا بِكَ مِنْ
سُوْءِ مَا اَعْطَيْتَنَا وَ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ
اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْهُ اِلَیْنَا الْكُفْرَ وَ
الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ
اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ، وَ اَحْيِنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَحْقِنَا
بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُوْنِیْنَ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے ساری تعریف ہے، اے اللہ! جسے آپ دینا چاہیں
اس سے کوئی روکنے والا نہیں، کوئی قریب کرنے والا نہیں جس کو آپ دور
کریں، کوئی اسے دور کرنے والا نہیں جسے آپ قریب کریں، کوئی اسے دینے
والا نہیں جسے آپ نہ دیں، کوئی روکنے والا نہیں جسے آپ عطا فرمائیں، اے اللہ!
آپ ہم پر اپنی برکتوں کو، رحمت کو، فضل کو اور رزق کو خوب کشادہ کر دیجیے،
اے اللہ! ہم آپ سے ایسی دائمی نعمتوں کا سوال کرتے ہیں جو نہ منتقل ہو اور نہ
ختم ہو، اے اللہ! ہم آپ سے تنگی کے موقع پر نعمتوں کا اور خوف و دہشت
کے وقت امن کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہمیں اس چیز کی برائی سے پناہ
دیجیے جس سے آپ ہمیں نوازیں، اسی طرح اس کے شر سے محفوظ رکھیے جس
کو ہم سے روک دیں۔ اے اللہ! ایمان ہمیں محبوب بنا دیجیے اور اس سے
ہمارے قلوب کو مزین فرما دیجیے، کفر، فسق اور گناہوں سے ہمیں متفر کر

دیجیے اور ہمیں اہل رشد میں داخل فرمادیجیے اور اسلام کی حالت میں وفات
دیجیے، اسلام کے ساتھ زندہ رکھیے، صالحین کے ساتھ شامل فرمادیجیے بلا رسوائی
اور فتنہ میں گرفتار ہوئے۔“

۴۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ
فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
تَاَصِيَتْهَا بِیَدِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَ الْكُسْلِ وَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ
الْغِنٰی وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَ
الْمَغْرَمِ (۱)

”اے اللہ! آپ ہی اول ہیں آپ سے پہلے کچھ نہیں، آپ ہی آخر ہیں آپ کے
بعد کچھ نہیں، اے اللہ! میں ہر جاندار سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی آپ
کے قبضہ میں ہے، میں گناہ سے، سستی سے اور عذابِ دوزخ سے اور عذابِ
قبر سے اور مالداروں کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور میں پناہ
مانگتا ہوں گناہ سے اور تاوان سے۔“

۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ
وَ مِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ (۲)

(۱) سبل الہدی: ۸/۵۳۰، طبرانی

(۲) ابوداؤد، نسائی، جامع صغیر: ۹۷

”اے اللہ! میں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۸۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ الشَّوْءِ فِي دَارِ الْبَقَاةِ
فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ ^(۱)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں جائے سکونت کے برے پڑوسی سے، اس لیے کہ جنگل (گھر کے باہر) کا پڑوسی تو منتقل ہو جائے گا۔“

۸۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ^(۲)

”اے اللہ! میرے جسم میں عافیت عطا فرمائیے اور میری آنکھ میں عافیت عطا فرمائیے اور اس سے مجھے فائدہ پہنچائیے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بردبار کریم ہیں، پاکی ہے اللہ کے لیے جو عرش عظیم کے رب ہیں، تعریف ہے خدا کی جو جہانوں کے پالنے والے ہیں۔“

۸۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ

بِرِّ وَالْفُؤَزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ^(۱)

”اے اللہ! ہم آپ سے باعثِ رحمت امور کا، مغفرت کا، ہر گناہ سے سلامتی کا، ہر بھلائی کے پانے کا، جنت کے ذریعہ کامیابی کا اور آپ کی اعانت سے دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔“

۸۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی یہ دعا تھی:

اَللّٰهُمَّ لَا تِكِلْنِيْ اِلٰی نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ وَلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَاحِحَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ^(۲)

”اے اللہ! اپل جھپکنے کے برابر بھی مجھے اپنے نفس کے حوالہ نہ فرمائیے اور جس بہتر چیز سے آپ نے مجھے نوازا ہے اس کو مجھ سے نہ لیجیے۔“

۸۳ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے لیے کافی ہے کہ وہ یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَادْخِلْنِي الْجَنَّةَ^(۳)

”اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے جنت میں داخل فرمائیے۔“

۸۴ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں یہ دعا ہے کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ سے فرمایا: یہ دعا کیجیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُّبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ^(۴)

(۱) حاکم: ۵۲۵/۱

(۲) مجمع الزوائد: ۱۸۱/۱۰، بزار

(۳) مجمع الزوائد: ۱۸۰/۱۰

(۴) الدعاء للطبرانی: ۱۷۱۴

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور اس کی محبت کا جو

آپ سے محبت کرے اور اس عمل کی محبت کا جو آپ کی محبت کا باعث ہے۔“

۸۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو یہ دعا پسند تھی:

اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

وَالنِّيَّةِ وَالْهُدَى إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۱)

”اے اللہ! ایسے اعمال، اقوال، نیت اور ہدایت کی مجھے توفیق عطا فرمائیے جس

کو آپ پسند کرتے ہیں اور جس سے آپ خوش ہوتے ہیں یقیناً آپ ہر چیز پر

قادر ہیں۔“

۸۷ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک بندہ

کے لیے اس سے محبوب کوئی دعا نہیں ہے کہ وہ یہ دعا مانگے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعَاوَةَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ

الْآخِرَةِ^(۲)

”اے اللہ! میں آپ سے معافی اور دین و دنیا کی عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

۸۸ حضرت انس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے

تھے:

اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ^(۳)

اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ^(۴)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۴۷۸

(۲) مجمع الزوائد: ۱۷۵/۱۰

(۳) الادب المفرد

(۴) مسلم، سبل الہدی: ۵۲۳/۸

”اے اللہ! اے دلوں کے پلٹنے والے! ہمارے دل کو دین پر جمادیتجیے۔ اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دل کو اپنی اطاعت پر لگا دیتجیے۔“

۸۹ ابو الاحوص اور زید بن علی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُحِبِّتَيْنِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلَيْنِ الْوَفْدِ الْمُتَقَبِّلَيْنِ^(۱)

”اے اللہ! ہمیں اپنے ان منتخب اور چنیدہ بندوں میں بنادیتجیے جو روشن چہرے والے ہوں گے، چمکدار ہاتھ پیر والے ہوں گے جو مقبول جماعتوں میں ہوں گے۔“

۹۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہت ہی مستحکم یہ دعا ہے جسے تم کرو:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّ اغْفِرْ لِي^(۲)

”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، سوائے آپ کے گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں، میرے رب میری مغفرت فرمادیتجیے۔“

۹۱ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ سے خادمہ سے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بہتر ایک دعائے تبادول چنانچہ یہ دعا بتادی:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ

الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ^(۱)

”اے اللہ! ساتوں آسمان کے رب، عرشِ عظیم کے رب، ہر شے کے رب، تورات انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! آپ ہی اول ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، آپ ہی آخر ہیں آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، آپ ہی ظاہر ہیں آپ سے اوپر کوئی شے نہیں، آپ ہی باطن ہیں آپ کے علاوہ کوئی شے نہیں، آپ ہمارے قرضہ کو ادا کر دیجیے، ہماری تنگدستی دور کر کے غنی بنا دیجیے۔“

۹۲ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَ لَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَ
بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَ اجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ وَ
اجْعَلْ غِنَاءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا^(۲)

”اے اللہ! ہمیں اپنے فضل سے رزق عطا فرمائیے، ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ کیجیے اور جو ہمیں آپ رزق دیں اس میں برکت عطا فرمائیے، جو آپ کے پاس ہے اس کی ہمیں رغبت عطا فرمائیے اور ہمارے نفس میں غنا عطا فرما دیجیے۔“

۹۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جامع اور مختصر یہ دعا کرو:

(۱) ابن ابی شیبہ: ۶۲۳

(۲) ابن ابی شیبہ: ۲۸۳/۱۰

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ وَ مَا قَضَيْتَ
مِنْ قَضَاءٍ فَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اجْعَلْ عَاقِبَتَهُ اِلٰی
خَيْرٍ (۱)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں تمام بھلائی کا، دنیا کی اور آخرت کی
اور پناہ مانگتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے اور جو فیصلہ میرے حق میں
آپ فرمائیں اس میں برکت عطا فرمائیں اور اس کا انجام بھلائی کی جانب
فرمائیں۔“

۹۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تہجد کے موقع پر یہ دعا
پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ
لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ
فِیْہِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ
مَنْ فِیْہِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ اِلٰہُ السَّمَاوَاتِ وَ
الْاَرْضِ اَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ
لِقَاءُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ
اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اَمَنْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَیْكَ
حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا

اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْهَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ (۱)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے تعریف ہے، آپ آسمان و زمین کے نور ہیں، آپ ہی کے لیے تعریف ہے آپ آسمان اور زمین کے قائم کرنے والے ہیں اور جو اس میں ہے، آپ ہی کے لیے تعریف ہے، آپ آسمان و زمین اور اس کے درمیان جو کچھ اس کے رب ہیں، آپ ہی کے لیے تعریف ہے آپ آسمان و زمین کے معبود ہیں، آپ حق ہیں، آپ کی بات حق ہے، آپ کا وعدہ حق ہے، آپ کی ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اے اللہ! میں آپ کے لیے اسلام لایا، آپ پر ایمان لایا، آپ ہی سے خاصہ ہے، آپ ہی سے فیصلہ ہے، میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیجیے اور جو ظاہر ہوں اور جو چھپے ہوں، آپ ہی میرے معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

۹۵ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِي رِزْقِيْ (۲)

”اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجیے، میرے گھر میں وسعت فرمادیجیے، میرے رزق میں برکت عطا فرمادیجیے۔“

۹۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ دعا کی:

اِلَيْكَ رَبِّيْ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ لَكَ رَبِّيْ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۴۶

(۲) کنز العمال: ۲/۶۸۶

أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظَّمَنِي وَ مِنْ سَيِّئِ الْأَخْلَاقِ
فَجَنَّبَنِي^(۱)

”اے میرے رب! آپ مجھے اپنی نگاہ میں محبوب بنا لیجیے۔ اے رب! اپنے لیے میرے نفس کو ذلیل بنا دیجیے اور لوگوں کے نزدیک باعظمت بنا دیجیے اور برے اخلاق سے مجھے محفوظ رکھیے۔“

۹۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ وَ
اسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهُ وَ اسْتَنْصَرَكَ فَتَصَرَّتَهُ^(۲)

”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں بنا دیجیے جنہوں نے آپ پر بھروسہ کیا تو آپ ان کے لیے کافی ہو گئے، آپ سے ہدایت مانگی تو آپ نے ہدایت دے دی، آپ سے مدد چاہی تو آپ نے ان کی مدد فرمادی۔“

۹۸ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے اس دعا کی تعلیم کی اور فرمایا: یہ دعا کرو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ فَلَا تَكِلْنِي إِلَى
نَفْسِيْ ظَرْفَةً عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ^(۳)

”اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ باقی رہنے والے! آپ ہی سے میں فریاد کرتا ہوں، پل جھپکنے کے برابر بھی آپ مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ فرمائیے اور میری تمام حالت کو درست فرمادیجیے۔“

۹۹ حضرت عائشہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی یہ دعا تھی:

(۱) کنز العمال: ۶۸۸/۲

(۲) کنز العمال: ۶۹۳/۲

(۳) بیہقی، کنز العمال: ۲۳۹/۲

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا
اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا (۱)

”اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ سے نوازیے اور اس کا تزکیہ فرمادیجیے، آپ ہی اس کی بہتر تزکیہ کرنے والے ہیں، آپ ہی اس کے ولی ہیں اور آپ ہی اس کے مولیٰ ہیں۔“

۱۰۰ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دعا کی تعلیم دی تھی اس میں یہ دعا بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا
فَرَجْتَهُ وَلَا كَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَهُ وَلَا ضُرًّا اِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا
دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَهْلَكْتَهُ وَلَا حَاجَةً
مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ (۲)

”اے اللہ! میرے کسی گناہ نہ چھوڑیے مگر یہ کہ آپ اس کی مغفرت فرما دیں، کوئی غم نہ چھوڑیے مگر یہ کہ اسے دور فرمادیں، کوئی رنج نہ چھوڑیے مگر یہ کہ اسے زائل فرمادیں، کوئی پریشانی نہ چھوڑیے مگر یہ کہ اسے حل فرمادیں، کوئی قرض نہ ہو مگر یہ کہ اسے ادا فرمادیں، کوئی دشمن نہ ہو مگر یہ کہ اسے ہلاک فرمادیں، دین و دنیا کی کوئی ضرورت نہ ہو مگر یہ کہ آپ اسے پورا فرمادیں اے ارحم الراحمین!“

(۱) کنز العمال: ۱۷۷

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۰۸۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ
عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



استعاذہ کی دعائیں

دین و دنیا کی برائیوں سے محفوظ رہنے کی دعائیں

① حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ استعاذہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَ اَعُوْذُبُكَ اَنْ اَرَدَّ اِلٰی اَرْضِ الْغُبْرِ وَ اَعُوْذُبُكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ اَعُوْذُبُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. ^(۱)

”اے اللہ! میں بخل سے پناہ چاہتا ہوں، بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے آخری مرحلے میں پہنچ جاؤں اور دنیا کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

② حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم کو وہ دعائے سکھا دوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسْلِ وَ الْبُخْلِ وَ
الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اَتِ نَفْسِیْ
تَقْوَاهَا، وَ زَكَّاهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَ
مَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ

نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ
لَهَا^(۱)

”اے اللہ! میں کمزوری، سے سستی، بخل سے، بزدلی سے، سخت بڑھاپے سے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ سے نوازیے اور اسے پاک کیجیے، آپ بہترین پاک کرنے والے ہیں، آپ ہی ہمارے ولی اور مولیٰ ہیں، اے اللہ! میں نہ ڈرنے والے دل سے، نہ سیراب ہونے والے نفس سے، نہ نفع دینے والے علم سے، نہ قبول کی جانے والی دعا سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ
عَافِيَّتِكَ وَ فُجَاةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِكَ^(۲)

”اے اللہ! میں نعمت کے زوال، عافیت کے چلے جانے، اچانک گرفت و مواخذہ اور تمام ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ الشُّوْءِ وَ مِنْ زَوْجِ
تَشْيِیْبِنِیْ قَبْلَ الْبَشِیْبِ وَ مِنْ وَلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیْ رِجَا وَ
مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیْ عَدَاۤءَا وَ مِنْ خَلِیْلِ مَا کَرِهَ عَیْنُهٗ
تَرَانِیْ وَ قَلْبُهٗ تَرَعَانِیْ اِنْ رَاۤیْ حَسَنَةً دَفَنَهَا وَ اِذَا

(۱) نسائی: ۳۱۴

(۲) مسلم، ابوداؤد، الدعاء للطبرانی: ۱۴۲۴/۳

رَأَى سَيِّئَةً أَدَاعَهَا^(۱)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں برے پڑوسی سے اور اس بیوی سے جو بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے، اس اولاد سے جو ہم سے بڑھ چڑھ کر معاملہ کرے اور اس مال سے جو باعث عذاب ہو اور اس مکار دوست سے جس کی آنکھ میزری طرف لگی ہو اور اس کا دل میری نگرانی میں ہو کہ جب کوئی نیکی دیکھے تو اسے چھپائے، جب کوئی برائی دیکھے تو اسے مشہور کر دے۔“

۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وفات سے قبل آپ ﷺ کی اکثر دعایہ ہوتی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ^(۲)

”اے اللہ! جو اعمال کیے ہیں اور جو نہیں کیے دونوں کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔“

۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ مِنْ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ^(۳)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں مخالفت سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے۔“

۷ حضرت شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی دعا بتادیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۴۲۵، بسند حسن

(۲) مسلم، الدعاء للطبرانی: ۱۴۳۸، نسائی: ۲/۳۲۰، ابوداؤد: ۲۱۶

(۳) ابوداؤد: ۲۱۶، نسائی: ۲/۳۱۵

پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِّي^(۱)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی سے، اپنی نگاہ کی برائی سے، زبان کی برائی سے، دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔“

۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ^(۲)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کمی سے، غربت سے، ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔“

۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورۃ یاد کراتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ^(۳)

”اے اللہ! میں عذاب دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ

(۱) ابوداؤد: ۲۱۶

(۲) نسائی: ۳۱۴

(۳) ابوداؤد: ۲۱۵، نسائی: ۳۱۹

مانگتا ہوں۔“

۱۰ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيِّ وَالْهَدَمِ وَالْغَرَقِ وَ
الْحَرَقِ وَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا
وَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيْعًا^(۱)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے نیچے کی جانب، گرنے سے، مکان کے
منہدم ہو جانے سے، ڈوبنے سے، چلنے سے اور اس بات سے کہ موت کے
وقت شیطان کا حملہ ہو اور یہ کہ آپ کے راستہ (جہاد) سے پیٹھ پھيروں اور
پناہ مانگتا ہوں کہ سانپ کے ڈسنے سے مروں۔“

۱۱ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ان
کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَ غَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَ
شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ^(۲)

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے، دشمن کے غلبہ سے اور دشمن
کے خوش ہونے سے۔“

۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَعْرَمِ

(۱) جامع صغیر: ۹۶، نسائی: ۳۲۰

(۲) نسائی: ۳۱۶

وَالْمَأْتِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ
 فِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةٍ
 الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ
 الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَ الْبَرْدِ
 وَ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ
 الدَّنَسِ وَ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
 بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ^(۱)

”اے اللہ! میں سستی سے، زیادہ سخت بڑھاپے سے، تاوان سے، گناہ سے پناہ
 مانگتا ہوں، اے اللہ! میں عذابِ دوزخ سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے
 فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالدار کی برائی کے فتنہ سے اور غربت کے
 شر کے فتنہ سے اور مسیحِ دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے
 گناہوں کو اولے اور برف کے پانی سے دھو دیجیے اور میرے دل کو گناہوں
 سے ایسا صاف کر دیجیے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف ہو کر نکھر جاتا ہے
 اور میرے درمیان اور گناہ کے درمیان ایسا بُعد فرما دیجیے جیسا کہ مشرق و
 مغرب کے درمیان آپ بعد نے رکھا ہے۔“

۱۳ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَ
 الْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ^(۲)

(۱) بخاری: ۹۴۳/۲

(۲) ترمذی، مشکوٰۃ: ۲۱۷

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے۔“

۱۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی یہ دعائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تَمْنَعُ إِجَابَتَكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تَمْنَعُ رِزْقَكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُحِلُّ النَّقْمَ (۱)

”اے اللہ! میں ان گناہوں سے جو قبول دعا سے مانع ہو پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو آپ کے رزق کو روک دے، اے اللہ! میں ان گناہوں سے پناہ مانگتا ہوں جو سزا کو حلال کر دے۔“

استغفار

۱ حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ
وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أُبُوْءُ لَكَ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأُبُوْءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ (۲)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۴۴۸/۳، بسند ضعیف

(۲) بخاری: ۹۳۶/۲

”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے، آپ نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا بندہ ہوں، اپنی وسعت کے مطابق آپ کے وعدہ اور عہدہ پر ہوں اپنے کیے ہوئے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، جو نعمتیں ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس بخش دیجیے، آپ کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: جو اسے شام کو پڑھے گا اور اسی دن مر جائے تو اہل جنت میں ہو گا اور صبح پڑھ لے اور مر جائے تو اہل جنت میں ہو گا۔
 فائدہ: کلمہ استغفار میں یہ نہایت ہی جامع اور مستند ہے، آپ ﷺ نے اسے سید الاستغفار سے موسوم کیا ہے، ہر شخص یاد کرے اور صبح و شام اس کے پڑھنے کا التزام رکھے۔

۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پڑھے گا:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ سمندر کی ریت کے برابر ہوں یا آسمان کے تاروں کے برابر۔^(۱)

۳ حضرت ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے یہ پڑھا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، چاہے میدان جنگ سے فرار کیوں نہ اختیار کی ہو:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ

(۱) اَتُوبُ اِلَيْهِ

”مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم ہے، توبہ کرتا ہوں میں۔“

④ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو توبہ کے یہ کلمات تلقین فرمائے تھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ
نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي إِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي
فَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبْ
عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ⑤

”اے اللہ! آپ پاک ہیں، قابل تعریف ہیں، میں نے غلطی کی ہے، اپنی جان پر ظلم کیا ہے، مجھے بخش دیجیے، آپ بہترین بخشنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہیں، قابل تعریف ہیں، میں نے غلطی کی ہے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، رحم فرمائیے، آپ بہتر رحم کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہیں، قابل تعریف ہیں، میں نے غلطی کی، اپنی جان پر ظلم کیا، میری توبہ قبول فرمائیے، آپ توبہ قبول فرمانے والے مہربان ہیں۔“

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ (استغفار میں) یہ

(۱) ابوداؤد: ۲۱۲، ترمذی، ترغیب: ۴۷۰/۲

(۲) بیہقی، ترغیب: ۴۷۲/۲

فرماتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَإِسْرَافِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنَّكَ
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ^(۱)

”اے اللہ! میرے پچھلے اگلے، چھپے اور ظاہر گناہ اور میرے اسراف اور جس
سے آپ مجھ سے زیادہ خوب واقف ہیں معاف فرمائیے، آپ ہی اول اور آپ
ہی آخر ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

① حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ (استغفار)
فرماتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا كُلَّهَا. وَهَزَلْنَا وَجَدْنَا وَعَمَدْنَا
وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدَنَا^(۲)

”اے اللہ! ہمارے تمام گناہ، حقیقتہً اور مذاقاً اور ہر گناہ جو ہماری طرف سے ہو
بخش دیجیے۔“

② حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص
کو یہ دعا (استغفار) ۳۰ مرتبہ پڑھنے کو کہا:

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى
عِنْدِي مِنْ عَمَلِي^(۳)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۶۰۷/۳

(۲) الدعاء للطبرانی: ۱۶۰۶/۳

(۳) ترغیب: ۴۷۲

”اے اللہ! آپ کی مغفرت وسیع ہے ہمارے گناہ سے اور آپ کی رحمت اپنے عمل سے زیادہ میرے لیے باعثِ امید ہے۔“

۸ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے مکمل (استغفار) یہ ہے کہ بندہ یہ کہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ
اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي وَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ اِئِنِّي رَبِّ
فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي. ^(۱)

”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اپنے جرم کا اعتراف کرتا ہوں، کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا آپ کے سوا، اے میرے رب! میرے گناہ بخش دیجیے۔“

۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جس کلمہ سے توبہ کی تلقین کی گئی تھی وہ یہ ہے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءًا
وَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ. ^(۲)

”اے اللہ! آپ پاک ہیں، قابلِ تعریف ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے غلطی کی اور اپنے اوپر ظلم کیا، میری توبہ قبول فرمائیے، آپ توبہ قبول کرنے والے نہایت مہربان ہیں۔“

۱۰ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کلمات جن سے حضرت آدم علیہ السلام نے

(۱) مجمع الزوائد: ۲۰۹/۱۰

(۲) تفسیر قرطبی: ۳۳۵/۱

توبہ کی تھی، یہ تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَرْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ
نَفْسِي فَأَرْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ^(۱)

”آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہیں اور قابل تعریف ہیں، میں نے غلطی کی اور اپنے نفس پر ظلم کیا، میری توبہ قبول فرمائیے، آپ توبہ قبول کرنے والے رحیم ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ قابل تعریف ہیں، میں نے غلطی کی اور اپنے نفس پر ظلم کیا، رحم کیجیے، آپ بخشنے والے مہربان ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ قابل تعریف ہیں، میں نے غلطی کی اور اپنے اوپر ظلم کیا، مجھ پر رحم کیجیے آپ ارحم الراحمین ہیں۔“

نماز کے بعد استغفار

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے بعد یہ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے گو وہ جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ^(۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خادم آپ ﷺ کے متعلق نقل کرتے

(۱) تفسیر القرطبی: ۱/۳۳۵

(۲) ترغیب: ۲/۴۵۴، مجمع: ۱۰۴/۱۰

ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین (۳) مرتبہ استغفار فرماتے۔^(۱)

صبح کے وقت استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم علی الصبح ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کیا کریں۔^(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سورج نکلنے سے قبل توبہ کرتا ہو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔^(۳)

سورہ یوسف کی آیت: ﴿سَوْفَ اسْتَغْفِرْ لَكُمْ﴾ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سحر کے وقت تک حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے استغفار کو مؤخر کیا تھا۔^(۴)

سوتے وقت استغفار

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بستر پر جاتے وقت:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

تین (۳) مرتبہ پڑھ لے اس کے گناہ خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا ریت کے ذرات یا ایام دنیا کے برابر ہوں، معاف ہو جائیں گے۔^(۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارہ ہزار مرتبہ روزانہ استغفار پڑھتا

(۱) ابوداؤد: ۲۱۲

(۲) الدعاء للطبرانی: ۳/۶۲۳، مجمع الزوائد: ۱۰/۲۵۹

(۳) مسلم: ۳۴۶

(۴) الجامع لاحکام القرآن: ۵/۲۶۸

(۵) کنز العمال: ۱۹/۲۴۰

ہوں۔ ان کے پاس ایک دھاگا تھا جس میں ایک ہزار گرہیں لگی ہوئی تھیں، رات کو اس وقت نہ سوتے جب تک کہ اس کو سبحان اللہ کے ساتھ پورا نہ کر لیتے۔^(۱)

سو مرتبہ استغفار

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! توبہ کرو میں بھی روزانہ سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔^(۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خدائے تعالیٰ سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔^(۳)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے تیری زبان کی شکایت کی کہ مجھے میری زبان نے جلا دیا (حد درجہ پریشان کر دیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم استغفار سے کہاں ہو؟ (یعنی بے خبر ہو) میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔^(۴)

۷۰ / مرتبہ استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: میں ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ دن میں ستر مرتبہ سے زائد کرتا ہوں۔^(۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: استغفار کرو، استغفار کرو، ۷۰ / مرتبہ پورا کرو، چنانچہ ہم نے ۷۰ / مرتبہ استغفار کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو ۷۰ / مرتبہ استغفار کرے گا اللہ پاک اس کے سات سو گناہ معاف فرمائیں گے۔ وہ بندہ نامراد اور خسارہ میں پڑا جس کے یومیہ گناہ سات سو سے زائد ہوئے۔^(۶)

(۱) فضائل ذکر: ۹۳

(۲) مسلم: ۱/۳

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۶۱۲/۳

(۴) الدعاء للطبرانی: ۱۶۱۵

(۵) بخاری شریف: ۹۳۳/۲

(۶) الدعاء للطبرانی: ۱۶۲۳/۳

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ۷۰ / مرتبہ استغفار سے ۷۰۰ / گناہ معاف ہوئے، جس کے گناہ اس سے زائد ہوئے اس کی تلافی کیسے ہوگی؟ ہاں! مگر یہ کہ توبہ اور استغفار زائد ہو، اسی فضیلت کی وجہ سے اہل معرفت اور سلوک کے معمولات یومیہ میں سے ستر (۷۰) یا سو (۱۰۰) مرتبہ استغفار ہے۔ ہر مؤمن کو چاہیے اس کا پومیہ التزام رکھے۔

تمام ایمان والوں کے استغفار سے مستجاب الدعوات

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے ستائیس (۲۷) مرتبہ یا پچیس (۲۵) مرتبہ استغفار کرے گا وہ مستجاب الدعوات اور ان لوگوں میں شامل ہو گا جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق دیا جاتا ہے۔^(۱)

فائدہ: کس قدر مختصر اور سہل عمل اور ثواب کتنا اہم! مستجاب الدعوات خدا کے وہ برگزیدہ لوگ ہیں جن کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ

غریبوں کے لیے استغفار..... صدقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس صدقہ کے لیے مال نہ ہو وہ مؤمن مرد اور عورتوں کے لیے استغفار کرے، یہی ان کے لیے صدقہ ہے۔^(۲)

تمام اہل ایمان کے برابر نیکی

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو

(۱) مجمع الزوائد: ۲۱۰/۱۰، جامع صغیر: ۵۱۳

(۲) طبرانی، مجمع الزوائد: ۲۱۰/۱۰

مؤمن مرد اور عورت کے لیے استغفار کرے گا ہر مؤمن مرد عورت کے برابر اسے نیکی اور ثواب ملے گا۔^(۱)

صلوۃ توبہ واستغفار

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی سے کوئی گناہ ہو جائے وہ وضو کرے، نماز پڑھے اور اللہ سے گناہ کی معافی چاہے تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔^(۲)

فائدہ: خدا نخواستہ کبھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرے، تاخیر نہ کرے کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے بہتر یہ ہے کہ دو رکعت توبہ کی نماز پڑھ کر لجاجت و ندامت و گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرے، نماز کا موقع نہ ہو تو ندامت و گریہ کے ساتھ توبہ واستغفار کرے۔

حضرت ابو درداء کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی جو بولتا ہے لکھ لیا جاتا ہے، جب کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو جائے اور وہ اللہ سے توبہ کرنا چاہے تو ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے: اے اللہ! میں توبہ کرتا ہوں، اب کبھی دوبارہ نہیں کروں گا۔ پس اسے معاف کر دیا جاتا ہے جب تک وہ دوبارہ یہ فعل نہ کرے۔^(۳)

حمد الہی کے چند اہم مسنون کلمات

① حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اہل قبا کے لیے دعا ان کلمات سے کی تھی:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَنِيعِكَ إِلَى خَلْقِكَ

(۱) حصن: ۴۳۲، مجمع الزوائد: ۱۰/۲۱۰

(۲) مشکوٰۃ: ۱۱۷، تحفة الذاکرین: ۱۵۸

(۳) حاکم، تحفة الذاکرین: ۱۵۸

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَ صَنِيعِكَ اِلٰى اَهْلِ
 بُيُوْتِنَا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَ صَنِيعِكَ اِلٰى
 اَنْفُسِنَا خَاصَّةً اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَ لَكَ
 الْحَمْدُ بِمَا اَكْرَمْتَنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَ لَكَ
 الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ وَ لَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَ الْبَالِ وَ لَكَ
 الْحَمْدُ بِالْغَفَاةِ وَ لَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى وَ لَكَ الْحَمْدُ
 اِذَا رَضِيتَ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى يَا اَهْلَ الْبَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ
 رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا
 عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ صَلَوَتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ
 مَغْفِرَتِكَ وَ رِضْوَانِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے آپ کی آزمائش پر اور اس سلوک پر جو آپ
 اپنی مخلوق کے ساتھ کرتے ہیں اور آپ ہی کے لیے تعریف ہے آپ کی آزمائش
 پر اور اس سلوک پر جو آپ ہمارے گھر والوں کے ساتھ کرتے ہیں اور آپ ہی
 کے لیے تعریف ہے آپ کی آزمائش پر اور اس سلوک پر جو آپ خاص ہمارے
 حالوں کے ساتھ کر رہے ہیں اور آپ ہی کے لیے تعریف ہے کہ آپ نے
 ہمیں ہدایت سے نوازا اور آپ ہی کے لیے تعریف ہے کہ آپ نے ہمیں مکرم
 بنایا، آپ ہی کے لیے تعریف ہے کہ آپ نے ستر پوشی کی اور آپ ہی کی تعریف
 ہے کہ آپ نے قرآن سے نوازا اور آپ ہی کی تعریف ہے کہ آپ نے اہل اور

مال سے نوازا اور آپ ہی کی تعریف ہے کہ آپ نے عافیت بخشی اور آپ ہی کی تعریف ہے یہاں تاکہ آپ راضی ہو جائیں اور آپ ہی کے لیے تعریف ہے جب کہ آپ خوش ہو جائیں، اے وہ ذات جس سے ڈرنا ہے اور مغفرت کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائیے اور جہنم کے عذاب سے بچائیے اے اللہ! اپنی رحمتیں، برکتیں، مغفرت اور اپنی رضا حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر فرمائیے۔“

۲ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری زبان ذکر سے حرکت کر رہی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو امامہ! ذکر اللہ کر رہے ہو؟ کیا میں تم کو دن رات اور رات دن کا بہتر ذکر نہ بتا دوں۔ یہ پڑھا کرو:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ مَلَأَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَلَأَ كُلِّ شَيْءٍ^(۱)

”تمام تعریف اللہ کے لیے ان کی مخلوق کی تعداد کے برابر، خدا کی تعریف آسمان و زمین کی تعداد کے برابر، اللہ کی تعریف اس مقدار کے برابر جس کا ان کی کتاب نے احصا کیا، اللہ کی تعریف بھر کر جو ان کی کتاب نے محفوظ کیا، اللہ کی تعریف ہر چیز کے برابر، اللہ کی تعریف ہر شے سے پُر ہو کر۔“

۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ دن رات خدا کی عبادت کا حق ادا کریں تو یہ پڑھا کریں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ عَلِيْكَ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ لَا اَجَرَ
لِقَائِيْهِ اِلَّا رِضَاكَ ^(۱)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے تعریف ہے خوب کثرت سے ہمیشہ ہمیش، آپ ہی
کے لیے ایسی تعریف ہے جس کی کوئی انتہا نہیں سوائے آپ کے علم کے، آپ
ہی کے لیے تعریف ہے ایسی تعریف جس کی کوئی انتہا نہیں آپ کی مشیت کے
موافق، آپ کے لیے ایسی تعریف ہے جس کے کہنے والے کے لیے کوئی اجر
نہیں سوائے آپ کی رضا اور خوشنودی کے۔“

﴿۲﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ ﷺ سے منقول ہے کہ ایک فرشتہ
نے یہ کلمات حمد ذکر کیے ہیں تاکہ تم اسے سیکھ لو:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ
كُلُّهُ اِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَّتِهٖ وَسِرُّهٖ فَاهْلَ
اَنْ تَحْمَدَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
جَمِيْعَ مَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاعْصِمْنِيْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ
عَمْرِيْ وَارْزُقْنِيْ عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ ^(۲)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے ساری تعریفیں ہیں، آپ ہی کے لیے ساری
حکومت و بادشاہت ہے، آپ ہی کے قبضہ میں تمام بھلائیاں ہیں، آپ ہی کی

(۱) کنز العمال: ۲/۲۳۵

(۲) مجمع الزوائد: ۱۰/۹۹، الدعاء للطبرانی: ۱۵۸۹۶

طرف تمام امور لوٹ کر جاتے ہیں، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں، آپ ہی حمد و ثنا کے لائق ہیں یقیناً آپ پر شے پر قادر ہیں۔ اے اللہ! میرے سارے گزشتہ گناہ معاف کر دیجیے اور میری عمر کا جو حصہ باقی ہے اسے گناہوں سے محفوظ فرما دیجیے اور ایسے پاکیزہ عمل کی توفیق عطا فرما دیجیے جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں۔“

۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو یہ حمد کرے گا اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، ایک ہزار درجے بلند ہوں گے، ستر ہزار فرشتے قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَضَعَ
كُلُّ شَيْءٍ لِمُلْكِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَسْلَمَ كُلُّ
شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ. (۱)

”تمام تعریف اس اللہ کی جس کی عظمت و بلندی کے سامنے ہر چیز پست ہے، تعریف اس اللہ کی جس کی عزت کے سامنے تمام چیزیں ذلیل ہیں، تعریف اس اللہ کی جس کی حکومت کے سامنے تمام جھکے ہوئے ہیں۔ تعریف اس اللہ کی جس کی قدرت کے سامنے سب کی گردن جھکی ہوئی ہیں۔“

۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ان کلمات سے حمد کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس فرشتے اس کے ثواب لکھنے پر حریص تھے ان کو نہیں معلوم کہ کیا لکھیں یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے پاس لے گئے (وہ کلمات یہ ہیں):

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ
رَبُّنَا أَنْ يُحَمِّدَ وَيَنْبَغِيَ لَهُ. ^(۱)

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں خوب کثرت سے ایسی تعریف جو پاکیزہ ہو،
بابرکت ہو، جیسا کہ ہمارے رب کو پسند ہے کہ ان کی تعریف کی جائے اور جو
ان کے مناسب ہو۔“

④ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حمد مروی ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا
فِي كِتَابِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى خَلْقُهُ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ مَلَأَ مَا فِي خَلْقِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مَلَأَ سَمَاوَاتِهِ وَآرْضِهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ. ^(۲)

”تمام تعریف اللہ کے لیے اتنی مقدار جس مقدار کا ان کی کتاب نے احصا کیا
ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے اس مقدار جو ان کی کتاب میں ہے۔ اس مقدار
اللہ کی تعریف جو ان کی مخلوق نے احصا کیا ہے۔ بھرپور اللہ کی تعریف جو انہوں
نے پیدا کیا ہے، آسمان اور زمین بھر کر ان کی تعریف، ہر شے کی مقدار ان کی
تعریف، اللہ کے لیے ہر شے پر تعریف۔“

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے موقع پر یہ
پڑھا کرتے تھے:

(۱) مجمع الزوائد: ۹۷/۱۰

(۲) مجمع الزوائد: ۹۶/۱۰

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ
 لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
 وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ
 فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ اِلٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ
 اَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاءُكَ
 الْحَقُّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ (۱)

”اے اللہ! آپ ہی کے لیے تعریف ہے، آپ آسمان وزمین کے تور ہیں، آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، آپ زمین و آسمان اور جو اس میں ہے اس کے نظام کو چلانے والے ہیں، آپ ہی کے لیے تعریف ہے، آپ آسمان وزمین اور جو اس میں ہے اس کے پالنے والے ہیں، آپ ہی کے لیے تعریف ہے، آپ زمین و آسمان کے معبود ہیں۔ آپ حق ہیں، آپ کی بات حق ہے، آپ کا وعدہ حق ہے، آپ سے ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے۔“

مسند: حدیث پاک میں حمد کی بڑی فضیلت مذکور ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جنت میں حمد کرنے والوں کو بلایا جائے گا جو خوشی اور غمی کی حالت میں حمد کیا کرتے تھے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن بندوں میں سے بہتر بندے حمد کرنے والے ہوں گے۔ (۲)

نبیہی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے نزدیک حمد سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں۔ (۳)

(۱) الدعاء للطبرانی: ۱۱۶۶

(۲) مجمع الزوائد: ۹۵/۱۰۰

(۳) نزول الابرار: ۱۵۹

دعائے عافیت کا حکم اور اس کی اہمیت

اور تاکید نیز چند دعائیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! کوئی دعا بتا دیجیے کہ میں اللہ سے وہ دعا مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔ پھر میں کچھ دن ٹھہرا رہا پھر آپ ﷺ کے پاس آیا تو کہا: اے اللہ کے رسول! کوئی دعا بتا دیجیے کہ جو میں اللہ سے کیا کروں آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کیا کیجیے۔^(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی بندے نے اللہ پاک سے کسی محبوب شے کا سوال کیا تو وہ عافیت کا سوال ہے۔^(۲)

ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ ایک آدمی نے پوچھا: اس وقت کیا دعا کریں؟ (یعنی ایسے قیمتی وقت میں) آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کرو۔^(۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے تین (۳) مرتبہ آکر سوال کیا کہ کون سی دعا بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ جواب دیا: اللہ پاک سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: آخرت کی معافی حاصل ہو گئی تو تم کامیاب ہو گئے۔^(۴)

(۱) ادب مفرد: ۲۱۷، ترمذی الدعاء للطبرانی: ۱۴۰۶/۳

(۲) ابن ابی شیبہ: ۲۰۷، الدعاء للطبرانی: ۱۴۰۶/۳

(۳) ابن ابی شیبہ: ۲۰۸/۱۰

(۴) الدعاء للطبرانی: ۱۴۰۶/۳، ابن ماجہ، رقم: ۳۸۴۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اگر میں شبِ قدر کو پالوں تو عافیت کے علاوہ کوئی دعا اللہ سے نہ کروں۔^(۱)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس مقام پر (منبرِ نبوی پر) کھڑے ہو کر پہلے سال تین (۳) مرتبہ فرمایا: اے لوگوں! اللہ سے عافیت کا سوال کرو، ایمان و تصدیق کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر شئی سے نہیں نوازا گیا۔^(۲)

مسندہ: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ صحت اور عافیت کی دعاؤں کا خاص اہتمام کرے کہ یہ دونوں خدا کی بڑی عظیم نعمت ہیں جس سے دنیا اور دین کی بہت سی بھلائیاں وابستہ ہیں۔

چند دعائے عافیت

۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي^(۳)

”اے اللہ! میں دنیا اور آخرت کی عافیت اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین، دنیا، اہل اور مال میں۔“

۲ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو میں نے یہ دعا فرماتے ہوئے سنا:

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ

(۱) ابن ابی شیبہ: ۲۰۶/۱۰

(۲) کنز العمال: ۶۲۴/۲

(۳) الدعاء للطبرانی: ۱۴۰۵/۳

عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. ^(۱)

”اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرمائیے، اے اللہ! میرے کان میں عافیت عطا فرمائیے، اے اللہ! میری نگاہ میں عافیت عطا فرمائیے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَّتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيعِ سَخَطِكَ

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی نعمت کے زوال سے، عافیت کے چلے جانے سے، اچانک مواخذہ سے اور آپ کی مکمل ناراضگی سے۔“

۴ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ

”اے اللہ! میں صحت کا، پاکدامنی کا، امانت کا اور اچھے اخلاق کا سوال کرتا ہوں۔“

۵ حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کہ اللہ سے دعا کروں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے چاروں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: تم نے دین اور دنیا کو جمع کر لیا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي^(۱)

”اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے عافیت عطا فرمائیے اور مجھے رزق عطا فرمائیے۔“

① حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي قُدْرَتِكَ وَادْخِلْنِي فِي رَحْمَتِكَ وَاقْضِ أَجَلِي فِي طَاعَتِكَ وَاخْتِمِ لِي خَيْرَ عَمَلِي وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ^(۲)

”اے اللہ! اپنی قدرت سے مجھے عافیت عطا فرمائیے، مجھے اپنی رحمت میں داخل فرمائیے، میرے اوقات کو اپنی عبادت میں لگا لیجیے۔ اچھے اعمال پر میرا خاتمہ فرمائیے اور اس کی جزا جنت عطا فرمائیے۔“

② حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دعا فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ^(۳)

”اے اللہ! میں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔“

③ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَرْجًا قَرِيبًا وَصَبْرًا جَمِيلًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَايَا وَأَسْأَلُكَ

(۱) ابن ابی شیبہ: ۲۰۷

(۲) کنز العبال: ۱۸۵/۲

(۳) کنز: ۱۸۹/۲، حصن

تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَ أَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَ
أَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ (۱)

”اے اللہ! میں آپ سے قریبی کشاہکی کا، صبر جمیل کا، رزق وسیع کا، تمام
بلاؤں سے عافیت کا اور پوری عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں عافیت
پر شکر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں لوگوں سے استغناء کا سوال کرتا
ہوں۔ کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے اللہ کے جو بلند عظمت والے ہیں۔
اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب!“

شکر کی دعائیں

خدائے پاک کی نعمتوں کا شکر کرنا نعمتوں میں برکت اور زیادتی کا باعث ہے۔
اس کے متعلق چند دعائیں مذکور ہیں:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب تک (اس دنیا میں)
باجیات رہے کبھی اس دعا کو نہیں چھوڑا (ہمیشہ کرتے رہے):

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ شُكْرِكَ وَ اَكْثَرُ ذِكْرِكَ وَ
اَتَّبِعْ نَصِيْحَتَكَ وَ اَحْفِظْ وَصِيَّتَكَ (۲)

”اے اللہ! خوب شکر کرنے والا، کثرت سے ذکر کرنے والا، نصیحت ماننے والا
اور حکم یاد رکھنے والا بنا دیجیے۔“

(۱) الحزب الاعظم: ۱۳۱

(۲) ترمذی: ۲۰۱، مجمع الزوائد: ۱۷۲/۱۰، مشکوٰۃ: ۲۳۰

۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک طویل دعائے نبوی کا ایک ٹکڑا ہے جو شکر سے متعلق ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ
مُطَوِّعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوْ آهًا مُنِيبًا^(۱)

”اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار بنا، اپنا ذکر اور ڈرنے والا، اطاعت کرنے والا، متوجہ ہونے والا اور اپنی ہی جانب تضرع اور رجوع کرنے والا بنا دیجیے۔“

۳ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے کہ اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں فرمایا: اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھنا ترک نہ کرنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ^(۲)

”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری اعانت فرمائیے۔“

۴ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَلَكَ الْبَمْنُ فَضْلًا^(۳)

”اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے شکر کے اعتبار سے، آپ ہی کا کرم ہے فضل کے اعتبار سے۔“

(۱) ترمذی: ۱۹۵/۲، ابوداؤد: ۲۱۲، مشکوٰۃ: ۲۱۸

(۲) ترغیب: ۴۵۴/۲، مجمع الزوائد: ۱۷۲/۱۰، ابوداؤد: ۲۱۳

(۳) جامع الصغیر: ۹۵/۱، طبرانی

درود پاک کے چند مخصوص صیغے اور ان کے فضائل

”درود مکیال اوفی“ یعنی بڑے ترازو والا درود

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے گھر پر درود بھیجے اور چاہے کہ بڑے پیمانے میں وزن کیا جائے وہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهِ اُمَمَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ^(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ جو چاہے کہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجے اور اس کا درود کسی بڑے پیمانے میں تولا جائے تو یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ
اَزْوَاجِهِ اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ^(۲)

درود غنا

ابو عبد اللہ القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۱) ابوداؤد: ۱/۱۴۱

(۲) القول البدیع: ۴۳

زیارت کی تو آپ ﷺ سے تنگنی معاش کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ هَبْ لَنَا
اَللّٰهُمَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالَ الطَّيِّبَ الْمُبَارَكِ مَا
نَصُوْنُ بِهِ وُجُوْهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِكَ وَ اجْعَلْ لَّنَا اَللّٰهُمَّ اِلَيْهِ طَرِيْقًا سَهْلًا مِّنْ
غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا مِنَّةٍ وَلَا تَبِعَةٍ وَ جَبَبْنَا
اَللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَ اَيْنَ كَانَ وَ عِنْدَ مَنْ كَانَ
وَ حُلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اَهْلِهِ وَ اقْبِضْ عَنَّا اَيْدِيَهُمْ وَ
اصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبُ اِلَّا فِیْمَا یُرِضِیْكَ
وَلَا نَسْتَعِیْنُ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ^(۱)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ذکر اور درود کی کثرت فقر اور غربت دور کرتی ہے۔ ^(۲)
ہر دن معمول رکھے تو مالی پریشانی دور ہو جائے اور رزق میں وسعت حاصل

ہو۔

درود جامِ حوضِ کوثر

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جو شخص یہ چاہتا
ہے کہ حوضِ مصطفیٰ (کوثر) سے لبالب جامِ پیے اسے چاہیے کہ وہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهِ وَ اصْحَابِهِ وَ اَوْلَادِهِ وَ

(۱) القول البدیع: ۱۲۵

(۲) جلاء الافہام: ۲۳۵

أَرْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَصْهَارِهِ وَأَنْصَارِهِ وَ
أَشْيَاعِهِ وَحُبِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ^(۱)

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن حامد رحمۃ اللہ علیہ کو مرنے کے بعد کئی مرتبہ (خواب میں) دیکھا تو ان سے پوچھا: اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا: رحم فرمایا اور مغفرت فرمادی، انہوں نے پوچھا کہ وہ کون سا عمل ہے جس سے جنت میں داخل ہو سکتا ہے؟ کہا: ایک ہزار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ ”قل هو اللہ احد“ پڑھو، انہوں نے کہا: اس کی طاقت نہیں رکھتا تو انہوں نے کہا: ہر رات نبی پاک ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجو، چنانچہ وہ ہر رات اسی طرح کرتے۔^(۲)

درود تلافی صدقہ و خیرات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کی وسعت نہ ہو وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ^(۳)

فائدہ: مال کی کمی یا نہ ہونے کی وجہ سے جو لوگ مالی ثواب صدقات و خیرات کا

(۱) القول البدیع: ۴۶

(۲) القول البدیع: ۱۱۳

(۳) جلاء الافہام: ۲۴۳، الترغیب: ۵۰۲/۲

ثواب حاصل نہیں کر سکتے ہیں ان کے لیے اس درود پاک کا معمول اس تلافی کا باعث ہے۔ کس قدر خدا کا فضل و کرم ہے کہ بندہ کو کسی طرح محروم نہیں رہنے دینا چاہتے۔

بہترین درود

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھ پر درود بھیجو تو بہترین درود بھیجو، تمہیں شاید کہ نہیں معلوم کہ ہم پر پیش کیا جاتا ہے، یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ رَسُولِ
الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْبُوْدَ يَغِيْظُهُ بِهِ
الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ^(۱)

عبداللہ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جو چاہے کہ خدائے پاک کی بہترین حمد اور افضل ترین درود پڑھے اسے چاہیے کہ یہ حمد و صلوٰۃ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا
اَنْتَ اَهْلُهُ وَ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَاِنَّكَ اَهْلُ
التَّقْوٰی وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ^(۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب تم خدا کے

(۱) القول البدیع: ۴۸

(۲) القول البدیع: ۴۸

رسول پر درود بھیجو تو بہترین درود بھیجو، شاید تمہیں نہیں معلوم کہ آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمیں بھی سکھادیجیے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
 مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ
 رَسُولِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مُّحَمَّدًا يَغْبِطُهُ
 بِهِ الْاَوَّلُونَ وَ الْاٰخِرُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
 حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ (۱)

درود برائے دفع جملہ مصائب و پریشانی و قضائے حاجات

علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کی ”الفجر المنیر“ میں ”شیخ صالح الضریح رحمۃ اللہ علیہ“ سے مروی ہے کہ وہ سمندری سفر میں تھے، سمندری طوفان آگیا (جس سے بہت کم ہی جہاز ہلاکت سے بچتے ہیں) اسی حالت میں نیند آگئی تو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے تعلیم فرمائی کہ تمام اہل جہاز ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں، میں بیدار ہوا اور تمام جہاز سواروں کو بتایا، سب نے یہ درود پڑھا،

اس درود کی برکت سے ہم بچ گئے، ہوا رک گئی، حسن بن علی الاسوانی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نازل شدہ مصائب و حوادث پر ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے ان مصائب و حوادث نجات ملتی ہے:

(وہ درود یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ
وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا
عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى
الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَ بَعْدَ
الْمَمَاتِ (۱)

مناذہ: کسی بھی رنج غم مصیبت و پریشانی اور فکر کے وقت اس کا پڑھنا بہت مفید اور مجرب ہے۔

درود پاک کی برکت سے طاعون، ہیضہ وغیرہ بلاؤں سے حفاظت
ابن خطیب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت طاعون
سے محفوظ رکھتی ہے اور اسے دور کرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَعْصِمُنَا بِهَا مِنْ
الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ (۲)

(۱) القول البدیع: ۲۱۰

(۲) القول البدیع: ۲۱۱

وہ درود پاک جس کی وجہ سے نبی پاک ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان جگہ ملی

ابن سبع رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی بیٹھتا نہ تھا، ایک دن ایک شخص آیا، آپ ﷺ نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ کو اس پر تعجب ہوا۔ اس کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھ پر اس طرح درود پڑھا کرتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ (۱)

وہ درود پاک جس کا ثواب ایک ہزار دن تک

بروایت طبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور پاک ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھا کرے گا:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ
اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا هُوَ اَهْلُہٗ

وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ (۲)

وہ درود جس کا ثواب ستر فرشتے لکھیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور پاک ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص

(۱) القول البدیع: ۴۷

(۲) فضائل درود: ۴۵

یہ درود پڑھا کرے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا (یعنی ایک ہزار دن تک ثواب لکھتے رہیں گے):

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَجَزَاةُ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ

یوم جمعہ کے بعض اہم درود

دارقطنی کی روایت میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کیے جائیں گے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ
التَّبَيُّ الْأُمِّيُّ (۱)

درود شب جمعہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
كَمَا أَمَرْتَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ
أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ

(۱) عَلَيَّهِ

سات جمعہ کو سات مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت
ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات
مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ
لَكَ رِضًى وَحَقِّهٖ اَدَاءٌ وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاَجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ وَاَجْزِهٖ
عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ
وَصَلِّ عَلَى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصّٰلِحِيْنَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۲)

جمعہ کے دن عصر کے بعد درود کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے
دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے
تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی
عبادت کا ثواب لکھا جائے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا (۳)

(۱) القول البدیع: ۲۴۲

(۲) القول البدیع: ۴۷، فضائل درود شریف: ۴۵

(۳) القول البدیع: ۱۸۸

حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد یہ درود شریف اسی (۸۰) مرتبہ پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ
وَسَلِّمْ^(۱)

فائدہ: اس دوسری حدیث میں اسی جگہ بیٹھ کر جس جگہ نماز پڑھی ہے کی قید نہیں ہے۔ اس حدیث کے اطلاق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر کسی وجہ سے متصلاً اسی وقت اسی جگہ نہ پڑھ سکے تو مغرب سے قبل جب بھی جہاں بھی موقع ملے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لے تو اس فضیلت کا حامل اور حاصل کرنے والا ہو جائے گا۔

جمعہ کے دن سو مرتبہ درود کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو جمعہ کے دن سو (۱۰۰) مرتبہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس قدر نور کے ساتھ آئے گا کہ اس کا نور تمام مخلوق کو تقسیم کر دیا جائے تو کافی ہو جائے گا۔

فائدہ: جمعہ کے دن کسی بھی وقت پڑھ لے، فجر کے بعد یا جمعہ کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔^(۲)

ایک روایت میں ہے کہ جو جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے گا اللہ پاک اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس سند کے بعض راوی نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو اس حدیث کی صحت کے متعلق معلوم کیا تو آپ

(۱) القول البدیع: ۱۸۹

(۲) ابونعیم، القول البدیع: ۱۸۹

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کی تصدیق فرمائی۔^(۱)

آپ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جانب سے سلام مبارک کا تحفہ

ابن عبد اللہ الحمکی رَحِمَهُ اللہُ نے بیان کیا کہ میں نے ابو الفضل القومانی رَحِمَهُ اللہُ سے سنا کہ خراسان سے ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں نے خواب میں رسول پاک صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی، اس وقت میں مسجد نبوی میں تھا، آپ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم ہمدان جاؤ تو ابو الفضل بن زبیر کو میرا سلام پہنچا دینا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے؟ آپ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ ہر جمعہ کو مجھ پر سو مرتبہ یا اس سے زائد یہ درود پڑھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
جَزٰی اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم عَنَّا مَا هُوَ
اَهْلُهُ۔^(۲)

جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھ پر درود پل صراط پر نور کا باعث ہے، جو شخص جمعہ کے دن (۸۰) اسی مرتبہ درود پڑھے گا اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے۔^(۳)

دارقطنی کی روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اسی (۸۰) مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا خدائے پاک اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔ پوچھا گیا: کس طرح پیش کیا جائے؟ آپ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس طرح کہو:

(۱) القول البدیع: ۱۸۷

(۲) القول البدیع: ۱۵۵

(۳) ابن شاہین، ابو الشیخ، القول: ۱۸۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ^(۱)

مسندہ: خیال رہے کہ ایک روایت میں اسی (۸۰) کی فضیلت عصر کے بعد پڑھنے پر بھی ہے، اس روایت میں جمعہ کے دن کی فضیلت ہے، عصر کے بعد کی کوئی قید نہیں، دونوں روایتیں الگ الگ ہیں۔

جمعہ کے دن ایک ہزار درود کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن ایک ہزار درود پڑھے گا وہ جب تک دنیا میں اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے گا، اس وقت تک اسے موت نہ آئے گی۔^(۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے زید ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: دیکھو جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنے کو نہ چھوڑنا، یہ درود پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ^(۳)

دنیا میں آزادی جہنم کا پروانہ

خلاو بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ پر جب نزع کا وقت آیا تو ان کے سرہانے ایک پرچہ ملا، جس میں لکھا تھا کہ یہ خلاو بن کثیر کا جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے۔ لوگوں نے ان کے اہل خانہ سے پوچھا: ان کا کیا عمل تھا؟ اہل خانہ نے کہا: ہر جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتے تھے۔

☆...☆...☆

(۱) القول البدیع: ۱۸۸

(۲) الترغیب: ۵۰۱، ابن شاہین

(۳) جلاء الافہام: ۳۸، القول البدیع: ۱۸۷

درود پاک کے چالیس مسنون و ماثور صیغے

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ^(۱)

② اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ^(۲)

③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ^(۳)

④ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا

(۱) بخاری: ۴۷۷، اخرجه ائمة ستہ عن کعب بن عجرہ

(۲) جلاء الافہام: ۷، بخاری: ۹۴۰

(۳) بخاری: ۴۷۷، حاکم، نسائی، کعب عن عجرہ: ۱۹۰

صَلَّيْتُ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُجِيدٌ^(١)

⑤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا
صَلَّيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ^(٢)

⑥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ
بَارَكْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ
آلِ إِبْرَاهِيمَ^(٣)

⑦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتُ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُجِيدٌ^(٤)

⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ

(١) بخاري: ٩٤١، مسلم، ابن ماجه عن ابي حميد

(٢) بخاري: ٩٤٠، عن ابي سعيد

(٣) بخاري، عن ابي سعيد، نزل الابرار: ١٦٨

(٤) مسلم: ١٧٥، ابوداؤد: ١٤١، ترمذي، نسائي عن ابن مسعود

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ^(١)

⑨ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ بَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ^(٢)

⑩ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ
 بَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ^(٣)

⑪ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(٣)

(١) نسائي، نزل الابرار: ١٦٨

(٢) مسند بزار عن أبي هريره

(٣) مسند حاكم، عن ابن مسعود: ٢٦٨/١

(٣) ابوداؤد: ١٤١، مشكوة عن أبي هريره

١٢ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمُ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمُ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَصَلَوَةُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (١)

١٣ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ (٢)

١٤ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (٣)

١٥ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

(١) دارقطني عن ابن مسعود

(٢) نزل: ١٧٠، أحمد، ابن ماجه، عن ابن مسعود

(٣) مسند أحمد والنسائي عن زيد بن جارثه

حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُّجِيدٌ^(١)

١٦ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ^(٢)

١٧ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُّجِيدٌ^(٣)

١٨ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ^(٤)

(١) بخاري، مسلم عن كعب بن عجرة

(٢) نزل: ١٦٩، ترمذي، عن ابن مسعود

(٣) ابوداؤد: ٧٤١، والنسائي عن أبي حميد الساعدي

(٤) ابوداؤد عن أبي هريرة

① اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(١)

② اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ^(٢)

③ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(٣)

④ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

(١) نزل: ١٧٠٠، حاكم كعب بن عجرة

(٢) الأدب المفرد عن أبي هريرة

(٣) حاكم عن ابن مسعود: ٢٦٩

بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(١)

❶ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(٢)

❷ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ^(٣)

❸ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(٤)

❹ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

(١) مسلم، عن ابن مسعود

(٢) نسائي عن طلحه: ١٩٠

(٣) بخاري، نسائي ابن ماجه عن ابي سعيد

(٤) احمد عن بريده

عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ^(۱)

۱۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ^(۲)

۱۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ^(۳)

۱۹ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الصِّدْقِ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ^(۴)

۲۰ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ

(۱) احمد، ابن حبان

(۲) بخاری، مسلم: ۱۷۵، عن ابی حمید الساعدي

(۳) منسأی عن علی، نزل الابرار: ۱۷۱

(۴) نزل الابرار: ۱۷۱، طبرانی، عن رو یقع

نوٹ: درود نمبر ۲۹ تک تمام درود بحوالہ ”نزل الابرار“ منقول ہیں۔

الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُودَ يَغْبِطُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ. ^(١)

❶ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً
تَكُونُ لَكَ رِضًا وَحَقِّه أَدَاءً وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ
وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ
أَهْلُهُ وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ أَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ
أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ
الصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. ^(٢)

❷ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَ
رَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ
بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

(١) القول البديع: ٤٨، ابن ماجه: ٦٥

(٢) القول البديع: ٤٧

حَمِيدٌ مُجِيدٌ^(١)

❶ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا جَارَ
الْمُسْتَجِيرِينَ يَا مَأْمَنَ الْخَائِفِينَ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ
لَهُ يَا سَدَدَ مَنْ لَا سَدَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ يَا
حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ يَا
مُنْقِذَ الْهَلَكَى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقَى يَا مُحْسِنُ يَا مُجِبِلُ يَا
مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُبِيدُ أَنْتَ الَّذِي
سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَ ضَوْءُ النَّهَارِ وَ شُعَاعُ
الشَّمْسِ وَ حَفِيفُ الشَّجَرِ وَ دَوِيُّ الْمَاءِ وَ نُورُ الْقَمَرِ
يَا اللَّهُ أَنْتَ اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ^(٢)

❷ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ
تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى

(١) ابن ماجه: ٦٥، عن ابن مسعود موقوفاً

(٢) القول البدیع: ٤٦، عن ابن عباس مرفوعاً

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ
تَحَنَّنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ
سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ^(١)

❶ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْكُبْرَى وَارْفَعْ
دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى كَمَا
آتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى^(٢)

❷ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ
اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مُنْجُوًّا يَغِيْظُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ
وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَابْلُغْهُ الْوَسِيلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي
الْمُصْطَفِينَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِينَ مُوَدَّتَهُ وَفِي
الْأَعْلَى ذِكْرَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

(١) شرح الشفاء: ١٢٣/٢، السعاية: ٢٤٣، عن علي

(٢) القول البدیع: ٤٥، عن ابن عباس مرفوعاً

وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ^(١)

٣٧ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الثَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ
 الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنَّا رِضًا لَا سَخَطَ
 بَعْدَهُ^(٢)

٣٨ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ^(٣)
 ٣٩ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الثَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ
 الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي
 شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ^(٤)

٤٠ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ
 وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا^(٥)

(١) القول البديع: ٣٨

(٢) مجمع الزوائد، ابن سني: ٤٣، رقم: ٩٥، مسند أحمد: ٣/٣٣٧

(٣) القول البديع: ٤٧

(٤) مجمع الزوائد: ٣٣٨، عن أبي الدرداء

(٥) الجلاء، القول البديع: ص ١٨٨

فائدہ: درود پاک کے یہ چالیس (۴۰) صیغے جو کتب معتبرہ سے منقول ہیں دیگر تمام درودوں پر فضیلت اور اہمیت رکھتے ہیں اور بڑے دینی و دنیاوی فضائل و برکات کے حامل ہیں۔

ان چالیس (۴۰) درود کو جمعہ کی شب، جمعہ کے دن خصوصاً عصر اور مغرب کے درمیان پڑھنے کا اہتمام کرے۔ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی اس کا معمول رکھے، اسی طرح مسجد نبوی میں اور مواجہہ کے قریب بھی حسب موقع و فرصت پڑھے، حج بیت اللہ کے موقع پر سفر مدینہ میں اس کا ورد رکھے۔ کسی مصیبت، حادثہ، رنج و غم کے موقع پر اس کا اہتمام رکھے تو پریشانیوں سے نجات پائے، ہر دن اس کا معمول بنالے تو بے شمار دینی دنیاوی نفع و برکات پائے۔

تمت بعون اللہ و فضلہ و کرمہ

اللهم لك الفضل و المنة على اكمال هذا الكتاب، فيا ربّي الكريم! كما وفقني و يسرني تاليف ذلك فامنن عليّ بقبوله و انفع به سائر امة محمد صلى الله عليه وسلم خصوصاً لعبادك الصالحين الى يوم يقوم الناس لرب العالمين؛ ليدوم الانتفاع و الثواب بعد موتي و يكون ذخيرة لآخرتي يا ربّي الجليل! تقبله لرضاك و اجعله خالصاً لك.

ياربنا! و اعف عنا خطايانا و اغفر لنا ذنوبنا و كفر عنا سيئاتنا و ادخلنا الفردوس بلا حساب يا كريم! يا وهاب! و لك الحمد و الثنا كما اثبت على نفسك فصل و سلم على نبينا سيد الانبياء و المرسلين و على آله و صحبه و اتباعه من الاولياء و الصالحين برحمتك يا ارحم الراحمين.

محمد ارشاد الحقّی و القادری (رحمۃ اللہ علیہ)

دارالافتاء و احیاء السنۃ

ناتھ نگر، بھاگلپور، بہار

محرم الحرام ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء

ماخذ اور مراجع

تالیف و ترتیب کے دوران فن حدیث اور دیگر متعلقہ علوم کی بکثرت کتابیں پیش نظر رہی ہیں، البتہ جو اساسی اور بنیادی اہم مراجع ہیں وہ مختصر آئندہ کور ہیں:

۱ صحیح بخاری	امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۲ صحیح مسلم	امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ
۳ سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ
۴ سنن نسائی	امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ
۵ سنن ترمذی	امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
۶ سنن ابن ماجہ	امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ
۷ مؤطا	امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
۸ شعب الایمان	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
۹ شرح معانی الآثار	امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰ مشکوٰۃ المصابیح	خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱ الدعاء	امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲ عمل الیوم واللیلہ	نسائی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳ عمل الیوم واللیلہ	ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴ عمل الیوم واللیلہ	علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵ الاذکار	امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶ مجمع الزوائد	ابو بکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷ الادب المفرد	امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸ الجامع الصغیر	علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

- ۱۹ مستدرک حاکم حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۰ حصن حصین امام جزری رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۱ نزل الابرار صدیق حسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۲ الفتوحات الربانیہ ابن علان مکی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۳ کنز العمال علی متقی برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۴ الاحسان فی ترتیب ابن حبان
- ۲۵ مسند بزار (کشف الاستار) بزار رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۶ مطالب عالیہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۷ الترغیب والترہیب ابن منذری رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۸ سلاح المؤمن ابوالفتح محمد بن زبیدی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۹ اتحاف السادة المتقين مرضی حسن زبیدی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۰ سبل الہدی والرشاد ابوصالح دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۱ تحفۃ الذاکرین علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۲ رد المحتار علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۳ الجامع لاحکام القرآن علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۴ روح المعانی علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۵ مصنف ابن ابی شیبہ ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۶ مسند احمد بن حنبل امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ شانہ نے حضور اکرم ﷺ کو ساری دنیا بلکہ رہتی دنیا تک انسانوں کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے، حضور اکرم ﷺ کی ایک ایک ادا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور جو بھی آپ ﷺ کے مبارک طریقوں کو اپناتا چلا جائے گا اللہ تعالیٰ شانہ سے قریب ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنا محبوب بنالیں گے۔ ہر عمل میں حضور اکرم ﷺ کی اتباع جہاں انسان کی سب سے بڑی خوش نصیبی ہے وہاں حضور اکرم ﷺ سے سچی محبت کی علامت بھی ہے۔

دنیا کے تمام انسانوں میں صرف حضور اکرم ﷺ کی ہی ذات مبارکہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ ﷺ کے اقوال و افعال، وضع و قطع، شکل و شباہت، رفتار و گفتار، مذاق طبعیت، انداز گفتگو، طرز زندگی، طریق معاشرت، کھانے پینے، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، ہنسنے بولنے کی ہر ہر ادا محفوظ کی گئی لہذا اسی طرح جس طرح آپ ﷺ سے سرزد ہوئی مجددین رحمۃ اللہ علیہم نے یہ نقل کر دیا کہ کس ارشاد کے وقت حضور اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر کیسے تاثرات تھے، ہمارے لیے یہ بات باعث فخر ہے کہ ہمیں جن کی اتباع کا حکم دیا گیا ان کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ہمارے پاس موجود اور محفوظ ہے، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حیات طیبہ کو سیکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور ساری امت میں پھیلا یا جائے، اس سلسلے میں متعدد کتب تالیف کی گئی ہیں جن سے عمل کا شوق دل میں پیدا ہوتا ہے، انہی سلسلہ کتب میں ایک پیش نظر کتاب ”الدعاء المسنون“ (تالیف مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب) ہے، دنیا و آخرت کی تمام تر خیریں حاصل کرنے کیلئے ”الدعاء المسنون“ جیسی کتب بے حد ضروری ہیں۔ بندہ کی زائے ہے کہ یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہیے۔ ہر فرد اس کتاب کو پڑھے اسے اپنے معمولات میں شامل کرے۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ الرحمن گھروں میں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا اس کے ساتھ اگر دینی مدارس میں ادلی میں نئے آنے والے طلباء و طالبات کو شروع کے تین ماہ یعنی سہ ماہی امتحان تک یہ پڑھادی جائے ان میں بھی مسنون دعاؤں کو اپنے معمولات میں شامل کرنے کا شوق و جذبہ پروان چڑھے گا۔

(حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵